

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَدَنی کتب

رضا خانی مذہب کا علم و تحقیقی جائزہ

اہلِ اہلسنت

مَدَنی کتب

ابو کلیم محمد صدیق فانی رحمہ اللہ

مصحف الارشاد

محقق محمد شرف آصف جلالی صاحب



ایسی باتیں کہیں ہر ایک مسلمان کو پڑھانی چاہیے

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: آئینہ اہل سنت
 مؤلف: ابو کلیم محمد صدیق فانی نور اللہ مرقدہ
 نظر ثانی: مولانا ابو جلیل محمد خلیل خان فیضی
 کمپوزنگ: شبیر احمد رضوی (خانپوال، کبیر والا)
 پروف ریڈنگ: محمد کلیل قادری عطاری (خانپوال)
 سن اشاعت: مارچ 2007ء
 ناشر: ایسی بکس سٹال
 جامع مسجد رضائے مجتبیٰ اسلام آباد
 پینلر کالونی گوجرانوالہ
 صفحات: 584
 قیمت: 250/-
 باہتمام: شیخ محمد سرور ایسی



ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 7247350 042-72250885-7247350، ضیاء القرآن کراچی 2210212-2210211 021-2830411
 شبیر برادر لاہور 7246006، جمال کرم 7324948، رضا وراثی اینڈ پروگریس بکس لاہور، مسلم کتابوی لاہور
 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور، مکتبہ خاندان لاہور، مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ، مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ
 مکتبہ نبویہ لاہور، قادری رضوی کیسٹ، ہاؤس شیخ ہندی سٹریٹ لاہور، مکتبہ نور یہ رضویہ لاہور
 مکتبہ نور یہ رضویہ فیصل آباد، مکتبہ فیضان مدینہ لاہور، مکتبہ کھارپان، جہلم، گلہو، خانپوال وغیرہ

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	تاثرات..... ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی	17 ✓
2	مولانا سعید احمد قادری سابق دیوبندی کا اعلان حق	18 ✓
3	انتساب	19 ✓
4	احوال واقعی	20

باب اول

5	عقائد اہل سنت	27
6	توحید باری تعالیٰ	27 ✓
7	شرک	30 ✓

باب دوم

8	اشعا و عبارات فوائد فریدہ پور و دیوبند ان محمدی وغیرہ کا جواب	44
9	علمائے دیوبند اور مسئلہ وحدۃ الوجود	48
10	قائلین مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	48 ✓
49	رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کاملین کے ارشادات گرامی	49
11	علمائے دیوبند کی سات اہم شہادتیں	53 ✓
12	مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائلین مشہور اولیاء کرام کے اسامہ گرامی	56 ✓
13	مصنف "فوائد فریدہ" حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ	57 ✓
57	علمائے دیوبند کی نظر میں	57 ✓
14	مصنف رضا خانی مذہب اور مصنف گمراہ کن حقائق کیلئے فکر یہ	62 ✓

15	قول لیل	67
----	---------	----

باب سوم

16	"تذکرہ غوثیہ" کے متعلق امام احمد رضا بریلوی نور اللہ مرقدہ کا فتویٰ	68
17	"تذکرہ غوثیہ" کی ایک حکایت کے متعلق امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ	70

باب چہارم

18	علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ کی تصانیف و تالیفات کی بعض عبارتوں پر اعتراضات کا جواب	72
19	علمائے دیوبند اور علمائے غیر مقلدین کا مسلک	75
20	رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان انما ابشر انہی کی مختصر تشریح	76
21	مصنف رضا خانی مذہب کی دھوکہ دہی	80
22	رسالہ عید میلاد النبی کی عبارت	81
23	تسکین الخواطر کی عبارت	87
24	لفظ حاضر و ناظر کے معنی کی تحقیق	87
25	تسکین الخواطر کی عبارت کا لب لباب	93
26	ایک شبہ اور اس کا ازالہ	96
27	مصنف رضا خانی مذہب کی پیش کردہ آیات و احادیث نبوی کا مفہوم	99
28	تسکین الخواطر کی دوسری عبارت	101
29	علامہ عبدالوہاب شمرانی کا مختصر ذکر خیر	104
30	تاثرات علمائے دیوبند	106
31	رسالہ اثبات السماع کی عبارت	110
32	مسئلہ غنا میں اہلسنت و جماعت کا موقف	111

33	علمائے دیوبند کا فیصلہ	114
34	مصنف رضا خانی مذہب کی کم علمی	117

باب پنجم

35	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی تالیف "حیات مولانا احمد رضا بریلوی" کی ایک عبارت پر اعتراض اور اس کا جواب	118
----	---	-----

باب ششم

36	مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی بعض تصانیف و تالیفات کی بعض عبارتوں پر اعتراضات اور اس کا علمی جواب	124
37	الترام نمبر ۱: "رضا خانی مذہب میں خدا کی شادی" اور اس کا جواب	125
38	حضرت حاجی امدا اللہ اور ایک مجذوب کا واقعہ	127
39	مولانا احمد رضا بریلوی پر تنقید کرنے والوں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے متعلق بھی ذرا ظلم کو جنم دوا	130
40	الترام نمبر ۲: "خدا بے اختیار ہے" اور اس کا جواب	131
41	تفسیر ابن جریر کے بارے میں علماء کے تاثرات	133
42	مصنف رضا خانی مذہب جواب دے	134
43	فاضل بریلوی پر التزام کی حقیقت	136
44	علامہ عبدالغنی نابلسی دمشق علمائے اہلسنت و دیگر محققین کی نظر میں	141
45	الترام نمبر ۳: "خدا جھوٹ بولتا ہے" اور اس کا جواب	147
46	الترام نمبر ۴: "خدا کا عورتوں کے ساتھ جماع کرنا ہلوانت کرتا اور مفعول بنا ممکن ہے" اور اس کا جواب	149
47	شبہ ہاشمی کے لغوی معنی	151

48	عربی شجرہ طریقت پر تنقید اور اس کا جواب	155
49	مصنف رضا خانی مذہب کے گھر کی شہادت	157
50	الزام نمبر ۵: "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتدی، احمد رضا امام" اور اس کا جواب	158
51	تین مستند واقعات	160
52	مصنف رضا خانی مذہب سے چند سوال	163
53	پردہ احتساب ہے ذرا..... سنجھائیے	165
54	الزام نمبر ۶: "مولانا احمد رضا بریلوی صحابہ سے افضل" اور اس کا جواب	167
55	دیوبندی، وہابی کاہنوں کے ٹاپاک منصوبوں کی چند جھلکیاں	169
56	الزام نمبر ۷: "صحابی رسول پر کفر کا فتویٰ" اور اس کا جواب	169
57	مخالفین کی فریب کاری	170
58	غزوہ عتاب یا غزوہ ذی قرد	172
59	صرف نسبت کے بدلنے سے مسی نہیں بدلتا	175
60	فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنے سے پہلے گھر کی بھی خبر لیجئے	176
61	حدائق بخشش حصہ سوم کے اشعار کا جواب	177
62	یہ اشعار حضرت ام المؤمنین کے بارے میں نہیں	179
63	اعلانِ توبہ	181
64	کتاب وسنت کی روشنی میں توبہ کی اہمیت	181
65	کرامات اولیاء اللہ	184
66	ایک ضروری وضاحت اور بزرگانِ دین کا عمل	186
67	غیر صحابہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنے کا ثبوت علماء سلف و خلف سے	187
68	فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ پر شیعہ ورافضی الزام کی حقیقت	191

69	امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کو شیعہ کہنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ	193
70	امام احمد رضا بریلوی کے شیعہ ہونے کی انوکھی دلیل اور اس کا جواب	197
71	گوشوارہ امیر خلفاء بعد از معرکہ بالا کوٹ تا قیام پاکستان اگست ۱۹۴۷ء	199
72	شجرہ نسب مولانا ولایت علی برادران و خلفائے	202
73	الزام نمبر ۸: "مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی" اور اس کا جواب	204
74	مولانا مرزا غلام قادر بیگ بن مرزا حسن جان بیگ علیہ الرحمۃ	205
75	مرزا غلام قادر بیگ بن مرزا غلام مرتضیٰ	212
76	مرزا غلام قادر بیگ کے نام انگریزی حکومت کا ایک مکتوب	213
77	سندات خیر خواہی مرزا غلام مرتضیٰ ساکن قادیان	216
78	ولی اللہ کی تعریف	221
79	مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے دادا پیر حافظ محمد صدیق کا ایک کشف "مصنف رضا خانی مذہب" جواب دے	226
80	احادیث ابدال پر اعتراض اور اس کا جواب	231
81	مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے دادا پیر حافظ محمد صدیق کا ایک ملفوظ مصنف رضا خانی مذہب کیلئے لمحہ فکریہ	233
82	الزام نمبر ۹: "داڑھی منڈانے والوں پر لعنت کا ذکر" اور اس کا جواب	238
83	سنت سے ناپسندیدگی کا اظہار کرنے والے کے متعلق امام قاضی ابو یوسف حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	240
84	آیات قرآنی	241
85	احادیث مبارکہ	241
86	اقوال فقہاء کرام	243

87	علمائے غیر مقلدین کے فتاوے	246
88	الزام نمبر ۱: "امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کتے کا گوشت اور پاخانہ پاک ہے" اور اس کا جواب	249
89	مسلمان سے بدظنی گناہ کبیرہ ہے	252
90	ذرا یہ بھی پڑھیے	253
91	سلف الصالحین کے اقوال	255
92	ذرا گہری خبر لیجیے	259
93	مخدوم شیخ ابوالفتح جوہداری کے واقعہ پر اعتراض اور اس کا جواب	260
94	اقوال علمائے امت	263
95	صاحب تفسیر شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام	267
96	الزام نمبر ۱۱: "تمن خدا کا قائل مشرک نہیں" اور اس کا جواب	270
97	احکام شریعت کی ایک عبارت	271
98	منہ ما کانعام	275
99	الزام نمبر ۱۲: "اموات و اجداد کو فائدہ پہنچے یا نہ پہنچے مگر کفن چوروں کو فائدہ ضرور پہنچے گا" اور اس کا جواب	276
100	الزام نمبر ۱۳: "مولانا احمد رضا بریلوی حقیقت کے آئینہ شمس" اور اس کا جواب	278
101	تواضع اور عجز و انکساری کی فضیلت	278
102	دامن کو ذرا دیکھیے	279
103	مصنف رضا خانی مذہب کے گہری شہادت	281
104	حدیث مبارکہ	286
105	مصنف رضا خانی مذہب کیلئے لمحہ فکریہ	289

106	مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی کا فتویٰ	294
باب ہفتم		
107	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے شان غوثیت مآب رضی اللہ عنہ میں کہے گئے اشعار پر معترضین کے اعتراضات کا مسکت جواب	297
108	سات سمندروں کے نام	309
109	اولیاء کرام کے سات طبقات	309
110	مقام غوث بزبان اولیاء	315
باب ہشتم		
111	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور نورسید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہے گئے نعتیہ اشعار پر معترضین کے اعتراضات کا تحقیقی جواب	331
112	قاسم خزائن اللہ	333
113	خواجہ محمد معصوم سرہندی بن خواجہ محمد والف ثانی کا ایک مشاہدہ	336
114	شب معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب	345
115	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اولیت	350
116	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان آخر	351
117	شان ظاہر و باطن	351
118	ہر شے کے جاننے والے	351
119	اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ کرنے کا مفہوم	372
باب نہم		
120	مختلف علماء اہلسنت کی تالیفات و تصنیفات کی بعض عبارات پر اعتراض اور ان کا جواب	375

379	121	"عارف کی پہچان" اور اس کا جواب
381	122	دوا شعرا اور ان کا جواب
381	123	الزام نمبر ۱۴: "گو یا رضا خانی امت کا خدا احمد رضا ہے" اور اس کا جواب
382	124	الزام نمبر ۱۵: "رضا خانی سلام" اور اس کا جواب
383	125	غیر نبی پر سلام بھیجنے کا مسئلہ
383	126	الزام نمبر ۱۶: "احمد رضا ساقی کوثر" اور اس کا جواب
385	127	الزام نمبر ۱۷: "قل اذان صلوة و سلام پڑھنے کی ضرورت" اور اس کا جواب
386	128	دیگر اعتراضات اور ان کے جوابات
389	129	بدعت کی تعریف
389	130	الزام نمبر ۱۸: "شکاری نبی" اور اس کا جواب
391	131	الزام نمبر ۱۹: "نبی کو انسان کہنے والا کافر ہے" اور اس کا جواب
392	132	آستانہ علی پور مدینہ منورہ کی طرح مقفل ہے پر اعتراض اور اس کا جواب
393	133	الزام نمبر ۲۰: "یسی مسیح قتل ہو گئے" اور اس کا جواب
395	134	الزام نمبر ۲۱: "شیطان کی وسعت" اور اس کا جواب
396	135	فتاویٰ مظہری کا ایک فتویٰ اور اس کا جواب
398	136	الزام نمبر ۲۲: "جماع کے وقت نبی کی حاضری" اور اس کا جواب
401	137	الزام نمبر ۲۳: "خدا کو چھوڑنا اور کو کچڑ" اور اس کا جواب
402	138	الزام نمبر ۲۴: "ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا" اور اس کا جواب
402	139	ممانعت قیام کی احادیث کا مفہوم
404	140	الزام نمبر ۲۵: "حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاضر و ناظر" اور اس کا جواب
404	141	مسئلہ حاضر و ناظر اور اہل سنت کا موقف

406	142	الزام نمبر ۲۶: "اللہ تعالیٰ کو ماننے والے بے دین ہیں" اور اس کا جواب
407	143	"مصنف رضا خانی مذہب" کی پیش کردہ آیات کا جواب
409	144	الزام نمبر ۲۷: "ابوالفتح ہر گھر میں موجود" اور اس کا جواب
410	145	الزام نمبر ۲۸: "شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے" اور اس کا جواب
413	146	قطب عالم حضرت عیسیٰ علی شاہ کی عبارت کا جواب
414	147	الزام نمبر ۲۹: "بندر اور گدھے سے نکاح" اور اس کا جواب
415	148	الزام نمبر ۳۰: "اگر الوہیت عطا فرماتا بھی" اور اس کا جواب
417	149	مولوی احمد رضا بیلوی کا فتویٰ اور اس کا جواب
419	150	الزام نمبر ۳۱: "فرمان نبوی سے تصادم" اور اس کا جواب
420	151	الزام نمبر ۳۲: "فخر عالم کہتا ہے ادبی ہے" اور اس کا جواب
421	152	الزام نمبر ۳۳: "اللہ تعالیٰ کے سامنے احمد رضا" اور اس کا جواب
422	153	الزام نمبر ۳۴: "خدا تعالیٰ کو کذاب سمجھو" اور اس کا جواب
423	154	الزام نمبر ۳۵: "اولیاء اللہ غیب دان ہیں" اور اس کا جواب
426	155	الزام نمبر ۳۶: "خدا حاجت روا یا جبرئیل علیہ السلام" اور اس کا جواب
429	156	الزام نمبر ۳۷: "خدا حضور کی اطاعت کرتا ہے" اور اس کا جواب
430	157	الزام نمبر ۳۸: "کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے" اور اس کا جواب
431	158	الزام نمبر ۳۹: "اولیاء کرام مالک یا مملوک" اور اس کا جواب
432	159	الزام نمبر ۴۰: "غزوانوں کی کھپیاں اللہ کے پاس نہیں" اور اس کا جواب
433	160	الزام نمبر ۴۱: "احکام شریعت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں نہیں" اور اس کا جواب
435	161	الزام نمبر ۴۲: "آسمانوں اور زمین کا مالک کون" اور اس کا جواب

162	الزام نمبر ۳۳: "اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے یا حضور" اور اس کا جواب	436
163	الزام نمبر ۳۴: "خدا حاجت روائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اور اس کا جواب	437
164	الزام نمبر ۳۵: "اللہ تعالیٰ حق رکھ نہیں" اور اس کا جواب	437
165	الزام نمبر ۳۶: "حضور نسیان کے مریض تھے" اور اس کا جواب	441
166	الزام نمبر ۳۷: "احمد رضا بریلوی کا دعویٰ نبوت" اور اس کا جواب	443
167	الزام نمبر ۳۸: "مکر مدینہ طیبہ میں مجاورت" اور اس کا جواب	445
168	الزام نمبر ۳۹: "نبوت سے جنت مل گئی" اور اس کا جواب	446
169	الزام نمبر ۴۰: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلے" اور اس کا جواب	448
170	الزام نمبر ۴۱: "حضور اپنے رب کے وزیر اعظم ہیں" اور اس کا جواب	449
171	الزام نمبر ۴۲: "ہر قسم کی نعمت خدا سے ملتی ہے یا حضور سے" اور اس کا جواب	450
172	ذریعہ بحث مسئلہ کے مختصر دلائل	452
173	الزام نمبر ۴۳: "حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنی جمع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متحلی ہیں" اور اس کا جواب	453
174	الزام نمبر ۴۴: "خالق حاجت روائی مخلوق" اور اس کا جواب	456
175	الزام نمبر ۴۵: "خدا تعالیٰ آدمیوں کے مالک نہیں" اور اس کا جواب	457
176	الزام نمبر ۴۶: "قرآن نور یا احمد رضا خاں بریلوی" اور اس کا جواب	458
177	الزام نمبر ۴۷: "فاضل بریلوی کا جابلانہ عقیدہ" اور اس کا جواب	458
178	الزام نمبر ۴۸: "پیر کا ہاتھ حضرت علیہ السلام کے ہاتھ سے بہتر" اور اس کا جواب	460
179	ہمت باغی کی ایک مثال	461
180	الزام نمبر ۴۹: "عقیدہ شتم نبوت پر حملہ" اور اس کا جواب	461

181	مسئلہ شتم نبوت اور مرزا نجیوں کا موقف	463
182	مسئلہ شتم نبوت اور یوپیو بیو بیوں کا موقف	464
183	اجرائے نبوت کا دروازہ کس نے کھولا جس کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی داخل ہوا	464
184	الزام نمبر ۵۰: "حضور نبی کریم پر دے کے پیچھے" اور اس کا جواب	465
185	الزام نمبر ۵۱: "اصل وطن بریلی ہے" اور اس کا جواب	466
186	الزام نمبر ۵۲: "شفاعت کی حاجت نہیں" اور اس کا جواب	466
187	مسئلہ شفاعت اور اہل سنت و جماعت کا موقف	467
188	الزام نمبر ۵۳: "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی ہیں" اور اس کا جواب	468
189	الزام نمبر ۵۴: "خیر خدا کے ساتھ بغض کی دلیل" اور اس کا جواب	468
190	الزام نمبر ۵۵: "تالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے یاد کیا" اور اس کا جواب	469
191	عقاب کا مفہوم	470
192	الزام نمبر ۵۶: "احمد رضا خاں بریلوی کا سفید جھوٹ" اور اس کا جواب	471
193	نبی اور رسول کی تعریف	471
194	الزام نمبر ۵۷: "اختیارات کلی کی ایک من گھڑت کہانی" اور اس کا جواب	473
195	مسئلہ علم غیب اور اہل سنت کا موقف	474
196	مصنف رضا خانی مذہب کی علم غیب کی نفی میں پیش کردہ آیات کا مفہوم	475
197	الزام نمبر ۵۸: "سند پکڑنا جائز ہے" اور اس کا جواب	477
198	الزام نمبر ۵۹: "اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے" اور اس کا جواب	478
199	الزام نمبر ۶۰: "کن فیکون اللہ کی شان نہیں" اور اس کا جواب	479

200	الزام نمبر ۷: "اللہ تعالیٰ مالک نہیں" اور اس کا جواب	480
201	الزام نمبر ۷: "دونوں جہان میں حق تعالیٰ کا تصرف نہیں" اور اس کا جواب	480
202	الزام نمبر ۷: "واقع البلاء کون؟" اور اس کا جواب	481
203	مسئلہ نور و بشر اور اہل سنت کا مسلک	490
204	الزام نمبر ۷: "آستانہ علی پور خانہ کعبہ ہے" اور اس کا جواب	495
205	الزام نمبر ۷: "اللہ تعالیٰ کی بادشاہی یا پھر جماعت علی کی" اور اس کا جواب	496
206	الزام نمبر ۷: "کیا انبیاء پھر جماعت علی کے خادم ہیں" اور اس کا جواب	497
207	الزام نمبر ۷: "کہے جارہے ہیں" اور اس کا جواب	498
208	الزام نمبر ۷: "پھر جماعت علی شاہدینہ ہیں" اور اس کا جواب	499
209	الزام نمبر ۷: "خدا حاجت روا یا پھر جماعت علی" اور اس کا جواب	500
210	الزام نمبر ۸: "پھر جماعت علی یوسف علیہ السلام سے افضل" اور اس کا جواب	505
211	الزام نمبر ۸: "نبی معصوم نہیں" اور اس کا جواب	510
212	الزام نمبر ۸: "نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں" اور اس کا جواب	510
213	الزام نمبر ۸: "حضور کا وہن مبارک را نقل کی طرح تھا" اور اس کا جواب	511
214	الزام نمبر ۸: "خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت" اور اس کا جواب	512
215	الزام نمبر ۸: "اللہ تعالیٰ نے اہلس کو علم غیب دیا" اور اس کا جواب	513
216	الزام نمبر ۸: "بریلوی امت کا سلام" اور اس کا جواب	515
217	کعبہ اللہ کا اولیاء کی زیارت کو جانا	520
218	الزام نمبر ۸: "درویش شریف، جہا پڑھنا" اور اس کا جواب	527
219	ایک خواب اور اس کا جواب	528

220	الزام نمبر ۸: "حضور بہاولپور آیا کرتے تھے" اور اس کا جواب	539
221	الزام نمبر ۸: "ایک شعر اور اس کا جواب	539
222	شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اور اس کا جواب	539
223	الزام نمبر ۹: "رضا خانی ملاؤں کی شہادت" اور اس کا جواب	540
224	مدائح اعلیٰ حضرت، اور باغ فردوس کے اشعار کا جواب	543
226	"مدائح اعلیٰ حضرت" اور "باغ فردوس" میں اعلیٰ حضرت قاضی بریلوی کی شان میں کہے ہوئے اشعار کا جواب	546
226	مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پر مرثیہ	547
227	گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنادیں اور اس کا جواب	550
228	فرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور اس کا جواب	552
228	اہلس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی آواز نکال سکتا ہے اور اس کا جواب	553
230	روح رسول تین روز خالی رہا اور اس کا جواب	554

ضمیمہ

231	مصنف رضا خانی مذہب کے دس سوال اور ان کا جواب	557
232	سوال کی دس شکلیں	557
233	شاہ اول قرآن مجید کی شہادت	560
234	گھر کی گواہی	560
236	شاہ دوم حدیث شریف کی شہادت	561
236	اولیاء اللہ دین اور دنیاوی نعمتوں کے خزانے ہیں	561
237	حاجت روانگی کے لوازمات	562

238	حدیث شریف کی شہادت	563
239	امام رازی کا فرمان	563
240	عبدالعزیز دباغ کا فرمان	564
241	شاہ ولی اللہ کا فرمان	564
242	مصنف رضا خانی مذہب کی بے شعوری اور نویں سوال کا جواب	566
243	مصنف رضا خانی مذہب سے سولہ (۱۶) سوالات	568
244	کتاب "اوراق غم" کی عبارتوں کا جواب	570
245	اس میں میرا کیا تصور تھا جیسا کیا ویسا پایا!!	572
246	اس امر میں، میں جماعت المسلمین کا مشکور ہوں	573
247	یہ جملہ کیوں کیا اور اوراق غم کیوں اٹھایا؟	574
248	شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم تھا	578
249	صحابہ کرام کو معاذ اللہ کا فر کہنے والا سنی ہے	579
250	حضور جیسا علم معاذ اللہ بچے پاگلوں اور جانوروں کو ہے	579
251	خدا معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے	579
252	رحمۃ للعالمین حضور کی صفت خاص نہیں	579
253	آخری معروض	580
254	عرض ضروری	580
255	ہاشم علی کی جنتی ۳۳ء	581
256	باد بان، جسارت اور اسلامی جمہوریہ کی غلط بیانی کا پردہ چاک ہو گیا	581
257	جھوٹوں پر خدا کی لعنت	582

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم

اسلام ایک عالمگیر مذہب اور جامع دین ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و حمایت سے سرفراز و سر بلند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں حاسدین اور منافقین کی ریشہ دوانیوں کے باوجود بھی یہ غالب رہا ہے۔ اس کے بدخواہوں کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی ہے اور اس کے منافقین ہمیشہ رسوا ہو رہے ہیں۔

کفار مکہ اور منافقین مدینہ سے لے کر آج کے استعمار تک اس کے خلاف مذہم عزائم کا ایک سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ برطانوی استعمار کی گود میں جنم لینے والی ایک سازش نے امت مسلمہ کے جمہور اور سواد اعظم کے عقائد و معمولات پر طعن زنی کو اپنا مقصد حیات قرار دیا اور انتشار و افتراق کا کام شروع کیا اس مکروہ سلسلے کی ایک نازیبا کوشش رضا خانی "مذہب" کتاب ہے۔ جس میں اسی سازشی گروہ نے اپنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کیلئے اہلسنت و جماعت پر کچھڑا اچھالا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حضرت مولانا ابوالکلام محمد صدیق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو ٹھنڈا کرے۔ جنہوں نے پس پردہ چھپے ہوئے ان سازشیوں کو بے نقاب کیا ہے اور "آئینہ اہلسنت" کی وساطت سے غیر جانبدار دماغ کو سواد اعظم کی عظمت دکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طالبان حق کیلئے مفید ترین بنائے آمین۔

محمد اشرف آصف جلالی

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام دارودعہ والالہ ہور

۲۰۰۶ء-۲۰۰۷ء

مولانا سعید احمد قادری سابق دیوبندی کا اعلان حق

یاد رہے کہ ۲۵ سال دیوبندی مذہب میں رہ کر میں ان کے عقائد کی ترجمانی کرتا رہا ہوں آخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ کرم سے مناظر اسلام مولانا ابوالرضا محمد عبدالعزیز صاحب نوری مہتمم مرکزی دارالعلوم غوثیہ جوہی لکھا ضلع اوکاڑہ کے ساتھ تمام متنازعہ عبارات پر گفتگو ہوئی۔ جس سے مجھے یقین ہو چکا ہے کہ دیوبندیوں کی تمام گستاخانہ عبارات کفریہ ہیں۔ میری جتنی بھی تصنیفات ہیں میں نے ان کو منسوخ کر دیا ہے۔ آج سے لے کر میری کسی تصنیف کو کوئی دیوبندی نہ چھاپے اور نہ اس کا حوالہ دے۔ تمام کفریہ عبارات اور اپنی دیوبندی دور میں سابقہ مطبوعہ کتب کو میں نے ”رؤی کی نوکری“ میں پھینک دیا ہے اور عقیدہ حق سنی بریلوی کو دل و جان سے قبول کر کے علماء حق مسلک بریلوی کے ساتھ شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حبیب اعظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے کاملین کے صدقے معاف فرما کر اپنی پناہ میں رکھے (آمین) اور مولانا بیہ محمد عبدالعزیز صاحب نوری کے علم و عمل اور عمر میں برکت فرمائے اور ان کا سایہ تا دیر ہم پر قائم و دائم فرمائے (آمین)

انشاء اللہ آئندہ کیلئے میں اپنے بیانات میں دیوبندیوں کے عقائد کی تصحیح کئی کروں گا تاکہ مسلمانوں کو حق و باطل کا پتہ چل سکے اور یہ واضح ہو جائے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا پیغام حق محض عشق رسالت اور تحفظ ناموس رسالت کا پیغام ہے۔ اسی لئے علماء دیوبند نے بھی اعلیٰ حضرت کو ”عاشق رسول“ تسلیم کیا ہے اور ان کا بر علماء دیوبند میں سے مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ ”اگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے“ (کتاب اشد العذاب صفحہ نمبر ۱۳) اس اعتراف کے بعد اہل علم و انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے خلاف علماء دیوبند کا پروپیگنڈہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ (مولانا سعید احمد قادری صدیق اکبر ٹاؤن ٹیویس آبادی (دہلی)

گوچرانوالہ مورچہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۲ء)۔ (ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوچرانوالہ جن ۱۹۹۹ء صفحہ نمبر ۱۲)

(۲) ٹینٹ ابلنسٹ ۱۰۔ ابولکیم محمد دھانی صفحہ ۱۸

انتساب

صدر الافاضل حضرت علامہ

مولانا سعید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الباری

(المتوفی ۱۳۶۷ھ)

کے نام

”جن کی مذہبی، دینی اور سیاسی خدمات اہل سنت کیلئے مشعل راہ ہیں“

مگر قبول اقتداز ہے عز و شرف

ابولکیم قاتی

احوالِ واقعی

سابنی

مولوی سعید احمد قادری دیوبندی کی تالیف ”رضا خانی مذہب“ حصہ اول و دوم کا بنظر عمیق مطالعہ کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ موصوف کی یہ تالیف کذب بیانی، دروغ گوئی، الزام تراشی اور دھوکہ دہی کا پُر فریب مرقع ہے۔ اور جاہلانہ بیہودہ اور غلیظ زبان استعمال کی گئی ہے کہ شیطان بھی پڑھ کر پناہ مانگنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ نیز معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے ایسے دینی مدارس سے تعلیم حاصل کی ہے جن میں اخلاقیات پر درس دینا فحش منوعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور طعن و تشنیع کرنے اور گالی گلوچی دینے کی خوب مشق کرائی جاتی ہے۔ محققین صوفیاء نے سچ فرمایا ہے کہ بعض مرتبہ علم، حجاب اکبر بن کر انسان کو صراطِ مستقیم سے دور لے جا کر قعر ضلالت کی دلدل میں ایسا ڈالتا ہے جس سے نکلنا اُس کیلئے انتہائی دشوار ہو جاتا ہے اور پاکانِ امت پر طنز و مزاح کرنا اس کی زندگی کا نصب العین بن جاتا ہے۔ مولوی سعید احمد بھی اسی مقام پر پہنچ چکا ہے۔

○

بعض مقامات پر مؤلف نے قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور عبارات فقہ کے خود ساختہ مفہیم اور مطالب و معانی اخذ کر کے مذہبِ حقہ اہل سنت پر جاہلانہ تنقید کی ہے جو کہ اس کی جہالت و حماقت کی منہ بولتی تصویر ہے یا جان بوجھ کر تجاہلِ عارفانہ سے کام لیا ہے۔

بعض مقامات پر ایک طویل حدیث مبارکہ کا ایک جملہ نقل کر کے اُس پر جاہلانہ تبصرہ کر کے اپنے لئے جہنم میں جانے کا سامان بھی مہیا کیا ہے۔ میں اپنے اس دعویٰ پر فقط ایک مثال نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

• مولوی سعید احمد قادری دیوبندی مندرجہ ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ لیتا ہے۔“

(پھر لکھتا ہے) بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

مشورہ طلب کرتا ہے کہ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

ان رہی استشارنی فی امتی ماذا افعل بہم۔ (ترجمہ) بے شک میرے

رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا

کروں۔ (الاسن والاصنی صفحہ نمبر ۸۴)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۷۷ حصہ دوم)

مولوی سعید احمد قادری دیوبندی کا جاہلانہ تبصرہ

تلف ہے ایسے رضا خانوں پر جو اس قسم کے باطل عقیدے رکھتے ہیں الخ

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۷۷ حصہ دوم)

قارئین کرام! یہ ایک طویل حدیث مبارکہ کا ایک جملہ ہے جس کو امام احمد بن حنبل

رضی اللہ عنہ نے مسند احمد میں روایت کیا ہے۔ اور مولوی سعید احمد کا اس عقیدہ کو باطل کہہ کر

بریلوی علماء اہل سنت کی طرف نسبت کرنا الزام تراشی کے سوا کچھ نہیں۔ اور حدیث رسول پر

ظہورِ استہزا کرنا کفر ہے۔ حدیث نبوی ملاحظہ ہو۔

بے شک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا کہ میں

ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کی اے میرے رب جو کچھ تو چاہے وہی کر، وہ تیری

طاعت ہے اور تیرے بندے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ لیا، میں نے وہی

جواب دیا۔ اس نے تیسری بار مجھ سے مشورہ طلب فرمایا، میں نے پھر وہی عرض کی۔ پھر

میرے رب کریم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے شک میں تیری امت کے معاملہ میں تجھے ہرگز رسوا نہ کروں گا۔ اور مجھے بشارت دی کہ میں تیرے ستر (۷۰) ہزار اتنی سب جنتیوں سے پہلے میری ہر اہی میں داخل جنت ہوں گے۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار اور ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائے گا۔ پھر میرے رب نے قاصد (فرشتہ) بھیجا کہ میرے حبیب تو دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی اور مانگ تجھے دیا جائے گا۔ میں نے اپنے رب کریم کے قاصد سے کہا کہ کیا میرا رب میری ہر مانگی ہوئی چیز دے گا تو اس قاصد نے عرض کی کہ حضور اسی لئے تو رب تعالیٰ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے کہ آپ جو کچھ بھی مانگیں آپ کو عطا فرمائے الخ

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۹۳ طبع مصر)

افسوس صد افسوس اُن علمائے دیوبند پر جنہوں نے ایسی بے بنیاد اور لغو تالیف پر تقاریر لکھ کر مؤلف کو محقق و دراصل کو ایک جامع اور مدلل کتاب قرار دیتے ہوئے اس کی مدح و تعریف میں زمین کے قلابے ملانے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ جن کی ایک ایک سطر سے بغض و حسد اور عداوت اہل سنت اہل علم من القس ہے۔ اور اُن کے مبلغ علم کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے جن کے ناموں کے ساتھ مولوی سعید احمد نے محقق و دراصل، غزالی، زماں، اور مفسر قرآن جیسے القاب لکھنے میں شرم محسوس نہیں کی، چند ایک تقاریر ملاحظہ ہوں۔

تقریر..... نمبر ۱

بقیہ السلف حجتہ الخلف الخافہ استاذ الحدیثین مقدم المفسرین حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی، سابق مدرس دارالعلوم دیوبند، و حال شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ گوچرانوالہ۔

..... احقر اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس طرح کی کتاب (یعنی رضا خانی مذہب) اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کیلئے اور کفر و شرک اور بدعات کی غلظت کو مٹانے کیلئے نہایت

ضروری اور مفید ہے۔ اور ساتھ ہی اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کتاب کے مصنف ایک برگزیدہ عارف عالم ہیں الخ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۵۰)

تقریر..... نمبر ۲

غزالی دوراں، استاذ العلماء، رئیس المفسرین حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی دامت برکاتہم (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

..... برادر عزیز مولانا سعید احمد قادری کی کتاب "رضائانی مذہب" دیکھی، اللہ تعالیٰ اس کتاب ثبوت دلائل اور ناقص تردید حوالوں اور دلائل پر مشتمل ہے۔ اس دور پر فتن میں موصوفی محترم کی تالیف ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ الخ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۶۰)

تقریر..... نمبر ۳

از یادگار سلف، قدوة العلماء، فاضل حلیل مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی (جامعہ رشیدیہ سائینوال)

..... جناب عزیز مولانا سعید احمد قادری نے رضائانی پارٹی کی کتب سے جن حقائق کو پیش کیا ہے وہ لا جواب ہیں اور ایسے حقائق کہ جن کی تردید اہل بدعت قیامت تک نہیں کر سکتے اور انشاء اللہ نہ کر سکیں گے الخ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۷۰)

تقریر..... نمبر ۴

فخر الاصفاء، سلطان العارفین، سراج السالکین، پی طریقت رہبر شریعت جانشین شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید اللہ انور (لاہور)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جناب ابوالکلام محمد صدیق قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے بنام آئینہ اہل سنت اس کا مدلل اور محققانہ جواب تحریر فرما کر علماء دیوبند کے دعویٰ باطل کو خاک میں ملا دیا ہے اور انشاء اللہ علماء دیوبند آئینہ اہل سنت کا حقیقت باطل اور مدلل جواب بھی نہ دے سکیں گے جن علماء دیوبند نے رضائانی مذہب پر تقاریر لکھ کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کھٹک دے اور آئینہ اہل سنت کا تعلق جواب دیں۔ ہاتھ ابڑاؤ انکے ان کتبہ صادقین (محمد عقیل)

.....برادر عزیز مولوی سعید احمد قادری صاحب جیسے باصلاحیت اور ہونہار
نوجوان عالم دین نے جس محنت اور خلوص سے یہ عجائبات فہم مرتب کیا ہے اسے دیکھ کر بڑی
خوشی ہوئی اس لحاظ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۸ حصہ دوم)

تقریب..... نمبر ۵

مفسر قرآن پروفیسر حضرت علامہ نور الحسن خان دامت برکاتہم العالیہ شعبہ
اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی (لاہور)

.....اس پر آشوب و پر فتن دور میں مولوی سعید احمد قادری جیسے نوجوان علماء
کا وجود ہزار قیمت ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے ”رضاخانی مذہب“ اس محنت اور
کاوش سے ترتیب دیا ہے..... کہ بے ساختہ تحسین و آفرین کے کلمات زبان سے نکلنے
لگتے ہیں..... اس لحاظ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳ حصہ دوم)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے علماء دیوبند کی تقاریف موجود ہیں۔ مولوی سعید
احمد قادری نے تو کچھ عرصہ قبل اپنی تالیف سے رجوع کر لیا ہے اور توبہ نامہ شائع کر دیا ہے۔
مگر تقاریف لکھنے والے علماء دیوبند میں سے کئی ایک بغیر توبہ کے دار فانی سے چل بے ہیں۔
اور جو اس وقت موجود ہیں انہیں دعوت توبہ دی جاتی ہے۔

ہم نیک و بد آپ کو سمجھائے دیتے ہیں

○

”رضاخانی مذہب“ کو شائع ہونے تقریباً ۵۵ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔
اور اس کے علاوہ اس کے حصہ اول پر حکومت پاکستان نے پابندی بھی لگا دی تھی۔ مگر اس
کے باوجود یہ کتاب پاکستان کے مختلف علاقوں سے طبع ہو کر منظر عام پر آ رہی ہے۔ علمائے
اہل سنت نے اس کا رد لکھنے کی طرف اس لئے توجہ نہ دی کہ اس بے بنیاد کتاب کا جواب
دینے کی بجائے اپنی صلاحیتوں کو کسی اور نیک کام پر صرف کرنا چاہیے۔ لیکن جب مخالفین

اہل سنت نے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو اس مرقع کذب کے ذریعے گمراہ کرنے کی
ایک کوشش کی تو اس کا جواب لکھنا از حد ضروری سمجھا گیا۔

○

راقم الحروف حضرت ابوالکلام فانی کا بے حد مشکور و ممنون ہے کہ جنہوں نے تہذیب
کے دائرہ میں رہتے ہوئے مولوی سعید احمد قادری دیوبندی کی تالیف ”رضاخانی مذہب“ کا
مدلل اور محققانہ جواب لکھ کر عوام اہل سنت پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اجابت کا سہرا
پہنا کر موصوف کی اس مساعی جلیلہ کو دارین کی بے کراں نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بنائے۔
جماعت رضائے مصطفیٰ رجسٹرڈ پاکستان خانیوال کے اراکین قابل صد ستائش
ہیں جن کی جدوجہد سے یہ کتاب منظر عام پر آئی اور شیخ محمد سرور ایسی صاحب مدظلہ العالی کا
ہی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے آئینہ اہل سنت کو زور کثیر خرچ کر کے زیور طبع سے آراستہ
کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دنیا و آخرت حسین فرمائے۔

آخر میں علمائے اہل سنت اور تعلیم یافتہ طبقہ سے استدعا کروں گا کہ وہ اس کتاب
کا ضرور مطالعہ کر کے مولوی سعید احمد دیوبندی کی خیانتوں کو طشت ازبام کریں اور صراط
مستقیم کی نشاندہی کر کے لوگوں کو گمراہی و بے دینی کی بادِ سموم سے ہر ممکن بچانے کی کوشش
کرائیں۔

آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یکے از غلامان رضا

شبیر احمد رضوی

۲۰ نومبر ۲۰۰۶ء / ۱۳۲۷ھ

لاک نمبر ۳، گلی نمبر ۶ مکان نمبر ۶۸، خانیوال



اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ (کنز الایمان)

عقائد اہلسنت

۱) حید ہاری تعالیٰ

- صالح عالم جل مجدہ واجب الوجود ازلی وابدی ہے۔ اس کا کوئی مثل نہ ذات میں ہے نہ صفات میں۔ تمام کمالات ممکنات اس کی عظمت ذاتی کے ظل وپرتو ہیں۔
- وجوب وجود، استحقاق عبادت، خالقیت، اختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی اسات مقدس سے نفیس ہیں۔
- حیوۃ قدرت، علم، کلام، سمع، بصر، ارادہ صفات ذاتیہ حق سبحانہ کی ہیں۔ ان سب سے ازلہ متصف ہے۔ باقی صفات فعلیہ، نفسیہ، سلبیہ، اضافیہ ہیں۔
- کائنات کو خلقت وجود بخشنے سے خوشتر و بیا ہی کامل تھا جیسا بعد میں (الآن کما کان)۔
- شفائے مریض، عطاءے رزق، ازالہ تکالیف و مصائب بطور استقلال و خلق اسی کے بعد قدرت میں ہیں۔

- طیب، بادشاہ و دیگر اسباب ظاہری و باطنی مثل دعا و ہمت و انبیاء و اولیاء بہ عطاۃ الہی بطور تسبب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔
- حکیم علی الاطلاق کی صفت حکمت کا تقاضہ ہے کہ یہ صفات و افعال الہیہ درپردہ اسباب ظہور فرماتے ہیں جیسا کہ بدلہ معلوم ہے کہ بے شمار معاش و تدابیر، مہمات و مداخلت مظاہر و زائیت و غیرہ صفات قدیمہ کے ہیں۔ ایسا ہی شرعاً و کھفائاً ثابت ہے کہ مقربان درگاہ حق کی دعا و ہمت و برکت و جودات مبارکہ مظهر فیضان عنایت الہی ہے۔ صرف اسباب کو مد نظر رکھنا اور مسبب جل شانہ کی قدرت کاملہ کا نہ ماننا یا قدرت کاملہ کو بعض اسباب میں ہی منحصر و محدود کرنا کفر ہے۔ اور اسباب کا کلیہ نفی کرنا، ابطال حکمت قدیمہ کے علاوہ سعادت دین و دنیا سے محروم رہتا ہے۔ اور اسباب ظاہری و باطنی (اولیاء مقربین) کو جلوہ گاہ صفات الہیہ مان کر ان سے مستفید اور مستفیض ہونا بصیرت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔
- جوہر، عرض، جسم، مکان، زمان، جہت، انتقال، تبدل ذاتی و صفاتی، جہل، کذب، ممکنات سے مختص ہیں۔ ذات حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔
- استواء علی العرش، تحک، وجہ، یو وغیرہ صفات منصوصہ کذا فی مثل صفات ثمانیہ سبع، بصیر، علم، ارادہ، کلام، قدرت، حیوۃ، تکوین، بے چون و بے چگون ہیں۔
- ادراک حقیقہ الہیہ میں انبیاء و اولیاء عاجز ہیں۔ تجلیات ذاتی و صفاتی و اسمائی، نصیب انبیاء و اولیاء حسب مراتب دنیا میں ہوتی ہیں۔
- رویت ذات حق آخرت میں اہل جنت کیلئے ثابت ہے، بلا کیف و بلا جہت۔
- اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال و اعمال کا خالق اور سرمد ہے۔ (یعنی ارادہ فرمانے والا) لیکن راضی یا کفر و المعصیت نہیں ہے۔
- تمام خیر و شر، خالق الکل جل شانہ کے ارادہ و خلق و تقدیر سے ہے جو ازل میں مقرر ہو چکا ہے۔ وہی ظاہر ہوتا ہے لیکن راضی صرف خیر پر ہے۔

- تقدیر سے بندہ مجبور نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نیکی اور بدی کا واسطہ بنا کر اپنے اپنے افعال میں کوئی اختیار دیا ہے۔ جس کے سبب انسان اور حجر و شجر میں فرق بن گیا ہے جسے اصطلاحاً کسب کہتے ہیں۔ اسی کسب کے سبب وہ جزا اور سزا کا مورد ہے۔
- جبر جو منافی جزا و جزا اور قدر جو شرکت حق کی خالقیت میں قادر مطلق پیدا کرے باطل ہے۔ زیادہ غرض و بحث اس مسئلے میں منوع ہے۔ امور مذکور پر ایمان لانا باعث نجات ہے اور ان کا انکار ہلاکت۔ پس عقلمندی و سعادت یہ ہے کہ حصول نجات کی فکر ہو۔
- بے نیاز ہے کسی کا اس پر حق نہیں ہے مگر جو اپنے فضل سے وعدہ فرمائے وہ ضرور وفا فرماتا ہے۔
- اس کے تمام افعال، حکمت و مصلحت پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس سے کوئی غرض یا نفع مانہ بذات مقدس نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی شی اللہ تعالیٰ پر واجب ہے، قبح و ظلم و سفور و عیث سے اس کے افعال منزہ ہیں۔
- افعال کا باعث ثواب و عقاب اخروی ہونا صرف اسی کے حکم سے ہے۔ اس میں عقل کو دخل نہیں ہے۔ بعض کی حکمت کو عقل ادراک کر سکتی ہے اور اکثر میں اخبار انبیاء (علیہم السلام) کی محتاج ہے۔
- مومن کو دین پر انشراح عطا فرمانا اور اسے قبول کرنا اور اس کے موافق اعمال و احسان کی توفیق عطا فرمانا اس کا فضل ہے اور کافر کو صرف عقل دعواس عطا فرما کر تبلیغ انبیاء کا اس کے ایمان پر واضح فرمانا اور توفیق سے محروم رکھنا جناب رب العزت کا عدل ہے۔
- صفت عدل و فضل کی چھ صورتیں ہیں۔ جن کا اعتقاد کرنا مومن پر فرض ہے۔
- ۱۔ حق سبحانہ و تعالیٰ کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔
- ۲۔ کسی کے اعمال حسنہ سے ذرہ بھر نقصان نہیں فرماتا۔
- ۳۔ کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں فرماتا۔

۴۔ اس کا فضل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو مصیبت بھیجے اس میں بھی ان کیلئے اجر رکھتا ہے۔

۵۔ کسی کو طاقت یا مصیبت پر جبر نہیں فرماتا۔

۶۔ فوق الطاقات کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

• ہر ایک صفت الہی بالذات واحد ہے اور بحسب الخلق غیر متماثل، متعلقات حادث ہیں اور اس کی صفات قدیمہ ہیں۔

• حق سبحانہ کے بہت سے نام ہیں جن کی خبر اس نے اپنے کلام پاک میں دی ہے۔

اہلسنت کے نزدیک دعا و ذکر الہی انہیں اسماء سے ہونا چاہیے جو شرع مطہرہ میں وارد ہیں۔ یہ

سب اسماء کلام الہی کی مانند قدیم ازلی وابدی ہیں اور عباد کا اپنی زبان پر لانا یا لکھنا حادث ہے۔

• اہلسنت کا اجماع ہے کہ جس اسم کے معنی میں تنقیص شان الوہیت ہو اس کا ذات

حق پر یونان لکھ کر ہے۔

• وحدت وجود حسب تقریر محققین حق ہے۔ شریعت حقہ کے کسی اصل کے متنافی نہیں

ہے فرق مراتب و حفظ احکام ضروری ہیں۔ جو صفات مستلزم مرتبہ الوہیت کے ہیں ان کا مراتب

ساقطہ پر اطلاق کرنا اور بالعکس کفر ہے۔ جس طور پر یہ مسئلہ اکابر اسلام پر کشوف ہوا ہے۔ اور

اولیاء متشرعین نے حتی الامکان بیان فرمایا ہے۔ بحفظ حدود شرعی اس پر اعتقاد رکھنا باعث تکمیل

ایمان اور اس کا انکار خسران و حرمان ہے۔

شرک

• شرک و کفر بلحاظ نتیجہ متحد ہیں۔ دونوں کا مرتکب ابدی عذاب کا مستحق ہے۔

• حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت مانا جائے اور اس

کے امارات سے یہ ہے کہ بندگان حق تعالیٰ اور محبوبان الہی کی ان قائل عظمت و صفات کو جو عام

بنی نوع میں مفقود ہیں (مثلاً کشف بلا شدت، استجاب دعا، تاثیر و غیر وغیرہ) صفات جناب

الی تعالیٰ (طہ، طہ، طہ) کے برابر خیال کیا جائے (نعوذ باللہ تعالیٰ) اور بتائیں نہایت

مبارک و تعالیٰ کے افعال ان کے سامنے اسی نیت سے ادا کئے جائیں کہ معاذ اللہ تعالیٰ وہ معبود ہیں۔

• اللہ تعالیٰ جو کسی مخلوق کو کوئی کمال عطا فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ اعتقاد مومن

ہو کہ یہ کمال کافی نہیں، کہ یہ کمال اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اتنی بات تو مشرکین بھی اپنے معبودوں

کے حق میں تسلیم کرتے تھے بلکہ مومن ہونے کیلئے ضروری ہے کہ عطاء خداوندی کا عقیدہ

رکھتے ہوں۔ یہ اعتقاد بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کمال کسی مخلوق کو عطا فرمایا ہے وہ عطا

کے بعد ہم خداوندی، ارادہ اور مشیت ایزدی کے ماتحت ہے۔ ہر آن خدا تعالیٰ کی مشیت اس

کا اہم مطلق ہے اور اس بندے کا ایک آن کیلئے بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز اور مستغنی ہونا قطعاً

حال اور متعلق بالذات ہے۔

• شریعت حقہ شرک کو رفع فرماتی ہے اور صفات عباد و صفات ربوبیت میں مابہ الامتیاز

کا اہم امتیاز رسل کا مہتمم بالشان مقصد ہے۔

• خواص عباد کی صفات مذکورہ کو باطل نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت واقعہ کا

اظہار ہے جس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہوتا ہے۔

• عبادت کے معنی حد درجہ کی عاجزی اور انکساری ہے۔ مفسرین کرام اس کی مثال

کھڑے ہوتے ہیں۔ حالانکہ صرف سجدہ ہی عبادت نہیں بلکہ حالت نماز میں تمام حرکات و

کلمات عبادت ہیں۔ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، سجدہ اور اس کے بعد حالت التحیات میں

دعا ماننا، سلام، دائیں بائیں منہ پھیرنا یہ سب عبادت ہیں۔ اگر عبادت صرف عاجزی و

انکساری کے آخری مرتبہ کا نام ہے اور یہ آخری مرتبہ سجدہ ہی ہے تو کیا یہ باقی چیزیں عبادت نہیں

اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر یہ ساری چیزیں مطلقاً عبادت ہیں تو اگر کوئی شاگرد

اسے استاد کے سامنے اور بیٹا اپنے باپ کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھتا ہے یا ان کی آمد پر کھڑا

ہو یا یہ کہنا درست ہوگا کہ اس نے اپنے استاد یا اپنے باپ کی عبادت کی یا ان کو اپنا

معبود بنالیا۔ حاشا دکلا پھر وہ کون سی چیز ہے جو ان حرکات و سکنات کو اگر یہ نماز میں ہوں تو عبادت بنادیتی ہے اور یوں کھڑے ہونے کو (ہاتھ باندھے ہوئے یا کھولے ہوئے) اور اس طرح بیٹھنے کو اور دائیں پائیں منہ پھیرنے کو تذلل و انکساری کے آخری مرتبہ تک پہنچا دیتی ہے اور اگر یہی امور نماز سے خارج ہوں تو نہ ان میں غامیہ خضوع ہے اور نہ ہی عبادت سے منظور ہوتے ہیں۔ تو اس کا حل ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ جس ذات کیلئے اور جس کے سامنے آپ یہ افعال کر رہے ہیں اس کے متعلق آپ کا عقیدہ کیا ہے اور اگر آپ اس کو اللہ اور معبود یقین کرتے ہیں تو یہ سب اعمال عبادت ہیں اور سب میں غامیہ تذلل خضوع پایا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ اس کو عبد اور بندہ سمجھتے ہیں نہ خدا، نہ خدا کا بیٹا نہ اس کی بیوی نہ اس کا اوتا تو یہ اعمال عبادت نہیں کہلا سکیں گے۔ ہاں آپ ان کو احترام اور اجلال اور تعظیم کہہ سکتے ہیں۔ البتہ شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں غیر خدا کیلئے سجدہ تعظیمی بھی حرام ہے۔

• مجبوری و شفاعت جو کہ تمام ادیان و شرائع میں خواص بشر کیلئے ثابت کی گئی ہے اس کو ایسا منصب خیال کرنا جس سے عبد خود مختار ہو کر تصرفات الہیہ کو (معاذ اللہ) مزاحمت سے روک سکے شرک ہے اور رضائے الہی اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا اور اس میں درحقیقت عنایت الہیہ کا ظہور جاننا عین ایمان و توحید ہے۔

• ایسا ہی خوارق و کرامات اولیاء و اشراف باطنی سے ان کو مغیبات پر بلاذریعہ عطیہ الہی تسلیم کرنا شرک ہے اور بذریعہ قوائے روحانی..... جو انبیاء و اولیاء کو عطا ہوتی ہیں ان امور کا بحکم اللہ تعالیٰ و ببط اللہ تعالیٰ مظہر تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

• صفات عبودیت و صفات ربوبیت میں شریک کرنے والا مشرک ہے اور ان کا مطلقاً منکر گمراہ اور مبتدع ہے اور ہر ایک کے حقوق پر نگاہ رکھنے والا صراط مستقیم پر ہے۔

• اسلام و ایمان کا رکن اعظم جس کے بعد کسی حالت میں بندہ مومن یا مسلم نہیں ہو سکتا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام کمالات ثابتہ بالافصاح الصریح کی تصدیق قلبی و

الارسلان ہے اور آپ کی تعظیم ظاہری و باطنی سے ہر حالت میں متصف رہنا تمام اعمال و عبادت کی قبولیت کا اصل اصول ہے۔

• آپ تمام انبیاء کرام سے افضل اور سب کے سرور ہیں۔
• بیٹاق توحید الہی و ربوبیت ذات حق جیسا تمام بنی آدم سے لیا گیا ویسا ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور تعظیم کا تمام انبیاء سے مؤکد طور پر عہد لینا یا خبر الہی مخصوص ہے۔

• (الف) آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ نہ تو آپ کے زمانہ میں اور نہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ حضور کے وصف خاتم النبیین کے یہی معنی ضروریات دینیہ سے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بچھلے نبی ہیں۔ اس معنی کو نہ سمجھ لوگوں کا خیال بتانا یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی واقع یا جائز کہنا کفر ہے۔

• (ب) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اقدس تمام مخلوقات کے علم سے وسیع ہے کسی مخلوق کے علم کو علم اقدس سے زیادہ وسیع کہنا کفر ہے۔

• (ج) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو بعض علم غیب ان کے رب کریم جل جلالہ نے عطا فرمایا انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقررین علیہم الصلوٰۃ والسلام و جملہ اولین و آخرین کے جمیع علوم کا مجموعہ اور لوح محفوظ میں قلم قدرت کا لکھا ہوا سارا علم ماکان و مایکون اس کا جزو ہے۔ اس کو یوں کہنے والا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مسمی و مسمون بلکہ ہر جانور ہر چار پائے کو بھی حاصل ہے۔ قطعاً کافر ہے۔

• تمام انبیاء علیہم السلام بطون و تربیت روحانی تعین روحانی ختمی مآب خلفاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ جیسے ظاہر میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیابت آپ کے فرمان سے اس عہدے پر ممتاز ہوئے ویسے ہی انبیاء کرام باوجود خلعت نبویہ و انضلیت مآدون الانبیاء

کے آپ کی باطنی شریعت کے نافذ فرمانے والے تھے۔

• آپ کی اطاعت و اجارے اور محبت فرض ہے اس کے ترک پر عذاب الیم کی وعید منصوص ہے۔

۱۔ آپ کی اقتداء اور اجارے سنت اقوال و افعال میں اور آپ کے اوامر و نواہی کی تعمیل

۲۔ زبان و دل سے آپ کا ذکر کرنا۔

۳۔ آپ کے جمال پاک کا مشتاق ہونا۔

۴۔ دل، زبان اور بدن سے آپ کی تعظیم کرنا۔

۵۔ آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا اور ان سے بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا۔

۶۔ آپ کی سنت کے تارک کو برا سمجھنا..... علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

• آپ کی تعظیم جیسا کہ ہر ایک مومن پر ظاہری زیارت کے وقت فرض تھی ویسا ہی اب بھی آپ کی حدیث، فضائل اور نام مبارک سنتے وقت لازم اور ضروری ہے۔ پس ان میں باجماع سلف مسلمانوں میں جو مباح و جوہ تعظیم مروجہ ہر ملک ہوں ان کا بوقت ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجالانا تقاضائے ایمان ہے اور چونکہ مجالس میلاد میں قیام کرنا عشاق درگاہ کا معمول ہو گیا ہے پس ان کا انکار و روش سلف کا انکار ہے۔ اور بے بنیاد تعصب ہے۔

• جو ممکنات و مخلوقات احاطہ ربوبیت الہیہ میں داخل ہیں۔ سب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہیں۔ پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی دعوت سے خارج نہیں ہو سکتا۔

• جیسا کہ واحد عددی کا بحیثیت اولیت ثانی یا ثالث ہونا محال ہے۔ ویسا ہی بحیثیت عموم دعوت مذکورہ و اولیت خلق و ختم نبوة و افضلیت مطلقہ و خلافت کبریٰ و اولیت فی الشفاعة و فی

الحوال البیہ و اصالت فی کل فضل و وساطت فی کل سمة و غیر ہا صفات کثیرہ ناممکن الاشتراک کے آپ کی نظیر محال اور ممتنع ہے۔

• آپ کی صورت مقدسہ بلحاظ جسمیت معروض بعض عوارض بشریہ تھی اور آپ کی روحانیت اوصاف بشری سے برتر۔ اور تغیر و آفات و عیوب و نقائص بشری سے منزہ اور ضعف البالی سے مبرا اور اعلیٰ صفات ملکیت سے متصف تھی۔ پس آپ کا علم باللہ و صفات قبل بعثت و بعد بعثت تمام عیوب و نقائص، شک و جہل و غیرہ سے مبرا و منزہ ہے۔

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین حیثیتیں ہیں: اؤل ظاہر باعتبار صورت بشری۔ دوم کل سوم و مرتبہ جس کو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلقت نور سے ہے اور بشریت ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جب چاہے اپنی حکمت کے مطابق بشری احوال کو نورانیت پر غالب کر دے اور اب چاہے نورانیت کو احوال بشری پر غلبہ دے۔

• جو بشریت عیوب و نقائص بشریت سے پاک ہو اس کا ہونا نورانیت کے متافی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور سے مخلوق فرما کر مقدس اور پاکیزہ بشریت کے لباس میں مبعوث فرمایا۔

• اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی اپنی ذات مقدسہ سے پیدا فرمایا ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ ”معاذ اللہ“ اللہ تعالیٰ کی ذات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کا مادہ ہے۔

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے؟ جس کا واقف شخص کا یہ اعتقاد ہو تو اسے توبہ کرنا فرض ہے۔ اس لئے کہ ایسا ناپاک عقیدہ خالص کفر و شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ذاتی تجلی فرمائی جو حسن الہیت کا ظہور اقل تھی بغیر اس کے ذات خداوندی نور محمدی کا مادہ یا حصہ اور جز قرار پائے یہ

کیفیت تشابہات میں سے ہے۔ جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن وحدیث کے دیگر تشابہات کا سمجھنا۔

• آثار شریفہ وآثار سلف الصالحین کی تعظیم ضروری ہے اور ان کو ذریعہ اجابت دعا خیال کرنا صدق ایمان کی نشانی ہے۔

• یہ نسبت علوم اولین و آخرین آپ کا علم اعلیٰ و اکمل ہے اور آخر عمر شریف تک ملکوت سماوی وارضی و تمام مخلوقات و جملہ اسمائے حسہ و آیات کبریٰ و امور آخرت و اشراط ساعت و احوال سعد و اشقیاء و علم ماکان و مایکون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ و ملکبیہ سے آپ کا علم اہم و اکمل ہے۔

علم الہی اور آپ کے علم میں امور ذیل فارق ہیں۔

۱۔ علم الہی غیر متناہی بالفعل اور محیط ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم متناہی بالفعل و غیر متناہی بالقوۃ اور محیط ہے۔

۲۔ علم الہی بنا ذرائع و وسائل ازلی وابدی ہے اور آپ کا علم بذریعہ وحی، الہام، کشف، منام و وسط حواس و بصیرت متقدمہ حادث ہے۔

• حضور سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے نہ ہم جمیع غیوب غیر متناہیہ کا علم حایت کرتے ہیں نہ جملہ معلومات الہیہ کا۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو علم الہی سے کوئی نسبت نہیں۔ ذرہ کو آفتاب سے اور قطرہ کو سمندر سے جو نسبت ہے وہ بھی یہاں متصور نہیں۔ کہاں خالق اور کہاں مخلوق، مماثلت و مساوات کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ علم الہی کے حضور تمام مخلوق کے علوم اقل قلیل ہیں۔

• علم خلق عطائی، علم الہی ذاتی۔ جب خالق و مخلوق، مالک و مملوک۔ حادث و قدیم، واجب و ممکن۔ متناہی و غیر متناہی مساوی نہیں تو علم عطائی و ذاتی میں مساوات کیونکر ہو سکتی ہے؟

• اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اقدس کے متعلق لفظ ”کل“ دیکھیں تو اس سے

کل پر متناہی نہ سمجھیں بلکہ کل مخلوقات (جو متناہی ہے) اور اس کے علاوہ معرفت ذات و صفات کا علم کہ وہ بھی بالفعل متناہی ہے ہماری مراد ہے ورنہ علم الہی کی یہ نسبت ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو ”کل“ نہیں کہتے۔ کیونکہ علم الہی محیط الكل اور غیر متناہی ہے۔

• آپ کے تمام اخبار و اقوال متعلق دین و دنیا صادق اور حق ہیں۔ شک و وہم و جہل کا افس و داعی شیطانی سے منزہ و مبرا ہیں۔

• ملک و اختیار بالا استقلال تو خاصہ خداوندی ہے۔ اور ملک و اختیار ذاتی کسی فرد کیلئے ثابت نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک، عام انسانوں کیلئے واکل شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی تردد الحواس بھی تامل نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، شان القدس میں صریح تو ہیں ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور ادلہ قطعیہ کے خلاف ہے جن سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

• حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزائن الہیہ ماننا، ان مسائل مبہمہ سے ہے کہ جن کا تعلق عظمت نبوۃ و رسالت سے ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو ان مسائل کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالک نعماء الہیہ ہونا ثابت ہے۔

اس عقیدہ کو شرک کہنے والے اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ اذن الہی اور عطاء خداوندی کے ساتھ شرک کا تصور جمع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ نعمت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمانے اور ان میں اپنی حکمتوں کے مطابق تصرف کا اذن دینے پر قادر ہے اور ہر مقدور ممکن ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کسی حال میں شرک نہیں ہو سکتا۔ شرک جب ہی ہوگا کہ ان امور میں محال ذاتی کا اعتقاد ہو، جیسا کہ عطاء الوہیت ممتنع عقلی اور محال بالذات ہے۔ لیکن

اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے کا اذن دینا تو محال نہیں بلکہ امر واقع بلکہ شاہد ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کی نفی جن دلائل سے لوگ ثابت کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب کا مفاد صرف یہ ہے کہ حکم خداوندی کے خلاف اور مشیت الہیہ کے منافی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے قطعاً کوئی حکم یا اختیار نہیں ہے اور عطا الہی سے کل اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حاصل و ثابت ہیں۔

- آپ قبل نبوت و بعد نبوت کبار و صغائر سے معصوم اور تمام قبائح بشری سے مبرا ہیں۔
- بعض افعال بلاغیہ و احکام شرعیہ میں نسیان و سہو آپ سے بغرض تشریح و افادہ علم یا ارادہ الہیہ واقع ہوا ہے اور صدور نسیان منافی شان نبوت نہیں۔ بلکہ نسیان اور ذہول ازل ناموس بعد استغراق درلا ہوت از جسم کمال ہے جیسا کہ ارباب بصیرت پر ظاہر ہے۔ البتہ ان کے نسیان و سہو کو اپنے سہو و نسیان پر قیاس کرنا اور قصہ تحقیر آپ کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔
- تمام عوارض بشری یعنی مرض تکلیف، بدنی و غیرہ جو انبیاء علیہم السلام کو لاحق ہوتے ہیں۔ ظاہر صورت میں مشابہ عوارض عامہ افراد انسانی ہیں، اور بلحاظ نتائج و آثار باطنی و حکمت خفیا الہیہ تمام افراد بشر کے عوارض سے برتر اور اعلیٰ ہیں۔ مثلاً تکالیف امراض انبیاء علیہم السلام سے نتیجہ اعتبار احوال عالیہ مثل صبر، رضا، شکر، تسلیم، توکل، تقویٰ، رضاعا، تفرغ اور موعظت امت بوقت الحق عوارض کذا نیہ یہ تحصیل امور مذکورہ ہے۔ پس اپنے عوارض پر عوارض انبیاء کو خیال کرنا سخت بے ادبی اور بعض حالات میں جبکہ تحقیر لازم آئے کفر ہے۔

• حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مغبیات پر مطلع ہونا آیات و احادیث سے بالخصوص از حدیث ہے مگر کمالیات ہے۔

- آپ روضہ منورہ میں مثل دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ عیامت ہیئتہ دنیاویہ جسمانیہ ہیں۔ خاکساران امت کے حالات پر مطلع اور عاشقان درگاہ پر ہر لمحہ متوجہ ہیں۔ اور احوال امت پر حاضر و ناظر ہیں۔

• حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں جسمانیہ اور بشریت کے ساتھ نہیں بلکہ ہاں طور کہ الم کا ذرہ ذرہ روحانیت و نورانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مادہ گاہ ہے اور روحانیت و نورانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و الخیرہ کیلئے قرب اور بعد مکان کہاں ہے۔ کیونکہ عالم خلق زمان و مکان کی قید سے مقید ہوتا ہے۔ لیکن عالم امر ان قیود سے پاک ہے۔ لہذا ایک وقت متعدد مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف فرما ہونا اور ایک ہی وقت میں دو دروازہ مقامات کثیرہ اور ممکنہ متعددہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعلیٰ اللہ کا دیکھنا اور حکم کھلا بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف ہونا دلائل کی روشنی میں ایسا واضح امر ہے جس کا انکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔

• حق سبحانہ و تعالیٰ نے سید الخیومین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کو معجزات اعلیٰ و غیر ہائے مخصوص فرمایا:

- ۱۔ معراج جسمانی بحالت بیداری حرم شریف سے بیت المقدس کی طرف اور امامت الہیاء کرام اور سیر مساوات و آیات کبریٰ و جنت و نار و غیرہ۔
- ۲۔ اپنا جمال پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چشم ظاہر و کھایا۔
- ۳۔ شق القمر۔
- ۴۔ ستون مسجد شریف کا آپ کے فراق میں گریہ وزاری کرنا۔
- ۵۔ احجار و اشجار کا آپ پر سلام کرنا اور قصد یقین نبوت کرنا۔
- ۶۔ آپ کی آنکشت ہائے شریفہ سے پانی جاری ہونا اور ایک پیالہ پانی سے لشکر کا سیراب ہونا۔
- ۷۔ آپ کی برکت سے قلیل طعام کا اس قدر بڑھنا کہ ہزار با آدی سیر ہو جائیں۔
- ۸۔ بکری مذبح کا آپ سے کلام کرنا۔
- ۹۔ مذکورہ معجزات و دیگر خوارق مثل انبیاء مساوات و احادیث سے ثابت ہیں، بلا

تاویل حق و نفس الامری ہیں۔

- تمام معجزات سے اعلیٰ و اقویٰ و اکوہم قرآن شریف ہے جس کے مقابلے سے تمام مخلوقات عاجز ہے۔ قرآن مجید کی ترکیب لفظی و محاسن معنوی و اخبار غیبیہ تمام معجز ہیں۔
- حضور مظہر اللہ الاتم سر اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کئی قسم کی ہوئی ہے علاوہ وحی ملکی کے دو قسم اور بھی ہیں۔ جن میں فرشتے کو وحی نہیں اور تو وسط نہیں ہوتا۔
- قرآن شریف کلام نفسی قدیم ازلی وابدی ہے جو بلاواسطہ اصوات و حروف جلوہ گر ہے اور بذریعہ ملک مقرب حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور محبوب حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔
- احادیث شریفہ قدسیہ ثابتہ باسناد صحیح وہ وحی ہے جو کبھی بتوسط کذائی اور کبھی بلا توسط کذائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوئی۔
- ہر دو وحی سے جو معنی قطعاً ثابت ہیں حق ہیں۔ کوئی شبہ نہیں۔ اس میں سے بعد علم و ثبوت قطعی کسی بات کا انکار اگرچہ در پردہ تاویل باطل ہو کفر ہے۔ اور لفظی الثبوت یا لفظی الدلالة کا بلاوجہ انکار بدعت یا فسق ہے۔
- امور ذیل کو حق ماننا ضروری ہے۔
- ۱۔ حشر اجساد و اعادۂ روح انہیں اجساد میں جو دنیا میں تھے۔
- ۲۔ جزائے اعمال خیر و مزائے شر۔
- ۳۔ صراط دوزخ پر مہم ہے جس پر سب کو چلنا ہوگا۔ اہل نارکت کردوزخ میں گر پڑیں گے اور اہل جنت اس پر گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔
- ۴۔ حساب اعمال، میزان، جنت، نار اور یہ دونوں آخر الذکر اس وقت موجود ہیں جن کی جگہ اللہ جل شانہ جانتا ہے۔
- ۵۔ شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحق اہل کبار حق ہے اور آپ کی شفاعت

مہول ہے۔ جہاں آیات شریفہ میں نفی شفاعت واقع ہے وہ مقید بعدم رضا و اجازت الہی

- ۶۔ عذاب القبر کافر کو اور نعمت و راحت مومن کو قبر میں حق ہے اور عصمت مومنین طہیت الہی پر ہیں جسے چاہے عذاب فرمائے جسے چاہے نعمت بخشے۔
- ۷۔ سوال منکر نکیر جس سے خدا چاہے ضرور ہونے والا ہے۔
- ۸۔ تمام رسل و انبیاء من جانب اللہ حق ہیں۔
- ۹۔ ملائکہ اجسام نوری ہیں عوارض ظلماتی سے منزہ ہیں ان کے مقامات آسمان پر مقرر ہیں پاری کائنات ساوی و ارضی پر مقرر ہیں اور بعض کتابت اعمال بنی آدم پر۔ اور بعض عباد کے دل پر طہرات صالحہ القا کرنے پر۔ اور بعض حفاظت بنی آدم پر۔ ان کے مقابلے میں مخلوقات الہی میں سے شیاطین ہیں جو خیالات فاسدہ کا القاء کرتے ہیں۔
- ۱۰۔ قرب قیامت میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظاہر ہونا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور قتل و جال و قتل خنزیر کرنا اور پھر دین واحد کا ہو جانا سب حق ہے۔
- ۱۱۔ کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو صحیفے ان پر نازل ہوئے سب حق ہیں۔
- بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الاولیاء و الخلفاء امام الصدیقین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل الامت ہیں۔ آپ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ و مولیٰ المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بترتیب خلافت اہل بیت ہیں۔
- عشرہ مبشرہ، خاتون جنت، ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ و ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و اصحاب بدر و بیت الرضوان رضی اللہ عنہم ظاہر مطہر قطعی جنتی بلکہ گنہگار ان امت کے نکلیے گاہ ہیں۔
- (الف) تمام صحابہ خصوصاً اہل بدر و اہل بیت الرضوان نجوم ہدایت ہیں۔ ان میں

سے کسی پر طعن کرنا رفض، استحقاق و دخول نادر ہے۔ ان سب کی تعظیم و توقیر امت پر فرض اہم ہے۔ یہ سب اولیائے امت کے سردار اور باعث شرف و ولایت خاصہ پر ممتاز ہیں۔ ان سے کرامات ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک دلی سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔

(ب) فتح مکہ کے بعد جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شرف باسلام ہوئے ان سے وہ صحابہ کرام افضل ہیں جو فتح مکہ سے قبل مشرف باسلام ہوئے لیکن ان دونوں قسم کے صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے حسی یعنی بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا رفض و گمراہی ہے۔

● حقیقت ولایت یہ ہے کہ علاوہ ایمان و اعمال صالحہ کے یقین و عرفان اسماء و صفات ذات حق بطور وجدان بہرکت ذکر و تلاوت، و صوم و صلوات و بقی طور پر جب عید سال کو عطا ہوتا ہے تو مقامات ذیل اس کے سینہ پاک میں پیدا ہوتے ہیں۔ اخلاق، تواضع، توبہ، زہد، صبر، شکر، خوف، رجا، توکل، رضا، فقر، محبت پس وہ ماسوائے حق سے معرض ہوتا ہے اور خوف و رجا نے اللہ سے مستغرق۔ اس حالات میں ان مقامات کے آثار افراد بشر پر دو طور سے ظاہر ہوتے ہیں۔ خوارق و تربیت مریدین۔ جان ان کو وحی و عصمت کے بجائے (جو کہ خواص انبیاء میں سے ہے) کشف صادق اور گناہوں سے محفوظیت عطا ہوتی ہے۔ جس کے باعث وارث انبیاء و خلیفہ برحق قرار پاتا ہے۔ اور لفظ نبی کا مصداق ہوتا ہے۔

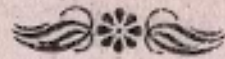
● عبادات بدنی (نوافل) و مالی کا ثواب ہے۔ از ادراج متقدمہ انبیاء و اولیاء و دیگر اہل ایمان کو کرنا ثابت ہے۔ اور اس کا مطلق انکار بدعت ہے۔

● بالخصوص بروز وقات اولیاء کرام، نواسب طعام و کلام سے فائقہ رسانی باعث نزول برکات اور تازگی ایمان ہے۔

● تاریخ معین پر عزادار اولیاء پر مسلمانوں کی حاضری اور بزاروں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ بشرطیکہ ہاں فتنہ و فجو را اور مصیبت نہ ہو۔

● تہجد، چالیسواں جو بھی میت کیلئے ایصال ثواب کریں جائز ہے۔ ہاں ایک بات ضرور پیش نظر رہے کہ میت کے درگاہ سب پانچ ہوں اور سب کی اجازت بھی ہو اگر کچھ درگاہ پانچ ہوں اور وہ خوشی اجازت بھی دیں تو بھی ان کے حصے سے مدد و خیرات کرنا جائز ہے۔ قل خوانی یا جہلم جو بھی خیرات کریں درگاہ پانچ ہی کریں اور اپنے حصے سے کریں۔ تمام القوں کا حصہ شامل نہ کریں۔ (ابو الجلیل فیضی مغل)۔

(عقائد اہلسنت (بکیر قبیل) از حضرت مولانا حسرت علی خاں علیہ الرحمۃ (المتوفی ۳ جولائی ۱۹۶۰ء)



● تہجد، چالیسواں جو بھی میت کیلئے ایصال ثواب کریں جائز ہے۔ ہاں ایک بات ضرور پیش نظر رہے کہ میت کے درگاہ سب پانچ ہوں اور سب کی اجازت بھی ہو اگر کچھ درگاہ پانچ ہوں اور وہ خوشی اجازت بھی دیں تو بھی ان کے حصے سے مدد و خیرات کرنا جائز ہے۔ قل خوانی یا جہلم جو بھی خیرات کریں درگاہ پانچ ہی کریں اور اپنے حصے سے کریں۔ تمام القوں کا حصہ شامل نہ کریں۔ (ابو الجلیل فیضی مغل)۔

الرحمن و من رآني فقد رآي الحق" اس کے حق میں درست ہے۔

(انتہائی مسائل اولیاء، صفحہ نمبر ۱۵۵ مطبوعہ لعل آباد، از حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

• خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کیلئے مقدر ہو چکا ہے کہ وہ اپنی اتنا میں جو عبارت ہے ان کی "ہویت" سے توحید صفاتی کا جلوہ دیکھیں اور ان کیلئے اتنا آئینہ بنتا ہے۔ پس اصل جس نے مختلف مظاہر کائنات میں ظہور فرمایا، چنانچہ ہوتا ہے کہ جب سالک اپنے "اتنا" پر نظر کرتا ہے تو اس کی نظر اپنے "اتنا" پر مرکب نہیں جاتی بلکہ وہ اس "اتنا" کے واسطے سے اصل وجود تک جو سب "اتناؤں" کا مبداء اول ہے پہنچ جاتی ہے۔ جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کی نظر میں صرف اصل وجود ہی رہ جاتا ہے اور تمام کے تمام مظاہر و اشکال درمیان سے غائب ہو جاتے ہیں یہ توحید ذاتی کا مقام ہے۔

(معائنات، صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ حیدرآباد پاکستان، از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

• توحید صفاتی سے مراد یہ ہے کہ سالک مختلف صورتوں اور مظاہر میں صرف ایک کو جلوہ گرد دیکھے اور بغیر کسی شک و شبہ کے اس بات کو بدلہ مان لے کہ سارے اختلافات ایک ہی اصل میں ثابت اور موجود ہیں پھر وہ اس اصل کو نوع، نوع صورتوں میں جلوہ گرد بھی دیکھے اور ہر جگہ اس اصل کو پہچانے۔ (معائنات، صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ حیدرآباد پاکستان، از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

• وجود حیرے اس وجدان کا نام ہے کہ حق اپنے اہم وصفات کے ساتھ نئی ذات میں جلوہ گرد ہو اور تو تو نہ رہے اور وہی ہو، پس بندہ ایسا ہو جائے جیسا کہ نفس اور حق کو جیسا کہ لم یزل سے تھا۔ (انفاس العارفین صفحہ نمبر ۲۳۵ مطبوعہ لاہور، از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ) فرماتے ہیں:

یعنی تو نہ رہے اصل کمال یہی ہے جب تو رہے گا تو خدا نہیں رہے گا۔ پس ایک گھر میں دو مہمان نہیں سہاتے۔ (انفاس رحمۃ قاری صفحہ نمبر ۲۱ بحوالہ انوار الواصلۃ صفحہ نمبر ۵۹ مطبوعہ کوثر)

حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۳۵ھ) فرماتے ہیں:

اے بھائی حجاب نہیں ہے۔ تو اپنے ہونے کے ساتھ ہی حجاب میں ہے۔ تو اپنے

آپ کو درمیان سے اٹھا دے اور جب تو نہ رہے گا تو خدا تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہ دیکھے گا اور نہ ہائے گا۔ (منہج مکتوبات قدوسیہ صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ بھٹائی)

حضرت باقی باللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۱ھ) فرماتے ہیں:

اے سید جب آپ نے سب کو ایک دیکھا تو سب کہاں رہے؟ بلکہ ایک ہی رہ گیا۔ اس سید آپ کے اور آپ کے مقصود کے درمیان میں کوئی فاصلہ نہیں۔ اگر فاصلہ ہے تو صرف اتنا کہ آپ اسکا اپنے آپ سے خود جدا سمجھ رہے ہیں اور جب آپ نے جان لیا کہ آپ آپ نہیں ہیں بلکہ وہی (یعنی حق) ہے تو پھر کوئی فاصلہ نہ رہا (رسالہ نور وحدت صفحہ نمبر ۶۵ مطبوعہ بھٹائی از حضرت خواجہ باقی باللہ) حضرت ابوسعید مبارک رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور تحقیق وجود واحد ہے اور لباس (صورتمیں) مختلف رنگ رنگ ہیں اور وہ وجود تمام

وجودات کی حقیقت اور ان کا باطن ہے اور تمام کائنات اسی وجود سے خالی نہیں ہے۔ (تغذیر مسدع شرح صفحہ نمبر ۱۳ مطبوعہ لاہور، از حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ)

نے مولوی احمد حسن کے جواب میں فرمایا کہ

شیخ عین رسول ہے، بلکہ عین حق ہے، نہیں بلکہ صورت حق ہے۔

(فیوض الرحمن صفحہ نمبر ۱۹ مطبوعہ پشاور، مکتوبات مولوی اشرف علی تھانوی)

غیر کو نظروں سے تو اپنی نکال

چشم دل سے پھر دیکھ حق کا جمال

دوسرا ہے کون یہاں حق کے سوا

کس لئے احوال بنا ہے بے حیا

(نقدائے روح صفحہ نمبر ۱۱ مطبوعہ لاہور، از حاجی امداد اللہ مہاجرکی)

مسئلہ وحدۃ الوجود حق و صحیح مست دریں مسئلہ شک و شبہ نیست۔

(رسالہ در بیان وحدۃ الوجود صفحہ نمبر ۲۲ مطبوعہ لاہور، از حاجی امداد اللہ مہاجرکی)

مکتوبات حکیم الامت صفحہ نمبر ۲۰۳ جلد ۱۵ مطبوعہ دارہ تالیفات اشرفیہ دہلی (ابوالکلیل فیضی غفرلہ)

- فرمایا کہ ”یہ مسئلہ (وحدۃ الوجود) حسن و صحیح مطابق للواقع ہے۔ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں، معتمد علیہ قہامی مشائخ کا ہے۔“ (امداد الہدایہ صفحہ نمبر ۳۱، مطبوعہ لاہور، از مولوی اشرف علی تھانوی)
- چوتھے ذکر روح کے غلبہ میں (جسکو مشاہدہ کہتے ہیں) کثرت خدا کی یکسانی میں فنا ہو جائے یہاں تک کہ سالک کے مشاہدہ میں ذات مطلق کے مشاہدہ کے سوا کچھ نہ ہو۔ یہ مرتبہ مشاہدہ کا ہے۔ (فیض القلوب صفحہ نمبر ۱۸، مطبوعہ دیوبند، از حاجی امداد اللہ مہاجرینی)

علمائے دیوبند اور مسئلہ وحدۃ الوجود

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی (المتوفی ۱۳۵۲ھ)

اور حدیث مذکورہ (کلنت سمعہ) میں وحدۃ الوجود کی طرف چمکتا ہوا اشارہ ہے اور ہمارے بزرگ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے زمانہ تک اس مسئلہ وحدۃ الوجود میں بڑے عقیدہ اور جریس تھے اور میں اس کا قائل ہوں لیکن تشدد نہیں۔

(فیض الباری صفحہ نمبر ۳۲۸، مطبوعہ لاہور، از مولوی انور شاہ کشمیری)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی (المتوفی ۱۳۶۲ھ)

مسئلہ (وحدت الوجود) حسن و صحیح للواقع ہے اس مسئلہ میں کچھ شک و شبہ نہیں۔

(امداد الہدایہ صفحہ نمبر ۳۱، مطبوعہ لاہور، از مولوی اشرف علی تھانوی)

- خلاصہ دعویٰ کا یہ ہوا کہ کل ممکنات تو صرف موجود ظاہری ہیں اور حقیقت میں کوئی موجود حقیقی یعنی موصوف بکمال ہستی نہیں بجز ذات حق کے۔

(الکشف عن مہمات المتصوف صفحہ نمبر ۸، مطبوعہ دہلی، از مولوی اشرف علی تھانوی)

مولوی محمد اسماعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ) لکھتے ہیں:

اسی طرح جب اس طالب کے نفس کامل کو رہنمائی کشش اور جذب کی موجیں دریائے احدیت کی گہری تہہ میں کھینچ لے جاتی ہیں تو ”انسا الحق“ اور ”لیس فی جنبی سوی اللہ“ کا آواز اس سے صادر ہونے لگتا ہے اور یہ حدیث قدسی ”كنت سمعہ الذی

سمع بہ و بصرہ الذی بصر بہ و یدہ الذی بیطش بہا اور ایک روایت کی رو سے ”ولسانہ الذی يتكلم بہ“ اسی حال کی حکایت ہے اور حدیث اذ قال اللہ علی لسان نبیہ سمع اللہ لمن حمدہ..... اور حدیث ”یقضی اللہ علی لسان نبیہ ما شاء“ اسی سے کنایہ ہے۔ اس کی تفصیل کو دوسرے مقام پر چھوڑیے۔

وراء ذاک فلا أقول لا إله

مر لسان النطق عنه اخرج

یعنی اس کے سوا میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ ایسا نجد ہے جس سے بولنے والی زبان گونگی اور زہار خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا، کیونکہ جب وادی مقدس کی آگ سے نمائے ”انسی انسا اللہ رب العالمین“ صادر ہوئی تھی تو پھر اشرف موجودات سے جو حضرت ذات سبحانہ و تعالیٰ کا نمونہ ہے اگر ”انسا الحق“ کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں۔ (مرآۃ المستقیم صفحہ نمبر ۳۳، ۳۴، مطبوعہ لاہور، از مولوی اسماعیل دہلوی)

قائلین مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کاملین کے ارشادات گرامی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں:

جو شخص قائل تو حید و جود کا ہو اس کو کافر کہنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے پرہیز کرنا اور ان سے مناکحت نہ کرنا، اور اس کا ذبیحہ نہ کھانا ہرگز گوارا نہیں بلکہ اس کو مسلمان اور اہلسنت سے جانا چاہیے۔ اور جو معاملات فیما بین مسلمانان اہلسنت کے ہیں ان کا برتاؤ اس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ مثلاً سلام کی ابتداء و جواب سلام و جواب عطیہ، عیادت مریدین، و جنازہ و دعائے مغفرت و رحمت، ایسے معاملات میں ان سے پرہیز نہ کرنا چاہیے۔ البتہ یہ اعتقاد یعنی اعتقاد تو حید و جود کا ضروریات عقائد اسلام سے نہیں اگر کسی کو اس مسئلہ کا اعتقاد نہ ہو اور وہ

اس مسئلہ کو نہ جانے تو اس کے اسلام میں کچھ نقصان لازم نہیں آتا۔

لیکن اولیاء اللہ جو قائل توحید و جہد کی گزرے ہیں ان کی تحقیر و اہانت و تکفیر و تذلیل نہ کرنا چاہیے۔ اور عوام کے حق میں یہی بہتر ہے کہ اس مسئلہ میں نفی و اثبات سے سکوت اختیار کریں اور اس میں بحث و مکر نہ کریں۔ اس واسطے کہ ہر شخص کی عقل میں یہ مسئلہ نہیں آتا۔ اور باعث فساد و عقیدہ ہو جاتا ہے۔ (نورانی عزیزی صفحہ نمبر ۲۵ مطبوعہ کراچی)

حضرت علامہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۲۷ھ) فرماتے ہیں:

اگر محویت میں اولیاء کرام سے خلاف شرع بھی کوئی قول و فعل سرزد ہو جائے تو ان کو برا بھلا نہ کہنا چاہیے۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۲۹۰، مطبوعہ کراچی، از علامہ فرید الدین عطار)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

صوفیاء کے ساتھ حسن ظن اور خوش عقیدگی کا اظہار بڑا ضروری ہے اور ان کے معاملات کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے کی بجائے یوں گمان کرنا چاہیے کہ یہ امور ظاہر طور پر مخالف شریعت ہیں مگر حقیقت میں مخالف نہیں۔ بالفرض اگر مخالف بھی ہوں تو حالت شکر و حال اور وجد میں صادر ہوئے ہیں۔ ان بزرگانِ دین کی عزت و کمال کا میدان طعن و تشنیع کے گرد و غبار سے صاف دھرا ہے۔ (مرج البحرین صفحہ نمبر ۱۳۲، مطبوعہ لاہور، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

مشائخ کی نفی میں شکر و حال کے غلبہ کا نتیجہ ہوا کرتی ہیں غلبہ حال میں جو اقوال و افعال ان سے رونما ہوتے ہیں وہ عقیدہ و اجراع کیلئے ضروری نہیں اور وہ لوگ ان معاملات میں مجبور و معذور ہیں یا دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ بزرگ ان چیزوں میں بے اختیار تھے۔ (مرج البحرین صفحہ نمبر ۸۲، مطبوعہ لاہور، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

شیخ عبد الوہاب متقی کی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۰۱ھ)

آپ نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت کرتے وقت یہ

فیہرمت فرمائی:

”اگر تم مشائخ کی کتابوں کا مطالعہ کرو اور ان سے استفادہ کرو تو بہتر اور قابل ہارک ہا ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ اور وہ یہ کہ جہاں تک ہو سکے مبہم اور شک میں ڈالنے والی باتوں میں نہ پڑنا۔“

اور یہ بھی فرمایا کہ پھر اگر تم دیکھو کہ اہل طریقت کے کچھ کلمات ظاہر شریعت کے خلاف ہیں تو ان کی تردید کی صورت یہ ہے کہ کبھی تو ان بزرگوں کی طرف ان کلمات کی نسبت سے انکار ہی کرو اور کبھی ان کی تاویل کرلو۔ اور ظاہر شریعت اور امور دین حق سے ان کی مخالفت بیان کرو اور پھر اگر تطبیق و تاویل باسانی نہ کر سکو تو بہتر یہ ہے کہ اس میں سکوت و خاموشی اختیار کرو۔

(بحال نقداً حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی مع فوائد جامعہ)

از شارح مولوی عبدالحلیم ہشتی صفحہ نمبر ۲۳۳ مطبوعہ کراچی)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۳ھ) فرماتے ہیں:

”صاحب شکر معذور ہوتا ہے۔ عقید کے لائق صحو کے علوم ہیں۔ شکر کے علوم لائق

تکبر نہیں ہیں۔ (مکتوبات دفتر اول صفحہ نمبر ۲۶۸ مطبوعہ کراچی)

علامہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۵۸ھ)

خولجہ صاحب سے ایک شخص نے سوال کیا کہ خولجہ بایزید قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ لوالی اعظم من لواء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات کیونکر ہے۔ جناب خولجہ صاحب نے فرمایا اے کلمات مشائخ از قسم حال و کیفیت ہوتے ہیں ان کو نفوات کہتے ہیں جیسے یہ قول ان کا کہ ”لیس فی جنبی موسیٰ اللہ تعالیٰ“ اور یہ کہنا ”مصححانی ما اعظم شانی“ سو ان کو نفوات عاشق کہتے ہیں، یہ باتیں غلبات احوال میں ان سے سرزد ہوتی ہیں کہ ہمارے ”اللہ“ رومانی حال کے غلبہ کو کہتے ہیں اور جو یہ کہتے ہیں کہ بعد افعال و اقوال کو ترتیب اور تہذیب کے ساتھ لکھا جائے گا ہوش آجائے۔ (عوارف المعارف صفحہ نمبر ۵۹۸)

محدث جب انسان کی ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ (عوارف المعارف صفحہ نمبر ۵۸۲، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

فہم سے خارج ہیں۔ (خیر الجاس، ملفوظات شہید نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

جمع کردہ مولانا حمید قلندر مجلس بہتادو ششم قول نمبر ۶۲)

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۶۷ھ) فرماتے ہیں:

بزرگوں کے کلام کا انکی مراد کے خلاف مطلب نکال کر مراد لینا سراسر جہالت ہے۔

اس کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ (الکلام النبی برذاریات البرزخی، صفحہ نمبر ۵، مطبوعہ علی ۱۳۱۱ھ)

امام ابی محمد عبد اللہ ابن اسعد یحییٰ یافعی (المتوفی ۶۸۷ھ) فرماتے ہیں:

قراء سے علم ظاہر کے خلاف جو افعال صادر ہوئے ہیں ان کے واسطے صحیح محل میں

ایک یہ ہے کہ کہا جائے کہ اس حکایت کی نسبت ہی ان کی طرف غلط ہے یہاں تک کہ اس

نسبت کی صحت یقینی طور پر معلوم ہو جائے۔ دوسرا یہ ہے کہ ثبوت صحت کے بعد اس فعل کی ایسی

تاویل کی جائے جو ظاہر شرع کے مطابق ہو جائے اگر علم ظاہری کے مطابق کوئی تاویل نہ ملے تو

کہا جائے ممکن ہے۔ اس کی کوئی باطنی تاویل ہوگی۔ جن کو علمائے باطن جانتے ہیں جو عارفین

ہیں اور اس مقام پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ یاد کیا جائے۔ تیسرا

محل یہ ہے کہ وہ فعل ان سے سکرا اور بیہوشی میں صادر ہوا ہے اور جو شخص جائز طریق سے بیہوش ہوا

ہو وہ اس حالت میں بیہوشی میں غیر مکلف ہے۔ ہاوجودان تمام تاویلات کے، انکے ساتھ سوء ظن

رکھنا بے توفیقی ہے حق تعالیٰ خسران سے اور بری قضا سے اور بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین

(اروڑ ترجمہ دوس، الریاض الجنی صفحہ نمبر ۵۳۲ مطبوعہ کراچی ۱۳۸۷ھ)

علامہ یوسف بن اسماعیل مہبانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۰ھ) فرماتے ہیں:

اسے بخوبی ذہن نشین رکھو اور اولیاء اللہ میں سے کسی ایک کے متعلق بھی ان کی ان

بعض عبارتوں کے، جو بظاہر شریعت کے مخالف ہیں، بارہ میں سوء ظن مت رکھو۔ اس لئے کہ

ان حضرات نے ایسی عبارتوں میں اسرار و رموز کو پوشیدہ رکھا ہوتا ہے۔ اور ان سے ان کا

مطلب وہ باریک معانی ہوتے ہیں۔ جن تک ہم جیسوں کے ذہن نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ عزوجل

ان سے راضی رہے اور انہیں ہم سے راضی رکھے اور ہمیں ان کی برکتوں سے دنیا و آخرت میں

ملک دے۔ (جواہر النجاشی فضائل النبی البخاری، اردو) جلد دوم صفحہ نمبر ۳۲۸ مطبوعہ لاہور

امام عبد الوہاب شاعرانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

اور کبھی ان (صوفیاء کرام) پر رد و قدح کا سبب یہ ہوگا کہ منکر و معترض اس قوم کے

اعمال سے جاہل و بے خبر ہوگا اور وہ ان کے احوال و نظام کے مطابق ذوق نہیں رکھتا ہوگا

اور سیدی عربین القارض کے قصیدہ تائید و غیرہ میں معترض کو اسی صورت حال کا سامنا ہوتا

ہے۔ الغرض عقلمند وہی ہے جو اعتراض و انکار کے قریب نہ پھٹکے اور جو کچھ اس کی سمجھ میں نہ آئے

اس کو ان امور میں سے خیال کرے جو اس کے عقل و فہم کی رسائی سے ماوراء ہیں۔ نہ کہ ان کو

غلاف عقل قرار دے دے۔ (شواہد الحق فی الاستقاضہ بسید الخلق صفحہ نمبر ۵۸۲، طبع لاہور)

از علامہ یوسف بن اسماعیل مہبانی رحمۃ اللہ علیہ

علمائے دیوبند کی سات اہم شہادتیں

مکمل شہادت از مولوی اشرف علی تھانوی

مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ مشائخ کے کلام میں جو

کلمہ دلیل صحیح کے ساتھ تعارض ہوتا ہے اس کی توجہ میں بڑی مشکل پڑتی ہے۔ آج کل ایک

رسالہ شروع کر رکھا ہے وہ رسالہ مشائخ چشتیہ کی نصرت (مدد) میں لکھ رہا ہوں۔ یہ حضرات

اہل بدنام ہیں کہ ان کے افعال سنت کے خلاف ہیں۔ نام بھی اس رسالہ کا میں نے تجویز

کر لیا ہے۔

”السنۃ الجلیہ فی الجیشیہ العلویہ“

یہ محض شاعری نہیں بلکہ حقیقت بھی ہے اس لئے کہ چشتیہ کے یہاں سنت کا بہت

ادارہ اہتمام ہے۔ اور اصل مذہب ان حضرات کا سنت ہی ہے۔ مگر بعض جگہ غلبہ کی وجہ سے

مطلوبہ وہ باریک معانی ہوتے ہیں۔ جن تک ہم جیسوں کے ذہن نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ عزوجل

ہی ہے مگر عذر میں کیا الزام ہے معتز نہیں انکو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

(اقاضات یومیہ جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۲۱ مطبوعہ ملتان)

• اور مشائخ سے جو اقوال و ارشادات (غلبہ حال میں) ظاہر ہوتے ہیں ان کا تعلق انہی کے مرتبہ کے ساتھ ہے۔ (دوسروں کے فہم سے بالا ہیں) اور بعض اہل ظاہر ان کو شطیحات کہتے ہیں اس لئے کہ ظاہر شریعت کے خلاف ہیں۔ چنانچہ یہ قول "لیس فی الدارين غیر اللہ" اور "انا الحق" اور "مصحانی" (انکے متعلق تحقیق یہ ہے) کہ ان کا انکار اور رد جائز نہیں کیونکہ اہل حق اور اہلسنت و جماعت کے اقوال ہیں اور قبول کرنا بھی لازم نہیں اس لئے کہ وہ معصوم نہیں ہیں ممکن ہے کہ انکو لغزش ہوگئی ہو۔ (معارف اشرفیہ صفحہ نمبر ۳۹ جلد ۲۵ طبع ادارہ

تالیفات اشرفیہ ملتان، از اشرف علی تھانوی)

• اگر کسی بزرگ کا کوئی قول و فعل خلاف سنت منقول ہو یا تو شکر اور غلبہ حال میں وہ امر صادر ہو یا وہ حکایات غلط منقول ہیں یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی خفی و دقیق قبیح خطا اجتہادی ہوگئی جس میں وہ شرعاً معذور ہیں اور خدا تعالیٰ سے ان کو یعد نہیں ہوا۔

(تعلیم الدین، صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ ملتان، از مولوی اشرف علی تھانوی)

• سو جس طرح مجنون و معذور شرعاً معذور ہے۔ اسی طرح صاحب منکر و مغلوب الحال بھی اپنے اقوال و شطیحات اور اپنے افعال ترک واجب یا ارتکاب محرم میں معذور ہے۔

(التلخیص من مہمات التصوف، صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ کراچی، از مولوی اشرف علی تھانوی)

• اگر مستی کے غلبہ میں طاعت و صلاح میں ان سے کوئی کوتاہی ہو جاوے تو ان سے وارگیر و ملامت مناسب نہیں۔ (التلخیص صفحہ نمبر ۱۱ مطبوعہ کراچی)

دوسری شہادت از مولوی رشید احمد گنگوہی (المتوفی ۱۳۲۳ھ)

بزرگوں کی حکایات اکثر جہلانے غلط بنادی ہیں اور اگر کوئی واقعہ ایسا ہو کہ مفہوم نہ ہووے تو شطیحات کہلاتے ہیں جس کے معنی فہم میں کسی کے نہیں آتے اس کو نہ قبول کرے نہ رد کرے سکوت کرے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۲۱ مطبوعہ کراچی)

تیسری شہادت از مولوی محمد حسین نیلوی صدر مدرس مدرسہ ضیاء العلوم سرگودھا

بعض غیر معتبر لوگ شطیحات کی نسبت ان کی طرف صحیح مانتے ہیں پر وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ یہ شکر کی حالت میں ان سے صادر ہوئی ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ خلاف شرع ان سے ثابت نہیں۔ (دعوت الہود صفحہ نمبر ۸۸ صدقہ مولوی محمد حسین نیلوی)

چوتھی شہادت از مولوی عبید اللہ سندھی (المتوفی ۱۹۳۳ء)

اپنے ہی مجھ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے حق میں انہوں نے سوال کیا۔ جس کا میں نے جواب دیا کہ ہمارے امام (امام ولی اللہ) ان کے علوم کی تصدیق کرتے ہیں اور ان کے فعل و امامت کے معترف ہیں اور ان کے شطیحات سے اعراض فرمایا ہے جو ان سے صادر ہوئے ہیں تو میں بھی اسی طریق سے ان کا معتقد ہوں۔ (الہام الرحمن فی تفسیر القرآن، جلد نمبر ۱۲۵ مطبوعہ ملتان، از مولوی عبید اللہ سندھی)

پانچویں شہادت از مولوی ظفر احمد عثمانی (المتوفی ۱۳۹۲ھ)

بعض عارفین سے جو بعض شطیحات و دعاوی منقول ہیں وہ یا تو کسی خاص حالت میں ان سے صادر ہوئی ہیں یا کبھی فوت الہی کے اظہار کیلئے انہوں نے ایسا کیا ہے جس کا امر آیت و اما بنعمۃ ربک فحدث میں آیا ہے۔ (الدر المنثور و ترجمہ البحر المورود صفحہ نمبر ۸ طبع تھانوی، از ظفر احمد عثمانی)

چھٹی شہادت از مولوی محمد نذیر عرشی دھنولوی

جو بزرگان دین اس (مسئلہ وحدۃ الوجود) کے معتقد ہیں ان کے حق میں کلمات اساطیر السلف کے نزدیک ابن حبیہ کو اس کے گمراہ کن عقائد کی بنا پر شیخ الاسلام کہنا درست نہیں تفصیل کیلئے دیکھئے "سیرت رسول عربی" صفحہ نمبر ۸۰ مطبوعہ لاہور، از ابو فیروز بخش قلی علیہ الرحمۃ۔ ملک شام کے مشہور خفی عالم علامہ محمد زام زامی (م ۱۳۱۷ھ) ابن تیمیہ کے عقائد و نظریات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "تبعہ ان کما کان ہوا بزال بدیع الاسلام، نقل الاسلام الاسلام" (الافتاح علی احکام مطلق صفحہ نمبر ۸ مطبوعہ کراچی) ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ "شرح قطب" میں ارشاد فرماتے ہیں ابن تیمیہ نے باگاہ نبوت میں اجتہاد کی تفریط سے کام لیا اور شان نبوت کی تائید اور تائید کا ارتکاب کیا حتیٰ کہ نثر زیارت کو حرام قرار دے دیا (عوام الحق صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ لاہور، از علامہ علی علیہ الرحمۃ)

تاریخاً کہنے سے پرہیز لازم ہے۔ اور عوام الناس کو واجب ہے کہ اس مسئلہ میں اثباتاً و نفیاً کوئی بات منہ سے نہ نکالیں اور اس بارہ میں بحث نہ کریں کہ فساد عقیدہ کا اندیشہ ہے۔

(مدارج اہل علم شرح مشکوٰۃ، صفحہ نمبر ۴۸، دفتر اول حصہ اول، مطبوعہ لاہور، از مولوی محمد نذیر عیسیٰ دیوبندی)

ساتویں شہادت از مفتی محمد شفیع کراچی (التوفی ۱۳۹۶ھ)

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ بعض بزرگوں کے حالات یا مقامات میں اگر آپ کو کوئی ایسی چیز نظر پڑے جو خلاف شرع ہو تو اس کے متعلق ان کی طرف سے تو اتنا خیال کر لینا کافی ہے کہ ممکن ہے کہ ان کو کوئی عذر ہو یا ممکن ہے کہ واقعہ کے محل میں غلطی ہو گئی ہو۔ اس لئے بدگمانی سے اپنے آپ کو بچائیے مگر اس کا اتباع اپنے عمل میں ہرگز نہ کرے۔ اتباع اسی چیز کا چاہیے جو جمہور امت کے نزدیک شریعت کا حکم ہے۔

(تقریب مفتی محمد شفیع اردو ترجمہ رضی اللہ عنہ از امام ابی محمد عبداللہ بن

اسعد بنی یافعی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۶۸۷ھ) صفحہ نمبر ۶ مطبوعہ کراچی ۱۳۸۷ھ)

مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائلین مشہور اولیاء کرام کے اسماء گرامی

- ۱۔ حضرت شیخ اکبر محمد بن ابی عربی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۲۔ حضرت شیخ صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۳۔ حضرت شیخ عبدالکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۴۔ حضرت شیخ عبدالرزاق جھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۵۔ حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۶۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۷۔ حضرت شیخ شمس الدین ترمیزی رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۸۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۹۔ حضرت شیخ سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ۔
- ۱۰۔ حضرت شیخ سید جعفر کی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۱۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۲۔ حضرت ملا نور الدین جامی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۳۔ حضرت ملا عبدالغفور لاری رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۴۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۵۔ حضرت شیخ عبدالرزاق کاشی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۶۔ حضرت شیخ شمس الدین فغازی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۷۔ حضرت شیخ قیصری رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۸۔ حضرت شیخ سعید الدین فرغانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۹۔ حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۰۔ حضرت شیخ ابراہیم کردی مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۱۔ حضرت شیخ حسام الدین علی متقی مکی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۲۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۳۔ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۴۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بزرگ (خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ

اللہ علیہ) اور خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بھی اسی طرح (مسئلہ وحدۃ الوجود پر)

الٹا رد پایا جاتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزی صفحہ نمبر ۱۳۰، ۱۳۱ مطبوعہ کراچی، از حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

مصنف ”نوائے فریدیہ“ حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

علمائے دیوبند کی نظر میں

• حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ (م ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء)

پنجاب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے بانی القدر مشائخ میں سے تھے فرمانروایان

اسات بہادری کے ہر دم شد تھے۔ ان کے ملفوظات کا ایک مجموعہ ”مقائیس المجالس“ کے نام

سے ہے۔ (ماہنامہ "ارشید" لاہور دارالعلوم دیوبند نمبر ۷۶)

کوثر نیازی

"حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ اس علاقہ کے روحانی حکمران تھے۔ آپ کے علمی مقام، فکری سرچے اور شاعرانہ عظمت پر غور فرمائیے، مجھے تو خواجہ صاحب سراپگی زبان کے روی نظر آتے ہیں۔ ان کا کلام زندگی اور علو و اتکاف کا پیغام ہے اور عمل کی دعوت ہے۔"

(شرح دیوان فرید، صفحہ نمبر ۱۴۱ مطبوعہ ملتان، از مولانا نور احمد خاں)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

گلخن عشق چشتیاں بہ طہید شعلہ از خواجہ غلام فرید
ہر کہ از عشق جرمہ زچشید اوچہ داند کہ پوست خواجہ فرید
مرغ قلم ز آشیای بہ پرید نالہائے فرید چوں بشنید
رہبر عاشقان پاک سرشت شاہد عاشقان بزم وحید
دیگران نجیب کار و خواجہ ما جلمہ عشق پارہ پارہ ورید
سرمہ چشم شد بخاری را خاکپائے غلام خواجہ فرید
حسرتے از دل ندیم نہ رفت کہ نصیبش نہ شد نگاہ فرید

(۱)۔ (سوانح الالہام صفحہ نمبر ۱۰۶، ۱۰۷ مطبوعہ ملتان، از سید عطاء اللہ شاہ بخاری)
(۲)۔ (شرح دیوان فرید، صفحہ نمبر ۱۳۶ مطبوعہ ملتان، از مولانا نور احمد خاں)

• مکتبہ معاویہ، دار معاویہ، ۲۳۴ کوٹ تعلق شاہ، ملتان شہر (جس کا تعلق دیوبندی مکتبہ فکر سے ہے) نے اپنے سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۷ (جنوری ۱۹۸۳ء) کے سرورق پر خواجہ صاحب کا نام نامی اس طرح تحریر فرمایا ہے:

"حضرت خواجہ غلام فرید چاچہ وی رحمۃ اللہ علیہ"

• سید ابو ذر بخاری بن سید عطاء اللہ شاہ بخاری لکھتے ہیں:

• حضرت خواجہ غلام فرید صاحب فاروقی چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔ مدفون چاچہ اس شریف

(بہاولپور ٹیٹ)۔ (حاشیہ سوانح الالہام صفحہ نمبر ۱۰۱ مطبوعہ ۱۳۷۷ھ)

• مولوی لال حسین اختر (سابق ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان) لکھتا ہے:

۱۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب

عارف ربانی رحمۃ اللہ علیہ

(سلسلہ اشاعت برائے مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور ۱۹ رزیقہ ۱۳۸۶ھ یکم مارچ ۱۹۶۷ء)

۲۔ حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب

خواجہ غلام فرید صاحب قدس سرہ

(سلسلہ اشاعت نمبر ۲، صفحہ نمبر ۸، مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور ۱۹ رزیقہ ۱۳۸۶ھ یکم مارچ ۱۹۶۷ء)

دامن کوثر راد کچھ

• حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ صفت ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت حق کو آپ کی شکل و بیعت میں دیکھا ہے۔ (امداد المہتاق، صفحہ نمبر ۱۳۶ مطبوعہ لاہور مصلحہ مولوی اشرف علی تھانوی)

• حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب نے مولوی احمد حسن کے جواب میں فرمایا کہ شیخ مین رسول ہے بلکہ عین حق ہے نہیں بلکہ صورت حق ہے۔

فیوض الرحمن، ملفوظات مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ نمبر ۱۹

مطبوعہ پشاور ۱۹۳۷ء صدقہ مفتی محمد شفیع دیوبندی کراچی

• جنہوں نے حضرت شیخ (حاجی امداد اللہ) کو دیکھا گویا انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ (تھنص الاکا، صفحہ نمبر ۹ مطبوعہ لاہور، از مولوی اشرف علی تھانوی)

• منی میں ایک فقیر حجاج کا منہ نکلتا پھر تا کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کیا دیکھتے ہو؟ جواب دیا خدا کو دیکھتا ہوں۔ (امداد المہتاق، صفحہ نمبر ۱۳۳ مطبوعہ لاہور، مصلحہ مولوی اشرف علی تھانوی)

قسم بقللہ روئے تو یارسول اللہ

رواست سجدہ بسوئے تو یارسول اللہ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے روئے مبارک کے قبلہ کی قسم ہے کہ سجدہ

کرنا آپ کی طرف جائز ہے۔ (السنۃ الجلیہ فی الہدیۃ ص ۱۰۰ مطبوعہ کراچی از مولوی اشرف علی قاناوی)
 • خواجہ بایزید قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ لو انی اعظم من لوازم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی میرا جہنڈا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہنڈا سے بلند ہوگا)۔

(السنۃ الجلیہ فی الہدیۃ ص ۱۰۰ مطبوعہ کراچی از مولوی اشرف علی قاناوی)

• اَلَاؤِ لِبَآءٍ عَرَّائِسُ اللّٰهِ وَلَا يَزِيّ التَّعَرَّائِسُ اِلَّا الْمَخَارِمُ۔

یعنی اولیاء کرام اللہ کی دولتیں ہوتی ہیں اور دولتوں کو صرف محرم لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں۔ (مفتاح العلوم شرح مشکوٰۃ ص ۶۹۶ مطبوعہ لاہور از مولوی محمد نذیر عریضی دیوبندی)

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے تگنہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ تگنوی، صفحہ نمبر ۹۰ مطبوعہ دیوبند، از مولوی محمود الحسن دیوبندی)

• دورانِ درس حضرت امام صاحب (مولوی عبدالباقی غزنوی غیر مقلد) نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب صفہ میں سے کسی صحابی کو دیکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ گھڑیالہ میں شاہ محمد شریف صاحب (امیر جماعت الحمدیث) کو جا دیکھے۔

(رسالہ اذہمی و مونیچہ صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ ملتان)

مصنف سید محمد شریف گھڑیالی سابق امیر جماعت الحمدیث (مخاطب)

• حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر مقدس سے خود بصورت حضرت میانجو صاحب قدس سرہ نکلے اور عمامہ لپٹا ہوا اور تراپنے دست مبارک میں لئے ہوئے تھے میرے سر پر رکھ دیا اور کچھ نہ فرمایا اور واپس تشریف لے گئے (امداد اللہ صاحب صفحہ نمبر ۱۰۰ مطبوعہ لاہور از مولوی اشرف علی قاناوی)

• مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہیے کہ شیخ (پیر و مرشد) کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید تو گوشِ کعبہ کے جسم سے دور ہے لیکن اسکی روحانیت سے دور نہیں۔ (امداد اللہ صاحب صفحہ نمبر ۶۸، مطبوعہ لاہور از مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

• حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سبحانی ما اعظم شانی۔ (کلیات امدادیہ، صفحہ نمبر ۲۲۱ مطبوعہ کراچی از حاجی امداد اللہ صاحب کراچی)

• حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”میں نے اپنے رب کو فردوس کے باغچے میں دیکھا تو جوان کی صورت میں۔“

(الہدایۃ الساری فی فیض الیاری، صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ لاہور از مولوی بدر عالم میرٹھی دیوبندی)

• حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”رأیت ربی علی صورة امرء جعد قطط۔“

”دیکھا میں نے اپنے رب کو امر د بہت گھونگر بالوں والے کی شکل پر۔“

(السنۃ الجلیہ صفحہ نمبر ۳۶ مطبوعہ ملتان از مولوی اشرف علی قاناوی)

• لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ۔ (السنۃ الجلیہ صفحہ نمبر ۱۱ مطبوعہ ملتان از مولوی اشرف علی قاناوی)

• حاجی امداد اللہ صاحب اپنے پیر و مرشد کی قبر کے متعلق فرماتے ہیں:

جس کو ہووے شوق دیدار خدا

ان کے مرقد کی کرے زیارت وہ جا

.....

دیکھتے ہی اس کے مجھ کو ہے یقین

اس کو ہو دیدار رب العالمین

(کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۱۵۸ مطبوعہ کراچی)

• جب ان حضرات (اولیاء کرام) کی تحقیق یہ ہے کہ جب کبھی روایت حق ہوگی، شیخ ہی

کی صورت میں ہوگی تو ظاہر ہے کہ جب غیر صورت میں ہوگی تو وہ روایت حق نہ ہوگی۔ پھر اس سے

اعراضِ نقل و اعتراض و اشکال کیا ہو سکتا ہے۔ (بہار النوار صفحہ نمبر ۵۹۵ مطبوعہ لاہور از مولوی اشرف علی قاناوی)

• مولوی عبدالرزاق طبع آبادی، مولوی حسین احمد مدنی کے متعلق لکھتا ہے:

”تو پھر خدا را بتاؤ جن آنکھوں نے گزی گاڑھے میں ملفوف اس بندے کو دیکھا ہے

وہ کیوں نہ کہیں ہم نے خود اللہ بزرگ برتر کا جلوہ اپنی اسی سر زمین پر دیکھا ہے؟“

(روزنامہ النبیہ، دہلی شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر ۱۱۳ شریعتیہ نیہ (کوچرا نوالہ، پاکستان)

مصنف رضا خانی مذہب اور مصنف گمراہ کن عقائد کیلئے

لمحہ فکریہ

”یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم“۔

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: ”اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔“ (البیان)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت میں ظن سے مراد تہمت ہے۔

قال علماءنا فالظن هنا وفي الآية هو التهمة۔

(البیان مع الاحکام القرآن، صفحہ نمبر ۳۳۱ جلد ۶ مطبوعہ بیروت، الامام ابن احمد الانصاری القرطبی (م ۶۷۷ھ)

علماء فرماتے ہیں:

مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے۔ اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر قاسد معنی مراد لینا یا وجود اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ (خزان العرفان صفحہ نمبر ۸۳ مطبوعہ لاہور)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ حق تعالیٰ نے مسلمانوں کا خون، مسلمانوں کا مال اور مسلمانوں کے حق میں بدگمانی

کرتا تینوں چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (کیا ہے سعادت، صفحہ نمبر ۳۸۸ مطبوعہ لاہور، از امام محمد غزالی)

• حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا اختیار کرنا اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا ایمان کی دو شاخیں ہیں۔ اور قریش گوئی اور بیہودہ باتیں منافقت کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی شریف)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم گمان کرنے سے بچو کیونکہ گمان کرنا سب سے جھوٹی بات ہے۔ (بخاری شریف رقم الحدیث ۶۰۶۵، ۶۰۶۶، ۶۰۶۷، ۶۰۶۸، ۶۰۶۹، ۶۰۷۰، ۶۰۷۱، ۶۰۷۲، ۶۰۷۳، ۶۰۷۴، ۶۰۷۵، ۶۰۷۶، ۶۰۷۷، ۶۰۷۸، ۶۰۷۹، ۶۰۸۰، ۶۰۸۱، ۶۰۸۲، ۶۰۸۳، ۶۰۸۴، ۶۰۸۵، ۶۰۸۶، ۶۰۸۷، ۶۰۸۸، ۶۰۸۹، ۶۰۹۰، ۶۰۹۱، ۶۰۹۲، ۶۰۹۳، ۶۰۹۴، ۶۰۹۵، ۶۰۹۶، ۶۰۹۷، ۶۰۹۸، ۶۰۹۹، ۶۱۰۰، ۶۱۰۱، ۶۱۰۲، ۶۱۰۳، ۶۱۰۴، ۶۱۰۵، ۶۱۰۶، ۶۱۰۷، ۶۱۰۸، ۶۱۰۹، ۶۱۱۰، ۶۱۱۱، ۶۱۱۲، ۶۱۱۳، ۶۱۱۴، ۶۱۱۵، ۶۱۱۶، ۶۱۱۷، ۶۱۱۸، ۶۱۱۹، ۶۱۲۰، ۶۱۲۱، ۶۱۲۲، ۶۱۲۳، ۶۱۲۴، ۶۱۲۵، ۶۱۲۶، ۶۱۲۷، ۶۱۲۸، ۶۱۲۹، ۶۱۳۰، ۶۱۳۱، ۶۱۳۲، ۶۱۳۳، ۶۱۳۴، ۶۱۳۵، ۶۱۳۶، ۶۱۳۷، ۶۱۳۸، ۶۱۳۹، ۶۱۴۰، ۶۱۴۱، ۶۱۴۲، ۶۱۴۳، ۶۱۴۴، ۶۱۴۵، ۶۱۴۶، ۶۱۴۷، ۶۱۴۸، ۶۱۴۹، ۶۱۵۰، ۶۱۵۱، ۶۱۵۲، ۶۱۵۳، ۶۱۵۴، ۶۱۵۵، ۶۱۵۶، ۶۱۵۷، ۶۱۵۸، ۶۱۵۹، ۶۱۶۰، ۶۱۶۱، ۶۱۶۲، ۶۱۶۳، ۶۱۶۴، ۶۱۶۵، ۶۱۶۶، ۶۱۶۷، ۶۱۶۸، ۶۱۶۹، ۶۱۷۰، ۶۱۷۱، ۶۱۷۲، ۶۱۷۳، ۶۱۷۴، ۶۱۷۵، ۶۱۷۶، ۶۱۷۷، ۶۱۷۸، ۶۱۷۹، ۶۱۸۰، ۶۱۸۱، ۶۱۸۲، ۶۱۸۳، ۶۱۸۴، ۶۱۸۵، ۶۱۸۶، ۶۱۸۷، ۶۱۸۸، ۶۱۸۹، ۶۱۹۰، ۶۱۹۱، ۶۱۹۲، ۶۱۹۳، ۶۱۹۴، ۶۱۹۵، ۶۱۹۶، ۶۱۹۷، ۶۱۹۸، ۶۱۹۹، ۶۲۰۰، ۶۲۰۱، ۶۲۰۲، ۶۲۰۳، ۶۲۰۴، ۶۲۰۵، ۶۲۰۶، ۶۲۰۷، ۶۲۰۸، ۶۲۰۹، ۶۲۱۰، ۶۲۱۱، ۶۲۱۲، ۶۲۱۳، ۶۲۱۴، ۶۲۱۵، ۶۲۱۶، ۶۲۱۷، ۶۲۱۸، ۶۲۱۹، ۶۲۲۰، ۶۲۲۱، ۶۲۲۲، ۶۲۲۳، ۶۲۲۴، ۶۲۲۵، ۶۲۲۶، ۶۲۲۷، ۶۲۲۸، ۶۲۲۹، ۶۲۳۰، ۶۲۳۱، ۶۲۳۲، ۶۲۳۳، ۶۲۳۴، ۶۲۳۵، ۶۲۳۶، ۶۲۳۷، ۶۲۳۸، ۶۲۳۹، ۶۲۴۰، ۶۲۴۱، ۶۲۴۲، ۶۲۴۳، ۶۲۴۴، ۶۲۴۵، ۶۲۴۶، ۶۲۴۷، ۶۲۴۸، ۶۲۴۹، ۶۲۵۰، ۶۲۵۱، ۶۲۵۲، ۶۲۵۳، ۶۲۵۴، ۶۲۵۵، ۶۲۵۶، ۶۲۵۷، ۶۲۵۸، ۶۲۵۹، ۶۲۶۰، ۶۲۶۱، ۶۲۶۲، ۶۲۶۳، ۶۲۶۴، ۶۲۶۵، ۶۲۶۶، ۶۲۶۷، ۶۲۶۸، ۶۲۶۹، ۶۲۷۰، ۶۲۷۱، ۶۲۷۲، ۶۲۷۳، ۶۲۷۴، ۶۲۷۵، ۶۲۷۶، ۶۲۷۷، ۶۲۷۸، ۶۲۷۹، ۶۲۸۰، ۶۲۸۱، ۶۲۸۲، ۶۲۸۳، ۶۲۸۴، ۶۲۸۵، ۶۲۸۶، ۶۲۸۷، ۶۲۸۸، ۶۲۸۹، ۶۲۹۰، ۶۲۹۱، ۶۲۹۲، ۶۲۹۳، ۶۲۹۴، ۶۲۹۵، ۶۲۹۶، ۶۲۹۷، ۶۲۹۸، ۶۲۹۹، ۶۳۰۰، ۶۳۰۱، ۶۳۰۲، ۶۳۰۳، ۶۳۰۴، ۶۳۰۵، ۶۳۰۶، ۶۳۰۷، ۶۳۰۸، ۶۳۰۹، ۶۳۱۰، ۶۳۱۱، ۶۳۱۲، ۶۳۱۳، ۶۳۱۴، ۶۳۱۵، ۶۳۱۶، ۶۳۱۷، ۶۳۱۸، ۶۳۱۹، ۶۳۲۰، ۶۳۲۱، ۶۳۲۲، ۶۳۲۳، ۶۳۲۴، ۶۳۲۵، ۶۳۲۶، ۶۳۲۷، ۶۳۲۸، ۶۳۲۹، ۶۳۳۰، ۶۳۳۱، ۶۳۳۲، ۶۳۳۳، ۶۳۳۴، ۶۳۳۵، ۶۳۳۶، ۶۳۳۷، ۶۳۳۸، ۶۳۳۹، ۶۳۴۰، ۶۳۴۱، ۶۳۴۲، ۶۳۴۳، ۶۳۴۴، ۶۳۴۵، ۶۳۴۶، ۶۳۴۷، ۶۳۴۸، ۶۳۴۹، ۶۳۵۰، ۶۳۵۱، ۶۳۵۲، ۶۳۵۳، ۶۳۵۴، ۶۳۵۵، ۶۳۵۶، ۶۳۵۷، ۶۳۵۸، ۶۳۵۹، ۶۳۶۰، ۶۳۶۱، ۶۳۶۲، ۶۳۶۳، ۶۳۶۴، ۶۳۶۵، ۶۳۶۶، ۶۳۶۷، ۶۳۶۸، ۶۳۶۹، ۶۳۷۰، ۶۳۷۱، ۶۳۷۲، ۶۳۷۳، ۶۳۷۴، ۶۳۷۵، ۶۳۷۶، ۶۳۷۷، ۶۳۷۸، ۶۳۷۹، ۶۳۸۰، ۶۳۸۱، ۶۳۸۲، ۶۳۸۳، ۶۳۸۴، ۶۳۸۵، ۶۳۸۶، ۶۳۸۷، ۶۳۸۸، ۶۳۸۹، ۶۳۹۰، ۶۳۹۱، ۶۳۹۲، ۶۳۹۳، ۶۳۹۴، ۶۳۹۵، ۶۳۹۶، ۶۳۹۷، ۶۳۹۸، ۶۳۹۹، ۶۴۰۰، ۶۴۰۱، ۶۴۰۲، ۶۴۰۳، ۶۴۰۴، ۶۴۰۵، ۶۴۰۶، ۶۴۰۷، ۶۴۰۸، ۶۴۰۹، ۶۴۱۰، ۶۴۱۱، ۶۴۱۲، ۶۴۱۳، ۶۴۱۴، ۶۴۱۵، ۶۴۱۶، ۶۴۱۷، ۶۴۱۸، ۶۴۱۹، ۶۴۲۰، ۶۴۲۱، ۶۴۲۲، ۶۴۲۳، ۶۴۲۴، ۶۴۲۵، ۶۴۲۶، ۶۴۲۷، ۶۴۲۸، ۶۴۲۹، ۶۴۳۰، ۶۴۳۱، ۶۴۳۲، ۶۴۳۳، ۶۴۳۴، ۶۴۳۵، ۶۴۳۶، ۶۴۳۷، ۶۴۳۸، ۶۴۳۹، ۶۴۴۰، ۶۴۴۱، ۶۴۴۲، ۶۴۴۳، ۶۴۴۴، ۶۴۴۵، ۶۴۴۶، ۶۴۴۷، ۶۴۴۸، ۶۴۴۹، ۶۴۵۰، ۶۴۵۱، ۶۴۵۲، ۶۴۵۳، ۶۴۵۴، ۶۴۵۵، ۶۴۵۶، ۶۴۵۷، ۶۴۵۸، ۶۴۵۹، ۶۴۶۰، ۶۴۶۱، ۶۴۶۲، ۶۴۶۳، ۶۴۶۴، ۶۴۶۵، ۶۴۶۶، ۶۴۶۷، ۶۴۶۸، ۶۴۶۹، ۶۴۷۰، ۶۴۷۱، ۶۴۷۲، ۶۴۷۳، ۶۴۷۴، ۶۴۷۵، ۶۴۷۶، ۶۴۷۷، ۶۴۷۸، ۶۴۷۹، ۶۴۸۰، ۶۴۸۱، ۶۴۸۲، ۶۴۸۳، ۶۴۸۴، ۶۴۸۵، ۶۴۸۶، ۶۴۸۷، ۶۴۸۸، ۶۴۸۹، ۶۴۹۰، ۶۴۹۱، ۶۴۹۲، ۶۴۹۳، ۶۴۹۴، ۶۴۹۵، ۶۴۹۶، ۶۴۹۷، ۶۴۹۸، ۶۴۹۹، ۶۵۰۰، ۶۵۰۱، ۶۵۰۲، ۶۵۰۳، ۶۵۰۴، ۶۵۰۵، ۶۵۰۶، ۶۵۰۷، ۶۵۰۸، ۶۵۰۹، ۶۵۱۰، ۶۵۱۱، ۶۵۱۲، ۶۵۱۳، ۶۵۱۴، ۶۵۱۵، ۶۵۱۶، ۶۵۱۷، ۶۵۱۸، ۶۵۱۹، ۶۵۲۰، ۶۵۲۱، ۶۵۲۲، ۶۵۲۳، ۶۵۲۴، ۶۵۲۵، ۶۵۲۶، ۶۵۲۷، ۶۵۲۸، ۶۵۲۹، ۶۵۳۰، ۶۵۳۱، ۶۵۳۲، ۶۵۳۳، ۶۵۳۴، ۶۵۳۵، ۶۵۳۶، ۶۵۳۷، ۶۵۳۸، ۶۵۳۹، ۶۵۴۰، ۶۵۴۱، ۶۵۴۲، ۶۵۴۳، ۶۵۴۴، ۶۵۴۵، ۶۵۴۶، ۶۵۴۷، ۶۵۴۸، ۶۵۴۹، ۶۵۵۰، ۶۵۵۱، ۶۵۵۲، ۶۵۵۳، ۶۵۵۴، ۶۵۵۵، ۶۵۵۶، ۶۵۵۷، ۶۵۵۸، ۶۵۵۹، ۶۵۶۰، ۶۵۶۱، ۶۵۶۲، ۶۵۶۳، ۶۵۶۴، ۶۵۶۵، ۶۵۶۶، ۶۵۶۷، ۶۵۶۸، ۶۵۶۹، ۶۵۷۰، ۶۵۷۱، ۶۵۷۲، ۶۵۷۳، ۶۵۷۴، ۶۵۷۵، ۶۵۷۶، ۶۵۷۷، ۶۵۷۸، ۶۵۷۹، ۶۵۸۰، ۶۵۸۱، ۶۵۸۲، ۶۵۸۳، ۶۵۸۴، ۶۵۸۵، ۶۵۸۶، ۶۵۸۷، ۶۵۸۸، ۶۵۸۹، ۶۵۹۰، ۶۵۹۱، ۶۵۹۲، ۶۵۹۳، ۶۵۹۴، ۶۵۹۵، ۶۵۹۶، ۶۵۹۷، ۶۵۹۸، ۶۵۹۹، ۶۶۰۰، ۶۶۰۱، ۶۶۰۲، ۶۶۰۳، ۶۶۰۴، ۶۶۰۵، ۶۶۰۶، ۶۶۰۷، ۶۶۰۸، ۶۶۰۹، ۶۶۱۰، ۶۶۱۱، ۶۶۱۲، ۶۶۱۳، ۶۶۱۴، ۶۶۱۵، ۶۶۱۶، ۶۶۱۷، ۶۶۱۸، ۶۶۱۹، ۶۶۲۰، ۶۶۲۱، ۶۶۲۲، ۶۶۲۳، ۶۶۲۴، ۶۶۲۵، ۶۶۲۶، ۶۶۲۷، ۶۶۲۸، ۶۶۲۹، ۶۶۳۰، ۶۶۳۱، ۶۶۳۲، ۶۶۳۳، ۶۶۳۴، ۶۶۳۵، ۶۶۳۶، ۶۶۳۷، ۶۶۳۸، ۶۶۳۹، ۶۶۴۰، ۶۶۴۱، ۶۶۴۲، ۶۶۴۳، ۶۶۴۴، ۶۶۴۵، ۶۶۴۶، ۶۶۴۷، ۶۶۴۸، ۶۶۴۹، ۶۶۵۰، ۶۶۵۱، ۶۶۵۲، ۶۶۵۳، ۶۶۵۴، ۶۶۵۵، ۶۶۵۶، ۶۶۵۷، ۶۶۵۸، ۶۶۵۹، ۶۶۶۰، ۶۶۶۱، ۶۶۶۲، ۶۶۶۳، ۶۶۶۴، ۶۶۶۵، ۶۶۶۶، ۶۶۶۷، ۶۶۶۸، ۶۶۶۹، ۶۶۷۰، ۶۶۷۱، ۶۶۷۲، ۶۶۷۳، ۶۶۷۴، ۶۶۷۵، ۶۶۷۶، ۶۶۷۷، ۶۶۷۸، ۶۶۷۹، ۶۶۸۰، ۶۶۸۱، ۶۶۸۲، ۶۶۸۳، ۶۶۸۴، ۶۶۸۵، ۶۶۸۶، ۶۶۸۷، ۶۶۸۸، ۶۶۸۹، ۶۶۹۰، ۶۶۹۱، ۶۶۹۲، ۶۶۹۳، ۶۶۹۴، ۶۶۹۵، ۶۶۹۶، ۶۶۹۷، ۶۶۹۸، ۶۶۹۹، ۶۷۰۰، ۶۷۰۱، ۶۷۰۲، ۶۷۰۳، ۶۷۰۴، ۶۷۰۵، ۶۷۰۶، ۶۷۰۷، ۶۷۰۸، ۶۷۰۹، ۶۷۱۰، ۶۷۱۱، ۶۷۱۲، ۶۷۱۳، ۶۷۱۴، ۶۷۱۵، ۶۷۱۶، ۶۷۱۷، ۶۷۱۸، ۶۷۱۹، ۶۷۲۰، ۶۷۲۱، ۶۷۲۲، ۶۷۲۳، ۶۷۲۴، ۶۷۲۵، ۶۷۲۶، ۶۷۲۷، ۶۷۲۸، ۶۷۲۹، ۶۷۳۰، ۶۷۳۱، ۶۷۳۲، ۶۷۳۳، ۶۷۳۴، ۶۷۳۵، ۶۷۳۶، ۶۷۳۷، ۶۷۳۸، ۶۷۳۹، ۶۷۴۰، ۶۷۴۱، ۶۷۴۲، ۶۷۴۳، ۶۷۴۴، ۶۷۴۵، ۶۷۴۶، ۶۷۴۷، ۶۷۴۸، ۶۷۴۹، ۶۷۵۰، ۶۷۵۱، ۶۷۵۲، ۶۷۵۳، ۶۷۵۴، ۶۷۵۵، ۶۷۵۶، ۶۷۵۷، ۶۷۵۸، ۶۷۵۹، ۶۷۶۰، ۶۷۶۱، ۶۷۶۲، ۶۷۶۳، ۶۷۶۴، ۶۷۶۵، ۶۷۶۶، ۶۷۶۷، ۶۷۶۸، ۶۷۶۹، ۶۷۷۰، ۶۷۷۱، ۶۷۷۲، ۶۷۷۳، ۶۷۷۴، ۶۷۷۵، ۶۷۷۶، ۶۷۷۷، ۶۷۷۸، ۶۷۷۹، ۶۷۸۰، ۶۷۸۱، ۶۷۸۲، ۶۷۸۳، ۶۷۸۴، ۶۷۸۵، ۶۷۸۶، ۶۷۸۷، ۶۷۸۸، ۶۷۸۹، ۶۷۹۰، ۶۷۹۱، ۶۷۹۲، ۶۷۹۳، ۶۷۹۴، ۶۷۹۵، ۶۷۹۶، ۶۷۹۷، ۶۷۹۸، ۶۷۹۹، ۶۸۰۰، ۶۸۰۱، ۶۸۰۲، ۶۸۰۳، ۶۸۰۴، ۶۸۰۵، ۶۸۰۶، ۶۸۰۷، ۶۸۰۸، ۶۸۰۹، ۶۸۱۰، ۶۸۱۱، ۶۸۱۲، ۶۸۱۳، ۶۸۱۴، ۶۸۱۵، ۶۸۱۶، ۶۸۱۷، ۶۸۱۸، ۶۸۱۹، ۶۸۲۰، ۶۸۲۱، ۶۸۲۲، ۶۸۲۳، ۶۸۲۴، ۶۸۲۵، ۶۸۲۶، ۶۸۲۷، ۶۸۲۸، ۶۸۲۹، ۶۸۳۰، ۶۸۳۱، ۶۸۳۲، ۶۸۳۳، ۶۸۳۴، ۶۸۳۵، ۶۸۳۶، ۶۸۳۷، ۶۸۳۸، ۶۸۳۹، ۶۸۴۰، ۶۸۴۱، ۶۸۴۲، ۶۸۴۳، ۶۸۴۴، ۶۸۴۵، ۶۸۴۶، ۶۸۴۷، ۶۸۴۸، ۶۸۴۹، ۶۸۵۰، ۶۸۵۱، ۶۸۵۲، ۶۸۵۳، ۶۸۵۴، ۶۸۵۵، ۶۸۵۶، ۶۸۵۷، ۶۸۵۸، ۶۸۵۹، ۶۸۶۰، ۶۸۶۱، ۶۸۶۲، ۶۸۶۳، ۶۸۶۴، ۶۸۶۵، ۶۸۶۶، ۶۸۶۷، ۶۸۶۸، ۶۸۶۹، ۶۸۷۰، ۶۸۷۱، ۶۸۷۲، ۶۸۷۳، ۶۸۷۴، ۶۸۷۵، ۶۸۷۶، ۶۸۷۷، ۶۸۷۸، ۶۸۷۹، ۶۸۸۰، ۶۸۸۱، ۶۸۸۲، ۶۸۸۳، ۶۸۸۴، ۶۸۸۵، ۶۸۸۶، ۶۸۸۷، ۶۸۸۸، ۶۸۸۹، ۶۸۹۰، ۶۸۹۱، ۶۸۹۲، ۶۸۹۳، ۶۸۹۴، ۶۸۹۵، ۶۸۹۶، ۶۸۹۷، ۶۸۹۸، ۶۸۹۹، ۶۹۰۰، ۶۹۰۱، ۶۹۰۲، ۶۹۰۳، ۶۹۰۴، ۶۹۰۵، ۶۹۰۶، ۶۹۰۷، ۶۹۰۸، ۶۹۰۹، ۶۹۱۰، ۶۹۱۱، ۶۹۱۲، ۶۹۱۳، ۶۹۱۴، ۶۹۱۵، ۶۹۱۶، ۶۹۱۷، ۶۹۱۸، ۶۹۱۹، ۶۹۲۰، ۶۹۲۱، ۶۹۲۲، ۶۹۲۳، ۶۹۲۴، ۶۹۲۵، ۶۹۲۶، ۶۹۲۷، ۶۹۲۸، ۶۹۲۹، ۶۹۳۰، ۶۹۳۱، ۶۹۳۲، ۶۹۳۳، ۶۹۳۴، ۶۹۳۵، ۶۹۳۶، ۶۹۳۷، ۶۹۳۸، ۶۹۳۹، ۶۹۴۰، ۶۹۴۱، ۶۹۴۲، ۶۹۴۳، ۶۹۴۴، ۶۹۴۵، ۶۹۴۶، ۶۹۴۷، ۶۹۴۸، ۶۹۴۹، ۶۹۵۰، ۶۹۵۱، ۶۹۵۲، ۶۹۵۳، ۶۹۵۴، ۶۹۵۵، ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۶۹۵۸، ۶۹۵۹، ۶۹۶۰، ۶۹۶۱، ۶۹۶۲، ۶۹۶۳، ۶۹۶۴، ۶۹۶۵، ۶۹۶۶، ۶۹۶۷، ۶۹۶۸، ۶۹۶۹، ۶۹۷۰، ۶۹۷۱، ۶۹۷۲، ۶۹۷۳، ۶۹۷۴، ۶۹۷۵، ۶۹۷۶، ۶۹۷۷، ۶۹۷۸، ۶۹۷۹، ۶۹۸۰، ۶۹۸۱، ۶۹۸۲، ۶۹۸۳، ۶۹۸۴، ۶۹۸۵، ۶۹۸۶، ۶۹۸۷، ۶۹۸۸، ۶۹۸۹، ۶۹۹۰، ۶۹۹۱، ۶۹۹۲، ۶۹۹۳، ۶۹۹۴، ۶۹۹۵، ۶۹۹۶، ۶۹۹۷، ۶۹۹۸، ۶۹۹۹، ۷۰۰۰، ۷۰۰۱، ۷۰۰۲، ۷۰۰۳، ۷۰۰۴، ۷۰۰۵، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹، ۷۰۱۰، ۷۰۱۱، ۷۰۱۲، ۷۰۱۳، ۷۰۱۴، ۷۰۱۵، ۷۰۱۶، ۷۰۱۷، ۷۰۱۸، ۷۰۱۹، ۷۰۲۰، ۷۰۲۱، ۷۰۲۲، ۷۰۲۳، ۷۰۲۴، ۷۰۲۵، ۷۰۲۶، ۷۰۲۷، ۷۰۲۸، ۷۰۲۹، ۷۰۳۰، ۷۰۳۱، ۷۰۳۲، ۷۰۳۳، ۷۰۳۴، ۷۰۳۵، ۷۰۳۶، ۷۰۳۷، ۷۰۳۸، ۷۰۳۹، ۷۰۴۰، ۷۰۴۱، ۷۰۴۲، ۷۰۴۳، ۷۰۴۴، ۷۰۴۵، ۷۰۴۶، ۷۰۴۷، ۷۰۴۸، ۷۰۴۹، ۷۰۵۰، ۷۰۵۱، ۷۰۵۲، ۷۰۵۳، ۷۰۵۴، ۷۰۵۵، ۷۰۵۶، ۷۰۵۷، ۷۰۵۸، ۷۰۵۹، ۷۰۶۰، ۷۰۶۱، ۷۰۶۲، ۷۰۶۳، ۷۰۶۴، ۷۰۶۵، ۷۰۶۶، ۷۰۶۷، ۷۰۶۸، ۷۰۶۹، ۷۰۷۰، ۷۰۷۱، ۷۰۷۲، ۷۰۷۳، ۷۰۷۴، ۷۰۷۵، ۷۰۷۶، ۷۰۷۷، ۷۰۷۸، ۷۰۷۹، ۷۰۸۰، ۷۰۸۱، ۷۰۸۲، ۷۰۸۳، ۷۰۸۴، ۷۰۸۵، ۷۰۸۶، ۷۰۸۷، ۷۰۸۸، ۷۰۸۹، ۷۰۹۰، ۷۰۹۱، ۷۰۹۲، ۷۰۹۳، ۷۰۹۴، ۷۰۹۵، ۷۰۹۶، ۷۰۹۷، ۷۰۹۸، ۷۰۹۹، ۷۱۰۰، ۷۱۰۱، ۷۱۰۲، ۷۱۰۳، ۷۱۰۴، ۷۱۰۵، ۷۱۰۶، ۷۱۰۷، ۷۱۰۸، ۷۱۰۹، ۷۱۱۰، ۷۱۱۱، ۷۱۱۲، ۷۱۱۳، ۷۱۱۴، ۷۱۱۵، ۷۱۱۶، ۷۱۱۷، ۷۱۱۸، ۷۱۱۹، ۷۱۲۰، ۷۱۲۱، ۷۱۲۲، ۷۱۲۳، ۷۱۲۴، ۷۱۲۵، ۷۱۲۶، ۷۱۲۷، ۷۱۲۸، ۷۱۲۹، ۷۱۳۰، ۷۱۳۱، ۷۱۳۲، ۷۱۳۳، ۷۱۳۴، ۷۱۳۵، ۷۱۳۶، ۷۱۳۷، ۷۱۳۸، ۷۱۳۹، ۷۱۴۰، ۷۱۴۱، ۷۱۴۲، ۷۱۴۳، ۷۱۴۴، ۷۱۴۵، ۷۱۴۶، ۷۱۴۷، ۷۱۴۸، ۷۱۴۹، ۷۱۵۰، ۷۱۵۱، ۷۱۵۲، ۷۱۵۳، ۷۱۵۴، ۷۱۵۵، ۷۱۵۶، ۷۱۵۷، ۷۱۵۸، ۷۱۵۹، ۷۱۶۰، ۷۱۶۱، ۷۱۶۲، ۷۱۶۳، ۷۱۶۴، ۷۱۶۵، ۷۱۶۶، ۷۱۶۷، ۷۱۶۸، ۷۱۶۹، ۷۱۷۰، ۷۱۷۱، ۷۱۷۲، ۷۱۷۳، ۷۱۷۴، ۷۱۷۵، ۷۱۷۶، ۷۱۷۷، ۷۱۷۸، ۷۱۷۹، ۷۱۸۰، ۷۱۸۱، ۷۱۸۲، ۷۱۸۳، ۷۱۸۴، ۷۱۸۵، ۷۱۸۶، ۷۱۸۷، ۷۱۸۸، ۷۱۸۹،

سال کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ ان کا ذکر خیر کرتے رہیں۔

(خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

• جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے۔ اس کی دعا چند روز تک قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر باطن

توبہ کے مر جائے تو گنہگار ٹھہرتا ہے۔ (خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ)

• جو شخص خشکائی کرے گا۔ قیامت کے دن کتے کی شکل میں ہوگا۔

(حضرت ابراہیم بن مسرہ رحمۃ اللہ علیہ)

• عارف باللہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چون خدا خواهد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنہ پاکان کند

• حضرت امام یاقینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فقراء کے ساتھ سوہن رکھنا بے توفیقی ہے۔ حق تعالیٰ بری قضا سے اور بلا سے محفوظ

رکھے۔ (روض الاربابین صفحہ نمبر ۵۴)

• صوفیاء کرام کے منکر سب سے زیادہ شریعہ اور ردیل ہیں۔ کیونکہ ان کی صحبت

ردیوں اور شریعوں سے ہوتی ہے۔

حسن خلق کا پہلا اور بنیادی تقاضا تو یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے اخلاق

درست رکھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ رکھے۔ اور اس کے احکام کی تعمیل کرے۔

مخلوقات کے ساتھ اپنے اخلاق درست رکھے۔ بزرگوں کا ادب اور احترام کرے۔ چھوٹوں

سے محبت و شفقت کا برتاؤ کرے۔ (حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ)

• شریعت کیلئے ادب ضروری ہے۔ اس لئے جہاں ادب نہیں وہاں نہ تو شریعت ہے

نہ ایمان اور نہ توحید۔ (حضرت عمر بن شہاب الدین سیہروردی رحمۃ اللہ علیہ)

• پوری احتیاط سے زبان کی حفاظت کر۔ کیونکہ یہ معمولی ساعضو بعض دفعہ بہت جلد

انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

بلاشبہ زبان انسان کے دل پر دلیل ہے۔ جو گفتگو کرنے والوں کی عقل کا اندازہ دیتا

ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ)

• زبان سے ایسی بات نہ نکالو جسے سن کر لوگ تمہارے دانت توڑ دیں۔

(حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ)

• زبان کو خاموشی کی لگام دے کر لغویات سے بند رکھ۔ اس طرح توبہ کی آفات و

ہلاکت سے بچ جائے گا۔ (حضرت ابن ابی ملیح رحمۃ اللہ علیہ)

• کتنے بد قسمت اور احمق ہیں وہ لوگ جنہوں نے زبان کی لگام ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے۔

اور لغویات میں مشغول رہے ہیں۔ (حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

• بندہ جب خدا سے روگردانی کا غور ہو جاتا ہے تو اولیاء اللہ کی بدگوئی اس کی مولس

بن جاتی ہے۔ (حضرت امام ابو تراب بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

• اولیاء کرام سے خوش اعتقاد کی سعادت اور بد اعتقاد کی شقاوت ہے۔

(حضرت ابوبکر بن زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ)

در نیا بد حال پختہ تیج کام

پس سخن کوتاہ باید والسلام

• ناقص انسان پختہ شخص کے حال سے واقف نہیں ہو سکتا۔ لہذا بات ختم کرنی چاہیے

والسلام۔ (مکتوبات شریف حصہ اول صفحہ نمبر ۷۷ مطبوعہ کراچی)

• مسلمانوں کیلئے یہی مناسب ہے کہ غیر مفید باتوں کو ترک کر دیں۔ (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ)

(موطا امام محمد صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ کراچی)

• حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ کی ایک نیک بی بی کی

وفات ہوئی جب غسل دینے والی عورت نے غسل دیا تو اس نیک بخت عورت کی شرمگاہ پر ہاتھ

رکھ کر یہ کہا کہ فرج کس قدر زنا کا تھمی (یعنی اس نیک بخت عورت پر احترام لگایا) فوراً اس کا ہاتھ

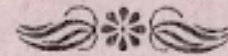
فرج پر ایسا چسپاں ہوا کہ اس کے جدا کرنے کی سب نے کوشش کی مگر فرج سے اس کا ہاتھ جدا نہ

ہوا۔ انجام کار اس مشکل کو علماء اور فقہاء کی خدمت میں پیش کر کے اس کا علاج دہ دیر دریافت

کی۔ سب کے سب اس سے عاجز ہوئے۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس راز کی حقیقت کو اپنے ذہن رسا اور کامل فہم سے دریافت کر کے یہ فرمایا کہ اس غسل دینے والی عورت کو حدہ قذف (یعنی وہ سزا جو شریعت نے زنا کی تہمت لگانے والے کیلئے مقرر فرمائی ہے) لگائی جائے۔ آپ کے ارشاد کے مطابق جب اس کے ۸۰ کوڑے لگائے گئے تو ہاتھ فرج سے علیحدہ ہو گیا۔ (بتان الحدیث صفحہ نمبر ۱۵ مطبوعہ کراچی، از حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

(ف) معلوم ہوا کسی پر تہمت لگانا، بدگمانی کرنا اور الزام تراشی کس قدر گناہ عظیم ہے۔

• سید علی بن وفار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ”قوم صوفیہ کے اقوال کو تسلیم کرنا سلامتی کا ضامن ہے اور ان کے حق میں اعتقاد عظیم قیمت ہے اور ان پر انکار و اعتراض دین و ایمان کو تباہ کرنے والا زہر قاتل ہے۔ بعض اوقات ان پر زبان طعن و راز کرنے والے نصرانی بن گئے۔ اور اسی حالت پر آنجنابی ہو گئے“ (نزال اللہ العالیہ) (شواہد الحق صفحہ نمبر ۵۸۵ مطبوعہ لاہور از علامہ مہمانی)



۱۔ پس عاقل وہ ہے جو انکار نہیں کرتا بلکہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اسے ان باتوں میں سے قرار دے جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہیں کیونکہ کامل اس وقت مرحلہ کمال کو پہنچتا ہے جبکہ اس کا کلام ظاہر شریعت کو نافذ کر دے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی شریعت پر ایمان بنایا ہے۔ (مخلصاً) (البدایۃ والنجاة صفحہ نمبر ۳۳ طبع لاہور)، (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

قول فیصل

علمائے دیوبند کے پیروم شدہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ”رسالہ در بیان وحدۃ الوجود“ میں فرماتے ہیں۔ حضرت پایزید بسطامی نے فرمایا: مصباحانی ما اعظم شانی (اور) منصور حلاج (نے فرمایا) انا الحق (کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۲۲۱ طبع کراچی)

مولوی محمد سعید دیوبندی اور دیگر علمائے دیوبند مذکورہ بالا عبارات کا جو جواب دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے ان عبارات اور اشعار کا ہوگا، جن کا تعلق مسئلہ وحدۃ الوجود سے ہے۔ اور مولوی محمد سعید دیوبندی نے اپنی تالیف ”رضا خانی مذہب“ حصہ اول و حصہ دوم میں جن کو درج کیا ہے۔ نیز دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء بھی حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نقاشی رحمۃ اللہ علیہ کو مشائخ چشتیہ نظامیہ میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر میں درج ذیل الفاظ مذکور ہیں۔

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ (م ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء)

حضرت خواجہ غلام فرید پنجاب میں سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے جلیل القدر مشائخ میں سے تھے الخ (ماہنامہ الرشید لاہور دارالعلوم صفحہ نمبر ۷۰)

اس لئے مصنف رضا خانی مذہب نے ان کی تالیفات سے جو مختلف عبارات نقل کی ہیں ان کا جو جواب علماء دیوبند دیں گے وہی جواب ہمارا ہوگا۔ (ماہنامہ یکم فہم جواہر)

علاوہ ازیں خواجوں پر شریعت کا حکم نافذ نہیں ہوتا۔

(بخاری (مترجم) اردو صفحہ نمبر ۶۳۱ جلد ۳ طبع لاہور)

اور صوفیاء کرام کے کلام شطیحات پر تنقید کرنا سر اسر جہالت ہے۔

حاجی امداد اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: مسئلہ وحدۃ الوجود حق و صحیح است درائیں مسئلہ حق و صحیح نیست معتقد فقہ و ہر مشائخ۔ (کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۲۱۸ شرور الاشاعت کراچی)

تذکرہ غوثیہ کے متعلق امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سوال: کتاب ”تذکرہ غوثیہ“ مسلمانوں کے پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل ہے یا نہیں؟

الجواب: کتاب ”تذکرہ غوثیہ“ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے۔

مضلاتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے..... ایسی

ناپاک بے دینی کی کتاب کا دیکھنا حرام، جس مسلمان کے پاس ہو جلا کر خاک کر دے۔

واللہ الہادی الی صراط مستقیم، واللہ اعلم بالصواب

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۷۹ جلد ۵ طبع لاہور)

”تذکرہ غوثیہ“ کی ایک حکایت کے متعلق امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ

سوال: ایک واعظ نے یہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت

جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم وحی کہاں سے اور کس طرح لاتے ہو آپ نے جواب

عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ کبھی تم نے پردہ اٹھا کر دیکھا

انہوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ کو اٹھاؤں آپ نے فرمایا کہ اب کی مرتبہ پردہ

اٹھا کر دیکھنا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، کیا دیکھتے ہیں کہ پردہ کے اندر خود حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں، اور عمامہ سر پر باندھے ہیں اور سامنے شیشہ رکھا ہے

اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا۔ یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔ اگر غلط ہے تو

اسکا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے؟

الجواب: یہ روایت محض جھوٹ اور کذب و افتراء ہے اور اس کا بیان کرنے والا اہل بیت کا مسخرہ

اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۰۸ جلد ۳ طبع لاہور)

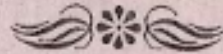
دوسری جگہ اس روایت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

یہ روایت محض کذب و باطل و مردود و موضوع و افتراء و اختراع ہے ”قائل اللہ

واعظہا“ (اللہ تعالیٰ ایسی روایت گھڑنے والے کو براہ دکرے) اور اس کا ظاہر سخت کفر ملعون

ہے۔ ایسے تمام مضامین کا پڑھنا سننا سب حرام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۰۸ جلد ۵ طبع لاہور)



گا ہے گا ہے سہو نسیان بھی ایک احسان ہے۔ جو تشریح کی خاطر معرض وجود میں آیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ بشر ہوں تمہاری طرح بھول جاتا ہوں، بھول جاؤں تو آگاہ کرو یا کرو۔ (سفر سعادت (اردو) صفحہ نمبر ۳۲ مطبوعہ لاہور)

حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

ان السهو جائز علی الانبیاء فیما طریقہ التشريع۔

(فتح الباری صفحہ نمبر ۸۷ جلد ۲ مطبوعہ بیروت)

امام نووی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

جان لوڈ والیدین کی اس حدیث سے بہت سے فوائد اور اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں سے ایک انبیاء علیہم السلام کے افعال اور عبادات میں نسیان کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

(شرح مسلم صفحہ نمبر ۲۱۳ جلد اول مطبوعہ کراچی)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان اقوال میں سہو نسیان کا طاری ہونا جائز نہیں جو شرعی احکام کے اخبار و ابلاغ سے تعلق رکھتے ہوں اور آپ کے افعال میں سہو ہو جانے میں اختلاف ہے۔ اہل حق کے نزدیک مختار یہ ہے کہ ان میں سہو لاحق ہو جانا جائز ہے۔ کیونکہ صحیح احادیث میں وارد ہے۔ لہذا ناچار اس کا قائل ہونا پڑتا ہے اور اس کے جواز میں کوئی خلل و عیب بھی نہیں۔ بلکہ آپ کا سہو حکمت کو محضمن ہوتا ہے۔ حقیقت میں آپ کا سہو امت پر اکمال نعت اور ان کیلئے دین کی تکمیل کا موجب ہے تاکہ امت آپ کی اقتداء و اتباع کے شرف سے مشرف ہو۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا "انما انسی لاسن" یعنی میں اس لئے بھولتا ہوں تاکہ وہ فعل میری سنت قرار پائے اور اگرچہ آپ کی سنت آپ کے قول سے بھی موجود ہو جاتی ہے۔ مثلاً آپ یوں فرمادیں جو شخص نماز میں بھول جائے اسی پر جہدہ سہو واجب ہے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سہو کا واقع ہونا اور فعل جہدہ کا مشروع ہونا آپ کے شرف اقتداء کے حصول کو مستلزم و محضمن ہے۔ (خوب سمجھ لو) پھر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سہو لاحق ہوا ہے وہ کسی مقام خاص میں اشتغال و اشتغراق کی بنا پر ہوا۔

(۱)۔ (اوقات السعادت (اردو) صفحہ نمبر ۳۳ جلد دوم مطبوعہ لاہور)

(۲)۔ (شرح سفر سعادت صفحہ نمبر ۱۰۱ مطبوعہ لاہور)

علمائے دیوبند اور علمائے غیر مقلدین کا مسلک

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے کو نسیان نہیں ہوتا لیکن نسیان کر دیا

(۱)۔ (۲) کہ اس کے متعلق احکام سنت قرار پائیں)

(نشر المصنف صفحہ نمبر ۱۸۹ مطبوعہ کراچی، از مولوی اشرف علی تھانوی)

مولوی محمد یوسف بنوری دیوبندی لکھتے ہیں:

اور شیخ (یعنی مولوی انور شاہ کشمیری) نے کہا اسے لزوم نہیں بسا اوقات ذہول اور نسیان

کا حال میں ایسا ہوتا ہے مگر بار بار ایسا نسیان نہیں ہوتا اور اس طرح تسلیم کرنے میں کچھ حرج

نہیں اس کے بعد ہم نے ایسے نسیان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جائز ہونا تسلیم کر لیا

ہاں کہ انہوں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اقوال تبلیغیہ

کا بیان کے جائز نہ ہونے اور دیگر افعال میں نسیان جائز ہونے پر اجماع ذکر کیا ہے۔ علاوہ

انہوں کہ اس کیلئے دوام نہیں ہے (معارف السنن صفحہ نمبر ۳۹۵ جلد ۲ مطبوعہ کراچی، از مولوی محمد یوسف بنوری)

مولوی محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں:

بھول انسانی مزاج کا خاصہ ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی بھول واقع ہوئی

تاکہ اس میں بھی وہ امت کیلئے اسوہ بن سکیں۔ جس طرح وہ طریقہ اختیار فرمائیں اسی

طریقہ امت بھی ان کی پیروی کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی"

(صحیح مسلم صفحہ نمبر ۲۱۳ جلد اول)

ترجمہ: ”میں انسان ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ میں جب بھولوں مجھے یاد دلایا کرو۔“

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کیلئے بھول کے مواقع مہیا فرمائے تاکہ بھول اور اس کی صفائی میں امت کیلئے نمونے قائم فرمائیں۔

(رسول اکرم کی نماز، صفحہ نمبر ۶۰۲ مطبوعہ ۱۹۷۷ء، از مولوی محمد اسماعیل سہیل)

• مولوی محمد زکریا سہارنپوری دیوبندی (المتوفی ۱۳۰۲ھ):

”موطا امام مالک“ کی حدیث ”انی لانسى او انسى لامن“ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وفيه اشارة الى ان افعاله صلى الله عليه وآله وسلم تصليها للامة فامثال هذه الامور يصدر منه صلى الله عليه وآله وسلم لضرورة التعليم وهذا اصل وجيه وعندي يكون لسهوه صلى الله عليه وآله وسلم في الظاهر“۔ (ادب المسالك جلد اول صفحہ نمبر ۳۱۸ تا ۳۱۹ مکتبہ امدادیہ، ملتان شہر)

ترجمہ: یعنی ”اس میں اشارہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال مبارکہ امت کی تبلیغ کیلئے ہوتے ہیں۔ اور اس قسم کے امور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر کر دائے جاتے ہیں ضرورت تعلیم امت کیلئے اور یہ ہی اصل وجہ ہے۔ (نسیان کی)۔“

• علامہ ابن قیم علیہ الرحمۃ (المتوفی ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

”وفائدة جواز السهو في مثل ذلك بيان الحكم الشرعي اذا وقع مثله لغيره“۔

ترجمہ: ”اور ایسے امور میں نبی سے جواز سہو کا فائدہ حکم شرعی کا ظاہر ہوتا ہے۔ جبکہ اس جیسا کہ غیر نبی سے واقع ہوئے۔“ (نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ نمبر ۹۰ مطبوعہ ۱۳۵۷ھ، از علامہ محمد بن علی شرنکائی (م ۱۲۵۵ھ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ”انما انا بشر انسى“ کی مختصر تشریح

مذکورہ بالا فرمان عالی کو علمائے ربانین نے تواسیع، انقباسی اور اظہار عیدیت پر

محول کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق ہونے کی حیثیت کے علاوہ اپنی ذات و صفات پر تمام کائنات سے افضل، اکمل، بے مثل اور بے مثال ہیں۔ اور اس دعوئی پر فرامین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”لست کا حید منکم“ شاہد عادل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی ذات و صفات کا مظہر اتم، کمال و معرفت کے تمام ظاہری و باطنی کمالات کا مخزن اور روحانیت کے تمام محاسن و اوصاف کا معدن بنایا ہے۔ نبی کے افعال امت کی تعلیم کیلئے ہوتے ہیں۔ انکی ہر ادا معلمانہ افعال رکھتی ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بہت سے عقل کے دشمن بڑائی کی لیتے ہوئے اپنی ذات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر قیاس کرتے ہیں۔ کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگو تلی، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس بری طرح برباد ہوتے ہیں کہ نشان بھی نہیں ملتا۔ نعوذ باللہ، خدا ہمیں کور باطنی سے محفوظ رکھے۔ کہ اگر یہ ظاہری اندھا ہونے سے بدتر ہے۔ ظاہری آنکھ کا اندھا تو اپنے بجز اور بے کسی کا احوال کر لیتا ہے اور کسی کا ہاتھ پکڑ کر سیدھے راستے پر ہو لیتا ہے۔ لیکن یہ باطن کے اندھے اس قدر فریب نفس میں گرفتار ہوتے ہیں کہ کسی صاحب نظر کی انکی تمامنا ذلت سمجھتے ہیں۔ مگر خدا ان کو نور تکمیل پاتا ہے نہ وہ سیدھے راستے پر گام فرما سکتے ہیں۔ ان کے مال کی اہمیت یہاں تک بڑھ جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو پرواہ نہیں رہتی کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہوئے۔ (میزان عمل (اردو) صفحہ نمبر ۶۸ مطبوعہ پاکستان، از حضرت امام محمد غزالی)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واحسن منك لم ترقط عيني
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مرامن كل عيب
كانك قد خلقت كما نشاء

المعجم لبر ۲۵۳ جلد اول، و فی روایہ لست کہتیکم بخاری صفحہ نمبر ۲۵۷ جلد اول، و فی روایہ انی لست کا حدیث
۱۱۱ لای صفحہ نمبر ۷۹ جلد اول، ۱۱۰ داؤد صفحہ نمبر ۳۲۵ جلد اول، مستدرک صفحہ نمبر ۲۸۱ جلد ۲، سنن کبریٰ للبیہقی صفحہ
۱۸۱ جلد ۳ (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

ترجمہ: (اے میرے محبوب) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں
گویا آپ کی تخلیق آپ کی مرضی سے کی گئی
آپ سے زیادہ حسین و جمیل میری آنکھ نے نہیں دیکھا
آپ سے زیادہ باکمال کسی ماں نے جنا ہی نہیں

علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی تکمیل یہ ہے کہ آدمی اس پر ایمان
لائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد شریف کو اس شان کا پیدا فرمایا ہے کہ
کوئی انسان آپ سے پہلے اور آپ کے بعد ایسا نہ ہوا۔ (مواہب لدنی جلد اول)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں:

• جاننا چاہئے کہ خلق محمدی دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ ان
کے افراد میں سے کسی فرد کی پیدائش سے بھی مناسبت نہیں رکھتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہاوجود عصری پیدائش کے اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔

(مکتوبات جلد سوم صفحہ نمبر ۱۵۵۲، مکتوب نمبر ۱۰۰۰)

• جو محبوب تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر کہا اور دوسرے
انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا تو انہوں نے ان کا انکار کر دیا اور صاحب دولت لوگ کہ
جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت اور رحمت عالمیان کے عنوان سے جانا اور
دوسرے لوگوں سے ان کو ممتاز دیکھا وہ ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اور اہل نجات
مظہر ہے۔ (مکتوبات دفتر سوم صفحہ نمبر ۱۳۳۱، مکتوب نمبر ۶۳)

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۶۵ھ) فرماتے ہیں:

جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشریت کی نظر سے دیکھا تو لازماً
ان کی حقیقی تعظیم بھی اس کے دل سے رخصت ہو گئی۔ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اللہ اور ابدیت کی نظر سے دیکھا تو اس کا اس دنیا سے جانا یا اس میں رہنا اس کے نزدیک
کماں ہے۔ (ارشادات گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۹ مطبوعہ لاہور)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ)

زیر آیت ان اللہ اصطفیٰ ادم الخ لکھتے ہیں:

واعلم ان تمام الکلام فی هذا الباب ان النفس قدسية النبوية مخالفة
للمساہین سائر النفوس الخ، بلغظہ، کہ انبیاء علیہم السلام کا نفس قدسیہ تمام انسانوں کی
انفس سے اپنی ماہیت میں مختلف ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر صفحہ نمبر ۳۳۴ جلد ۲، طبع بیروت ۱۳۹۸ھ)
دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وعلمنه من الدنا علماً - فحقول جواهر النفس الناطقه مختلفه
بالماہیة، بلغظہ۔ نفوس ناطقہ ماہیت کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔

(تفسیر کبیر صفحہ نمبر ۳۸۳ جلد ۲، طبع بیروت)

پس معلوم ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفس مطہرہ کی ماہیت دوسرے
انفس سے جدا گانہ ہے۔ اس لئے نفس بشریت میں مساوات یا مماثلت کسی انسان سے نہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

اور احکام فطرت اور حصہ بشریت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باقی رکھنا
ایک خاص جامعیت ہے جو آپ کے جوہر حقیقت کا مخصوص کمال ہے محققین نے کہا ہے،
سلطنت ربانی کا ظہور اور احکام الہی کا قیام اس کا مقتضی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
مہریت کی اس حد پر سمجھا جائے جو کہ تمام اوصاف میں اشرف اور سب خوبیوں میں اجمل ہے
اور مہریت کے اوصاف ان پر جاری ہوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میں ایک دن بھوکا ہوتا
ہوں اور ایک دن سیر ہوتا ہوں۔ کھاتا ہوں جس طرح بندے کھاتے ہیں اور بیٹھتا ہوں جس
طرح بندے بیٹھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رونا اور قلب کا حزین ہونا، بچے کی

وفات پر آنکھوں سے آنسوؤں کا ٹپکنا اسی باب سے ہے۔ احکام سہو اور نسیان کا ظہور بھی اسی میں داخل ہے۔ اور اسی کے ضمن میں امت کیلئے ان احکام کے شروع اور ان کی اقتداء والی حکمت بھی مضمّن ہے۔ (شرح سفر سعادت صفحہ نمبر ۱۰۱، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مصنف رضا خانی مذہب کی دھوکہ دہی

رسالہ تقریر منیر کی اصل عبارت:-

”حضور کے علم میں زیادتی، ذہول و نسیان جائز ہے۔“

مصنف رضا خانی مذہب کی نقل کردہ عبارت:-

”حضور کے علم میں زیادتی ذہول و نسیان جائز ہے۔“

چونکہ اہلسنت و جماعت کا مسلک یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتدریج علم غیب عطا ہوا ہے۔ اس لئے علامہ کا علمی علیہ الرحمۃ مذہب حق اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ کے علم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں ایک یہ فرق بھی ہے کہ علم الہی میں کسی قسم کا تغیر جائز نہیں اور حضور کے علم میں زیادتی، ذہول و نسیان جائز ہے۔“

مکرا

”مصنف رضا خانی مذہب“ نے یہودی یا نہ فعل کا ارتکاب کرتے ہوئے اصل عبارت

میں جو لفظ زیادتی اور ذہول کے درمیان قومہ (ء) تھا اس کو کھو کر کے عبارت یوں بنادی:-

”حضور کے علم میں زیادتی ذہول و نسیان جائز ہے۔“

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۳ حصہ دوم)

یعنی زیادتی کا لفظ علم کی بجائے ذہول و نسیان کے ساتھ چسپاں کر دیا جو سراسر بددیانتی

اور صاحب ”رسالہ تقریر منیر“ کے فشاء کے خلاف ہے۔

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بزرگوں کے کلام کا ان کی مراد کے خلاف مطلب نکال کر مراد لینا سراسر جہالت

یہاں کا کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔“ (احکام کلمی صفحہ نمبر ۱۳۱۲ مطبوعہ دہلی ۱۳۱۲ھ)

رسالہ تقریر منیر کی عبارت میں تحریف

(اصل عبارت) ”حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگر ذہول غاری نہ ہوتا تو

ان کے اثر سے شہادت کا جو کمال حاصل ہوا وہ اسباب ظاہری میں کیسے حاصل ہوتا۔“

(مقالات کلمی صفحہ نمبر ۱۳۱)

مصنف رضا خانی مذہب کی نقل کردہ عبارت

”حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگر ذہول غاری نہ ہوتا ہر کا ایک لقمہ حضور

کیسے تناول فرماتے۔“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۲ حصہ دوم)

رسالہ تقریر منیر کی عبارت میں تحریف کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب

عطا کی نفی کرنا بدباطنی نہیں تو اور کیا ہے۔ خداوند قدوس کور باطنی سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

یاد رہے! ذہول اور نسیان علم کے منافی نہیں بلکہ یہ امور مثبت علم ہیں کیونکہ جو چیز

معلوم ہی نہیں اس کی طرف سے توجہ کا ہٹنا یا اسے بھولنا متصور ہی نہیں۔

رہا یہ امر کہ عدم توجہ اور نسیان کے بعد لاعلمی ہو گئی۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیلئے عدم علم ثابت ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کسی چیز کی طرف توجہ نہ رہنا یا اس کا بھول جانا

الطبی کو مستلزم نہیں۔ اگر ایسا ہو تو ایک دفعہ بھولی ہوئی چیز کبھی یاد ہی نہ آئے۔ لیکن بے شمار بھولی

اولی باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ اگر بھول کی وجہ سے علم زائل ہو جاتا ہے تو وہ بات کبھی یاد نہ آتی۔ اسی

طرح ایک امر معلوم کی طرف سے توجہ ہٹنے کے بعد جب اس کی جانب توجہ مبذول ہوتی ہے تو

وہ امر معلوم اجنبی نہیں ہوتا بلکہ اس کی حیثیت معلوم ہی ہوتی ہے۔ جو پہلے قحی یہ بھی بتائے علم

کی دلیل ہے۔ (مقالات کلمی مطبوعہ لاہور صفحہ نمبر ۱۳۱۳)

رسالہ عید میلاد النبی کی عبارت

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بدن مبارک بھی نور تھا۔“ (رسالہ میلاد النبی صفحہ نمبر ۱۵)

اگر اس عقیدہ کی بنا پر کہ ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسم بھی نور تھا“ آپ نے علامہ کاظمی قدس سرہ کی ذات گرامی کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہے تو ان علمائے اہلسنت اور علمائے دیوبند کے متعلق بھی حکم صادر فرمائیں جن کے بیانات علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کے مسلک کی تائید و توثیق کرتے ہیں تاکہ آپ کی حقانیت اور جرأت مندی کا اندازہ ہو سکے کہ آپ حق بات کہنے میں کس قدر بے باک ہیں۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چہ چاہیں ہوتا

مفتی عنایت احمد کا کوروی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

آپ کا بدن نور۔ اس وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا۔

(تاریخ حبیب الہ، صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ انڈیا، از مفتی عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شاہ احمد سعید محدث دہلوی اشم الدینی قدس سرہ (م ۱۲۷۷ھ) فرماتے ہیں:

”سایہ آپ کا نہ تھا، وجود آپ کا نوری تھا۔“

(سعید البیان فی مولد سید الانس والجان، صفحہ نمبر ۱۱۳ مطبوعہ گوجرانوالہ ۱۹۸۲ء، از شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اقدس سے پاؤں مبارک تک سر اس نور تھے۔“

(مدارج البیوۃ (فارسی) صفحہ نمبر ۱۳، جلد اول)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ ابوسعید و شاہ احمد سعید و شاہ رؤف و مولوی بشارت اس زمانہ میں ستون دین محمدی ہیں۔ (حدائق اہلبیت صفحہ نمبر ۳۹)۔ (نوٹ: صوفی عبدالحق سواتی دیوبندی نے شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کو تیرہویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (تجدد اہلبیت صفحہ نمبر ۱۷۳)

بعض اولیاءِ مائیں بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضور کی کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے۔ اور صاحب حضور تھے۔ (الاقاضات الیومیہ، صفحہ نمبر ۱۰۸، جلد ۱ مطبع

مکات)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

ابن سبع نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات کے بیان میں کہا کہ آپ کا سایہ محبوب اور چاندنی دونوں میں اس وجہ سے نہ تھا کہ آپ سر تا پا نور تھے۔

(خصائص کبریٰ، جلد اول صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء، از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

ماہی قاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۱۳ھ) فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب مبارک اور بدن نور ہے اور جملہ نورانی نور سے

لی روشن اور مستقیم ہیں۔ (شرح قطبہ حاشیہ نسیم الریاض صفحہ نمبر ۲۱۵ جلد اول مطبع مکات)

قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم اقدس کا سایہ نہ محبوب میں ہوتا اور نہ چاندنی

میں کیونکہ آپ نور تھے۔ (الکفاء، مترجم) صفحہ نمبر ۵۵۲ جلد اول مطبوعہ لاہور)

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

اسرار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم رویا میں آپ کو یا شیخ السند سے مخاطب فرمایا، شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ آپ سے جب دریافت کیا گیا کہ آپ سرور و ایشان کے دیدار بہت آجارتے تھے وہ شرف ہوئے تو آپ نے فرمایا ستر بار سے زیادہ۔ (مقدمہ تاریخ اقطاف صفحہ نمبر ۱۳، مطبوعہ کراچی)، (مقدمہ انصاف ص ۱۳۰ عربی صفحہ نمبر ۲۲ مطبع لاہور ۱۳۰۱ھ)

ابن تیمیہ زمانہ ہو کر نہ ہزار کے سرے پر درجہ مجددیت کو پہنچے۔ (حدائق اہلبیت صفحہ نمبر ۳۲) ان کی تمام تالیفات مفید ہیں اور ان کے مجدد الف ثانی کے مرتبہ پر فائز ہونے کو بتاتی ہیں۔ (الاعتیقات لیسید صفحہ نمبر ۶ مطبوعہ قاہرہ)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت قاضی عیاض علوم حدیث، فقہ، نحو، کلام عرب اور عرب کے ایام و انساب کی معرفت میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ اس لئے بڑے دانا و شاعر کہتے تھے۔ (ایمان المحدثین صفحہ نمبر ۲۳۶ مطبوعہ کراچی)

شیخ غم الدین غزنوی لکھتے ہیں: متاخرین علماء کے مستند علیہ ہیں اور فتویٰ دینے میں رافعی، نووی اور متاخرین میں قاضی ذکر کیا انصاری کے بعد ان ہی کے کلام کی طرف مراجعت کی جاتی ہے۔ اور یہی مکہ کے فقیہ، واعظ اور محدث تھے۔ (فوائد جامعہ صفحہ نمبر ۲۲۱ مطبوعہ کراچی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ کثرت یہ دعا فرماتے تھے کہ الہی میرے تمام حواس و اعضاء سارے بدن کو نور کر دے اور اس دعا سے مقصود یہ نہیں کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا کہ اس کا حصول مانگتے تھے بلکہ یہ دعا اس امر کے ظاہر فرمائی کہ واقع میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام جسم نور ہے۔ اور یہ فضل اللہ تعالیٰ نے حضور پر کر دیا۔ جیسا کہ ہمیں حکم ہوا کہ سورہ بقرہ شریف کے آخر کی دعا کریں۔ وہ بھی اسی اظہار وقوع فضل الہی کیلئے ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور محض ہو جانے کی تائید اس سے ہوتی ہے۔ کہ دھوپ یا چاندنی میں حضور کا سایہ پیدا نہ ہوتا۔ اس لئے کہ سایہ تو کثیف ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کر کے سراپا نور کر دیا۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سایہ اصلاً نہ تھا۔

(فضل القرنی قراء ام القرنی (شرح ام القرنی)

شرح شعر نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۹، ۱۴۰ جلد اول طبع ابوظہبی)

مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا کیونکہ سایہ کثیف کا ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔ (الفتح العجب، نمبر ۱۳ بحوالہ الانوار الحمد یہ صفحہ نمبر ۱۶۱)

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ

سوال: وہ حدیث کون سی ہے جس میں یہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا تھا؟

الجواب: امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ زمین پر واقع نہ ہونے کے بارے میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ اخراج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول اللہ علیہ وسلم لم یکن یوی لہ ظل فی الشمس ولا قمر الخ اور "تواریخ حبیب اللہ" میں مولانا مفتی عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کہ آپ کا بدن نور تھا

یہ نوریت کے ساتھ کیا یہ مطلب ہے کہ اس کا لیے والا وہ نور الی اللہ ہوتا ہے اور چہ نکاح اس سے ہو کہ نفی اور اللہ کی توحید کا اثبات ہے اس لئے یہ نسبت اس ذات مجرد و دیگر امان کے اس میں نفی اور اثبات دونوں ہیں دونوں افضل فرمایا یا اسی وجہ سے جو نہیں لہا ثواب دون اللہ ہے۔ یہ افضل ہے اور یہی مانا نے فرمایا ہے کہ اس کو افضل لکھ کر کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دیگر امان کا افضل لکھ کر نہ ہوں (۳) تدریجی شفاء کا یہ مطلب ہے کہ میرے ذکر سے ساتھ اس کے ہوتے ہیں یا زبان سے میرا ذکر نہیں بتھیل و غیر ذکر ہے۔ (۴) یہ نقل ہونے کا یہی مطلب ہے کہ دل و سانس و اثر میں سے نہ ہوتے ہو اور اللہ کی محبت پیدا ہو

مذہب لائزوی ڈوہ ذری در سرشت اللہ - دانشہ تہذیبیہ علم

سوال (۱۰۴) وہ حدیث کون سی ہے جس میں یہ ہے کہ رسولی کے سایہ کے متعلق حدیث مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا تھا؟ الجواب: امام سیوطی نے خصائص کبریٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر واقع نہ ہونے کے بارے میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ اخراج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول اللہ علیہ وسلم لم یکن یوی لہ ظل فی الشمس ولا قمر الخ اور تواریخ حبیب اللہ میں مولانا مفتی عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ کا بدن نور تھا اسی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا۔ مولوی حامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا سایہ نہ ہونے کا خوب ثبات لکھا ہے۔ اس نکتہ میں

بہ غیر ماند اشت ساید

تا شک بدل یقین نیفتد

یعنی ہر کس کہ چہرہ و اوست

پیدا است کہ یا زمین نیفتد

لہذا اس مسئلہ کی پوری تحقیق و تامل کے لئے مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب السیرۃ و المناقب کے مکتب میں ملاحظہ

مکتب شریف فی قادیان، سیالکوٹ، راولپنڈی، لاہور، کراچی، اسلام آباد، پاکستان

قادیان دارالعلوم صفحہ نمبر ۱۶۳ جلد اول کا کس

اسی وجہ سے آپکا سایہ نہ تھا۔ مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے اس قطعہ میں:

بغیر ما نہ داشت سایہ
تا شک بدل یقین میند
یعنی ہر کس کہ ہمدرد دوست
پیدا است کہ یا زمین میند

(قانونی دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۱۶۳، جلد اول، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے:

ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سر تا پا نور ہی نور تھے، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی اس لئے آپکا سایہ نہ تھا۔
(شکر العبدہ بدر کرمۃ الرحمۃ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ کراچی)

قاری محمد طیب دیوبندی لکھتا ہے:

کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم مبارک جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ (آداب نبوت صفحہ نمبر ۲۰ طبع لاہور ۱۹۸۰ء)

مولوی عابد میاں دیوبندی (ڈابھیل)

اپنی تصنیف ”رحمۃ للعالمین“ میں لکھتا ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا۔ جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمدورفت فرماتے تھے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا (رحمۃ للعالمین صفحہ نمبر ۵۳ مطبوعہ کراچی)

اس کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کی نظارہ اور تائیدات درج ہیں۔

- | | | | | |
|---|---|-------------------------|---|---------------------------|
| • | • | مفتی کفایت اللہ دیوبند | • | مولوی انور شاہ کشمیری |
| • | • | مولوی اصغر حسین | • | مولوی شبیر احمد عثمانی |
| • | • | مولوی حبیب الرحمن | • | مولوی اعجاز علی |
| • | • | مولوی عبد القادر کھٹکوی | • | مولوی احمد سعید (دیوبندی) |

تسکین الخواطر کی عبارت

الحاضر و ناظر کے معنی کی تحقیق

حاضر کا مادہ ”حضر“ اور ناظر کا مادہ ”نظر“ ہے۔ حضر سے ”الحضور“ مصدر بنا جس سے حاضر مشتق ہوا۔ حضر: حضور اور حاضر کے بہت سے معنی کتب لغت میں مرقوم ہیں۔ مثلاً حضر کے معنی پہلو، نزدیکی، محن، حاضر ہونے کی جگہ وغیرہ ہیں۔ اور حاضر کے معنی شہروں اور اہل میں رہنے والا، بڑا قبیلہ وغیرہ آتے ہیں یہ تمام معانی منجد، مختار الصحاح اور مجمع البحار اور وغیرہ کتابوں میں درج ہیں۔

انکے علاوہ جن معنی سے ہماری بحث خصوصیت کے ساتھ متعلق ہے انکی تفصیل یہ ہے کہ حضر، حفرة، حضور سب کے معنی ہیں سامنے ہونا، اور حاضر کے معنی ہیں سامنے ہونے والا۔ جو چیز کھلم کھلا بے حجاب آنکھوں کے سامنے ہو اسے حاضر کہتے ہیں۔ منجد، صراح اور مختار الصحاح میں ہے کہ حفرة اور حضور غیبیہ کی ضد ہیں۔ اور لغت قرآن کی مشہور کتاب طرقات ۳ امام راغب اصفہانی میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو چیز سامنے نہ ہو یعنی حواس سے دور وہ غیبیہ ہے۔ ایضاً الحضرۃ خلاف الغیبۃ، القرب، ایضاً مکان الحضور ذات الحاضر ایضاً الحی العظیم الخاطر (۱) ساکن الحضر خلاف البادی، مجمع البحار اور جلد اول صفحہ نمبر ۵۷۲ الحاضر المقیم فی البدن والقری مختار الصحاح صفحہ نمبر ۱۵۹ (حاضر) بموضع کذا ہی مقیم۔

صراح صفحہ نمبر ۷ الحضور حاضر شدن نقیض الغیبۃ (حضر کے معنی حاضر ہونا غیبیہ کی نقیض ہے)۔ مختار الصحاح صفحہ نمبر ۱۵۹ الحضور ضد الغیبۃ (حضور غیبیت کی ضد ہے، حال حضرت النبی امراءۃ) کہا جاتا ہے قاضی کے سامنے حاکم حاضر ہوتی۔

طرقات ۳ راغب مطبوعہ مصر صفحہ نمبر ۳۷۲ ۳۷۳ الغیب مصدر غابت الخس وغیرہ ۱۱۱ استقرت من العین یقال غاب علی کذا قال اللہ تعالیٰ مکان من الغائبین وہ استعمل فی کل غائب من الخس والغیب ثابت الخس کا مصدر ہے جب وہ غائب ہو جائے تو غائب ہو جائے یعنی لگا ہوں کے سامنے نہ رہے تو محاورات عرب میں غابت الخس کہا جاتا ہے۔ ایک محاورہ غاب علی کا بھی ہے (غائب چیز مجھ سے غائب ہو گئی) قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے ”کیا ہے؟“ میں چہ کوئیں دیکھتا ہوں مکان من الغائبین، کیا وہ غائب ہے، اہل علم غور فرمائیں کہ معانی معقولہ کے اظہار سے کیا اللہ تعالیٰ پر لفظ حاضر کا اطلاق ممکن ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے کلام علو اکبر ۱۲۱ مندر

اس کے بعد یہ حقیقت خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ جب حاضر و ناظر کے اصل معنی سے اللہ تعالیٰ کا پاک ہونا واجب ہے تو ان لفظوں کا اطلاق بغیر تاویل کے ذات باری تعالیٰ پر کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں اور قرآن وحدیث میں کسی جگہ حاضر و ناظر کا لفظ ذات باری تعالیٰ کیلئے وارد نہیں ہوا۔ نہ سلف صالحین نے اللہ تعالیٰ کیلئے یہ لفظ بولا، کوئی شخص قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا کہ صحابہ کرام یا تابعین یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔

اور اسی لئے متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علمائے نے اس پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دے دیا۔ بالآخر یہ مسئلہ (کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر ہے یا نہیں) جمہور علماء کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ اس میں تاویل ہو سکتی ہے اس لئے یہ اطلاق کفر نہیں۔ اور تاویل یہی ”حضور“ کو حجاز اعظم کے معنی میں لیا جائے اور ”نظر“ کے مجازی معنی رویت مراد لے لئے جائیں۔ اس تاویل کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہا جائے گا تو یہ اطلاق علیم و بصیر اور عالم من برائی کے معنی میں ہو گا ملاحظہ فرمائیے درمختار اور شامی ج ۱

رہا یہ سوال کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ بعض علماء نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر قرار دے دیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ صاحب درمختار کا ”یا حاضر یا ناظر لیس بکفر“ کہنا ہی اس امر کی روشن دلیل ہے کہ بعض علماء نے اس کو کفر کہا تھا اور نہ صاحب درمختار کا یہ قول بالکل لغو و ناشی جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۳ (یا حاضر یا ناظر لیس بکفر) صاحب درمختار ج ۱ ص ۱۲۱ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کو یا حاضر یا ناظر کہنا کفر نہیں، اس پر علامہ شامی رقمطراز ہیں قول لیس بکفر فان الحضور بمعنی العلم شامل ما یکون من تجوی عارض الاھور اھم و انظر بمعنی الرویہ الم یعلم بان اللہ ربی قال یعنی یا عالم یا من رائی، بزاز یہ ”لیس بکفر“ کی وجہ یہ ہے کہ یا حاضر یا ناظر میں تاویل ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ ”حضور“ علم کے معنی میں عام طور پر مستعمل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما یکون من تجوی عارض الاھور اھم کوئی سرکشی تین افراد کی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ انکا چہ تھا ہوتا ہے معلوم ہوا کہ کوئی فرد علم الہی سے باہر نہیں ہے اسی طرح یا حاضر یا عالم کے معنی میں ہو گا اور نظر رویت کے معنی میں مستعمل ہے اور رویت اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے قرآن کریم میں ہے۔ الم یعلم بان اللہ ربی لہذا یا حاضر یا عالم یا من برائی کے معنی میں ہوا۔ ۱۲۰

اور یہ معنی قرار پائے گا کیونکہ جب تک کوئی امر قابل انکار اور لائق تردید موجود نہ ہو اس وقت تک انکار اور تردید ممکن ہی نہیں۔

دیکھیے! آج تک کسی نے یہ نہیں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کو رحمن و رحیم کہنا کفر نہیں کیوں؟ اصل اس لئے کہ کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کو رحمن و رحیم کہنا کفر قرار ہی نہیں دیا۔ معلوم ہوا کہ بعض علماء نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا اسی لئے کفر قرار دیا تھا کہ ان دونوں لفظوں کے لغوی معنی اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں لیکن جمہور علماء نے ان کو لغوی معنی سے پھیر کر تاویل کر لی اور تاویل کے بعد حاضر و ناظر کے اطلاق کو اللہ تعالیٰ کے حق میں جائز رکھا۔ اس تحقیق سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بغیر تاویل کے اللہ کو حاضر و ناظر کہنا قطعاً جائز نہیں۔

اس کے بعد یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں حاضر و ناظر کے اطلاق کو کفر و شرک کہتے ہیں یا تو وہ حاضر و ناظر کے معنی نہیں سمجھتے یا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا جیسا سمجھ لیا ہے کہ ایسے الفاظ کو اللہ تعالیٰ کیلئے نامس کرتے ہیں جن کے معنی لغوی صرف بندوں کے لائق ہیں اللہ تعالیٰ کے حق میں ان کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ (تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۸۳ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام!

اللہ تعالیٰ نے علمائے یہود کے احکام الہیہ میں تحریف کرنے کا تذکرہ قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے:

”یاھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتُمون الحق وانتم تعلمون“۔ (آل عمران آیت نمبر ۷۵)

”اے اہل کتاب! کیوں ملاتے ہو حق کو باطل کے ساتھ اور کیوں چھپاتے ہو حق کو حالانکہ تم جانتے ہو“۔

”لمس“ کا معنی ڈھانپ دینا یا کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ غلط ملط کر دینا ہے۔ (مفردات القرآن (مترجم) صفحہ نمبر ۹۵)

علمائے یہودی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات و علامات جو ان کی آسمانی کتابوں کے صفحہ صفحہ پر ثبت تھے چھپا کر دیتے تھے یا اللہ تعالیٰ کے ان احکام میں تحریف کر دیا کرتے تھے جن پر عمل کرنا ان کی طبع نازک پر گراں گزرتھا۔

کتاب اللہ میں علمائے یہود کا تذکرہ کرنے سے مقصود یہ ہے کہ امت مسلمہ اس قسم کی تحریف اور برے افعال سے اپنے دامن کو صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھے تاکہ معاشرہ کی فضا پر امن رہے۔

مگر!

علمائے یہود کی پیروی کرتے ہوئے بعض افراد بزرگان دین (جن کی ولایت عند اللہ یقیناً مسلم ہے) اور دیگر علمائے اہلسنت کی تصانیف سے چند عبارات لئے کر جن کا تعلق شیطانیات سے ہے یا سیاق و سباق چھوڑ کر تحریر یا تقریراً علمائے یہود کے مشن کی ترقی و ترویج، سستی شہرت، مصنف بننے کے دُعم میں اور ملک کی پر امن فضا کو کمزور کرنے کیلئے شب و روز کو شاں ہیں۔

اس میدان میں.....

•	مولوی حق نواز جھنگوی	دیوبندی
•	مولوی محمد اشرف اوکاڑوی	دیوبندی
•	مولوی خالد محمود سیالکوٹی	دیوبندی
•	مولوی سعید احمد قادری	دیوبندی
•	مولوی محمد رمضان اجمالی	دیوبندی
•	مولوی احسان الہی ظہیر	غیر مقلد، وہابی
•	مولوی عبدالرحمن (مصنف گمراہ کن عقائد)	غیر مقلد، وہابی
•	مولوی حبیب الرحمن یزدانی	غیر مقلد، وہابی

کے نام سر فہرست ہیں۔ جنہوں نے ان بد افعال کو اپنی زندگی کا مقصد و حید سمجھ لیا

۱۔ اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق دے۔۔۔۔۔ ورنہ کل جب بروز محشر مالک ارض و سما کے حضور پیش آئے تو..... فقط ہاتھ ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ”تسکین الخواطر“ کو منہٴ شہود پر آئے ہوئے ایک مولوی عرصہ گزر چکا ہے مگر آج تک کسی دیوبندی مکتبہ فکر کے جید عالم کو کتاب ہذا میں کوئی کفر و ترک اور گمراہی و بے دینی کا پہلو نظر نہ آیا..... سبحان اللہ..... آج مولوی سعید دیوبندی کو کفر اور کفران الوہیت میں گستاخی کی بو آ رہی ہے..... اور افسوس صد افسوس ان علمائے دیوبند پر اللہ نے بغیر مطالعہ کئے..... یا جان بوجھ کر ”رضا خانی مذہب“ پر تقاریر لکھ کر اپنی عاقبت خراب کی ہے۔

قارئین کرام!

”تسکین الخواطر“ کی پوری عبارت من و عن نقل کر دی ہے تاکہ آپ علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کے مدعا و مقصد کی تہہ کو پا سکیں۔ عبارت کو غور سے پڑھیں اور انصاف سے بتائیں کہ اس میں کون سی بات گمراہی و بے دینی کی ہے جس کی وجہ سے ”جناب سعید صاحب“ اس قدر سخت پایا اور ہے ہیں..... یعنی اسی مدعا و مقصد کی عبارت ”قلاوی شامی“ میں موجود ہے۔ تو پھر کیا وجہ..... جرم ایک..... سزا مختلف..... سوچ سمجھ کر جواب دیں..... تاکہ آپ کی حق پسندی واضح ہو سکے!

تسکین الخواطر کی عبارت کا لب لباب

”حاضر و ناظر“ دونوں لفظوں کے اصلی و حقیقی معنی اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں۔ بلکہ ان معنی سے اللہ تعالیٰ کا پاک ہونا یقینی امر ہے۔ مگر تاویل کے ساتھ ان الفاظ کا استعمال استہلال باری تعالیٰ پر جائز ہے۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ جو شخص ان الفاظ کو ذات باری تعالیٰ پر استعمال کرے گا وہ کافر ہوگا یا نہیں؟ جب جمہور علماء کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا تو انہوں نے یہ اہلہ کیا کہ چونکہ اس میں تاویل ہو سکتی ہے اس لئے یہ اطلاق کفر نہیں۔ اور تاویل یہی ”حضور“ کو مجازاً، علم کے معنی میں لیا جائے اور ”نظر“ کے مجازی معنی ”رؤیت“ لئے جائیں۔ اس

فتاویٰ شامی کی عبارت

(لٹاؤنی شامی جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ بیروت)

صاحب فتاویٰ شامی علیہ الرحمۃ کے مختصر حالات زندگی

سید محمد امین بن عمر والشیر بابن العابدین، اپنے زمانہ کے علامہ، فہامہ، فقیہ، محدث، محقق، مدق، جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے، علوم سید شیخ سعید حلوی اور شیخ ابراہیم حلوی سے پڑھے اور حدیث و فقہ کی سندیں حاصل کیں۔

۱۲۳۹ھ میں کتاب رد المحتار شرح درالمختار المعروف بہ شامی تصنیف کی جواہری مقبول ہوئی کہ باوجود ضخیم ہونے کے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ علاوہ اس کے رسالہ۔ سل الحسام الہندی النصرۃ مولانا خالد القشندہی۔ رسالہ شفاء العلیل اور مکملہ تصنیف فرمائے۔ اور آپ کے رسالہ ”شفاء العلیل“ پر علامہ طحطاوی وغیرہ فقہانے تقریظیں لکھیں اور اس کی بہت تعریف کی۔ وفات آپ کی ۱۲۶۰ھ سے پہلے کی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کے خلیفہ الصدوق سید محمد علاء الدین نے جو رد المحتار کی چوتھی جلد ۱۰۰۰ صفر المظفر ۱۲۶۰ھ کو اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ تو اس

[illegible]

فتاویٰ شامی (رد المحتار) جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۰۷ کا ٹکس

• ثم جعلناكم خلائف في الارض من بعدهم لننظر كيف تعملون۔

(سورہ یونس آیت نمبر ۱۴)

ترجمہ: ”پھر ان کے بعد ہم نے زمین میں تم کو (ان کا) جانشین بنایا تاکہ ہم ظاہر فرمائیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔“ (البیان)

• امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لینظر: ای لیقع منکم ماتستحقون به الثواب والعقاب، ولم یزل یعلمہ غیا و قبل: یعاملکم معاملة المختبر اظہار اللعدل و قبل النظر اجمع الی الرسل ای لینظر رسلنا و اولیائنا کیف اعمالکم۔

(تفسیر قرطبی صفحہ نمبر ۳۱۸ جلد ۸ مطبوعہ بدست)

• محشی تفسیر جلالین فرماتے ہیں:

قوله لنظر كيف تعملون: ای لیظهر متعلق علمناو نعالمهم معاملة من ينظرو فی الکلام استعارة تمثيلية حيث شبه حال العباد مع ربهم بحال رعيته مع سلطانها فی امهالهم لینظر ماذا تفعل الخ۔

(تفسیر جلالین صفحہ نمبر ۱۵۱ احادیث نمبر ۱۵ مطبوعہ کراچی)

تاکہ ہمارے علم کا متعلق ظاہر ہو اور ان کے ساتھ دیکھنے والے والا معاملہ کریں۔ اس جگہ استعارہ تمثیلیہ ہے جیسا کہ حاکم رعایا کو مہلت دیتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ الشہید کے معنی: حاضر، واپسی میں امین، جس کے علم سے کوئی شئی پوشیدہ نہ ہو (المنہج) بصیر کے معنی: دانایا۔ (المنہج)

حقیقت یہ ہے کہ اگر فطرت سلیم اور عقل مستقیم رکھنے والا حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی پوری عبارت کو غور سے پڑھیں تو یہ اعتراض واقع ہو سکتا ہی نہیں مگر ”رضا خانی مذہب“ کے مؤلف اور اس کے مؤیدین کے مبلغ علم و عقل کا بھانڈا کس طرح چورا ہے میں پھوٹا، ”الشہید“ کا معنی جو خدا تعالیٰ کے شایان شان ہے وہ یہ ہے کہ ”جس کے علم سے کوئی شئی پوشیدہ نہ ہو۔“ اس طرح ”بصیر“ کا معنی ”دانا“ غور طلب امر یہ ہے کہ اگر شہید کا معنی حاضر اور بصیر

الاولیٰ امر ای ہے تو شہید اور بصیر کی بجائے اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر اور ناظر کے الفاظ قرآن کریم میں کون آئے؟ الحمد للہ! اس سے بھی علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے دعویٰ کی تائید اظہار من الحسن ہے اور اگر ذرا تدبر و تامل سے کام لیا ہوتا تو ”مؤلف رضا خانی مذہب“ کو ذکر کردہ آیات و احادیث کے معنی دریافت کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی کیونکہ حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف طور پر لکھ دیا ہے کہ حاضر بمعنی عالم اور ناظر بمعنی من یرئی کی تاویل سے مستعمل ہوتا ہے ایسی کی تائید امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں۔

”تسکین الخواطر“ کی دوسری عبارت

اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ جب وہ کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہے تو وہ اس کی سب اور بصیر ہو جاتا ہے۔ (الحدیث) (وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی صفت سمع و بصیر کا مظہر بن جاتا ہے) اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو جنہیں وہ چاہتا ہے ان میں اپنی کل صفات جمع کر دیتا ہے اور کبھی بعض صفات عطا فرماتا ہے اور درجہ بدرجہ تھوڑی تھوڑی صفات عطا فرماتا رہتا ہے۔ (تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۲۹ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام!

مندرجہ بالا عبارت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ کی مشہور تصنیف ”الایوانیت والجوہر“ سے نقل فرمائی ہے۔ علامہ شعرانی کا سن وفات ۹۷۳ھ ہے تقریباً پانچ صدی سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے اور آج تک کسی جید عالم نے عبارت مذکورہ اور صاحب عبارت پر جرح و تنقید نہیں کی۔ مگر آج پندرہویں صدی میں صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا مفلوج اعقل، ”مصنف رضا خانی مذہب“ مذکورہ عبارت کے نقل پر کچھ اچھا ل رہا ہے۔

لغوف خدا..... نہ عاقبت کا اندیشہ۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اہل علم کے نزدیک لفظ ”کل“ عام مخصوص بھی ہوتا ہے۔

جیسا کہ حاشیہ مشکوٰۃ پر مثنوی نے حدیث "کل بدعة ضلالة" کے تحت رقم فرمایا ہے
 "وقول کل بدعة ضلالة" عام مخصوص۔ (حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۷ مطبوعہ کراچی)

مولوی شجاع الدین قمر سید ہاروی دیوبندی مولوی حسین احمد ٹانوی کے متعلق لکھتے ہیں

فکر تاریخ جو کی غیب سے آئی یہ ندا

شیخ کل بندۂ حق ہائے حسین احمد

(۱۳۷۷ھ)

(الجمیعہ دہلی، شیخ الاسلام خیر صفحہ نمبر ۳۶۰ شریعتیہ مدنیہ کو جرائد ۱۱)

اس شعر میں بھی لفظ کل "عام مخصوص" ہے کیونکہ مولوی حسین احمد مدنی طائفہ دیوبندیہ کے شیخ ہیں نہ کہ تمام افراد عالم کے۔

مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہروی مولوی نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں۔

جنہوں نے اپنے ۶۰ سالہ دور کی حدیث کی وجہ سے "شیخ الکل" کا لقب حاصل کیا۔

(تراجم علمائے حدیث صفحہ نمبر ۱۳۶ مطبوعہ ۱۹۲۸ء)

اس عبارت میں بھی لفظ "کل" "عام مخصوص" ہے کیونکہ مولوی نذیر حسین دہلوی

فرقہ دہائیہ غیر مقلدین کے شیخ ہیں نہ کہ تمام افراد عالم کے۔

مذکورہ عبارت کا مقصد یہ ہے کہ کل صفات باری تعالیٰ جن کا مظہر ہوتا بندہ کے حق

میں شرعاً و عقلاً ممکن ہے ان سے اپنے بعض بندوں کو نوازتا ہے۔ جیسا کہ خود "صاحب تسکین الخواطر" نے عبارت مذکورہ کے تحت حاشیہ میں باری طور پر تحریر فرمایا ہے۔

"لفظ کل سے وہ کل صفات مراد ہیں۔ جن کا مظہر ہوتا بندہ کے حق میں شرعاً و عقلاً

ممکن ہے۔" (تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۲۹)

اگر

"مصنف رضا خانی مذہب" اس عبارت (جو کہ اس نے نقل کی ہے) کے بعد

والے جملے بھی نقل کر دیتا تو تمام شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا۔

(۱۷۵)

وقول کل بدعة ضلالة عام مخصوص۔ (حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۷ مطبوعہ کراچی)
 مولوی شجاع الدین قمر سید ہاروی دیوبندی مولوی حسین احمد ٹانوی کے متعلق لکھتے ہیں
 فکر تاریخ جو کی غیب سے آئی یہ ندا
 شیخ کل بندۂ حق ہائے حسین احمد
 (۱۳۷۷ھ)
 (الجمیعہ دہلی، شیخ الاسلام خیر صفحہ نمبر ۳۶۰ شریعتیہ مدنیہ کو جرائد ۱۱)
 اس شعر میں بھی لفظ کل "عام مخصوص" ہے کیونکہ مولوی حسین احمد مدنی طائفہ دیوبندیہ کے شیخ ہیں نہ کہ تمام افراد عالم کے۔
 مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہروی مولوی نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں۔
 جنہوں نے اپنے ۶۰ سالہ دور کی حدیث کی وجہ سے "شیخ الکل" کا لقب حاصل کیا۔
 (تراجم علمائے حدیث صفحہ نمبر ۱۳۶ مطبوعہ ۱۹۲۸ء)
 اس عبارت میں بھی لفظ "کل" "عام مخصوص" ہے کیونکہ مولوی نذیر حسین دہلوی
 فرقہ دہائیہ غیر مقلدین کے شیخ ہیں نہ کہ تمام افراد عالم کے۔
 مذکورہ عبارت کا مقصد یہ ہے کہ کل صفات باری تعالیٰ جن کا مظہر ہوتا بندہ کے حق
 میں شرعاً و عقلاً ممکن ہے ان سے اپنے بعض بندوں کو نوازتا ہے۔ جیسا کہ خود "صاحب تسکین
 الخواطر" نے عبارت مذکورہ کے تحت حاشیہ میں باری طور پر تحریر فرمایا ہے۔
 "لفظ کل سے وہ کل صفات مراد ہیں۔ جن کا مظہر ہوتا بندہ کے حق میں شرعاً و عقلاً
 ممکن ہے۔" (تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۲۹)
 اگر
 "مصنف رضا خانی مذہب" اس عبارت (جو کہ اس نے نقل کی ہے) کے بعد
 والے جملے بھی نقل کر دیتا تو تمام شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا۔

البراقیت الجواب جلد اول صفحہ نمبر ۲۵ کا کس

عبادت یہ ہے: "اور کبھی بعض صفات عطا فرماتا ہے اور درجہ بدرجہ تھوڑی تھوڑی صفات عطا فرماتا رہتا ہے۔" (تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۲۹)

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ کل صفات الہیہ جن کا مظہر ہونا بندہ کے حق میں شرعاً و عقلاً ممکن ہے کہ کسی کو ایک کسی کو دو اور کسی کو تمام صفات عطا فرمادیتا ہے اور کسی کو درجہ بدرجہ عطا فرماتا رہتا ہے۔ علامہ عبد الوہاب شعرانی کا مختصر ذکر خیر

عبد الوہاب تام، ابوالمواہب کنیت ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔

عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ الانصاری الشافعی المصری اشعرانی ۸۹۹ھ میں ساقیہ ابی شعرہ میں (جو کہ مصر کے اطراف میں ایک مقام ہے) پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ساقیہ ابی شعرہ میں پائی۔ سات برس کی عمر میں انہوں نے قرآن مجید حفظ کیا اور اجرومیہ وغیرہ یاد کر لیں۔ بارہ برس کی عمر میں مصر آئے اور جامع عمری میں ٹھہرے، یہیں منہاج، الفیہ، توحیح، تلخیص، شاطبیہ، قواعد ابن ہشام اور کتاب الروض (باب القضاء تک) یاد کیں اور پھر اپنے استادوں کو سنا کیں۔

شیخ امین الدین امام جامع عمری سے فن قرآن کی تحصیل کی۔ مشہور فقیہ و محدث شیخ شمس الدین دواغلی، نور الدین محلی، نور الدین جارچی، ملا علی عجمی، علی قسطلانی، علامہ شمونی، شیخ الاسلام قاضی زکریا الانصاری، شمس الدین ربلی سے تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہ پڑھی، پھر حدیث سے شغف ہوا اور اکابر شیوخ سے جن کی تعداد دو سو (۲۰۰) سے کم نہیں۔ حدیثوں کا سماع کیا۔ بعد ازاں تصوف کی طرف میلان ہوا تو شیخ خواص، شیخ محمد حنفی، شیخ محمد شتادی جو اس زمانہ کے نہایت بلند پایہ صوفیاء میں سے تھے، اس فن کی تکمیل کی۔ شیخ زیادوی نے اپنے سفرنامہ میں بصرحت لکھا ہے:

واخذ الطريق عن محو مایہ شیخ

انہوں نے تصوف کی تعلیم سو سے زائد شیوخ سے حاصل کی۔

شیخ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہدہ اس طرح سے کیا کہ کئی برس تک مطلق نہیں کھاتے۔ صحت میں ایک رسی باندھ لی تھی خلوت میں اسے گردن میں ڈال لیتے تھے تاکہ گردن کھینچ کر کئی دن تک برابر کچھ نہ کھاتے اور مسلسل روزے رکھتے تھے۔ بس چند اوقیہ روٹی کے ٹکڑوں پر افطار کرتے تھے۔ کھال کی ٹوپی اوڑھتے تھے اور پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے۔ اخلاق و عادات گلزار کردار میں موصوف اپنے شیوخ کا نمونہ تھے۔ اور مرتے دم تک ان ہی کے طریقہ عمل پر رہے۔

ان کی خانقاہ میں عشاء کے بعد سے مجلس ذکر کا آغاز ہوتا تو فجر تک یہ مجلس قائم رہتی علی شب جمعہ میں موصوف پوری رات درود شریف پڑھتے رہتے۔ ان کی خانقاہ میں طالبانِ رطائے الہی کی تربیت ہوتی تھی۔ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ تازنگی ارشاد و تبلیغ، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ حاسدوں نے ان کو بدنام کرنے کیلئے ان کی تصانیف میں خلاف شرع باتوں کا اضافہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے کچھ خلقت شارب ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے حاسدین کو رسوا اور ذلیل کیا اور ان کی قبولیت میں مزید اضافہ ہوا۔ ۹۷۳ھ سے زائد مشہور تصانیف یادگار ہوئیں۔ ۹۷۳ھ میں انتقال ہوا اور اپنی خانقاہ میں دفن ہوئے۔

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی و روحانی مقام

علامہ عبد الرؤف مناوی طبقات میں لکھتے ہیں:

ہمارے شیخ امام، عامل، عابد، زاہد، فقیہ، محدث، اصولی، صوفی اور سالک کی تربیت کرنے والے تھے۔ فقیہ انظر اور صوفی مشرب بزرگ تھے۔ موصوف سنت کے بڑے پابند تھے۔ ورع و تقویٰ میں مبالغہ کرتے تھے۔ اپنے اوقات کو تصنیف و تالیف، عبادت و ریاضت اور درس و تدریس اور سلوک کی تعلیم میں تقسیم کر رکھا تھا۔

علامہ نجم الدین غزی لکھتے ہیں:

اللہ کی ان پر رحمت ہو، وہ علم، تصوف اور تالیف میں اللہ تعالیٰ کی نشانیں میں سے

تھے۔ ان کی تمام کتابیں مفید ہیں۔ اور ان کی تالیف اس امر پر شاہد ہیں کہ موصوف کی بہت سے علماء اولیاء اور صلحاء سے صحبتیں رہی ہیں۔ (الکواکب السائرہ جلد ۳ صفحہ نمبر ۱۷۷)

شیخ ابو العباس احمد بن مبارک ملطی نے موصوف کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

سیدنا الامام ولی العلماء عالم الاولیاء و مرئی السالکین و لایقہ الائمة العارفین المہدین۔

شیخ زیاد دی اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں:

وہ اکثر مذہب مریضہ اور غیر مریضہ کی تمام دلیلوں سے آگاہ تھے۔ اور اپنی غیر معمولی یادداشت اور کثرت مطلوبات کی بنا پر ان میں سے ہر مذہب کے علم استنباط سے واقف تھے۔ اس موضوع پر ان کی تالیفات پانچ ضخیم جلدوں میں بکھیلی ہوئی ہیں۔ اور اکثر دو جلدوں میں ہیں (فہرست المہارس جلد ۲)

حافظ سید عبدالحی الکتانی فہرست المہارس میں لکھتے ہیں:

وہ عام طور پر قاضی زکریا، حافظ سیوطی اور کمال الدین طویل قادری اور قلعہ بوری سے اور اس طبقہ سے جو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ کے اصحاب پر مشتمل ہے روایت کرتے ہیں نیز قسطلانی سے بھی راوی ہیں۔ ان کی فہرست چھپ چکی ہے۔ جس میں اپنی روایات کو بروایت سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جمع کیا ہے۔ (فہرست المہارس جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۰۷)

تاثرات علمائے دیوبند

مولوی انور شاہ کشمیری

امام شعرانی نے عالم بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صحیح بخاری پڑھی۔

(فیض الباری جلد اول صفحہ نمبر ۲۰۴)

مولوی اشرف علی تھانوی

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے قطب تھے۔

(حاشیہ الدر المنثور جلد اول صفحہ نمبر ۱۲ مطبوعہ مکتبہ مائتہ و ۸۰)

امام شعرانی اجلہ محققین سے ہیں۔ (المختار لمرئی التھانوی صفحہ نمبر ۹۷)

مولوی محمد جالندھری ملتانی

”صوفیاء کرام کے اقوال سے تقلید کا ثبوت“ کے تحت لکھتے ہیں:

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا ارشاد ہے۔

(خیر المعقید صفحہ نمبر ۱۸ مطبوعہ مکتبہ ۱۳۷۱ھ)

مولوی سرفراز گلکھرووی گوجرانوالہ

شعرانی امام ہیں۔ (تسکین الصدور صفحہ نمبر ۱۹۷)

مولوی محمد حسن ولد مقصود میاں

امام شعرانی دسویں صدی ہجری کے اکابر علماء اعظم صوفیاء میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ کا پورا نام ابوالموہب عبدالوہاب بن احمد شعرانی تھا۔ آپ کا وصال بمقام قاہرہ ۱۱۱۰ھ میں ہوا۔ جہاں آپ بڑی مدت سے مقیم تھے۔ آپ کا مرثیہ اہل علم اور اہل عرفان کی نظر میں کافی بلند تھا۔ آپ کافی مقبول معترف تھے۔ آپ کی علم تصوف، علم فقہ، علم نحو وغیرہ پر متعدد تصانیف ہیں۔ اور تمام تصانیف اہل علم اور اہل عرفان میں مقبول ہیں۔ (انوار قدسیہ مطبوعہ کراچی ۱۳۸۵ھ)

”انوار قدسیہ“ کے سرورق پر یوں لکھتے ہیں:

سراج السالکین، قدوة الفقہاء والمجد شین، غوث صدیقی، قطب ربانی، امام

عبدالوہاب شعرانی نور اللہ مرقدہ وجعل الجنة مثواه۔

مولوی محمد عبدالحلیم چشتی فاضل دیوبند

علامہ شعرانی سنت کے بڑے پابند تھے۔ ورع و تقویٰ میں مبالغہ کرتے تھے۔ اپنے احکامات کو تصنیف و تالیف، عبادت و ریاضت اور درس و تدریس اور سلوک کی تعلیم میں تقسیم کر رکھا

کتابوں کا بہت مطالعہ کیا۔ اللہ کی ان پر رحمت ہو۔ وہ علم تصوف اور تالیف میں اللہ

لقطب الربانی و الموفق الصدقانی سید عبدالوہاب الشعرانی رح

علامہ امام شعرانی دسویں صدی ہجری کے اکابر علماء اعظم صوفیہ میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپکا ہورا نام ابوالوہاب عبدالوہاب بن احمد شعرانی تھا۔ آپکا وصال بمقام قاهرہ ہوا جہاں آپ بڑی مدت سے مقیم تھے آپکا مرتبہ اہل علم اور اہل عرفان کی نظر میں کافی بلند تھا آپ ابوالحسن الشاذلی کے سلسلہ شاذلیہ سے منسلک تھے۔ آپ ہی سے تصوف کا نیا سلسلہ شعرادیہ وجود میں آیا۔ آپ کافی مقبول مصنف تھے۔ آپ کی علم تصوف علم فقہ، علم نحو وغیرہ پر متعدد تصانیف ہیں اور تمام تصانیف اہل علم و اہل عرفان میں مقبول ہیں۔

آپکی تصانیف میں سے ایک اہم تصنیف 'انوار فلسفہ' اردو ترجمہ فی آداب العبودیتہ جو کافی عرصہ سے ناہید تھی ہم نے شائع کی ہے جو کہ اس وقت آپکے ہاتھ میں ہے اس کتاب سے اہل علم حضرات خاص کر تصوف سے دلچسپی رکھنے والے متفیض ہونگے

محمد حسن ولد مقصود میاں مولوی

۱۵ شعبان ۱۴۸۵ھ

ٹائٹل پرنٹ :-

مرکٹ ٹائٹل پرنٹنگ پریس کراچی

ہمال کی لٹریچر میں سے تھے۔ ان کی تمام کتابیں مفید ہیں اور ان کی تالیفات اس امر کی شاہد ہیں کہ مصوف کی بہت سے علماء، اولیاء اور صلحاء سے صحبتیں رہی ہیں۔ انہوں نے تصوف کی تعلیم دی (۱۰۰) سے زائد شیوخ سے حاصل کی۔ (فوائد جامعہ برعبدالوہاب صدیق نمبر ۲۳۹، ۲۳۸ مطبوعہ کراچی)

مولوی امین الحق دیوبندی لکھتے ہیں:

شیخ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام فرمایا ہے کہ میں مصر میں ہوتے ہوئے (مدینہ میں) بطور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس طرح گفتگو کرتا ہوں جیسے کوئی اپنے ہم مجلس سے بات کرتا ہے۔ جس کو یہ حال و ذوق حاصل نہیں ہے وہ اس قسم کی گفتگو اور مشاہدہ کا انکار کرتا ہے۔" (لغات المعنی صفحہ ۱۳۲) ("فوائد الدین" لاہور، ۲۸ جون ۱۹۶۲ء)

مولوی عبدالحق چوہان دیوبندی لکھتے ہیں:

مجدد شہیر، عالم و عارف، کامل حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ۔

(سلسلہ مطبوعات مکتبہ معادینہ بنگالہ صفحہ نمبر ۱۷)

مفتی عیسیٰ احمد قحطانی

امام شعرانی شافعی مذہب کے بڑے بزرگ عالم ہیں۔ نہایت معتبر عالم ہیں۔

(بحوالہ مقام رسول صفحہ نمبر ۵۸ طبع سوم ۱۹۸۸ء)

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

علامہ شعرانی علمائے اہلسنت و جماعت میں سے ہیں۔

(بحوالہ مقام رسول صفحہ نمبر ۵۸ طبع سوم ۱۹۸۸ء)

عبداللہ عبدالرشید سلفی (غیر مقلد) فاضل مدینہ یونیورسٹی

الشیخ ابوالوہاب عبدالوہاب بن علی بن احمد بن موسیٰ الانصاری الشافعی المصری الشعرانی وقیل الشراوی تولد بمصر سنۃ ۸۹۹ھ وتوفی ۹۷۳ھ کان العاقل العابد الزاہد الفقیہ المحدث السونی الاصولی اخذ عن القاضی زکریا والشمس الرملی واخذ الطریق عن حمو لمیہ شیخ وطالع

الکتب مطالعہ کثیرہ وکان رحمۃ اللہ تعالیٰ من آیات اللہ فی العلم والتصوف والرفیق ولہ مصنفات
عديدة شہيرة بلغت وقد ولت کثیر علی انما جمع کثیر من العلماء والاولیاء والصالحین اطلع علی سائر
اولیہ الحمد ایہ غالباً المستعملہ والحمد رستہ وعلیہ السلام کل مذہب منها لکثرة محفوظاتہ۔

(المجلد النافع مع التعليقات السالمة صفحہ نمبر ۶۲ مطبوعہ مکتبۃ ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء)

مولوی محمد اشرف سندھو (غیر مقلد)

علامہ شعرانی نانویں صدی ہجری کے مشاہیر میں سے ہیں۔ (تاریخ التعلیق صفحہ نمبر ۱۱۵)

مولوی محمد ابراہیم میریہ لکھنوی (غیر مقلد)

مجھنا بکار کو ان سے کمال حسن عقیدت ہے۔ میں نے ان کی کتب سے سلوک و فروع
کے متعلق بہت فیض حاصل کیا۔ مصر میں میں نے ان کی مسجد میں نماز مغرب ادا کی۔ اور ان کی
مرقد منور کی زیارت کی اور قاضی پڑھی۔ (تاریخ الامم و الرجال صفحہ نمبر ۱۳۶ طبع لاہور ۲۰۰۰ء)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

علامہ شعرانی عالم، محدث، صوفی، صاحب کرامات کثیرہ تالیفات نفیسہ، تبع سنت،
مجتنب عن البدع، جامع بین الشریعہ والطریقہ تھے۔ (تاج مکمل)
امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے
حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کے علم کے مدارج سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اس نے بعض کو
اپنے علم کا اثر عطا فرمایا ہے اور بعض کو اپنے علم سے ایک حصہ دیا ہے۔ اور بعض سے تمام پردے
اٹھا دیئے ہیں۔ (جو علم انسان کیلئے شرعاً و عقلاً محال ہے) یہاں تک وہ دیکھتا، سنتا، جانتا اور کلام
کرتا ہے اور زمین و آسمان کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں۔ (تکربات غزالی صفحہ نمبر ۲۵ مطبوعہ لاہور)

رسالہ اثبات السماع کی عبارات

• اور سننا غنا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے خلفاء راشدین نے صحابہ کبارہ

انصار بعین رضوان اللہ علیہم اجمعین، ائمہ اثنا عشرہ نے چار سو چالیس مشائخ کبار نے دو
ہزار اولیاء اللہ نے ایک سو بیس فقہانے ایک ہزار علماء نے اور لاکھوں کی تعداد میں عامۃ المسلمین
نے یہاں کہہ کر ہمارے ہاں یہی نے اپنی تصنیف ”جواز السماع“ میں نقل کیا ہے۔

• الحمد للہ! احادیث سے ثابت ہوا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
مسئلہ نہیں اور آپ کے چاروں خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے باجے کے ساتھ غنا
کی آپ کے دیگر صحابہ انصار و مہاجرین نے بھی اسی طرح حضور اور آپ کے خلفاء کی اتباع کی
اور طاعتی، اس کے بعد جو شخص غنا کو حرام کہے گا۔ وہ اس آیت کا مصداق ہوگا ویتبع غیر
سبل المؤمنین فاولئہ ماتولئہ ونصلہ جہنم۔ (آلۃ)

مسئلہ غنا میں اہلسنت و جماعت کا موقف

• علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۲۸ھ) فرماتے ہیں:

”جو غنا نفس کو حرکت دیتا ہے اور اسے ہوا و ہوس اور فسق و فجور پر ابھرتے کرتا ہے اس
”مکافہ“ جس میں عورتوں کے حسن و جمال کا بیان ہو، جس میں شراب و دیگر محرمات کی تحریف
اور اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں بالاحقاق کہ وہ مذموم ہے لیکن وہ غنا جو اس قسم کی
لذتوں سے پاک ہو، اس کا قلیل وقت کیلئے خوشی کے مواقع پر سننا جائز ہے۔ مثلاً شادی اور عید
الہجرہ یا مشقت طلب کاموں پر جوش دلانے کیلئے۔“

(الجامع لا حکام القرآن للقرطبی صفحہ ۵۵ جز ۱۳ مطبوعہ بیروت)

• قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۵ھ) فرماتے ہیں:

صوفیاء کرام نے اپنے سماع کیلئے چند شرطیں مقرر کی ہیں:

• سننے والے کا دل ذکر الہی سے مطمئن ہو، اس کی یاد میں متفرق ہو، کسی غیر کی طرف
الغیہ نہ ہو، حدیث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو ”تکلیف وقت“ اور آپ کے بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ
اللہ علیہ آپ کو ”علم الہدی“ فرماتے تھے۔ آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حاتمہ میں سب سے فائق ہیں
(المجلد ۱۱ صفحہ ۱۸۹ طبع اول ۱۹۳۸ء، از امام خان نوشہروی)

النفات نہ ہو۔

۲۔ گانے والا محل شہوت نہ ہو یعنی عورت یا نوخیز لڑکا نہ ہو۔

۳۔ محفل سماع اغیار سے خالی ہو۔

۴۔ نماز اور دیگر عبادات کی ادائیگی کا وقت بھی نہ ہو۔

جب یہ شرائط پائی جائیں تو سماع جائز بلکہ مستحب ہے کیونکہ سماع کی یہ تاثیر ہے کہ دل میں محبت کا جو جذبہ خفہ اور پنہاں ہوتا ہے سماع اس محبت کی آگ کو بھڑکا دیتا ہے۔ جن لوگوں کے دل میں عورتوں کا عشق سلایا ہوتا ہے ان کیلئے سماع حرام ہے کیونکہ وہ نفس کو برائی بھڑکاتا ہے۔ لیکن جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت خیمہ زن ہوتی ہے۔ سماع ان کے ذوق و شوق میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔ ان کیلئے سماع مستحب ہے۔

قرآن کریم میں ”لہو الحدیث“ کو حرام کہا گیا ہے۔ اور صوفیاء کا سماع ”لہو الحدیث“ کے زمرہ میں نہیں ہے۔ وہ احادیث جن سے غنا کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ وہ بھی مخصوص بالبعض ہیں۔ کیونکہ ایسی احادیث بھی ہیں۔ جن سے غنا کا مباح اور جائز ہونا ثابت ہوتا ہے۔ دونوں قسم کی احادیث میں ہم تطبیق اس طرح کریں گے کہ جو غنا فسق و فجور کا محرک ہو وہ حرام ہے اور جو یاد الہی کی آگ بھڑکا دے وہ جائز ہے۔

شرح کافی میں ہے کہ اچھی طرح جان لو کہ ہمارے علماء کرام کے نزدیک وہ سماع مکروہ ہے جو لہو اور گناہ کا باعث ہو، فاسقوں کا مجمع ہو، جو تارک الصلوٰۃ ہوں اور قرآن کریم کی تلاوت سے غافل ہوں۔ لیکن جس سماع سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مطلوب ہو، وہ محمود ہے۔ مذموم نہیں۔ علامہ ابوالقاسم بن محمد بن عبداللہ دمشقی نے شرح المیزووی میں اسی مسئلہ کے متعلق اپنی یہی رائے ظاہر کی ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”السماع ایستجلب الرحمة من الکرم“۔

”سماع اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جاذب ہے“۔ (تفسیر مظہری صفحہ نمبر ۲۳۸ مطبوعہ انڈیا)

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سماع کے آداب کی شرطیں یہ ہیں:

۱۔ کہ جب تک اس کی ضرورت نہ ہو نہ کرے۔ اور اس کو اپنی عادت نہ بنالے۔

۲۔ دیر دیر سے سماع کیا کرے تاکہ اس کی عظمت دل میں بیٹھ جائے۔

۳۔ اور چاہئے کہ جب تم سماع کرو تمہارا پیچ اس جگہ موجود ہو۔

۴۔ سماع کا مکان عام لوگوں سے خالی ہو۔

۵۔ قوال محترم باشرع ہوں۔

۶۔ دل دنیا کے دھندلوں سے خالی اور طہیجت لہو و لعب سے متنفر ہو۔

۷۔ جب تک سماع کی قوت پیدا نہ ہو ضروری نہیں کہ تم اس میں مبالغہ کرو۔ جب قوت

زیادہ ہو جائے تو ضروری نہیں کہ اسے اپنے سے ہٹا دو اور قوت کے تابع رہو، جس بات کا وہ

تقاضا کرتے اگر ہلا دے تو ہلو۔ (ارشادات مجمع بخش صفحہ نمبر ۱۰۲ تا ۱۰۳ مطبوعہ لاہور)

• عوارف المعارف میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں:

سماع حلال بھی ہے اور حرام بھی..... لہذا جس نے اسے نفسانیت اور شہوت پرستی کی

گاہ سے سنا اس کیلئے حرام ہے۔ (عوارف المعارف صفحہ نمبر ۲۳۵)

• علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(حدیث) میں جو ”تقنی“ حرام ہے۔ اس میں الف لام عہد کا ہے۔ اور اس سے

مخصوص و معین غنا مراد ہے۔ جو علت مٹالٹ و موجب غواہت ہے جیسا کہ طوائف کا گانا یا اس

کی مانند لہو و لعب کے طور پر خواہشات نفسانیہ کو ہیجان میں لانے والے گانے۔ پس اس روایت

میں بھی مطلق غنا کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ (اثبات السماع صفحہ نمبر ۹۹ مطبوعہ لبنان ۱۳۹۳ھ)

• کتاب عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی درمختصاً مکتوبہ تصوف سنی کتاب ہے بہتر از عوارف نیست۔

(تحقیق و تعلیق کتب شاد ولی اللہ دہلوی صفحہ نمبر ۲۷ مطبوعہ لاہور از مولوی محمد عطاء اللہ طیف بھوجانی (غیر مقلد)

علمائے دیوبند کا فیصلہ

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

کہ سماع فی انفسہ اہل کیلئے جائز ہے۔ (الفتح صفحہ ۳۰ طبع کراچی)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

یہ ہر سہ الفاظ (سماع اور غنا اور راگ) ایک معنی رکھتے ہیں۔ بلا مزامیر راگ کا سننا جائز ہے۔ اگر گانے والا محل فساد ہو اور وہ مضمون راگ کا خلاف شرع نہ ہو اور موافق موسیقی کے ہونا کچھ حرج نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۵۵۵ مطبوعہ لاہور)

احادیث مبارکہ

• روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لڑکی انصاری کی قربت والی کا نکاح کیا۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے۔ فرمایا اتم نے اس عورت کو بھیج دیا۔ انہوں نے کہا۔ ہاں! فرمایا حضرت نے کیا تم نے اس کے ہمراہ کسی گانے والی کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہیں۔ پس حضرت نے فرمایا کہ تحقیق انصاری ایک ایسی قوم ہے کہ جن کی عادت غزل گانا ہے پس اگر تم اس کے ساتھ ایسے کو بھیجے، کہ جو گاتا کہ ہم تمہارے پاس آئے ہیں، پس اللہ ہم کو اور تم کو سلامت رکھے۔ تو بہتر ہوتا۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۲۷ مطبوعہ کراچی)

• حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں قرظہ ابن کعب اور ابو مسعود انصاری پر ایک نکاح میں داخل ہوا۔ اور اچانک وہاں لڑکیاں گاتی تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں صاحبو اور اے اہل بدر! یہ تمہارے پاس غنا کیا جاتا ہے۔ پس ان دونوں نے فرمایا۔ اگر تم پسند کرتے ہو تو پیٹھ کر ہمارے ساتھ سنو اور اگر نہ سنو! ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۹۰۰، مسند احمد صفحہ ۳۹۱ جلد ۳، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث ۲۵۱۳، مجمع الزوائد صفحہ ۲۹۲ جلد ۳، المعجم الاوسط رقم الحدیث ۶۱۹۳۔ (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

ہاں ہے ہو جانا تو چلے جاؤ کیونکہ ہمیں لہو کی شادی کے موقع پر رخصت دی گئی ہے۔ اس کو نسائی نے روایت کیا۔ ابھی (مشکوٰۃ شریف باب النکاح صفحہ نمبر ۲۷ مطبوعہ کراچی)

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اس حالت میں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو لڑکیاں ایام تشریق میں دف بجاتی تھیں اور ہاتھ مارتی تھیں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے اس منقولہ کے ساتھ غنا کرتی تھیں کہ جس کو انصار یوم بعاث (یعنی خزرج اور اوس کے قبیلہ کی لڑائی کا دن) میں ایک دوسرے کو کہتے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کپڑے میں لپیٹے ہوئے تھے۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا۔ اس پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے منہ کو کھولا اور فرمایا اے ابوبکر! ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ ایام عید ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہر قوم کیلئے عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ اس کو بخاری اور مسلم نے متفق روایت کیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۱۲۲ مطبوعہ کراچی)

• حضرت عمرو بن الشریح سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار تھا سرکار نے مجھ سے فرمایا کیا تجھے امیہ بن ابی صلت کے کچھ اشعار یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں حضور یاد ہیں۔ فرمایا کہ پڑھو میں نے ایک شعر پڑھا حضور نے فرمایا اور پڑھو اور پڑھو یہاں تک کہ میں نے سو شعر پڑھے۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۲۰۹)

• رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو انصاری لڑکیاں فرح و مسرت سے تمنا کرتی تھیں اور یہ شعر گاتی تھیں۔

۱۔ بخاری رقم الحدیث ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی تالیف

”حیات مولانا احمد رضا بریلوی“

کی ایک عبارت پر اعتراض اور اس کا جواب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ، امام احمد رضا بریلوی کے شعر و ادب پر تبصرہ کرتے

ہوئے لکھتے ہیں:

”مولانا بریلوی ماہر فقیہ و مفتی اور مبلغ ہونے کے علاوہ شعر و ادب میں بھی استادانِ وقت سے پیچھے نظر نہیں آتے۔ ان کی نثری تخلیقات میں بعض محققانہ ہیں۔ بعض متصوفانہ، بعض فلسفیانہ، بعض عارفانہ، بعض ادبیانہ اور بعض سہل ممتنع کا اعلیٰ نمونہ معلوم ہوتی ہیں۔ نہ صرف اردو فارسی بلکہ عربی میں بھی ان کی فصاحت و بلاغت کا یہی عالم ہے۔ علمائے حرمین نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ امام مسجد حرام کے والد ماجد، عالم جلیل شیخ احمد ابوالخیر میرداد کی تحریر فرماتے ہیں۔“

”الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فاني لم له مثله في العلم

والفصاحة“۔

ترجمہ: ”مولانا بریلوی جیسے شیخ کے وجود پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں بے شک میں نے علم اور

لغات میں ان جیسا نہیں دیکھا“۔

نثری تخلیقات کے علاوہ مولانا بریلوی کی شعری تخلیقات بھی بلند پایہ ہیں۔ سخنوروں اور علم شناسوں نے ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (سابق صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد سندھ) اپنے ایک فاضلانہ مقالے میں مولانا بریلوی کے فضل و کمال اور شعر و ادب میں ان کے مقام کا تعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ اپنے دور کے بے مثل علماء میں شمار ہوتے ہیں۔“

میں بھی ان کا لوہا ماننا پڑتا ہے۔ اگر صرف محاورات، مصطلحات، ضرب الامثال اور بیان و بدیع سے تمام الفاظ انکی جماعت تصانیف سے یکجا کر لئے جائیں تو ایک ضخیم لغت تیار ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے کہنہ مشفق شاعر و ادیب کا لیداس گیتا نے مولانا بریلوی کے فاران کمال پر اکتفا پر خیال کرتے ہوئے لکھا ہے:

اسلامی دنیا میں ان کے مقام بلند سے قطع نظر، ان کی شاعری بھی اس درجہ کی ہے کہ انیسویں صدی کے ساتھ میں برابر مقام دیا جائے۔

..... ذرا سے غور و فکر کے بعد ان کے اشعار ایک ایسے شاعر کا چکر دل و دماغ پر مسلط کر دیتے ہیں جو محض ایک سخنور کی حیثیت سے بھی اگر میدان میں اترتا تو کسی استاد وقت سے کچھ نہ جتنا..... ان کے کلام سے ان کے کامل صاحبِ فن اور مسلم الثبوت شاعر ہونے میں شبہ نہیں۔ اور ان کی اعلیٰ غزلیں تو مجتہدانہ درجہ رکھتی ہیں.....

مولانا بریلوی تلمیذ الرحمن تھے۔ انہوں نے کسی سے شرف تلمذ حاصل نہیں کیا۔ پھر بھی جو کچھ کہا ایسا کہا کہہ پر کھنے والوں نے ان کو استادانِ وقت میں شمار کیا.....

(حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی ستمبر ۱۹۵۲ء تا ۱۹۸۱ء شریعت اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ ۱۹۸۱ء)

اعتراض: مولانا احمد رضا بریلوی کو تلمیذ الرحمن کہا گیا ہے۔

جواب: بطور مجاز شاعر کو تلمیذ الرحمن کہنا اردو ادب میں مستعمل ہے۔ اس لئے اس پر اعتراض

کرنا اردو ادب سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

• صاحب فیروز اللغات لکھتے ہیں:

تلمیذ الرحمن: خدا کا شاگرد، مجازاً شاعر۔ (فیروز اللغات ص ۳۳۱ مطبوعہ لاہور)

• شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں:

پاک رکھ اپنی زباں، تلمیذ رحمانی ہے تو

ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو

(بانگ درا صفحہ نمبر ۵۳ طبع جنوری ۱۹۸۹ء)

• مشہور کالم نویس میاں عبدالرشید لکھتے ہیں:

علامہ اقبال ایسے شعرائے کو علامہ اقبال نے کہا گیا ہے۔ اور اسی قسم کی شاعری میں

تجسیری کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ (نوائے وقت (ملتان) ۲۰ جنوری ۱۹۸۸ء کالم نور بصیرت)

• الشعراء علامہ اقبال (ماہنامہ نیرنگ خیال راولپنڈی جون ۱۹۸۷ء شاعت

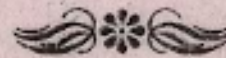
خصوصی جلد ۲۳ شمارہ ۱۵ صفحہ نمبر ۵۵ مدیر سلطان رشک)

• ۱۳۲۸ھ میں جب دیوان امیر خسرو قسطنطنیہ (کاپوری) نے شائع کیا تو اس کی

اطلاع کیلئے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس کی ابتداء ان الفاظ سے کی گئی۔ الشعراء علامہ

الرحمن۔

مذکورہ اشتہار دیوان امیر خسرو کے ابتداء میں رقم ہے۔



اقبال کی خدمات (۳)

حضرت محمدؐ سے پہلے مسلمانوں کی تعلیم کے ذریعہ ان کے دلوں کے
حرانِ افکار سے ازالہ کرنا ایک نیا اور غیر اہل کفر و کجی کا کام
تھا۔ علامہ اقبالؒ نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ غیر
اسلامی انداز فکر کی تلافی کی اور علماء کے ذریعہ اپنے کام آگے
بڑھایا۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے شعراء کے ذریعہ ہر اہل فکر کے
حرانِ افکار کا تلافی کیا۔ ان کے دلوں میں قلوبِ عربیہ تعلیم
پائے مسلمانوں میں تھے۔ جو عربی افکار کی روشنی سے بے جا
رہے تھے۔

• علامہ اقبالؒ نے اسلام کی تعلیم کو اس کام کو
جس کا آغاز سرسیدؒ نے کیا تھا وہ جس میں پیدا ہوئے تھے
یعنی اور جس میں دیگر حضرات نے نمایاں حصہ لیا تھا اقبالؒ نے
ایک واضح صورت دی اور اس کا بچہ راسخ بن گیا۔ چنانچہ
فرماتے ہیں۔

علم سر عام را شکم

روشن دانہ و داخل گنجینم

غدا خاند کہ ماند را

در آفتاب ہے پلا نسیم

ترجمہ میں ہے موجودہ علمی دور کے علم کو قوی

ہے۔ میں سانس کا جاں نواز اس کی اصلیت کو پہچانے۔

غدا میں ہے کہ حضرت امیر اقبالؒ کی بات میں بھی اس کی آگ

میں بیک وقت سلامت ہوگی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس

کام کے لئے وہ حوصلہ ترقی نصیب ہے۔ کیونکہ اس

مشرق کے قیامِ علم کے ساتھ ساتھ مغرب کے جدید علم میں

بھی مہر حاصل تھا۔ سرورِ آں وہ روزِ قبول ہے مگر آتش

تھے۔ ان کا جذبہ انسانی کا تھینا اور ان کا دل عشقِ رسولؐ

تعلیم سے سمور تھا۔

• علامہ اقبالؒ اپنے شعری گزشتہ علامہ اقبالؒ کے کہنا ہے۔

اور اسی قسم کی شاعری میں تعلیم کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔

• اقبالؒ نے روس کے "اس کی تخت کی سطحات پر چمک

پہ درخت و شہادت کی روشنی میں گل مل پائی ہے اور وہ

انہی پہ چھانے سے گل ہی گل کو سزا کر چکے ہیں۔" چنانچہ

ان کے افکار نے اعلیٰ دینی سب کو متاثر کیا اور ان کا پیغام

تعلیم کے ایک سرے سے دوسرے تک پہنچا کر دیا۔

اور اس کے مطابق اور دو حجاب دیتے ہیں اس سے عین جادو لہی میں قسریٰ ہر شے غریب اور قیوت
کھلے کا وسیلہ ہے۔

ایسے سے بھرنے کی دنیا میں کمال ہوتا ہے۔ ایک جاکہ کہ ہے۔ وہ کتاب ہی کا
جس سے ہر شے میں کمال ہے۔ اس میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
خبر کے کہ ان سے ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
ہے کہ ان سے ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔

لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔
لی میں کمال ہے۔ لہی میں ہر شے میں کمال ہے۔ وہ لہی ہی کا جس میں ہر شے میں کمال ہے۔

شاعری کے بارے میں جو کچھ کہہ رہے ہیں ان کا اطلاق کم و بیش تمام ادب پر ہوتا ہے۔
اور ان کا شاعری اور ادب کے واسطے استعمال کے واسطے استعمال ہوتا ہے۔
اور ان کا شاعری اور ادب کے واسطے استعمال کے واسطے استعمال ہوتا ہے۔

الشعراء تلامیذ الرحمن

عکس

الشعراء تلامیذ الرحمن

الحمد والثناء کہ درین آوان فرخ جان مبارک بنیان فرحت تو امان کلام بلاغت نظام
انسانیت انعام جبار کان شریعت و طریقت فراج لطافت و لطافت معرفت و مستنبط
اسم باکے کلیات عناصر و اویں خسرو کہ ہر عنصر صریح چارم رباعی فضل کمال
لی میں ان غر و جلاست و شہر چرا و دیوان برنخاست فکر ت خسروی دست آینی
علیہ الرحمۃ اول التحفہ الصخر نام نہاد ثانی روسط الحیوۃ نام و ثانیات انغزہ کمال
اور اربع بلطف بقیہ نقیہ نام برادر سن تصنیف شریف شاہنشاہ سمر و ناز کینالی کی طبع
اور تعالیٰ کبار خانوادہ معانی سالوک ساکب خمدانی سلم القیوت ہوا صاحب مستلغ و کبار
اور التاج نازان قبلہ و کتبہ شاعران اقصا و ہر فن کاشت کات سخن انامی اسر خنی و جلی
اور الشعر اخضر امیر خسرو بلوئی علیہ رحمۃ اللہ القوی ازاعانہ خلیفہ صاحب مقامات علیہ
اور علیہ السلام خلاصۃ العرفا سراج الاصفیاء حضرت محبوب آئی نظام الدین و لیس
اور ری زلفیت رحمۃ اللہ بہت صحیح و بیغ عمدہ الصحیح یون محمد حامد علیخان حامد شاہ آبادی
اور طبع نشی نوک شوق و کمال پور بہا مہجوان دیاں بخت طبع کر

عکس

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی

بعض تصانیف و تالیفات کی بعض

عبارات پر اعتراضات اور اس کا علمی محاسبہ

عبارت نمبر ۱:

عرض: حضور مجذوب کی کیا پہچان ہے۔

ارشاد: سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔ حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجازیب سے تھے احمد آباد میں حزار شریف تھے۔ میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنا نہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار قلعہ شدید پڑا بادشاہ داکا پر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کیلئے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی التجا و ازاری حد سے گزری ایک ہجر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف ناسے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا میں جیسے یا اپنا سہاگ لیجئے۔ یہ کہن تھا کہ گھٹا کیم پہاڑ کی طرح الہی اور جل قتل بھر دیئے۔ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے۔ دوسرے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہننے اور نماز کو چھلنے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنا نہ لباس اتارا اور مسجد

نہاں ہوئے۔ خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے بغیر تحریر کبھی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاندان لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور مجھے یہ یوہ کئے دیتے ہیں۔ انکا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس۔ اور وہی چوڑیاں، اندھی تقلید کے طور پر ان کے حمار کے بعض مجاہدوں کو دیکھا کہ اب تک کڑے جوش پہننے میں یہ مگر اسی ہے۔ صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندگی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ نمبر ۸۳، ۸۴ مطبوعہ کراچی)

ترجمہ: "رضاخانی مذہب میں خدا کی شادی"۔ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹ حصہ اول مطبوعہ کوئٹہ) امام احمدیہ مندرجہ بالا عبارت میں مولانا احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سچے مجذوب کی پہچان اور اس کے ساتھ ہی احمد آباد (انڈیا) کے ایک لادہب کے دو واقعات نقل فرمائے ہیں۔ اور مجذوب احکام شرع کا مکلف نہیں ہوتا۔ اس لئے ان واقعات سے مختلف قسم کے عقائد و نظریات قائم کر کے مذہب حق اہل سنت و جماعت پر حملہ و فتنہ کرنا سراسر جہالت اور کم فہمی کا نتیجہ ہے۔

اس کے علاوہ اگر "معصف رضاخانی مذہب" ان واقعات کے بعد فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مندرجہ ذیل ارشاد بھی غلط فہمی کا مطالعہ کر لیتا تو اسے اوہام یا ظلمہ کی یہ بے بنیاد اور استغیر کرنے کی جرات نہ ہوتی۔

'صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندگی'۔ (ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۸۳ مطبوعہ کراچی)

لادہب احکام شرع کا مکلف نہیں ہوتا

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت بھون لائی گئی جس نے زنا کیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امام اے امیر المؤمنین آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص سے نفوس انعام ہیں ایک نابالغ جب تک کہ بالغ نہ ہو۔ دوسرے سوتا ہوا جب تک جاگ نہ اٹھے تیسرے قتل المحاس جب تک کہ صحت یاب نہ ہو۔ اور یہ قتل قبیلہ کی قتل المحاس عورت

حکایت از مصنف مسطور

مصنف رضا خانی مذہب اور مصنف گمراہ کن عقائد کیلئے

لحہ فکریہ

”یایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم“۔

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: ”اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔“ (البیان)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت میں ظن سے مراد گمان ہے۔

قال علماءنا فالظن هنا وفي الآية هو التهمة۔

(الجامع لاحکام القرآن، صفحہ نمبر ۳۳۱ جلد ۱ مطبوعہ بیروت، دارالاحمد بن احمد الانصاری القرطبی (م ۶۷۱ھ))

علماء فرماتے ہیں:

مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے۔ اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لیتا یا جو داس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ (خزان الخرقان صفحہ نمبر ۸۲۳ مطبوعہ لاہور)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ حق تعالیٰ نے مسلمانوں کا خون، مسلمانوں کا مال اور مسلمانوں کے حق میں بدگمانی

کرتا تینوں چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (کیسے سعادت، صفحہ نمبر ۳۸۸ مطبوعہ لاہور، از امام محمد غزالی)

• حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا اختیار کرنا اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا ایمان کی دو شاخیں ہیں۔ اور فحش گوئی اور بیہودہ باتیں منافقت کی دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی شریف)

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم گمان کرنے سے بچو کیونکہ گمان کرنا سب سے جھوٹی بات ہے۔ (بخاری شریف رقم الحدیث ۶۰۶۵، ۶۰۶۶، ۶۰۶۷، ۶۰۶۸، ۶۰۶۹، ۶۰۷۰، ۶۰۷۱، ۶۰۷۲، ۶۰۷۳، ۶۰۷۴، ۶۰۷۵، ۶۰۷۶، ۶۰۷۷، ۶۰۷۸، ۶۰۷۹، ۶۰۸۰، ۶۰۸۱، ۶۰۸۲، ۶۰۸۳، ۶۰۸۴، ۶۰۸۵، ۶۰۸۶، ۶۰۸۷، ۶۰۸۸، ۶۰۸۹، ۶۰۹۰، ۶۰۹۱، ۶۰۹۲، ۶۰۹۳، ۶۰۹۴، ۶۰۹۵، ۶۰۹۶، ۶۰۹۷، ۶۰۹۸، ۶۰۹۹، ۶۱۰۰، ۶۱۰۱، ۶۱۰۲، ۶۱۰۳، ۶۱۰۴، ۶۱۰۵، ۶۱۰۶، ۶۱۰۷، ۶۱۰۸، ۶۱۰۹، ۶۱۱۰، ۶۱۱۱، ۶۱۱۲، ۶۱۱۳، ۶۱۱۴، ۶۱۱۵، ۶۱۱۶، ۶۱۱۷، ۶۱۱۸، ۶۱۱۹، ۶۱۲۰، ۶۱۲۱، ۶۱۲۲، ۶۱۲۳، ۶۱۲۴، ۶۱۲۵، ۶۱۲۶، ۶۱۲۷، ۶۱۲۸، ۶۱۲۹، ۶۱۳۰، ۶۱۳۱، ۶۱۳۲، ۶۱۳۳، ۶۱۳۴، ۶۱۳۵، ۶۱۳۶، ۶۱۳۷، ۶۱۳۸، ۶۱۳۹، ۶۱۴۰، ۶۱۴۱، ۶۱۴۲، ۶۱۴۳، ۶۱۴۴، ۶۱۴۵، ۶۱۴۶، ۶۱۴۷، ۶۱۴۸، ۶۱۴۹، ۶۱۵۰، ۶۱۵۱، ۶۱۵۲، ۶۱۵۳، ۶۱۵۴، ۶۱۵۵، ۶۱۵۶، ۶۱۵۷، ۶۱۵۸، ۶۱۵۹، ۶۱۶۰، ۶۱۶۱، ۶۱۶۲، ۶۱۶۳، ۶۱۶۴، ۶۱۶۵، ۶۱۶۶، ۶۱۶۷، ۶۱۶۸، ۶۱۶۹، ۶۱۷۰، ۶۱۷۱، ۶۱۷۲، ۶۱۷۳، ۶۱۷۴، ۶۱۷۵، ۶۱۷۶، ۶۱۷۷، ۶۱۷۸، ۶۱۷۹، ۶۱۸۰، ۶۱۸۱، ۶۱۸۲، ۶۱۸۳، ۶۱۸۴، ۶۱۸۵، ۶۱۸۶، ۶۱۸۷، ۶۱۸۸، ۶۱۸۹، ۶۱۹۰، ۶۱۹۱، ۶۱۹۲، ۶۱۹۳، ۶۱۹۴، ۶۱۹۵، ۶۱۹۶، ۶۱۹۷، ۶۱۹۸، ۶۱۹۹، ۶۲۰۰، ۶۲۰۱، ۶۲۰۲، ۶۲۰۳، ۶۲۰۴، ۶۲۰۵، ۶۲۰۶، ۶۲۰۷، ۶۲۰۸، ۶۲۰۹، ۶۲۱۰، ۶۲۱۱، ۶۲۱۲، ۶۲۱۳، ۶۲۱۴، ۶۲۱۵، ۶۲۱۶، ۶۲۱۷، ۶۲۱۸، ۶۲۱۹، ۶۲۲۰، ۶۲۲۱، ۶۲۲۲، ۶۲۲۳، ۶۲۲۴، ۶۲۲۵، ۶۲۲۶، ۶۲۲۷، ۶۲۲۸، ۶۲۲۹، ۶۲۳۰، ۶۲۳۱، ۶۲۳۲، ۶۲۳۳، ۶۲۳۴، ۶۲۳۵، ۶۲۳۶، ۶۲۳۷، ۶۲۳۸، ۶۲۳۹، ۶۲۴۰، ۶۲۴۱، ۶۲۴۲، ۶۲۴۳، ۶۲۴۴، ۶۲۴۵، ۶۲۴۶، ۶۲۴۷، ۶۲۴۸، ۶۲۴۹، ۶۲۵۰، ۶۲۵۱، ۶۲۵۲، ۶۲۵۳، ۶۲۵۴، ۶۲۵۵، ۶۲۵۶، ۶۲۵۷، ۶۲۵۸، ۶۲۵۹، ۶۲۶۰، ۶۲۶۱، ۶۲۶۲، ۶۲۶۳، ۶۲۶۴، ۶۲۶۵، ۶۲۶۶، ۶۲۶۷، ۶۲۶۸، ۶۲۶۹، ۶۲۷۰، ۶۲۷۱، ۶۲۷۲، ۶۲۷۳، ۶۲۷۴، ۶۲۷۵، ۶۲۷۶، ۶۲۷۷، ۶۲۷۸، ۶۲۷۹، ۶۲۸۰، ۶۲۸۱، ۶۲۸۲، ۶۲۸۳، ۶۲۸۴، ۶۲۸۵، ۶۲۸۶، ۶۲۸۷، ۶۲۸۸، ۶۲۸۹، ۶۲۹۰، ۶۲۹۱، ۶۲۹۲، ۶۲۹۳، ۶۲۹۴، ۶۲۹۵، ۶۲۹۶، ۶۲۹۷، ۶۲۹۸، ۶۲۹۹، ۶۳۰۰، ۶۳۰۱، ۶۳۰۲، ۶۳۰۳، ۶۳۰۴، ۶۳۰۵، ۶۳۰۶، ۶۳۰۷، ۶۳۰۸، ۶۳۰۹، ۶۳۱۰، ۶۳۱۱، ۶۳۱۲، ۶۳۱۳، ۶۳۱۴، ۶۳۱۵، ۶۳۱۶، ۶۳۱۷، ۶۳۱۸، ۶۳۱۹، ۶۳۲۰، ۶۳۲۱، ۶۳۲۲، ۶۳۲۳، ۶۳۲۴، ۶۳۲۵، ۶۳۲۶، ۶۳۲۷، ۶۳۲۸، ۶۳۲۹، ۶۳۳۰، ۶۳۳۱، ۶۳۳۲، ۶۳۳۳، ۶۳۳۴، ۶۳۳۵، ۶۳۳۶، ۶۳۳۷، ۶۳۳۸، ۶۳۳۹، ۶۳۴۰، ۶۳۴۱، ۶۳۴۲، ۶۳۴۳، ۶۳۴۴، ۶۳۴۵، ۶۳۴۶، ۶۳۴۷، ۶۳۴۸، ۶۳۴۹، ۶۳۵۰، ۶۳۵۱، ۶۳۵۲، ۶۳۵۳، ۶۳۵۴، ۶۳۵۵، ۶۳۵۶، ۶۳۵۷، ۶۳۵۸، ۶۳۵۹، ۶۳۶۰، ۶۳۶۱، ۶۳۶۲، ۶۳۶۳، ۶۳۶۴، ۶۳۶۵، ۶۳۶۶، ۶۳۶۷، ۶۳۶۸، ۶۳۶۹، ۶۳۷۰، ۶۳۷۱، ۶۳۷۲، ۶۳۷۳، ۶۳۷۴، ۶۳۷۵، ۶۳۷۶، ۶۳۷۷، ۶۳۷۸، ۶۳۷۹، ۶۳۸۰، ۶۳۸۱، ۶۳۸۲، ۶۳۸۳، ۶۳۸۴، ۶۳۸۵، ۶۳۸۶، ۶۳۸۷، ۶۳۸۸، ۶۳۸۹، ۶۳۹۰، ۶۳۹۱، ۶۳۹۲، ۶۳۹۳، ۶۳۹۴، ۶۳۹۵، ۶۳۹۶، ۶۳۹۷، ۶۳۹۸، ۶۳۹۹، ۶۴۰۰، ۶۴۰۱، ۶۴۰۲، ۶۴۰۳، ۶۴۰۴، ۶۴۰۵، ۶۴۰۶، ۶۴۰۷، ۶۴۰۸، ۶۴۰۹، ۶۴۱۰، ۶۴۱۱، ۶۴۱۲، ۶۴۱۳، ۶۴۱۴، ۶۴۱۵، ۶۴۱۶، ۶۴۱۷، ۶۴۱۸، ۶۴۱۹، ۶۴۲۰، ۶۴۲۱، ۶۴۲۲، ۶۴۲۳، ۶۴۲۴، ۶۴۲۵، ۶۴۲۶، ۶۴۲۷، ۶۴۲۸، ۶۴۲۹، ۶۴۳۰، ۶۴۳۱، ۶۴۳۲، ۶۴۳۳، ۶۴۳۴، ۶۴۳۵، ۶۴۳۶، ۶۴۳۷، ۶۴۳۸، ۶۴۳۹، ۶۴۴۰، ۶۴۴۱، ۶۴۴۲، ۶۴۴۳، ۶۴۴۴، ۶۴۴۵، ۶۴۴۶، ۶۴۴۷، ۶۴۴۸، ۶۴۴۹، ۶۴۵۰، ۶۴۵۱، ۶۴۵۲، ۶۴۵۳، ۶۴۵۴، ۶۴۵۵، ۶۴۵۶، ۶۴۵۷، ۶۴۵۸، ۶۴۵۹، ۶۴۶۰، ۶۴۶۱، ۶۴۶۲، ۶۴۶۳، ۶۴۶۴، ۶۴۶۵، ۶۴۶۶، ۶۴۶۷، ۶۴۶۸، ۶۴۶۹، ۶۴۷۰، ۶۴۷۱، ۶۴۷۲، ۶۴۷۳، ۶۴۷۴، ۶۴۷۵، ۶۴۷۶، ۶۴۷۷، ۶۴۷۸، ۶۴۷۹، ۶۴۸۰، ۶۴۸۱، ۶۴۸۲، ۶۴۸۳، ۶۴۸۴، ۶۴۸۵، ۶۴۸۶، ۶۴۸۷، ۶۴۸۸، ۶۴۸۹، ۶۴۹۰، ۶۴۹۱، ۶۴۹۲، ۶۴۹۳، ۶۴۹۴، ۶۴۹۵، ۶۴۹۶، ۶۴۹۷، ۶۴۹۸، ۶۴۹۹، ۶۵۰۰، ۶۵۰۱، ۶۵۰۲، ۶۵۰۳، ۶۵۰۴، ۶۵۰۵، ۶۵۰۶، ۶۵۰۷، ۶۵۰۸، ۶۵۰۹، ۶۵۱۰، ۶۵۱۱، ۶۵۱۲، ۶۵۱۳، ۶۵۱۴، ۶۵۱۵، ۶۵۱۶، ۶۵۱۷، ۶۵۱۸، ۶۵۱۹، ۶۵۲۰، ۶۵۲۱، ۶۵۲۲، ۶۵۲۳، ۶۵۲۴، ۶۵۲۵، ۶۵۲۶، ۶۵۲۷، ۶۵۲۸، ۶۵۲۹، ۶۵۳۰، ۶۵۳۱، ۶۵۳۲، ۶۵۳۳، ۶۵۳۴، ۶۵۳۵، ۶۵۳۶، ۶۵۳۷، ۶۵۳۸، ۶۵۳۹، ۶۵۴۰، ۶۵۴۱، ۶۵۴۲، ۶۵۴۳، ۶۵۴۴، ۶۵۴۵، ۶۵۴۶، ۶۵۴۷، ۶۵۴۸، ۶۵۴۹، ۶۵۵۰، ۶۵۵۱، ۶۵۵۲، ۶۵۵۳، ۶۵۵۴، ۶۵۵۵، ۶۵۵۶، ۶۵۵۷، ۶۵۵۸، ۶۵۵۹، ۶۵۶۰، ۶۵۶۱، ۶۵۶۲، ۶۵۶۳، ۶۵۶۴، ۶۵۶۵، ۶۵۶۶، ۶۵۶۷، ۶۵۶۸، ۶۵۶۹، ۶۵۷۰، ۶۵۷۱، ۶۵۷۲، ۶۵۷۳، ۶۵۷۴، ۶۵۷۵، ۶۵۷۶، ۶۵۷۷، ۶۵۷۸، ۶۵۷۹، ۶۵۸۰، ۶۵۸۱، ۶۵۸۲، ۶۵۸۳، ۶۵۸۴، ۶۵۸۵، ۶۵۸۶، ۶۵۸۷، ۶۵۸۸، ۶۵۸۹، ۶۵۹۰، ۶۵۹۱، ۶۵۹۲، ۶۵۹۳، ۶۵۹۴، ۶۵۹۵، ۶۵۹۶، ۶۵۹۷، ۶۵۹۸، ۶۵۹۹، ۶۶۰۰، ۶۶۰۱، ۶۶۰۲، ۶۶۰۳، ۶۶۰۴، ۶۶۰۵، ۶۶۰۶، ۶۶۰۷، ۶۶۰۸، ۶۶۰۹، ۶۶۱۰، ۶۶۱۱، ۶۶۱۲، ۶۶۱۳، ۶۶۱۴، ۶۶۱۵، ۶۶۱۶، ۶۶۱۷، ۶۶۱۸، ۶۶۱۹، ۶۶۲۰، ۶۶۲۱، ۶۶۲۲، ۶۶۲۳، ۶۶۲۴، ۶۶۲۵، ۶۶۲۶، ۶۶۲۷، ۶۶۲۸، ۶۶۲۹، ۶۶۳۰، ۶۶۳۱، ۶۶۳۲، ۶۶۳۳، ۶۶۳۴، ۶۶۳۵، ۶۶۳۶، ۶۶۳۷، ۶۶۳۸، ۶۶۳۹، ۶۶۴۰، ۶۶۴۱، ۶۶۴۲، ۶۶۴۳، ۶۶۴۴، ۶۶۴۵، ۶۶۴۶، ۶۶۴۷، ۶۶۴۸، ۶۶۴۹، ۶۶۵۰، ۶۶۵۱، ۶۶۵۲، ۶۶۵۳، ۶۶۵۴، ۶۶۵۵، ۶۶۵۶، ۶۶۵۷، ۶۶۵۸، ۶۶۵۹، ۶۶۶۰، ۶۶۶۱، ۶۶۶۲، ۶۶۶۳، ۶۶۶۴، ۶۶۶۵، ۶۶۶۶، ۶۶۶۷، ۶۶۶۸، ۶۶۶۹، ۶۶۷۰، ۶۶۷۱، ۶۶۷۲، ۶۶۷۳، ۶۶۷۴، ۶۶۷۵، ۶۶۷۶، ۶۶۷۷، ۶۶۷۸، ۶۶۷۹، ۶۶۸۰، ۶۶۸۱، ۶۶۸۲، ۶۶۸۳، ۶۶۸۴، ۶۶۸۵، ۶۶۸۶، ۶۶۸۷، ۶۶۸۸، ۶۶۸۹، ۶۶۹۰، ۶۶۹۱، ۶۶۹۲، ۶۶۹۳، ۶۶۹۴، ۶۶۹۵، ۶۶۹۶، ۶۶۹۷، ۶۶۹۸، ۶۶۹۹، ۶۷۰۰، ۶۷۰۱، ۶۷۰۲، ۶۷۰۳، ۶۷۰۴، ۶۷۰۵، ۶۷۰۶، ۶۷۰۷، ۶۷۰۸، ۶۷۰۹، ۶۷۱۰، ۶۷۱۱، ۶۷۱۲، ۶۷۱۳، ۶۷۱۴، ۶۷۱۵، ۶۷۱۶، ۶۷۱۷، ۶۷۱۸، ۶۷۱۹، ۶۷۲۰، ۶۷۲۱، ۶۷۲۲، ۶۷۲۳، ۶۷۲۴، ۶۷۲۵، ۶۷۲۶، ۶۷۲۷، ۶۷۲۸، ۶۷۲۹، ۶۷۳۰، ۶۷۳۱، ۶۷۳۲، ۶۷۳۳، ۶۷۳۴، ۶۷۳۵، ۶۷۳۶، ۶۷۳۷، ۶۷۳۸، ۶۷۳۹، ۶۷۴۰، ۶۷۴۱، ۶۷۴۲، ۶۷۴۳، ۶۷۴۴، ۶۷۴۵، ۶۷۴۶، ۶۷۴۷، ۶۷۴۸، ۶۷۴۹، ۶۷۵۰، ۶۷۵۱، ۶۷۵۲، ۶۷۵۳، ۶۷۵۴، ۶۷۵۵، ۶۷۵۶، ۶۷۵۷، ۶۷۵۸، ۶۷۵۹، ۶۷۶۰، ۶۷۶۱، ۶۷۶۲، ۶۷۶۳، ۶۷۶۴، ۶۷۶۵، ۶۷۶۶، ۶۷۶۷، ۶۷۶۸، ۶۷۶۹، ۶۷۷۰، ۶۷۷۱، ۶۷۷۲، ۶۷۷۳، ۶۷۷۴، ۶۷۷۵، ۶۷۷۶، ۶۷۷۷، ۶۷۷۸، ۶۷۷۹، ۶۷۸۰، ۶۷۸۱، ۶۷۸۲، ۶۷۸۳، ۶۷۸۴، ۶۷۸۵، ۶۷۸۶، ۶۷۸۷، ۶۷۸۸، ۶۷۸۹، ۶۷۹۰، ۶۷۹۱، ۶۷۹۲، ۶۷۹۳، ۶۷۹۴، ۶۷۹۵، ۶۷۹۶، ۶۷۹۷، ۶۷۹۸، ۶۷۹۹، ۶۸۰۰، ۶۸۰۱، ۶۸۰۲، ۶۸۰۳، ۶۸۰۴، ۶۸۰۵، ۶۸۰۶، ۶۸۰۷، ۶۸۰۸، ۶۸۰۹، ۶۸۱۰، ۶۸۱۱، ۶۸۱۲، ۶۸۱۳، ۶۸۱۴، ۶۸۱۵، ۶۸۱۶، ۶۸۱۷، ۶۸۱۸، ۶۸۱۹، ۶۸۲۰، ۶۸۲۱، ۶۸۲۲، ۶۸۲۳، ۶۸۲۴، ۶۸۲۵، ۶۸۲۶، ۶۸۲۷، ۶۸۲۸، ۶۸۲۹، ۶۸۳۰، ۶۸۳۱، ۶۸۳۲، ۶۸۳۳، ۶۸۳۴، ۶۸۳۵، ۶۸۳۶، ۶۸۳۷، ۶۸۳۸، ۶۸۳۹، ۶۸۴۰، ۶۸۴۱، ۶۸۴۲، ۶۸۴۳، ۶۸۴۴، ۶۸۴۵، ۶۸۴۶، ۶۸۴۷، ۶۸۴۸، ۶۸۴۹، ۶۸۵۰، ۶۸۵۱، ۶۸۵۲، ۶۸۵۳، ۶۸۵۴، ۶۸۵۵، ۶۸۵۶، ۶۸۵۷، ۶۸۵۸، ۶۸۵۹، ۶۸۶۰، ۶۸۶۱، ۶۸۶۲، ۶۸۶۳، ۶۸۶۴، ۶۸۶۵، ۶۸۶۶، ۶۸۶۷، ۶۸۶۸، ۶۸۶۹، ۶۸۷۰، ۶۸۷۱، ۶۸۷۲، ۶۸۷۳، ۶۸۷۴، ۶۸۷۵، ۶۸۷۶، ۶۸۷۷، ۶۸۷۸، ۶۸۷۹، ۶۸۸۰، ۶۸۸۱، ۶۸۸۲، ۶۸۸۳، ۶۸۸۴، ۶۸۸۵، ۶۸۸۶، ۶۸۸۷، ۶۸۸۸، ۶۸۸۹، ۶۸۹۰، ۶۸۹۱، ۶۸۹۲، ۶۸۹۳، ۶۸۹۴، ۶۸۹۵، ۶۸۹۶، ۶۸۹۷، ۶۸۹۸، ۶۸۹۹، ۶۹۰۰، ۶۹۰۱، ۶۹۰۲، ۶۹۰۳، ۶۹۰۴، ۶۹۰۵، ۶۹۰۶، ۶۹۰۷، ۶۹۰۸، ۶۹۰۹، ۶۹۱۰، ۶۹۱۱، ۶۹۱۲، ۶۹۱۳، ۶۹۱۴، ۶۹۱۵، ۶۹۱۶، ۶۹۱۷، ۶۹۱۸، ۶۹۱۹، ۶۹۲۰، ۶۹۲۱، ۶۹۲۲، ۶۹۲۳، ۶۹۲۴، ۶۹۲۵، ۶۹۲۶، ۶۹۲۷، ۶۹۲۸، ۶۹۲۹، ۶۹۳۰، ۶۹۳۱، ۶۹۳۲، ۶۹۳۳، ۶۹۳۴، ۶۹۳۵، ۶۹۳۶، ۶۹۳۷، ۶۹۳۸، ۶۹۳۹، ۶۹۴۰، ۶۹۴۱، ۶۹۴۲، ۶۹۴۳، ۶۹۴۴، ۶۹۴۵، ۶۹۴۶، ۶۹۴۷، ۶۹۴۸، ۶۹۴۹، ۶۹۵۰، ۶۹۵۱، ۶۹۵۲، ۶۹۵۳، ۶۹۵۴، ۶۹۵۵، ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۶۹۵۸، ۶۹۵۹، ۶۹۶۰، ۶۹۶۱، ۶۹۶۲، ۶۹۶۳، ۶۹۶۴، ۶۹۶۵، ۶۹۶۶، ۶۹۶۷، ۶۹۶۸، ۶۹۶۹، ۶۹۷۰، ۶۹۷۱، ۶۹۷۲، ۶۹۷۳، ۶۹۷۴، ۶۹۷۵، ۶۹۷۶، ۶۹۷۷، ۶۹۷۸، ۶۹۷۹، ۶۹۸۰، ۶۹۸۱، ۶۹۸۲، ۶۹۸۳، ۶۹۸۴، ۶۹۸۵، ۶۹۸۶، ۶۹۸۷، ۶۹۸۸، ۶۹۸۹، ۶۹۹۰، ۶۹۹۱، ۶۹۹۲، ۶۹۹۳، ۶۹۹۴، ۶۹۹۵، ۶۹۹۶، ۶۹۹۷، ۶۹۹۸، ۶۹۹۹، ۷۰۰۰، ۷۰۰۱، ۷۰۰۲، ۷۰۰۳، ۷۰۰۴، ۷۰۰۵، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹، ۷۰۱۰، ۷۰۱۱، ۷۰۱۲، ۷۰۱۳، ۷۰۱۴، ۷۰۱۵، ۷۰۱۶، ۷۰۱۷، ۷۰۱۸، ۷۰۱۹، ۷۰۲۰، ۷۰۲۱، ۷۰۲۲، ۷۰۲۳، ۷۰۲۴، ۷۰۲۵، ۷۰۲۶، ۷۰۲۷، ۷۰۲۸، ۷۰۲۹، ۷۰۳۰، ۷۰۳۱، ۷۰۳۲، ۷۰۳۳، ۷۰۳۴، ۷۰۳۵، ۷۰۳۶، ۷۰۳۷، ۷۰۳۸، ۷۰۳۹، ۷۰۴۰، ۷۰۴۱، ۷۰۴۲، ۷۰۴۳، ۷۰۴۴، ۷۰۴۵، ۷۰۴۶، ۷۰۴۷، ۷۰۴۸، ۷۰۴۹، ۷۰۵۰، ۷۰۵۱، ۷۰۵۲، ۷۰۵۳، ۷۰۵۴، ۷۰۵۵، ۷۰۵۶، ۷۰۵۷، ۷۰۵۸، ۷۰۵۹، ۷۰۶۰، ۷۰۶۱، ۷۰۶۲، ۷۰۶۳، ۷۰۶۴، ۷۰۶۵، ۷۰۶۶، ۷۰۶۷، ۷۰۶۸، ۷۰۶۹، ۷۰۷۰، ۷۰۷۱، ۷۰۷۲، ۷۰۷۳، ۷۰۷۴، ۷۰۷۵، ۷۰۷۶، ۷۰۷۷، ۷۰۷۸، ۷۰۷۹، ۷۰۸۰، ۷۰۸۱، ۷۰۸۲، ۷۰۸۳، ۷۰۸۴، ۷۰۸۵، ۷۰۸۶، ۷۰۸۷، ۷۰۸۸، ۷۰۸۹، ۷۰۹۰، ۷۰۹۱، ۷۰۹۲، ۷۰۹۳، ۷۰۹۴، ۷۰۹۵، ۷۰۹۶، ۷۰۹۷، ۷۰۹۸، ۷۰۹۹، ۷۱۰۰، ۷۱۰۱، ۷۱۰۲، ۷۱۰۳، ۷۱۰۴، ۷۱۰۵، ۷۱۰۶، ۷۱۰۷، ۷۱۰۸، ۷۱۰۹، ۷۱۱۰، ۷۱۱۱، ۷۱۱۲، ۷۱۱۳، ۷۱۱۴، ۷۱۱۵، ۷۱۱۶، ۷۱۱۷، ۷۱۱۸، ۷۱۱۹، ۷۱۲۰، ۷۱۲۱، ۷۱۲۲، ۷۱۲۳، ۷۱۲۴، ۷۱۲۵، ۷۱۲۶، ۷۱۲۷، ۷۱۲۸، ۷۱۲۹، ۷۱۳۰، ۷۱۳۱، ۷۱۳۲، ۷۱۳۳، ۷۱۳۴، ۷۱۳۵، ۷۱۳۶، ۷۱۳۷، ۷۱۳۸، ۷۱۳۹، ۷۱۴۰، ۷۱۴۱، ۷۱۴۲، ۷۱۴۳، ۷۱۴۴، ۷۱۴۵، ۷۱۴۶، ۷۱۴۷، ۷۱۴۸، ۷۱۴۹، ۷۱۵۰، ۷۱۵۱، ۷۱۵۲، ۷۱۵۳، ۷۱۵۴، ۷۱۵۵، ۷۱۵۶، ۷۱۵۷، ۷۱۵۸، ۷۱۵۹، ۷۱۶۰، ۷۱۶۱، ۷۱۶۲، ۷۱۶۳، ۷۱۶۴، ۷۱۶۵، ۷۱۶۶، ۷۱۶۷، ۷۱۶۸، ۷۱۶۹، ۷۱۷۰، ۷۱۷۱، ۷۱۷۲، ۷۱۷۳، ۷۱۷۴، ۷۱۷۵، ۷۱۷۶، ۷۱۷۷، ۷۱۷۸، ۷۱۷۹، ۷۱۸۰، ۷۱۸۱، ۷۱۸۲، ۷۱۸۳، ۷۱۸۴، ۷۱۸۵، ۷۱۸۶، ۷۱۸۷، ۷۱۸۸، ۷

ہے ممکن ہے کہ جس وقت اس شخص نے اس سے صحبت کی ہو یہ اپنی اس مرض میں مبتلا ہو۔ غرض اس کو رہا کر دیا۔ (سنن ابی داؤد مترجم صفحہ نمبر ۳۵۲ جلد ۳ مطبوعہ لاہور)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

”غزوہ اہل سکر عقل کا مغلوب ہو جانا جیسا کبھی احوال جسمانیہ سے ہوتا ہے ایسے ہی کبھی احوال نفسانیہ سے بھی ہوتا ہے اور یہ اطباء کے نزدیک بھی ثابت و مسلم ہے۔ منجملہ احوال نفسانیہ کے وہ احوال بھی ہیں جن سے سکر کا غلبہ ہوتا ہے اور عقل مغلوب ہو جاتی ہے۔ سو جس طرح مجنون و معتوہ شرعاً معذور ہے اسی طرح صاحب سکر و مغلوب الحال (یعنی مجذوب) بھی اپنے اقوال و افعال اور اپنے افعال ترک واجب یا ارتکاب محرم میں معذور ہے۔“

(الکشف عن مہمات التصوف صفحہ نمبر ۳۰ طبع کراچی از مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)
حدیث: ”ذروا المعارفین المحدثین عن امتی لاتنزلوہم الجنة ولا النار حتی یکون الله هو الذی یقضی فیہم یوم القیمة۔“ (جامع صغیر صفحہ نمبر ۱۸ جلد ۲، از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: ”ایسے عارفین کہ جو میری امت میں ہوں گے۔ (ان کے حال پر) چھوڑ دو۔“

جن کے ساتھ عالم غیب کی باتیں کی جاتی ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کو اسرار عامہ نہ مکشوف ہوتے ہیں) نہ ان کو (اپنے فتوے سے) جنت میں نازل کرو اور نہ دوزخ میں (یعنی نہ ان پر جنتی ہونے کا حکم کرو نہ تاری ہونے کا مراد یہ ہے کہ اگر وہ ان اسرار کے ساتھ تکلم کریں اور غموض کے سبب سمجھ میں نہ آویں اور ظاہر اخلاف شرع معلوم ہوں تو بے سمجھے نہ ان کے معتقد ہو اور نہ ظاہر اخلاف شرع ہونے کے سبب ان کی تہلیل کرو۔ بلکہ ان کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرو) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے روز ان کا فیصلہ فرماوے گا۔

(یاد اور انوار صفحہ نمبر ۳۳۹ طبع لاہور ۱۹۸۵ء از مولوی اشرف علی تھانوی)

اس حدیث کی شرح میں علامہ عزیزی اور علامہ حنفی فرماتے ہیں:

قال العزیزی عن المناوی ویظهر ان المراد بہم المجاذیب و نحوہم الذین یدعونہم مآظہرہ یخالف الشرع فلا تعرض لہم بشی و

اسلم امرہم الی اللہ تعالیٰ وقال الحنفی اترکوا مخالطة المجاذیب والتکلم بہم ای لاتحکموا بانہم من اهل الجنة لا اعتقاد کم فیہم الولایۃ (لاتحکموا بانہم من اهل النار نظر العلمہم المعاصی ظاہراً بل فوضوا امرہم لمولاهم۔

بجائیں الا ان سر جنون
عزیز علی ابوابہم مسجد افضل اہ

(یاد اور انوار صفحہ نمبر ۳۳۹)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مجتذب سے مراد یہاں وہ کیفیت نہیں جس میں سالک کا دل عالم غیب کی طرف بیکر ہو جاتا ہے۔ اس کے دماغ سے ادھر ادھر کے خیالات بالکل نکل جاتے ہیں۔ اس کی عقل بالاکام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اور وہ شریعت کے احکام اور آداب معاشرت سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ (امعات صفحہ نمبر ۳۸، از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ایک مجذوب کا واقعہ

(حاجی صاحب) نے مولوی عبدالرحمن جلال آبادی کا قصہ بیان کیا کہ جمال شاہ لاہور جلال آباد میں مقیم تھے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب باوجود فضل و کمال چندے ان کی خدمت میں بیٹھے۔ کچھ حالت جذب کی ہی ہو گئی۔ پھر تو مولوی صاحب ہر وقت مجذوب جمال آبادی کی خدمت میں رہنے لگے۔ بایں بیت کذائی کہ کوکوں کا تھملا گئے میں اور تاریل ہاتھ میں لے کر پیچھے پیچھے پھرتے جب مجذوب صاحب کو حقہ کی ضرورت ہوتی آپ (مولوی عبدالرحمن) تاریل تیار کر کے سامنے رکھ دیتے۔ جب مولوی صاحب کا انتقال ہو گیا (امیر) مجذوب صاحب آکر کہنے لگے کہ مولوی صاحب ہمارا لاجہ نہ اٹھا سکے دفعہ بوجہ اٹھالیا

(امداد المصنف صفحہ نمبر ۱۰۹ مطبوعہ لاہور)

از مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

مولوی اشرف علی تھانوی اور مجاہدین کے تین قصے

• محمد انصاری مجذوب چلانے والے عجیب و غریب حالات و کرامات و مناقب والے بزرگ تھے۔ کبھی کبھی چلاتے ہوئے عجیب عجیب علوم و معارف پر کلام کر جاتے اور کبھی کبھی استفراق کی حالت میں زمین و آسمان کے اکابر کی شان میں ایسی گفتگو فرماتے کہ اسکے سننے کی تاب نہ ہوتی۔ آپ ابدال میں سے تھے۔ (بہار الاولیاء، صفحہ نمبر ۸۸، مطبوعہ لاہور، از مولوی اشرف علی)۔

• ایک دن حاکم قصبہ ردولی کے کچھ لوگوں نے ایک چارپائی آنحضرت (شیخ ابو عبدالحق علیہ الرحمۃ) کی خانقاہ سے غصب کر لی تھی اور ان دنوں میں حضرت میر سید قطب مجذوب واصل حق بھی قصبہ مذکور میں تشریف رکھتے تھے۔ اکثر اوقات شراب نوشی میں مشغول رہتے تھے۔ پس ایک پیالہ شراب سے بھر کر میاں خضر کے ہاتھ میں دیا کہ برادر م حضرت شاہ عبدالحق قدس سرہ کی خدمت لے جاؤ۔ اور کہو کہ یزغم (یعنی اس کو مار ڈالو) میاں خضر شراب کا پیالہ لے کر آنحضرت علیہ الرحمۃ کی خانقاہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر جانے کی ہمت نہ ہوئی کہ اس حالت سے آنحضرت علیہ الرحمۃ کے رو برو حاضر ہوں۔ حضرت نے منافی باطن (یعنی کشف) سے معلوم کر کے باواز بلند فرمایا کہ میاں خضر جس حالت میں ہو اسی طرح آؤ انہوں نے شراب پیالہ خدمت میں پیش کیا اور پیغام میر سید قطب کا عرض کیا۔ آنحضرت علیہ الرحمۃ نے شراب نوش جان کر کے فرمایا کہ جاؤ حاجت نہیں ہے۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد قصبہ میں شور مچا اور اس ظالم کا جنازہ لوگ لائے۔

(السیاحیہ، صفحہ نمبر ۱۳۹، ۱۴۰، مطبوعہ ملتان از مولوی اشرف علی تھانوی)

• ملک یونس حق تعالیٰ کے بے مثل عاشق تھے اور کوئی شے بدن پر نہ رکھتے تھے یہ وہ پھر تھے تھے اور ان سے کرامتیں بہت ظاہر ہوئیں۔

ایک روز وہ دیوانہ راستہ میں بیٹھ کر شراب پی رہا تھا۔ حضرت قطب العالم (عبدالقادر گیلانی) اس راستہ میں پہنچے۔ جب اس کو اس حالت میں دیکھا اس راستہ سے کنارہ کی طرف بچ کر تشریف لے چلے۔ وہ دیوانہ شراب کا پیالہ ہاتھ میں لے کر دوڑا۔ اور

کہا (ترجمہ مصرعہ) کہ صوفی صاف دل نہیں ہوتا جب تک کہ شراب کا پیالہ نہ پیوے۔ جب آنحضرت علیہ الرحمۃ نے احتراز کرنا ممکن نہ سمجھا پیالہ لے کر منہ کے قریب لے جا کر بکھیر دیا۔ کچھ قطرے حلق میں چلے گئے ہوں اور آنحضرت نے فرمایا کہ اس شراب میں شراب کا مزہ نہ تھا۔ اور ان کے چند قطروں کے مزہ سے بہت سے حالات و کمالات مجھ پر ظاہر ہوئے۔

(السیاحیہ فی الجہتیۃ الحدیثہ صفحہ نمبر ۱۳۹، ۱۴۰، مطبوعہ ملتان)

• اور ایک مدت کے بعد آنحضرت (مولانا عبدالقادر گیلانی) نے ان کی تربیت اور تکمیل کر کے خلافت عطا فرما کر ان کو ان کے وطن اعظم پور کی جانب رخصت کیا اور وقت رخصت وصیت کی کہ تمہارا کچھ حصہ نعمت باطن کا ایک سید مجذوب ملا متیہ مشرب کے حوالہ ہے کہ قصبہ ہتھنادر میں رہتے ہیں۔ اور وہ مقام تمہارے وطن سے بہت نزدیک ہے۔ وہاں جا کر وہ نعمت بھی حاصل کرنی چاہیے۔ جب شیخ عبدالغفور اپنے وطن پہنچے۔ بوجہ جہد کے فرمان کے موضع ہتھنادر میں گئے۔ اور اس سید کو دیکھا کہ صراحی شراب کی سانسے رکھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کو خیال ہوا کہ یہ شخص خلاف شرع ہے اس میں کیا کمال ہوگا۔ اس جگہ سے واپس ہو کر قصبہ ہتھنادر کی ایک مسجد میں قیلولہ کیا اور ان کا ارادہ یہ تھا کہ نماز کے بعد اعظم پور کی طرف رخ کروں گا۔ اتفاقاً قضاء الہی سے قیلولہ کی حالت میں احکام ہو گیا۔ بیدار ہو کر جب غسل کا ارادہ کیا تو مسجد کے جس کھڑے کو دیکھا شراب سے لبریز پایا۔ قصبہ کی تمام مسجدوں اور گھروں کو تلاش کیا سوائے شراب کے کچھ نہ ملا پھر نہر گنگ پر گئے جو اس موضع کے قریب بہتی تھی وہاں بھی بکھر شراب کے اور کچھ نہ دیکھا خیال ہوا کہ سید بزرگوار کا تصرف ہے۔ مجبور ہو کر اپنے دوسرے سے نوپ کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اگرچہ ہم لوگ ملا متیہ ہیں لیکن بوجہ ارشاد نبوی کے ظنوا المؤمنین خیرا (یعنی مومن کے ساتھ اچھا گمان رکھو) چونکہ تم عالم ہو سب کے ساتھ نیک گمان رکھنا چاہیے اور نیز تم کو یاد نہیں کہ تمہارے پیر و نگہبر کا کیا حکم ہے۔ شیخ عبدالغفور عاجزی اور انکساری کے ساتھ پاس گئے اور عرض کی کہ خطا ہوئی معاف فرمائیے۔

شیخ عبدالغفور اعظم پوری علیہ الرحمۃ۔

فرمایئے۔ سید مذکور نے ان پر بہت شفقت کی اور وہ دولت جو کہ ان کے پاس ان کی امانت تھی ان کو سپرد کیا اور اعظم پور کو رخصت کیا۔ (ایہ انجلیہ فی الہدیۃ الجلیہ، صفحہ نمبر ۱۳۲، ۱۳۱ مطبوعہ مٹان) قارئین کرام!

اگر کوئی شخص متذکرہ مجاذیب کے واقعات سے یہ نتیجہ اخذ کرے کہ دیوبندی مذہب میں حقہ پینا۔ زمین و آسمان کے اکابر کی شان میں۔ بلکہ الفاظ استعمال کرنا۔ نگہ رہنا۔ اور شراب پینا جائز ہے تو۔۔۔۔۔ "مصنف رضا خانی مذہب" فوراً نسخ و پا ہو کر یہ کہے گا کہ یہ علماء دیوبند پر مرتع بہتان ہے۔

اسی طرح احمد آباد کے مجذوب کے واقعات سے "مصنف رضا خانی مذہب" کا یہ نتیجہ نکالنا۔۔۔۔۔ "رضا خانی مذہب میں خدا کی شادی" دروگلوئی۔ بہتان اور جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

مولانا احمد رضا بریلوی پر تنقید کرنے والو!

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے متعلق بھی ذرا قلم کو جنبش دو!

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ احمد آباد سے گزرتے وقت موسیٰ سہاگ کی قبر پر جانا ہوا جو ایک مشہور بزرگ تھے۔ ان کے تمام قبضین عورتوں کی شکل میں تھے اور اس جگہ میں انہی کے مقتدا تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار احمد آباد شہید قحط پڑا اور عوام و خواص نے موسیٰ سہاگ کی طرف رجوع کیا اور وہ پانی کی طلب کرنے (دعا) کیلئے نکلے اور اس مقام پر جہاں نماز استسقاء پڑھی جاتی تھی اس طرح پر جو ادب کے منافی تھا آسمان کی طرف منہ ادا دارہ تالیفات اشرفہ جنک فوارہ مٹان نے السنۃ النبیہ فی الہدیۃ الجلیہ، شراب السراب، سمیرا الحق من الحق، اصلاح الخیال، احکام الحق من الحق، التشریف، التحریف فی تحقیق التعریف، اور اور حسانی اذکار سبحانی ان رسائل کو یکجا کر کے معارف اشرفہ جلد نمبر ۲۵ کے نام سے شائع کیا ہے۔

ن۔ صلوات عام۔ ہے یارانِ حق وہاں کیلئے (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

اٹھایا اور ایک ڈھیلے کر آسمان کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا اگر بارش نہ ہوئی تو میں یہ لباس سہاگ اتار بیچیکوں گا اور اس کو اس پتھر سے ریزہ ریزہ کر ڈالوں گا لوگ بیان کرتے تھے کہ اسی دن بارش ہوئی، اور لوگوں نے قحط سے نجات پائی۔ (القول الجلی فی ذکر آجاری ولی (مترجم)

صفحہ نمبر ۳۳۸ طبع ۱۳۲۰ھ ۱۹۹۹ء
از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ

(طبع)

عبارت نمبر ۲: جب مجمع ہوا بخار کا مدینہ طیبہ پر کہ اسلام کا قلع قمع کر دیں غزوہ احزاب کا واقعہ ہے۔ رب عزوجل نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی۔ شمالی ہوا کو حکم ہوا جا اور کافروں کو نیست و نابود کر دے۔ اس نے کہا الحلال لا یخسر جن، یہ بیاباں رات کو باہر نہیں نکلتیں، فاعلمہا اللہ تعالیٰ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بانجھ کر دیا۔ اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ چہارم صفحہ نمبر ۹۳ مطبوعہ کراچی)

الزام نمبر ۲: "خدا بے اختیار ہے"۔ (العیاذ باللہ)

اعتراض نمبر ۲: اس روایت کا کتب حدیث میں کہیں تذکرہ نہیں۔
• شمالی ہوا کو بانجھ کہنا اور اس سے بارش کا نہ ہونا یہ بھی افواہ اور باطل ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۹ حصہ اول)

اعتراض نمبر ۳ کا جواب: مذکورہ واقعہ کو مشہور محدث "صاحب مسند بزار" شیخ ابوبکر احمد ابن عمرو بن عبدالحق (المتوفی ۲۹۲ھ) نے اپنی مسند میں نقل فرمایا ہے۔ جیسا کہ علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روی ابن مردويه۔ والی بزار وغیرہما برجال الصحیح عن ابن عباس قال لما كانت لیلة الاحزاب قال الصبا للشمال اذهبی بنا نصر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت ان الحرائر لا تهب باللیل فغضب الله علیها فجعلها عقیما وارسل الصبا فاطفات نیرانهم وقطعت الحناہم فقال صلی

ابوبکر بن موسیٰ مردویہ اسلمانی متوفی ۴۱۶ھ۔

اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا واهلکت عاد بالدبور۔
(زرقانی شرح مواہب صفحہ نمبر ۱۲۱، ۱۲۲ مطبوعہ مصر، الاعلام محمد عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمۃ)
اس کے علاوہ اس واقعہ کو "صاحب سیرۃ صلیبیہ" اور "صاحب مدارج النبوة" نے
بھی نقل فرمایا ہے۔

• وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قالت الصبا للشمال: اذهبی بنا
ننصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: ان الحرائر لاتبھن باللیل،
فغضب اللہ علیہا فجعلھا عقیما، ويقال لھا الدبور، فكان نصرہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالصبا وکان اھلاک عاد بالدبور، وہی الريح الغربیة۔

(السیرۃ الخلیفہ صفحہ نمبر ۲۵۳، جلد ۲، مطبوعہ بیروت، الاعلام علی بن برہان الدین صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰۳۳ھ)
• ابن مردودیہ اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عجیب نکتہ بیان
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ احزاب والی رات میں باوصباء نے بادشاہ سے کہا آؤ ہم دونوں
رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کریں بادشاہ نے جواب میں باوصباء سے کہا ان
الحرۃ لا تسیر باللیل حرۃ یعنی امیل و آزاد عورت رات کو نہیں چلا کرتی۔ باوصباء نے کہا حق
تعالیٰ تجھ پر غضب کرے۔ اور اسے عقیقہ یعنی بچہ بنا دیا۔ تو جس ہوانے اس رات رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی وہ باوصباء تھی۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مدد
باوصباء سے کی گئی اور قوم عاد و دبور یعنی بادشاہ سے ہلاک کی گئی۔

(مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۰۴ مطبوعہ کراچی از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)
یہی واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ معتبر کتب تفسیر میں بھی موجود ہے۔

• تفسیر القرآن العظیم از حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الدمشقی
متوفی ۷۷۴ھ جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۷۰ مطبوعہ لاہور، پاکستان

عن عکرمہ قال: قالت الجنوب للشمال لیلۃ الاحزاب انطلقی
ننصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الشمال ان الحرۃ لا تسری
باللیل قال فكانت الريح التي ارسلت علیہم الصبا۔

• جامع البیان فی تفسیر القرآن از ابی جعفر محمد بن جریر طبری التوفی ۳۱۰ھ جلد ۱۱ صفحہ
نمبر ۱۵۳ مطبوعہ بیروت، لبنان ۱۹۹۵ء۔

حدثنا محمد بن المثنی قال ثنا عبد الاعلی قال ثنا داؤد عن عکرمہ
قال قالت الجنوب للشمال لیلۃ الاحزاب انطلقی ننصر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقالت الشمال ان الحرۃ لا تسری باللیل قال فكانت الريح التي
ارسلت علیہم الصبا۔

تفسیر ابن جریر کے بارے میں علماء کے تاثرات

• اس امر پر پوری امت کا اجماع متفقہ ہو چکا ہے کہ تفسیر ابن جریر جیسی کوئی کتاب
تصنیف نہیں کی گئی۔ (امام نووی شارح مسلم متوفی ۶۷۶ھ) (تاریخ تفسیر و مفسرین صفحہ نمبر ۱۹۳ مطبوعہ لاہور)
• تفسیر ابن جریر جملہ کتب تفسیر سے اعظم و افضل ہے۔ اس میں تفسیری اقوال کی
توجیہ و توجیح کلمات کی نحوی حالت اور استنباط مسائل سے تعرض کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر سابقہ کتب
تفسیر پر فوقیت رکھتی ہے۔ (امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ ۹۱۱ھ) (الاتقان جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۹)
• لوگوں میں جو کتب متداول ہیں تفسیر ابن جریر ان سب سے صحیح تر ہے۔ اس میں
علمائے سلف کے اقوال صحیح سنت کے ساتھ مذکور ہیں۔ (ابن تیمیہ ۷۲۸ھ)
(فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۹۳)

• میں نے از ابتداء تا انتہایہ تفسیر مطالعہ کی ہے میرے خیال میں روئے ارض پر ابن
جریر سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں۔ (محمد بن حزم التوفی ۴۳۱ھ) (تاریخ تفسیر و مفسرین صفحہ نمبر ۱۹۳)

• مشہور جرمنی مستشرق نولدکی ۱۸۶۰ء میں تفسیر ابن جریر کے چند فقرات دیکھ کر کہا:
"اگر یہ تفسیر ہمارے ہاتھ لگ جاتی تو ہم متاخرین کی تمام تفسیر سے بے نیاز ہو

جاتے۔" (تاریخ تفسیر و مفسرین صفحہ نمبر ۱۹۳)

• ابو عبد اللہ عکرمہ بربری مدنی مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما یا مغرب بربر کے رہنے والے تھے حضرت ابن عباس،
حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ و دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کسب فیض کیا۔ ۱۰۶ھ میں مکہ میں وفات پائی۔
(تہذیب المعجم جلد ۵)

• الجامع لاحکام القرآن از محمد بن احمد الانصاری القرطبی المتوفی ۶۷۸ھ صفحہ نمبر ۱۳۳ ج ۲
۱۳ مطبوعہ بیروت۔

قال عكرمة: قالت الجنوب للشمال ليلة الاحزاب: انطلقني نصره
النبي صلى الله على وسلم، فقاتلت الشمال: ان محوة لا تسرى لليل،
فكانت الريح التي ارسلت عليهم الصبا۔

مصنف رضا خانی مذہب جواب دے

اگر مذکورہ واقعہ نقل کرنے کی بنا پر فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ (نعوذ باللہ) گمراہ رہے
دین ہیں تو مندرجہ ذیل علمائے مہلف و مخلف جنہوں نے اس واقعہ کو روایت اور نقل کیا ہے۔
جناب ان کے متعلق کیا حکم صادر فرمائیں گے۔

- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (م ۶۸ھ)۔
- حضرت ابو عبداللہ کرمہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۶ھ)۔
- حضرت ابو بکر بن موسیٰ بن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۳۱۶ھ)۔
- حضرت ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق صاحب مستدرک (م ۲۹۲ھ)۔
- حضرت علامہ علی بن برہان الدین صاحب سیرۃ صلیبیہ (م ۱۰۳۳ھ)۔
- حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۳ھ)۔
- حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۵۲ھ)۔
- حضرت علامہ ابن کثیر قرشی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۷۴ھ)۔
- حضرت علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (م ۳۱۰ھ)۔
- حضرت علامہ محمد بن احمد قرطبی (م ۶۲۸ھ)۔

تشریح: "فارسنا علیہم ریحاً وجنودا لم تروها"۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۹)

ترجمہ: "تو ہم نے ان پر آمدی اور لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کافروں پر ہوا بھیجی۔ اور حدیث میں ہے کہ پروائی نے
اہل سے کہا۔ چلو رسول خدا کی مدد کریں ان دونوں میں تطہیق کی یہی صورت ہے کہ حکم ربانی
الہی کو بھی ہوا مگر بذریعہ یاد صبا یعنی اللہ تعالیٰ نے یاد صبا کو حکم دیا کہ تم اور شمالی دونوں جاؤ اور
میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کرو۔ شمالی نے سر تابی کی، مورد غضب ہو کر
سزا یاب ہوئی۔

اگر یہ فرض کیا جائے کہ یاد شمالی کو حکم ربانی نہیں تو اسے مورد غضب ٹھہرانے اور سزا
دینے کی وجہ کیا تھی۔

توضیح مزید کیلئے یوں کہہ لیجئے۔ یہاں تین احتمالات ہیں۔

۱۔ حکم ربانی دونوں میں کسی کو نہیں تھا۔ یاد صبا اپنی خوشی سے گئی تھی تو "فارسلنا علیہم
ریحاً" فرماتا تھا ہوا۔

۲۔ حکم ربانی صرف پروائی کو تھا اس نے اپنی طرف سے شمالی سے کہا تو شمالی پر غضب
اور اس کو سزا پہنچے اور ہوئی اور یہ ظلم ہوا۔

۳۔ حکم دونوں کو تھا ایک کو برا اور راست دوسرے کو بذرِ یسعیاہ، یاد صبا نے قبیل حکم کی اور
سرخرو ہوئی۔ شمالی نے نافرمانی کی سزا یاب ہوئی۔ یہی ہمارا مدعا۔ اسی واقعہ کو فاضل بریلوی علیہ
الرحمۃ نے ملفوظات حصہ چہارم میں بیان فرمایا ہے۔ (تحقیقات صفحہ نمبر ۱۳۸، ۱۳۹ مطبوعہ انڈیا
از مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی)

اعتراض نمبر ۲ کا جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے۔
لغضب اللہ علیہا فجعلہا عقیماً یعنی اللہ تعالیٰ نے یاد شمالی کو بانجھ کر دیا۔ بانجھ کرنے کا
مطلب یہی ہے کہ اس سے پانی نہیں برستا۔

• علامہ محمد احمد الانصاری القرطبی المتوفی ۶۷۸ھ فرماتے ہیں:

قال عكرمة: قالت الجنوب للشمال ليلة الاحزاب: انطلقني نصره

ایضاً صفحہ نمبر ۲۵۳ جلد ۲۔

النبي صلى الله على وسلم ، فقالت الشمال : ان محوة لا تسرى لبليل ، فكانت الريح التي ارسلت عليهم الصبا - (الجامع الاحكام القرآن)

صفحہ نمبر ۱۳۲ جز ۱۳ مطبوعہ بیروت

ترجمہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جنگ) احزاب کی رات میں باد جنوب نے باد شمال سے کہا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیلئے چلو۔ باد شمال نے جواب دیا کہ کنواری عورت رات کو نہیں چلتی۔ جو ہوا (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کیلئے) بھیجی گئی وہ باد صبا تھی۔“
حاشیہ تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں لفظ ”محوة“ کے تحت مقول ہے۔

محوة من اسماء الشمال -

لا نها تمحو السحاب وتذهب بها - (الجامع الاحکام القرآن)
صفحہ نمبر ۱۳۲ جلد ۱۳ حاشیہ نمبر ۱

ترجمہ: ”(محوة) باد شمالی کے اسماء میں سے ایک نام ہے۔“
(وجہ تسمیہ) کیونکہ وہ بادلوں کو زائل کرتی ہے اور انہیں لے جاتی ہے۔ یعنی اس سے بارش نہیں ہوتی۔

یہ واقعہ مدینہ منورہ عرب شریف کا ہے۔ عربوں سے پوچھ لو۔ وہاں باد شمالی سے پانی کبھی نہیں برستا۔ ہندوستان پر عرب کو قیاس کرنا سراسر باطل ہے۔

فاضل بریلوی پر الزام کی حقیقت

مذکورہ واقعہ سے خداوند قدس کی ”بے اختیار ثابت کرنا“ عقل و فہم کا قصور اور جہالت و حماقت کے سوا کچھ نہیں۔

تعمیل حکم نہ کرنے اور حکم نہ چلنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حکم نہ چلنا حاکم کے بجز کی دلیل ہے اور کسی سرکش کا تعمیل حکم نہ کرنا اور تمرد و نافرمانی کی سزا پانا بجز کی دلیل نہیں۔ بلکہ حاکم کے قادر ہونے کی دلیل ہے۔ یہاں دوسری صورت ہے پہلی صورت نہیں۔

قارئین کرام! غور کریں:

اللہ تعالیٰ نے ابلیس لعین کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر اس نے سجدہ نہیں کیا یہ شیطان کی سرکشی و نافرمانی ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ شیطان نے نافرمانی کی۔ یہ تعبیر اللہ ہے کہ شیطان پر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ چلا۔

اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو حکم دیا کہ ایمان لاؤ اکثر نے نافرمانی کی۔ اس کی صحیح تعبیر یہی ہے کہ اکثر نے نافرمانی کی یہ تعبیر غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں چلا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اوامر شرعیہ کی پابندی کرو واپس سے بچو۔ اکثر نے نافرمانی کی۔ اس کی صحیح تعبیر یہی ہے کہ اکثر نے نافرمانی کی۔ یہ تعبیر غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں چلا۔

اسی طرح باد شمال کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ کافروں کو نیست و نابود کر۔ اس نے نافرمانی کی۔ اس کی بھی صحیح تعبیر یہی ہے کہ اس نے تعمیل حکم نہیں کی نافرمانی کی۔ اس کو بدل کریں کہنا کہ اس سے لازم آیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم باد شمال پر نہ چلا اور نفوذ باللہ ”خدا بے اختیار ہے۔“
واللہ اعلم بالصافات کا بدترین جرم ہے۔ (تحقیقات صفحہ نمبر ۱۳)

عہد نمبر ۳:

عرض: حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے یا اللہ فرمایا اور دریا میں اتر گئے۔ پورا واقعہ یاد نہیں۔

ارشاد: غالباً حدیث قدسیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اہلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے، بعد کو ایک شخص آیا، اسے پار جانے کی ضرورت تھی، کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی۔ جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا۔ عرض کی: میں کس طرح آؤں فرمایا: یا جنید یا جنید کہتا چلا آ۔ اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بچ دریا میں پہنچا۔ شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا، کہ حضرت طوفان یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلاتے ہیں۔ میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔ اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا: حضرت میں چلا، فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار

ہوا۔ غرض کی حضرت یہ کیا بات تھی۔ آپ اللہ کبر تو پارہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں۔ فرمایا: ارے نادان ابھی تو چھینچھینک تو چھینچھینک اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔ اللہ اکبر۔

(ملفوظات امی حضرت حصہ اول ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶ مطبوعہ لاہور)

جواب نمبر ۱: اصولی بات یہ ہے کہ دنیا کے مسلمان اصول کے مطابق ہر علم و فن

کا موضوع، اس کی غرض و غایت، اس کی اصطلاحات اور اس کے ماہرین جدا ہوتے ہیں اور اسی اعتبار سے ہر علم و فن کا اسلوب بیان الگ ہوتا ہے۔ جو شخص کسی علم و فن کا ماہر ہو اور تجربہ کار نہ ہو۔ بسا اوقات اس فن کی کتابیں پڑھ کر شدید غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی عام آدمی میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر اس سے اپنا علاج شروع کر دے تو یہ اس کی ہلاکت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ یہی معاملہ اسلامی علوم کا ہے کہ تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور تصوف میں سے ہر ایک علم کا وظیفہ، اس کی اصطلاحات اور اس کا اسلوب بالکل الگ ہے۔ اور ان میں سب سے زیادہ دقیق اور پیچیدہ تعبیرات ان کتابوں میں ملتی ہیں جو تصوف اور اس کے فلسفے پر لکھی گئی ہیں کیونکہ ان کتابوں کا تعلق نظریات اور ظاہری اعمال کے بجائے ان باطنی تجربات اور ان واردات و کیفیات سے ہے جو صوفیائے کرام پر اپنے اشغال کے دوران طاری ہوتی ہیں اور معروف الفاظ و کلمات کے ذریعے ان کا بیان دشوار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں تک دین کے بنیادی مسائل، عقائد اور عملی احکام کا تعلق ہے وہ نہ علم تصوف کا موضوع ہیں اور نہ علمائے امت نے تصوف کی کتابوں کو ان معاملات میں کوئی مداخلت یا حجت قرار دیا ہے۔ اس کے بجائے عقائد کی بحیثیت علم کلام میں اور عملی احکام و قوانین کے مسائل علم فقہ میں بیان ہوتے ہیں اور انہی علوم کی کتابیں اس معاملے میں معتبر سمجھی جاتی ہیں۔ خود صوفیائے کرام ان معاملات میں انہی علوم کی کتابوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہ تصریح کرتے ہیں کہ جو شخص تصوف کے ان باطنی اور نفسیاتی تجربات سے نہ گزرا ہو اس کیلئے ان کتابوں کا دیکھنا بھی جائز نہیں۔ بسا اوقات ان کتابوں میں ایسی باتیں نظر آتی ہیں جن کا بظاہر کوئی مفہوم سمجھ نہیں آتا۔ بعض اوقات جو مفہوم پادری انظر میں مضمون ہوتا ہے وہ بالکل عقل کے خلاف ہوتا ہے۔ لیکن لکھنے والے کی مراد کچھ اور

اولیٰ ہے۔ اس قسم کی عبارتوں کو ”شطحیات“ کہا جاتا ہے۔ اس لئے کسی بنیادی عقیدے کے مسئلہ میں تصوف کی کتابوں سے استدلال ایک ایسی اصولی غلطی ہے جس کا نتیجہ گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔ (ملت اسلامیہ کا ہفت صفحہ نمبر ۱۲۱ مطبوعہ پاکستان)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

”مشائخ سے جو اقوال و ارشادات (غلبہ حال میں) ظاہر ہوئے ہیں ان کا تعلق الہی کے مرتبہ کے ساتھ ہے (دوسروں کے فہم سے بالا ہیں) اور بعض اہل ظاہر ان اقوال کو غلطیات کہتے ہیں اس لئے کہ ظاہر شریعت کے خلاف ہیں چنانچہ یہ قول یس فی الدارین غیر اللہ اور انا الحق اور سبحانی (ان کے متعلق تحقیق یہ ہے) کہ ان کا انکار اور رد جائز نہیں کیونکہ اہل حق اور اہلسنت و جماعت کے اقوال ہیں اور قبول کرنا بھی لازم نہیں کہ وہ معصوم نہیں ممکن ہے کہ ان کو لغزش ہو گئی ہو..... ایسے مشائخ پر انکار کرنے سے بڑی محرومی ہوتی ہے کیونکہ مگر کو کوئی مرتبہ نہیں حاصل ہوتا بجز رسوا اور ذلیل ہونے کے کچھ نہیں ہوتا۔ صاحب عوارف فرماتے ہیں اس نے انکار کیا گمراہ ہوا اور حد سے آگے نکل گیا۔ اور تصدیق کرنے والا اگرچہ (ابھی تک) ان کے درجہ تک نہیں پہنچا (لیکن) امید ہے کہ تصدیق کی وجہ سے ان کی صحبت اور خدمت میں حاضر ہو کر بزرگوں کے کمالات حاصل کرے اور اس کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ (الذی انجلیہ فی البیضیۃ علیہ صفحہ نمبر ۳۹، ۵۰ مطبوعہ ملتان، از مولوی اشرف علی تھانوی)

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ (م ۱۱۳۳ھ) فرماتے ہیں:

”اے بھائیو! پہلی بات تم کو یہ معلوم ہونی چاہیے کہ مشائخ طریقت کے نزدیک ان کے معرود مرکب کسی بھی لفظ کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی کہ وہ خاص لغت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ ان کے کلام کو اسی لغت خاص پر محمول کیا جانا چاہیے خواہ کلام عربی زبان میں ہو یا کسی دوسری زبان میں۔“ (کلام النبی صفحہ نمبر ۱۳۳ و ۱۳۴ تاویل احمد سکندر چیمبرلی)

امام ابن حجر کی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اولیاء کرام پر اعتراض کرنے والے لوگ انکے مصطلح معانی و مطالب سے بالکل جاہل

و بے خبر ہیں۔ کیونکہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کو علم مکاشفات میں رسوخ و مہارت حاصل ہو۔ بلکہ انہوں نے تو ان علوم کی یونٹ نہیں سونگھی۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ نمبر ۶ طبع کراچی)

جواب نمبر ۲: ملفوظات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ حصہ اول کی عبارت ابتداء تا انتہا پڑھنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مذکورہ واقعہ کے متعلق آپ سے حوالہ دریافت کیا گیا ہے کہ جس کے جواب میں آپ نے حوالہ اور ساتھ ہی اس واقعہ کی تفصیل اپنے لفظوں میں ارشاد فرمائی ہے۔ اگر فقط حوالہ بتانے کی وجہ سے مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ اور ان کے متوسلین (نعوذ باللہ) گمراہ و بے دین ہیں تو علامہ عبدالوہاب شمرانی (م ۱۳۹۷ھ) اور علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی (م ۱۱۴۳ھ) اور سیدی مصطفیٰ الہکری حنفی علیہ الرحمۃ کے متعلق کیا حکم ہے؟ جنہوں نے اس واقعہ کو مسائل تصوف بیان کرتے ہوئے استدلال نقل فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ یہ واقعہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کا نہیں بلکہ محمد شاذلی علیہ الرحمۃ (م ۸۴۷ھ) کا واقعہ ہے اسی لئے فاضل بریلوی نے بطور احتیاط اسے جواب سے پیشتر لفظ غالباً استعمال کیا ہے۔ اگر واقعہ مذکورہ نقل کرنے کی بناء پر علامہ عبدالوہاب شمرانی کی قطبییت، علامہ عبدالغنی نابلسی اور سیدی مصطفیٰ الہکری حنفی کی مسلمانی میں فرق نہیں آتا تو مولانا احمد رضا اور ان کے معتمدین (نعوذ باللہ) گمراہ کیوں؟ خدا را..... کذب یہاں دروغگوئی، اور بہتان تراشی کو چھوڑیے..... خدا سے ڈریئے..... کل بروز محشر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر کیا جواب دو گے۔ فرمان خداوندی ہے۔

”انما یخشى الله من عباده العلماء“۔ (سورۃ قاطر آیت نمبر ۲۸)

ترجمہ: ”بے شک بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔“

”قال الربیع بن انس رضی اللہ عنہ من لم یخش الله فلیس بعالم“
 امام احمد رضا فاضل بریلوی سے اس حکایت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شخص افترائے انہوں نے فرمایا کہ تو اللہ اللہ مت کہہ یا جنید کہنا، مخلصاً فتاویٰ رضویہ جدید صفحہ نمبر ۳۳۳ جلد ۲۶ شیخ لاہور والی ملفوظات میں اس حکایت کو درج کیا گیا ہے وہ یقیناً ملفوظات کے مرتب کو کہہ دیا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کا اس واقعہ کی تردید میں فتویٰ موجود ہے تو اعلیٰ حضرت پر الزام کیا؟ (ابوالجلیل فیضی غفرلہ)

”جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ عالم نہیں۔“

(الحدیث النبیہ شرح الطریقۃ الحمدیہ صفحہ نمبر ۳۵۹ جلد اول)
 مطبوعہ پاکستان از علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی (م ۱۱۴۳ھ)

علامہ عبدالغنی نابلسی دمشقی علمائے اہلسنت و دیگر محققین کی نظر میں:

صاحب حدائق الحنفیہ مولوی فقیر محمد چلمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
 عبدالغنی بن اسماعیل بن عبدالغنی نابلسی دمشقی، عالم محقق، فاضل مدقّق تھے۔ علوم و فنون اپنے ملک کے علماء و فضلاء سے حاصل کئے اور اپنے چشمہ فیض سے ایک جماعت کثیرہ کو بہرہ ور کیا ۱۱۴۳ھ میں وفات پائی ”محقق مذہب حنفی“ تاریخ وفات ہے۔
 (حدائق الحنفیہ صفحہ نمبر ۳۵۸ مطبوعہ لاہور)

شیخ حسین علمی استنبولی فرماتے ہیں:

النابلسی..... عبدالغنی بن اسماعیل بن عبدالغنی بن اسماعیل بن احمد بن ابراہیم النابلسی
 العارف بانہ الحنفی الصوفی المتشدد القادری ولد بدمشق سنہ ۱۰۵۰ھ وتوفی بہاسرہ
 ۱۱۴۳ھ۔ (المختار الوصیہ مطبوعہ ترک ۱۳۹۳ھ)

شیخ سید احمد طحطاوی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

قال العارف بانہ سیدی عبدالغنی النابلسی۔ (الناشیہ الطحطاویہ علی سرائی القلاج)

شیخ یوسف بن اسماعیل صہبانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

الشیخ عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی، الدمشقی، الحنفی، اشہر الاولیاء العارفین من عصرہ
 الالان، واخذ عن کثیر من ائمۃ العلماء والاولیاء واخذ عن کثیر منهم (جامع کرامات الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۱۹۵)
 بطرس البستانانی لکھتے ہیں:

هو اعظم من ترجمۃ علماء وولایۃ وزہد و شہرۃ ودرایۃ وهو استاذ الاساتذہ وجمہد البہا بذہ،
 والی العارفین یروی عن العارف والمعارف، قطب الاقطاب، العارف برہہ الفائز بقریبہ وجہہ،
 والکرامات لظاہرۃ ہوال مکاشفات، الباہرۃ۔ (دائرۃ المعارف عربی) جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰)

سیدی مصطفیٰ الہکری حنفی علیہ الرحمۃ

کے متعلق علامہ یوسف بن اسماعیل نبجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولی کبیر شیخ الطريقة الخلو تیار اور ائمۃ الحنفیہ میں عظیم امام السید المصطفیٰ الہکری ہیں۔
(شاہد الحق صفحہ نمبر ۶۱۵ مطبوعہ ۱۳۱۱ھ)

اعتراض: مذکورہ واقعہ جھوٹا اور من گھڑت ہے۔ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۳۲ حصہ اول)

جواب: مذکورہ واقعہ کو جھوٹا اور من گھڑت کہنا مطالعہ کی کمی، مسائل تصوف سے نا آشنا کی اور بغض اولیاء اللہ کے سوا کچھ نہیں۔

اس واقعہ کو طویل القدر علمائے اہلسنت نے مسائل تصوف کے ضمن میں بطور استدلال نقل فرمایا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

• ومما یبحث المرید علی اتخاذ الشیخ الحی مسترشداً منه والمیت مستحداً منه ما نقله الشیخ عبدالوہاب الشعراوی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ العہود المحمدیۃ : ان معروف الکوفی کان یقول لأصحابہ : اذا کان لکم الی اللہ تعالیٰ حاجۃ فاقسموا علیہ بی ولا تقسموا علیہ بہ تعالیٰ ، فقیل لہ فی ذلک فقال : ہر لاء لا یعرفون اللہ تعالیٰ فلم یحبہم ، ولو انہم عرفوہ لاجابہم ، وكذلك وقع لسیدی محمد الحنفی الشاذلی انہ کان یعدی من مصر الی الروضۃ ماشياً علی الماء ہو و جماعۃ فکان یقول لہم : قولوا یا حنفی ، وامشوا خلفی وایاکم ان تقولوا یا اللہ! تغرقوا ، مخالف مشخص منہم وقال : یا اللہ فزلت رجلہ فنزل الی لحيۃ فی الماء فالتفت الیہ الشیخ وقال : یا ولدی انک لا تعرف اللہ تعالیٰ حتی تمشی باسمہ علی الماء ، فاصبر حتی اعرفک بعظمۃ اللہ تعالیٰ ثم اسقط الوسائط ، انتهى۔

ترجمہ: مرید کو رشد و ہدایت اور امداد حاصل کرنے کیلئے زندہ یا وصال فرمودہ شیخ کا واسطہ پکڑنے پر، العہود والمحمدیہ میں شیخ عبدالوہاب شعراوی کی یہ نقل شوق لاتی ہے کہ حضرت معروف کرخانی اپنے احباب کو فرمایا کرتے تھے کہ اگر بارگاہ الہی میں تمہاری کوئی حاجت ہو تو اللہ تعالیٰ

میری قسم دو، اس ذات کی قسم نہ دو، اس سلسلے میں ان سے پوچھا گیا (کہ اس کی وجہ کیا ہے؟) تو انہوں نے فرمایا: یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتے لہذا وہ ان کی درخواست قبول نہیں فرماتا۔ اگر اسے پچھانتے تو ان کی دعا قبول فرماتا، اسی طرح سیدی محمد حنفی شاذلی سے منقول ہے۔ وہ ایک جماعت کے ہمراہ مصر سے برونہ کی طرف پانی پر چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ اور انہیں فرماتے تھے "یا حنفی" کہتے ہوئے میرے پیچھے چلتے رہو اور دیکھو! "یا اللہ" نہ کہنا ڈوب جاؤ گے! ان میں سے ایک شخص نہ مانا اور "یا اللہ" کہا اس کا پاؤں پھسلا اور حلق تک پانی میں چلا گیا، شیخ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: بیٹے! تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں ہے حتیٰ کہ اس کا نام لے کر اُلی پر چل سکے۔ غمہر! تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا کرتا ہوں یہ کہا اور تمام عجایب الہامیہ۔۔۔ (انتہی)

(۱)..... (کشف النور من اصحاب القیوم صفحہ نمبر ۲۰ مطبوعہ پاکستان از علامہ

عبدالحق آفندی، پابلسی حنفی (م ۱۱۳۳ھ)

(۲)..... (الحدیثۃ الندیہ شرح الحدیثۃ الخمدیہ جلد دوم، دار عبدالحق پابلسی حنفی)

(۳)..... (مشارق الانوار القدسیہ فی بیان العہود والمحمدیہ از علامہ عبدالوہاب

شعراوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۵ھ)

(۴)..... (لمع البرق المقامات العوال فی زیارۃ سیدی حسن الرامی وولده

عبدالعال اسیدی مصطفیٰ الہکری حنفی علیہ الرحمۃ)

اعتراض: ملفوظات اور الحدیثۃ الندیہ کی عبارت آپس میں متعارض ہیں۔

جواب: فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے حدیث کی عبارت کا مفہوم اپنے الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے نہ کہ من وعن عبارت بیان فرمائی ہے۔ اس لئے یہ اعتراض لغو ہے۔

اعتراض: الحدیثۃ الندیہ کی عبارت میں کوئی ایسے الفاظ نہیں ہیں جن کا ترجمہ شیطانی و سوسہ۔

جواب: اہل تصوف حضرات کے نزدیک مرید پر اپنے شیخ کے حکم کی تعمیل و بجا آوری واجب و ضروری ہے۔ اور اس کے امر کے خلاف کرنا ضلالت و گمراہی ہے۔ مگر اسی کا سبب شیطان ہے۔ جیسا کہ نص قطعی سے ثابت ہے۔

اس لئے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے محمد حنفی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے خلاف کرنے کو شیطانی وسوسہ سے تعبیر کیا ہے۔

• حضرت سید علی بن عثمان ہجویری علیہ الرحمۃ المعروف حضرت داتا گنج بخش لاہوری فرماتے ہیں:

شیخ مرید کو لازم ہے کہ پیروں کی بات میں دخل اور تصرف نہ کرے۔

(کشف الکجب صفحہ نمبر ۶۲ مطبوعہ لاہور)

• حضرت عبدالواحد بلگرامی (م ۱۰۱۷ھ علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں:

شیخ کا جو قول اور فعل، حال یا مال دیکھے اس پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ اور شیخ کے ظاہری و باطنی تصرفات کے تسلیم کر لینے میں مشغول رہے۔ (سبع سنابل صفحہ نمبر ۱۳۳ مطبوعہ لاہور)

• غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مرید پر واجب ہے کہ ظاہر عمل میں شیخ کی مخالفت نہ کرے اور نہ دل میں اس پر اعتراض کرے، ظاہر میں شیخ کی نافرمانی کرنے والا گستاخ و بے ادب ہے اور باطن میں اس پر معترض ہونے والا خود اپنی تباہی اور ہلاکت کا خواستگار ہے، مرید کو چاہیے کہ شیخ طریقت کی طرفداری میں اپنے نفس کو مصروف رکھے اور ظاہر و باطن میں شیخ کی مخالفت سے اپنے نفس کو باز رکھے۔ اور اس کی اس خواہش پر اس کو ملامت کرے۔ (غیۃ الخالین صفحہ نمبر ۶۱۲ مطبوعہ کراچی)

حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ایک شب میں نے مدینہ منورہ میں بسز خواب پر عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید صیفت اللہ بروہی ایک ساتھ دربار اقدس رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور دیکھا کہ وہاں صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی بھی ایک بڑی جماعت موجود ہے اور ان میں ایک صاحب ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے تبسم اور شیریں لبی کے ساتھ باتیں فرما رہے ہیں اور ان کے حال پر نہایت توجہ و التفات فرماتے ہیں۔ جب مجلس مبارک تمام ہو چکی تو میں نے سید صیفت اللہ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے اس قدر التفات فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا، میر عبدالواحد بلگرامی اور ان کے زیادہ احترام کا سبب یہ ہے کہ ان کی تصنیف سچا سنابل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہوئی۔ (صبح التوحید جلد اول، مآثر اکرام صفحہ نمبر ۴۹)

حضرت سید قلندر علی سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

• اگر پیچ کا کوئی فعل مرید کے فہم اور ادراک میں نہ بھی آئے تو اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ کو مد نظر رکھ کر خاموش رہے اور اس وقت تک انتظار کرے جب تک خود بیان نہ کر دے۔

• مرید تصرفات پیچ میں اپنے آپ کو سپرد کر دے اور ہر حال میں پیچ کا تابع فرمان رہے اور شیخ کے تصرفات پر کوئی اعتراض نہ کرے۔ اس لئے کہ کامل کا ہر قول و فعل کسی حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

• شیخ کے تصرفات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے ظاہر و باطن پر معترض نہ ہو۔

• مرید اپنا اختیار بالکل چھوڑ دے اور دینی و دنیاوی امور میں شیخ کے فرمان و ارادہ کے ماتحت رہے۔ (الفتوح فی سنیہ نمبر ۱۸۳، ۱۸۴ مطبوعہ لاہور)

شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں:

مرید وہ ہے جس کا ارادہ شیخ ہی کا ارادہ ہو۔ کیونکہ شیخ آمر اور مرید مامور ہے اور جو امر شیخ سے صادر ہو وہ گویا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پس مرید پر واجب ہے کہ بلاتا خیر و تقصیر اس کی متابعت کرے اس لئے کہ مرید پر نفس کا مغلوب کرنا شیطان کے دفع کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ مرید اگر کسی قول و فعل میں شیخ کے خلاف ہوگا تو صدق و ارادت کے لائق نہیں رہے گا۔ (الفتوح فی سنیہ نمبر ۱۸۸ مطبوعہ لاہور)

مولوی رشید احمد گنگوہی و یوہندی لکھتے ہیں:

احترام باطنی یہ ہے کہ شیخ پر کسی بات سے انکار نہ کرے اور ظاہر کی طرح باطن میں بھی تو افعلاً سکوناً حرکۃ رعایت رکھے، ورنہ منافق ہو جائے گا۔ (امداد السلوک صفحہ نمبر ۱۰۱)

شیخ کے خلاف کرنے کو مولوی اشرف علی دیوبندی کا وسوسہ سے تعبیر کرنا

شیخ عبدالغفور اعظم پوری کو ایک مدت کے بعد آنحضرت (مولانا عبدالقدوس گنگوہی

رحمۃ اللہ علیہ) نے ان کی تربیت اور تکمیل کر کے خلافت عطا فرما کر ان کو ان کے وطن اعظم پور کی جانب رخصت کیا اور وقت رخصت وصیت فرمائی کہ تمہارا کچھ حصہ نعمت باطن کا ایک سید مجذوب طامعیہ مشرب کے حوالہ ہے۔ قصبہ مہتنا در میں رہتے ہیں اور وہ مقام تمہارے وطن سے بہت نزدیک ہے۔ وہاں جا کر وہ نعمت بھی حاصل کرنی چاہیے۔ جب شیخ عبدالغفور اپنے وطن پہنچے۔ بموجب پیر فرمان کے موضع مہتنا در میں گئے اور سید کو دیکھا کہ صراحی شراب کی سامنے رکھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کو خیال ہوا کہ یہ شخص خلاف شرع ہے اس میں کیا کمال ہوگا۔ اس جگہ سے واپس ہو کر قصبہ مہتنا در کی ایک مسجد میں قیلولہ کیا اور ان ارادہ یہ تھا کہ نماز کے بعد اعظم پور کی طرف رخ کروں گا۔ اتفاقاً قضاء الہی سے قیلولہ کی حالت میں اختتام ہو گیا۔ بیدار ہو کر جنب غسل کا ارادہ کیا تو مسجد کے جس گھرے کو دیکھا شراب سے لبریز پایا۔ قصبہ کی تمام مسجدوں اور گھروں کو تلاش کیا سوائے شراب کے کچھ نہ ملا پھر نہر لنگ پر گئے جو اس موضع کے قریب بہتی تھی وہاں بھی بجز شراب اور کچھ نہ دیکھا خیال ہوا کہ سید بزرگوار کا تصرف ہے۔ مجبور ہو کر اپنے وسوسہ سے توبہ کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اگرچہ ہم لوگ طامعیہ ہیں لیکن بموجب ارشاد نبوی کے ظنوا المؤمنین خیرا (یعنی مومن کے ساتھ اچھا گمان رکھو) چونکہ تم عالم ہوسب کے ساتھ نیک گمان رکھنا چاہیے اور نیز تم کو یاد نہیں کہ تمہارے پیر و بزرگوار کا کیا حکم تھا۔ شیخ عبدالغفور عاجزی اور انکساری کے ساتھ پاس گئے اور عرض کی کہ خطا ہوئی معاف فرمائیے۔ سید مذکور نے ان پر بہت شفقت کی اور وہ دولت جو کہ انکے پاس ان کی امانت تھی ان کو سپرد کیا اور اعظم پور کو رخصت کیا۔ (معارف اشریہ صفحہ نمبر ۱۳۲، ۱۳۳ جلد ۲۵ طبع ملتان)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا واقعہ میں وسوسہ سے مراد وسوسہ شیطانی ہے۔ کیونکہ وسوسہ شیطانی پر ہی توبہ کی جاتی ہے نہ کہ وسوسہ روحانی پر۔

عبارت نمبر ۳:

عرض: حضور اگر وہاں یہ کہیں کہ باری تعالیٰ کیلئے ظلم اس وجہ سے محال ہے کہ غیر مالک مستقل ہے ہی نہیں تو بالذات محال نہیں اس کا جواب کیا ہے۔

ارشاد: یوں تو کوئی شے محال بالذات نہ رہے مخالف پوچھئے گا یہ کیوں محال ہے جب اسکی کہا احتمال بتائے گا وہ کہہ دے گا اس وجہ سے محال ہے نفس ذات میں احتمال نہیں محال بالذات وہ شے ہے جسکی نفس ذات ابا کرے وجود سے اور وہ عرض بھی محال بالذات ہوتا ہے جو اپنے وجود کے وقت ایسی شے سے متعلق ہوتا ہے جس کی نفس ذات ابا کرتی ہے وجود سے اور اگرچہ وہ شے مستقل نہیں تو جسکے ساتھ اسکا تعلق ہے اسکی نفس ذات ابا کرے اسکے وجود سے تو وہ بھی محال بالذات ہے وجہ احتمال بیان کرنے سے شے محال بالغیر نہیں ہو جاتی۔ اللہ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی یہ نہ ہوگی اب اسکا خلاف ممکن ہے یا محال۔ ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے تو محال بالغیر ہوگا۔ رب وہ غیر کیا ہے جسکے سبب سے یہ محال ہے وہ کذب الہی سے لازم آئے گا کہ کذب الہی بالذات ہو ورنہ محال بالغیر تو ممکن بالذات ہوتا ہے۔ اور ممکن بالذات پر کوئی شے موقوف ہونے سے محال بالغیر نہیں ہو جاتی۔ (مطبوعات حصہ چہارم صفحہ نمبر ۳۵۲، ۳۵۳ مطبوعہ لاہور)

مصنف ”رضا خانی مذہب“ کی نقل کردہ عبارت

”اللہ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی یا نہ ہوگی اب اس کا خلاف ممکن ہے۔ یا محال ممکن تو ہے ہی نہیں اور محال بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۶ حصہ اول)

الزام نمبر ۳: خدا جھوٹ بولتا ہے۔ (نور باللہ)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۶ حصہ اول)

جواب:

اہلسنت و جماعت کا مسلک

• اللہ تعالیٰ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے ایک ہے یعنی عیب و نقصان کا اس میں ہونا محال ہے بلکہ جس بات میں شکال ہو نہ نقصان وہ بھی اس کیلئے محال مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہم۔ عیوب اس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا

ہے اور خدا کو یہی بتانا۔ خدا سے انکار کرنا اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے گی باطل محض ہے اس میں قدرت کا کیا نقصان، نقصان تو اس کا محال ہے کہ متعلق قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں۔

(بہار شریعت صفحہ نمبر ۳۲ مطبوعہ لاہور از مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ)

• جوہر، عرض، جسم، مکان، زمان، جہت، حرکت، انتقال، تبدل، ذاتی و صفاتی، جہل، کذب ممکنات سے مختص ہیں۔ ذات حق پر یہ سب محال بالذات ہیں۔

(عقائد حق الہست و جماعت مکتبہ از تصنیفات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ الشیخ مولانا محمد حشمت علی خاں رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ انڈیا)

• کلام الہی میں وجود کذب محال بالذات ہے خواہ کلام نفسی ہو یا لفظی۔

(الشیخ الرحمن، صفحہ نمبر ۳۲ مطبوعہ لاہور، از علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ)

عبارت مذکورہ بددیانتی کی بنا پر سیاق و سباق چھوڑ کر ادھوری نقل کی گئی ہے۔ اگر پوری عبارت لکھ دی جاتی تو ایک کم فہم آدمی بھی باسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا تھا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ تو فرقہ وہابیہ (دیوانہ) کا روئے طبع کر کے کذب باری تعالیٰ کو محال بالذات ثابت کر رہے ہیں۔

چنانچہ..... ”مصنف رضا خانی مذہب“ کی منقولہ عبارت کے بعد یہ رقم ہے:

”تو محال بالغیر ہوگا اب وہ غیر کیا ہے جس کے سبب سے یہ محال ہے وہ کذب الہی ہے لازم آئے گا کہ کذب الہی بالذات ہو ورنہ محال بالغیر تو ممکن بالذات ہوتا ہے۔ اور ممکن بالذات پر کوئی شے موقوف ہونے سے محال بالغیر نہیں ہو جاتی۔

بتلانا مقصود یہ ہے کہ وجہ استحالة بیان کرنے سے شئی محال بالغیر نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ وہ تو غیر مستقل ہے مگر اس کا تعلق مستقل محال بالذات سے ہے مثلاً کسی متعین بات کا خلاف جو کہ مستقل نہیں اس وجہ سے محال ہے۔ کہ کذب باری تعالیٰ مستقلاً محال بالذات ہے۔ ظاہر ہے بیان کرتے وقت تو کہنا ہوگا کہ کذب الہی محال بالذات ہونے کی وجہ سے متعین بات کا خلاف محال ہے۔

اس کے بعد والی عبارت میں صراحت فرمایا کہ ”ورنہ محال بالغیر تو ممکن بالذات ہوتا ہے اور ممکن بالذات پر کوئی شے موقوف ہونے سے محال بالغیر نہیں ہو جاتی یعنی کذب باری تعالیٰ کو محال بالغیر مانا جائے تو بات اور غیر کا لطاف محال بالغیر کیسے ہوگا۔ یہ دلیل ہے کہ کذب باری تعالیٰ محال بالذات ہے۔

عبارت نمبر ۵: وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان، زمان، جہت، مابہیت ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفر کے ساتھ گننے کے قابل ہے..... الخ (فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ نمبر ۹۱ مطبوعہ فیصل آباد)

الرام نمبر ۳: خدا کا عورتوں کے ساتھ جماع کرنا، لواطت کرنا اور مفعول بننا ممکن ہے۔ (نقل کفر کفر نفاشد)۔ (رضا خانی مذہب جلد اول صفحہ نمبر ۳۹)

ذرا ب: معلوم ہوتا ہے کہ ”مصنف رضا خانی مذہب“ کی بصیرت کی طرح بصارت بھی رائل ہو چکی ہے۔ ورنہ اتنا بڑا جھوٹ نہ بولتے۔ امام احمد رضا بریلوی نے جو وہابی عقیدہ نقل کیا ہے وہ ان کے ذمہ لگا دیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

”وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے“۔ اس کے بعد متعدد اوصاف و عیوب گنوائے جو اللہ تعالیٰ کیلئے دیوبندی اور وہابی مکتبہ فکر کے مطابق ممکن ہیں۔ مصنف مذکور نے سیاق و سباق چھوڑ کر فقط یہ لکھ دیا کہ احمد رضا بریلوی کے نزدیک معاذ اللہ! خدا کا عورتوں کے ساتھ جماع کرنا۔ لواطت کرنا اور مفعول بننا ممکن ہے۔

حیرت ہے کہ.....!

”نقل کفر کفر نفاشد“ لکھنے کے باوجود امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو وہابیوں کا عقیدہ نقل کیا وہ ان کے سر قھوپ دیا۔

دراصل ۱۸۸۹ء کو دیوبندی مکتب فکر کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے اخبار نظام الملک میں ایک بیان دیا:

الطحاٹ جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۵۳ مطبوعہ لاہور

”چوری، شراب خوری، جہل، ظلم سے معارضہ کم فہمی، یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے
مقدور اللہ ہے۔ (سبحان السبوح صفحہ نمبر ۱۳۳، ۱۳۴ مطبوعہ لاہور)

اس کا عام فہم مطلب یہ ہے کہ جو کچھ بندہ کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے۔ اس
پر رد کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد اوصاف اور عیوب
گنوائے جو انسان کر سکتا ہے، مذکورہ بیان کے مطابق وہ سب کام اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ فیصل آباد جلد اول صفحہ نمبر ۷۹ پر اسی قاعدہ کلیہ کے مطابق
فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے نزدیک خدا کسے کہتے ہیں۔

”وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے۔ جسے مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے
پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفریوں کے ساتھ گننے کے قابل
ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ نمبر ۹۱ مطبوعہ فیصل آباد)

عبارت نمبر ۶: سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں:

کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔
وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ (ملفوظات حصہ سوم صفحہ نمبر ۳ مطبوعہ لاہور)

”معتق رضا خانی مذہب“ کی نقل کردہ عبارت

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ
ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حصہ اول)

جواب نمبر ۱: اس جگہ چند امور قابل توجہ ہیں:

• علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ نقل کرنے والا کسی بات کا ذمہ دار نہیں ہوتا، اس سے
صرف اتنا خطاب کیا جاسکتا ہے کہ اس کا حوالہ اور ثبوت کیا ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے
اپنے طور پر یہ بات نہیں کی بلکہ حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب اللہ فیہ سے
نقل کی ہے اور علامہ زرقانی نے یہ بات علامہ ابن عقیل حنبلی سے نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو، شرح

مواہب اللہ فیہ للزرقانی جلد ۶ صفحہ نمبر ۱۹۶ مطبوعہ مصر، اس ثبوت کے بعد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ
کی قسم کی ذمہ داری نہیں رہتی۔

• شب باشی کا معنی رات گزارنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب، عبدالماجد دریا آبادی کے نام سے ایک مکتوب
میں ایک سے زائد بیویوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”صرف دو بیویوں میں عدل واجب ہے۔ ایک شب باشی، اس میں اختیار
ہے کہ مضاجعت (ایک جگہ لیٹنا) ہو یا نہ ہو۔ مضاجعت (عمل زوجیت) ہو یا نہ ہو، دوسری چیز
الحاق۔ (تکبیر الامت، صفحہ نمبر ۷۷، طبع لاہور ۱۹۹۲ء، از عبدالماجد دریا آبادی)

اس عبارت نے یہ بات صاف کر دی کہ شب باشی کا معنی ایک جگہ پردات گزارنے
کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور اس کیلئے عمل زوجیت ضروری نہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی ”جمال الاولیاء“ میں محمد الحنفی مجددی کے متعلق لکھتے
ہیں:

”آپ ابدال میں سے تھے۔ آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک
دلہن (۳۰) شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے۔ اور کئی کئی شہروں میں ایک
شب میں شب باش ہوئے۔ (جمال الاولیاء صفحہ نمبر ۱۸۸ مطبوعہ لاہور)

شب باشی کے لغوی معنی

شب باشی، رات کا قیام، رات رہنا۔ (فیروز اللغات صفحہ نمبر ۷۶)

شب باشی: (مونٹ) رات گزارنا۔ (اردو لکھ، صفحہ نمبر ۲۳۲ مطبوعہ مرکزی اردو
یورڈ لاہور، از سرزا مقبول احمد بدشتانی)

شب باش: رات گزارنے والا۔ (راہل اردو کشتی صفحہ نمبر ۳۳۲)

• حیات انبیاء علیہم السلام بعد از وصال کا مسئلہ علماء دیوبند کے نزدیک بھی مسلم ہے۔
ابو جس پر دیوبندی مکتب فکر کے ۲۳ بڑے بڑے علماء کے دستخط موجود ہیں۔ اس میں لکھا ہے:

”ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا تکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ..... برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو“۔ (المہند صفحہ نمبر ۱۳)

غور کیجئے!

جب انبیاء کرام علیہم السلام دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں اور دنیاوی زندگی میں امہات المؤمنین سے ملاقات فرماتے رہے اور جنت میں بھی ملاقات فرمائیں گے تو اگر.....! ابن عقیل جنبل نے عالم برزخ میں ملاقات کا ذکر کر دیا تو اس میں گستاخی کا کون سا پہلو ہے۔ جبکہ عالم برزخ میں بھی آپ کی زندگی دنیا کی سی ہے۔ (ماخذ: امام احمد رضا بریلوی ابنوں کی انھر میں از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ)

جواب نمبر ۲:

عالم برزخ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امہات المؤمنین کا ملاقات فرماتا، حدیث نبوی سے ثابت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بیویوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم سب میں پہلے آپ سے کون ملے گی۔ فرمایا! تم میں لمبے ہاتھ والی، انہوں نے بانس لے کر ہاتھ تاپنے شروع کر دیے۔ تو حضرت سودہ دراز ہاتھ نکلیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ درازی ہاتھ سے مراد صدقہ و خیرات تھا۔ ہم سب میں پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زینب ارضی اللہ عنہا سدھاریں (ازواج مطہرات میں سے ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہیں۔ پہلے ان کا نام زینبہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام تبدیل فرما کر زینب رکھا۔ وہ پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ زید نے ان کو طلاق دے دی۔ عدت پوری ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے عقد فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت زینب ارضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی عورت کو بہت زیادہ نیک اعمال کرنے والی، زیادہ صدقہ خیرات کرنے والی رشتہ داروں کو زیادہ ملنے والی اور اپنے جس کو پر عبادت تقرب کے کام میں مشغول رکھنے والی نہ دیکھا۔ (مدارج المعاد صفحہ نمبر ۸۱ تا ۸۲، جلد دوم)

...ات بہت پسند کرتی۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ نمبر ۱۶۵، مطبوعہ کراچی)

اس سے معلوم ہوا.....!

کہ تمام ازواج مظہرات عالم یرزخ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ملاقات کرنے والی حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہوں۔

امام اہلسنت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ اس عبات کے جواب

اللہ تعالیٰ امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو جزائے خیر دے انہوں نے وہوظاہر و لامانع منہ
کہہ کر ابن عقیل حنبلی کے قول کو بے غبار کر دیا ہے۔ میں ہزار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ
ابن عقیل حنبلی کے اس قول کو مکروہ نہیں جانے لگا مگر وہی نفس کا بندہ جو خواہشات نفسانی میں مبتلا
ہے۔ اور اللہ کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے حامل مطہرہ کا قیاس اپنی مکروہ ذات اور نجس حال پر کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تو عالم دنیا میں بھی ان تمام مکروہات سے پاک رہے جن کا تصور کسی کے حق میں کیا
ہاں سکتا ہے۔ چہ جائیکہ عالم برزخ میں تشریف لے جانے کے بعد سرکار کی ذات مقدسہ کے حق
میں کوئی سیاہ باطن اس قسم کا ناپاک تصور پیدا کر لے۔ قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء و
شہداء کرام علیہم السلام کو جنت میں رزق دیئے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی نعمتیں کھاتے اور
اللہ سے دیئے ہوئے رزق سے لذتیں اٹھاتے ہیں تو کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ رزق اور نعمتیں
اور ان سے لذت کا حصول دنیاوی رزق اور دنیاوی نعمتوں اور دنیا کی لذتوں کی قسم سے ہے۔

ہم اس سے پہلے بارہا سمجھ کر چکے ہیں کہ برزخ کے حال کا قیاس دنیا کے حال پر صحیح نہیں اور وہاں کے لوازم حیات کی نوعیت قطعاً جداگانہ اور مختلف ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے وہاں کی کسی چیز کا قیاس یہاں کی کسی چیز پر نہیں ہو سکتا۔ صالحین اور اہل جنت کے حق میں

اعلای صلیغہ نمبر ۱۵۱ جلد اول، مسلم صفحہ نمبر ۲۵۱ جلد دوم طبع کراچی (۱۰) لکھنؤ فیضی نمبر (۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”وَلِيَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ“

ترجمہ: جنتیوں کیلئے جنت میں ازواج مطہرہ (پاک) بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

حدیث شریف میں وارد ہے:

”القبور روضة من رياض الجنة او سفرة من حفرات النيران“

جب عام مومنین کی قبریں جنت کے باغیچے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور بطریقہ اولیٰ جنت کے باغوں میں سے ایک عظیم و جلیل باغ قرار پائے گی۔ اور جنت کے باغوں میں جنت کی ازواج سے استمتاع حقیقت ثابت ہے۔ اگر وہاں کوئی امر مانع نہیں تو یہاں کیونکر مانع ہو سکتا ہے۔ ابن عقیل حنبلی کے کلام میں لفظ ازواج میں احتمال نکل سکتے ہیں۔

۱۔ ازواج دنیا۔

۲۔ ازواج آخرت۔

۳۔ ازواج مطہرہ کے حقائق لطیفہ موجود فی عالم المثال۔

لیکن کسی تقدیر پر بھی استراحت اور استمتاع دنیوی نوعیت کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم برزخ میں جلوہ گر ہیں۔ اور اس عالم کے تمام امور کی نوعیت اس عالم دنیا کی نوعیت سے مختلف اور جدا گانہ ہے۔ (مقالہ علمی صفحہ نمبر ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴ جلد ۲)

جواب نمبر ۴: مولوی اشرف علی تھانوی دہلوی بڑی لکھتے ہیں:

بعض اولیاء ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔ کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔ (الاضافات الیومیہ صفحہ نمبر ۱۰۹ جلد ۱ مطبعہ لبنان)

اگر.....!

اولیاء کاملین کا عالم برزخ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنا کاملین کے نزدیک امر واقع ہے تو.....! ازواج مطہرات کا عالم برزخ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنا کیوں ممکن نہیں۔ جبکہ دنیا کے تمام اولیاء اللہ ان کی گرو راہ کو نہیں پاسکتے۔ اور جن کی تطہیر و عظمت پر اللہ تعالیٰ کلام شاہد عادل ہے۔

عبارت نمبر ۷:

عربی شجرہ طریقت پر تنقید اور اس کا جواب

محققین علمائے اہلسنت سلف و خلف کے نزدیک غیر نبی پر درود مستطاع اور حرجاً ہائز ہے۔ چونکہ عربی شجرہ میں جہاں درود کا استعمال ہوا ہے اس لئے اس پر اعتراض کرنا کم علمی اور سلی لا حاصل ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

وقالت طائفة يجوز تبعاً مطلقاً ولا يجوزہ استقلالاً وهذا قول ابی حنیفہ وجماعته۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

وقالت طائفة يكره استقلالاً لا تبعاً وهي رواية عن احمد۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

وحكى عن الامام مالک كما تقدم وقالت طائفة لا يجوز مطلقاً استقلالاً ويجوز تبعاً۔ (القول البدیع فی البیضاء علی المحیط الشیخ صفحہ نمبر ۵۵ مطبوعہ پاکستان از علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن حجازی شامی ۹۰۲ھ)

علامہ قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ

وذكر الصلاة على الآل والأزواج مع النبي صلى الله عليه وسلم بحكم التبعية والاضافة اليه لا على التخصيص۔

(الفتاوى العربیہ صفحہ نمبر ۶ حصہ دوم مطبوعہ قاروقی کتب خانہ لبنان)

البتہ آل وازواج کا ذکر درود میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے اتباع و اضافت میں کر سکتے ہیں نہ کہ مستقلاً خصوصیت کے ساتھ۔

علامہ قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

قال ابو محمد الجويني السلام كالصلاة يعني لا يجوز على غير الانبياء والملائكة الاتباعاً - (مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۴۰ جلد دوم مطبوعہ لبنان (علامہ قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۱۳ھ))

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ولا الصلاة والسلام في الصحابة استقلالاً ويجوز تبعاً - (تدریب الراوی فی شرح تفریب النوادی صفحہ نمبر ۸ جلد دوم مطبوعہ پاکستان)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

جمہور علماء کا جو مسلک مختار ہے اور جس پر کثیر فقہاء و متکلمین متفق ہیں یہ ہے کہ غیر نبی پر تنہا مستقلاً صلوٰۃ بھیجنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور ان کی تعظیم و توقیر میں اسے شعار و علامت مقرر کیا گیا ہے۔ (مدارج النبۃ ۴ حصہ اول صفحہ نمبر ۵۸۱ مطبوعہ کراچی)

علامہ عبدالحق نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

ولا يصلى على غير الانبياء والملائكة الا بطريق الصبح - (الدرر النديه صفحہ نمبر ۹ مطبوعہ پاکستان)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

هل يجوز الصلاة والسلام على غير الانبياء والصحيح انه يجوز تبعاً ويكره استقلالاً - (تفسیر مظہری صفحہ نمبر ۳۷۷ جلد ۷ مطبوعہ علی)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

قال يحيى بن يحيى لا بأس بالصلاة على غير الانبياء و يعني الدعاء

هذا اللفظ المخصوص لكن اصل الشرع من المحدثين والفقهاء اصطلاحوا على اختصاص لفظ الصلوة بالانبياء او بنبيينا صلى الله عليه وسلم الاتباعاً - (تفسیر مظہری صفحہ نمبر ۳۹۲ جلد ۳)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ جوینی قدس سرہ نے فرمایا "صلوٰۃ" کی طرح "سلام" بھی مستقلاً ممنوع ہے۔ (جواہر النجاشی فی غائل النبی الخمار (اردو) صفحہ نمبر ۷۸۹ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء)

مصنف رضا خانی مذہب کے گھر کی شہادت

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:

ذهب المفتيون من المذاهب الاربعه الى هجرها وهكذا ينبغي فان لفظ الصلاة هاء شعاراً للانبياء عليهم السلام في زماننا فلا يصلى على غير الا ان يكون تبعاً - (فيض الباری علی صحیح البخاری صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ پاکستان)

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی پر مستقلاً درود

شجرہ طریقت میں تبعاً درود کا استعمال ہوا ہے مگر مولوی محمد الکفیل القاروقی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ نے مولوی حسین احمد پر مستقلاً درود پڑھا ہے۔

ذرا.....! "مصنف رضا خانی مذہب"

اس کے متعلق بھی لب کشائی فرمائیں۔

صلى عليك الله من رحمته

حياك من صلوة يا مقتدي

(روزنامہ المہدیہ دہلی شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر ۲۶۸ مطبوعہ پاکستان ۱۹۸۵ء ۱۳۰۵ھ)

مہارت نمبر ۸:

عرض: یہ صحیح ہے کہ شب معراج مبارک جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش بریں پہنچے، نطین پاک اتارنا چاہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی یمن میں نطین شریف

اتارنے کا حکم ہوا، فوراً غیب سے عدا آئی اے حبیب تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہوئے
سے عرش کی زینت و عزت ہوگی۔

ارشاد: یہ روایت محض باطل و موضوع ہے۔ (ملفوظات حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۳۰ مطبوعہ لاہور)

جواب: اگر ”مصنف رضا خانی مذہب“ کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ تو الفاظ حدیث مع
سند پیش کریں۔ اور بتائیں کہ یہ حدیث کون سی معتبر و مستند کتاب میں مذکور ہے۔ جو کہ عند
القریبین مسلم ہو۔

حکم.....!

”انشاء اللہ تعالیٰ“

صحیح قیامت تک جواب نہ دے سکو گے۔

عبارت نمبر ۹: (مولوی برکات احمد) کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب
مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ
گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔ فرمایا: برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھئے۔ الحمد للہ
یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔ (ملفوظات حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۳۰ مطبوعہ لاہور)

الترام نمبر ۵: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتدی، احمد رضا امام۔

جواب:

عالم رویا اور عالم دنیا

یہ دو مختلف عالم ہیں۔ عالم رویا کو عالم دنیا پر قیاس کرنا سراسر باطل ہے۔ عالم رویا
کے حالات و واقعات پر شریعت کے احکام نافذ نہیں ہوتے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔

”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع القلم عن ثلاثة عن النائم
حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يحتلم وعن المجنون حتى يعقل“۔

(ابوداؤد شریف صفحہ نمبر ۲۵۶ جلد ۲۰ شریعتیہ امدادیہ مکتبہ)

”جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین شخص مرفوع القلم
ہوں گے۔ ایک جب تک بیدار نہ ہو اور ناپالغ جب تک بالغ نہ ہو۔ اور مجنون جب تک ہوش
نہیں آئے۔“

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ
ابوالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ماہ رمضان میں ایک دن میں نے سخت مشقت کی جس کی وجہ سے مجھ پر سخت
گرہ لگی ہو گئی۔ قریب تھا کہ میں اس بنا پر افطار کر دیتا اور فضیلت صوم کے فوت ہو جانے
کا کھ بہت غم ہوتا اس اندوہ میں مجھے اگلے آگئی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
خواب میں دیکھا آپ نے بہت لذیذ خوشبودار کھانا جسے ہندی زبان میں زردہ پلاؤ کہتے ہیں
کھا رہا تھا۔ میں نے سیر ہو کر کھایا۔ پھر بہت ہی لطیف ٹھنڈا پانی عنایت فرمایا۔ میں نے سیر
کر لیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا بھوک اور پیاس تمام زائل ہو چکی تھی اور سیر بھی حاصل ہو گئی تھی۔
پھر میں ابھی تک زعفران کی خوشبو باقی تھی۔ بعض عقیدت مندوں نے اسے احتیاط
دیکھ کر رکھ لیا۔ اور برکت اور شکر کے طور پر اس سے روزہ افطار کیا۔

(انفاس العارفین صفحہ نمبر ۱۷۰ مطبوعہ لاہور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

دیکھئے خواب میں حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا کھایا۔ پانی پیا۔ مگر ان
کو روزے پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اور انہوں نے وقت مقررہ (یعنی سورج غروب ہونے) پر
روزہ افطار کیا۔

امام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

النظر في اعمال امته والاستغفار لهم من السيئات والدعاء بكشف
البلاء عنهم والتردد في القطار الارض لحلول البركة فيها وحضور الجنابة
ان مات من صالح امته فان هذه الامور من جملة اشغاله في البرزخ كما

وردت بذلك الحاديث والآثار۔ (الحادی للفتاویٰ صفحہ نمبر ۱۸۵، ۱۸۶ جلد دوم مطبوعہ لبنان)

اپنی امت کے اعمال میں نگاہ رکھنا ان کیلئے گناہوں سے استغفار کرنا ان سے دلگیری کی دعا کرنا، اطراف زمین میں آنا جانا اس میں برکت دینا اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مر جائے تو اس کے جنازہ میں جانا یہ چیزیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشغلہ ہیں۔ جیسے کہ اس میں احادیث اور آثار آئے ہیں۔

• صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں:

قال الامام الغزالی والرسول عليه السلام له الخيار في طواف العالم مع ارواح الصحابة لقد راه كثير من الاولياء۔ (تفسیر روح البیان صفحہ نمبر ۱۸۵ جلد اول مطبوعہ ریاض)

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں سیر فرماتے کا اپنے صحابہ کرام کی روحوں کے ساتھ اعتقاد ہے۔ آپ کو بہت سے اولیاء نے دیکھا ہے۔ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں:

بہت دفعہ لوگوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ خواب میں دیکھا کہ ان کی روحوں نے کافروں اور ظالموں کے لشکروں کو شکست دے دی۔ پھر اس کا ظہور بھی ہوا۔ نڈی دل لشکر نبیؐ کمزور اور تھوڑے سے مسلمانوں سے شکست کھا گیا۔ (کتاب الروح صفحہ نمبر ۱۲۶ مطبوعہ کراچی)

تین مستند واقعات

۱۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور وہ رورہی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے رونے کا کیا باعث ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ آپ کا سر مبارک اور ریش مبارک پر گرد پڑی ہوئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رورہے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے رونے کا کیا باعث ہے آپ نے فرمایا میں

میں کے قتل کی جگہ گیا تھا۔ (رفعی شریف صفحہ نمبر ۲۱۸ جلد ۲)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس حدیث کے تحت لکھتا ہے: روح کا بعد طہارت عالم دنیا کے گواہی مقام دوسرا ہے۔ لیکن اگر باذن الہی کسی وقت پر بطور خرق عادت کے اس عالم میں آجائے تو ممکن ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کا میدان دل میں تشریف لانا دیکھا گیا۔ اور چونکہ اس کے اختراع کی کوئی دلیل نہیں لہذا اس میں تاویل اور صرف الی الجاز کی ضرورت نہیں محمول حقیقت پر ہوگا۔ (مختلف صفحہ نمبر ۲۵، ۲۶ طبع کراچی)

۲۔ حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک روز سید عبداللہ اور ان کے استاد صاحب دونوں قرآن مجید کا ورد کر رہے تھے کہ کچھ لوگ عرب صورت سبز پوش گروہ درگروہ ظاہر ہوئے ان کے سردار نے مسجد کے قریب کھڑے ہو کر ان قاریوں کی قرأت کو سنا اور کہا باریک اللہ اذیت حق القرآن، اور مراجعت فرمائی۔ ان عزیزوں کی عادت تھی کہ قرآن مجید پڑھتے وقت آنکھیں بند کر لیتے تھے اور کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ جب سورۃ ختم کر لی تو سید عبداللہ سے پوچھا کہ وہ کون لوگ تھے ان کی طبیعت سے میرا دل کانپ اٹھا۔ لیکن قرآن مجید کے احترام کی وجہ سے میں کھڑا نہ ہوا۔ سید عبداللہ نے کہا کہ اس قسم کے لوگ تھے جب ان کا سردار پہنچا تو میں بیٹھاندرہ سا۔ میں نے اٹھ کر ان کی تنظیم کی۔ اسی گفتگو میں تھے کہ ایک اور آدمی اسی وضع کا آیا اور کہا۔ گزشتہ رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے مجمع میں تشریف فرما تھے اور اس حافظ کی جو اس جگہ میں ٹھہرا ہوا ہے تشریف فرما تھے اور فرماتے تھے کہ علی الصبح میں اس سے طوں گا اور اس کی قرأت سنوں گا آپ تشریف لائے تھے یا نہیں اور اگر تشریف لائے تھے تو کہاں گئے۔ ان دونوں نے جب یہ بات سنی تو داسمیں بائیں بھاگے۔ لیکن کوئی نشان نہ ملا۔ راقم الحروف (حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) کا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد مدت دراز تک اس جنگل سے خوشبو آتی رہی۔ (انفاس العارفين صفحہ نمبر ۲۵، ۲۶ مطبوعہ لاہور)

۳۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جب دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ تو

تقدیر نہ ہوتا تھا۔ ایک دن عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ فرما رہے ہیں:

”فتفتح المدينة ان شاء الله تعالى في هذه الليلة“۔

اے ابوسعیدہ آج رات شہر فتح ہو جائے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد ہی واپس تشریف لے جانے لگے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ جلد واپس جا رہے ہیں۔ کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں جانا ہے۔ (توضیح الشام صفحہ نمبر ۵۳ جلد اول مطبوعہ مصر)

جواب دوا:

مولوی برکات احمد کی نماز جنازہ مولانا احمد رضا نے پڑھائی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باطنی طور پر اس میں شمولیت کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باطنی طور پر اس میں شمولیت کی۔

اگر.....! مولوی برکات احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھانے کی وجہ سے مولانا احمد رضا مورطعن ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوں نہیں.....؟

آپ کے فہم کے مطابق اگر مولوی برکات احمد کے واقعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مقتدی اور امام، احمد رضا“

تو.....!

علامہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے نقل کردہ واقعہ سے بھی تو آپ کے خود ساختہ قاعدہ کے مطابق یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مقتدی اور امام، حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

نکمر.....!

آج تک علامہ واقدی کے نقل کردہ واقعہ سے کسی محدث، مفسر، فقیہ اور عالم دین

نے یہ مطلب نہیں نکالا۔

خدا را.....!

بہتان تراشی، دروغگوئی چھوڑیے۔

خدا کے حضور توبہ کیجئے، ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ سے چند سوال

اول:

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکیم برکات احمد علیہ الرحمۃ کی نماز جنازہ میں شرکت باطنی طور پر ہے۔ آپ بتائیں اگر کوئی مر جائے اور خواب میں کسی نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے جا رہے ہیں تو مسلمانوں پر اس کی نماز جنازہ پڑھنی فرض ہے یا نہیں؟

• اگر اس کی نماز جنازہ مسلمان نہ پڑھیں اور یونہی دفن کر دیں تو فرض کفایہ کے تارک ہو کر گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

• اور اگر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے تو بغیر جماعت اور امام کے یا امام کے ساتھ؟

• اگر کوئی امام بتایا جائے تو یہ امام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقتدی ہوگا یا امام؟ (یعنی توجروا)

ثانی:

• کسی امتی کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت کرنا کفر ہے یا فتنہ یا مکروہ یا ان میں سے کچھ نہیں.....؟

• کیا محض امامت سے امام کا مقتدی سے افضل ہونا لازم ہے؟

• کیا افضل کی موجودگی میں مفضول کا امام ہونا کفر ہے یا فتنہ یا مکروہ ہے۔

اگر.....!

ان تین سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو اہلسننہ کی اس عبارت پر اعتراض سوا فساد

انگیزی کے اور کچھ نہیں۔ اور اگر ان سوالوں کا جواب اثبات میں ہے تو اس حدیث کی کیا تاویل ہوگی جو حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔

فرماتے ہیں:

غزوہ تبوک میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر سے پہلے قضا حاجت کیلئے تشریف لے گئے میں پانی ساتھ لے کر گیا۔ ضرورت سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا۔ جس میں موزوں پر مسح فرمایا۔ جب پڑاؤ پر واپس لوٹے تو جماعت ہو رہی تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف امام تھے۔ ایک رکعت ہو چکی تھی۔ آگے کے الفاظ یہ ہیں۔

فادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم إحدى ركعتين فصلی مع الناس الركعة الآخر فلما سلم عبدالرحمن بن عوف قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يتم صلواته فالزع ذلك الناس فاكثروا التسبيح فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم صلوة اقبل عليهم ثم قال احسنتم او قال اصبتم۔

(مسلم شریف صفحہ نمبر ۶۲۶ جلد اول (مترجم) مطبوعہ لاہور)
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف ایک رکعت ملی اور آپ نے اخیر ہی کی رکعت جماعت کے ساتھ پڑھی۔ عبدالرحمن بن عوف نے جب سلام پھیرا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اپنی نماز پوری کرنے لگے۔ اس پر لوگ گھبرا گئے اور کثرت سے تسبیح پڑھنے لگے جب آنحضرت نماز پوری کر چکے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یہ فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔
مسلم شریف ہی کی دوسری روایت میں یہ زائد ہے۔

فادرك تاخير عبدالرحمن بن عوف فقال النبي صلى الله عليه وسلم
دعہ۔ (مختصر نمبر ۶۲۷ جلد اول (مترجم) مطبوعہ لاہور)

میں نے عبدالرحمن بن عوف کو پیچھے کرتے پایا تو آنحضرت نے فرمایا رہے دو۔ مشکوٰۃ
آنحضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ اور یہ دومرتبہ ہوا۔ ایک بار ابو بکر کی اقتداء کی اسی قسم کے واقعہ ہی جو عبدالرحمن میں گزرا لیکن آخر میں جو نماز ادا کی اس وقت امام آنحضرت ہی تھے اور ابو بکر آنحضرت کے مقتدی تھے جیسا کہ اپنے محل میں تحقق ہے۔ (مدارج النبوة صفحہ نمبر ۱۷۱ حصہ دوم مطبوعہ کراچی)

ارباب میں تھوڑے تغیر اور اختصار کے ساتھ اتنی زیادتی ہے۔

”فلما احسن بالنبي صلى الله عليه وسلم ذهب يتاخر فلوامه اليه“۔

”اب مصنف رضا خانی مذہب“..... بتائیں!

ان کے نزدیک کسی امتی کا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت کرنی قابل اعتراض ہے تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پیچھے نہیں آنے دیا بلکہ ان کی تحسین فرمائی تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف امام تھے۔ ایک رکعت ہو چکی تھی۔ آگے کے الفاظ یہ ہیں۔

مذکورہ حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
فيه دليل على جواز الاقتداء بالفضل بالمفضول اذا علم اركان الصلوة۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
افضل کے ہوتے ہوئے غیر افضل کی امامت جائز ہے۔
(امداد المدعات صفحہ نمبر ۳۲۲ جلد ۲ مطبوعہ لاہور)

مولوی مفتی عزیز الرحمن دیوبندی لکھتے ہیں:
فاضل کی نماز مفضول کے پیچھے درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۲۲)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی وضاحت
”الحمد لله“ یہ جتانہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔

یہ الفاظ بطور تشکر مولانا احمد رضا بریلوی نے فرمائے ہیں۔ اس نیک بخت انسان کی نماز جتانہ پڑھانے پر جس کی نماز جتانہ میں باطنی طور پر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم رچھ فرمایا۔ نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امام ہونے پر۔

پردہ اٹھتا ہے ذرا..... سنھائے

منصف مزاج اور حق شناس انسان کا فرض ہے کہ دوسروں پر طعن و تشنیع کرنے سے

بیشتر اپنے گرد و پیش کے حالات و واقعات کا جائزہ لے اور سوچے کہ جن وجوہات کی بنا پر میں دوسروں پر کچھ اچھا رہا ہوں انہیں سے میرا پناہ داسن تو خدا نہیں۔ تاکہ بعد میں شرمندگی اور خجالت کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔

آئیے! ذرا گھر کی خبر لیجئے!

اور حق پرستی کا ثبوت دیجئے!

خواب نمبر ۱: مولوی رشید احمد صدیقی کلکتوی لکھتے ہیں:

الحمد للہ! آج شب یکشنبہ بوقت دو ساعت ۲۳ ربیع الثانی المعظم ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۵۵ء اس روسیہ، سرپا حصیاں کو عالم رویا میں حضرت سیدنا غلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔

حضرت سیدنا ابراہیم غلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں۔ جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصلیوں کا مجمع بڑا ہے۔ مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت غلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت غلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جرات کر کے عرض کیا تو حضرت غلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولانا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا فرمائی فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔

(روزنامہ "الجمعیۃ" لاہور، شیخ الاسلام نمبر ۳۲۶، ۳۲۷ مطبوعہ پاکستان (گورنمنٹ))

دیکھیے مجمع میں امام الاقلین والاخرین کے جد کریم ابو الانبیاء حضرت غلیل اللہ علیہ

الصلوٰۃ والسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی واقعات و کرامات کی روشنی میں مؤلفہ ۳۵ مطبعہ کراچی از مولوی سید رشید الدین تہجدی دیوبندی

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے حیرت انگیز واقعات مؤلفہ نمبر ۳۵ مطبعہ کراچی از مولوی ابوالحسن ہارہ بکری دیوبندی (ابوالجلیل فیضی غفرلہ)

الصلوٰۃ والسلام جلوہ فرما ہیں۔ مگر دیوبندیوں کو حضرت غلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھائی ابراہیم مولوی حسین احمد کو امام بنانے کا شوق ہے۔ یہ کتنی بڑی جسارت ہے اور مولوی صاحب کی مٹی دکھائیے کہ بڑھ کر امام بھی بن جاتے ہیں۔

اگر کسی احمی کا کسی نبی کی امامت کرنا لائق اعتراض ہے تو "معنف رضا خانی مذہب" نامیں یہاں کیا ارشاد ہے یہاں تصریح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولانا کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ الخوگات کی عمارت میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقتدی ہونے کا شائبہ تک نہیں اس پر اتنا چیخنا چلاتا شور مچانا گلے پھاڑنا اور یہاں حضرت غلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقتدی ہونے کی تصریح کے باوجود خاموش رہنا۔ کیا یہ!..... شخصیت پرستی نہیں!

خواب نمبر ۲: شیخ سید سکرونی کہتے ہیں:

کہ میں نے خواب میں دیکھا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور مجھ سے کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور ایک عالم ہندی غلیل احمد کا انتقال ہو گیا ہے ان کے جنازہ کیلئے تشریف لائے ہیں۔ (تذکرۃ بکلیل مؤلفہ ۳۷ مطبعہ کراچی مؤلفہ مولوی عاشق الدین بریلوی)

عمارت نمبر ۱: زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اجازت سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کا لطف آگیا یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر ہیں۔ (وصایا شریف مؤلفہ ۳۷ مطبوعہ لاہور)

معنف رضا خانی مذہب کی نقل کردہ عمارت

(احمد رضا خاں بریلوی) کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

(رضا خانی مذہب مؤلفہ ۳۵ حصہ دوم)

الکرام نمبر ۶: مولانا احمد رضا بریلوی صحابہ کرام سے افضل ہیں۔

جواب: معلوم ہوتا ہے کہ ”مصنف رضا خانی مذہب“ اور اس کے ہم مسلک علماء نے ”میں نہ مانوں“ کو اپنی حسین زندگی کا مقصد وحید سمجھ رکھا ہے۔ یہ عبارت اور ان جیسی دیگر تمام عبارات کی متعدد بار علمائے اہلسنت تشریح و توضیح کر چکے ہیں۔

مگر.....! پھر بھی انہیں عبارات کو تحریر اور تقریراً منظر عام پر لا کر ملکی فضا کو مکدر کرنے پر شب و روز کوشاں ہیں۔

آج سے تقریباً ۳۰ سال قبل ”برق خداوندی“ میں اس عبارت کا جواب چھپ چکا ہے اسی جواب کو بیعتہ نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

”حضرت مولانا حسنین رضا خاں صاحب سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ غلط چھپ گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کاتب وہابی (دیوبندی) تھا جس کی وہابیت ظاہر ہونے پر اسے نکال دیا گیا۔ اہم کاموں میں مصروفیت و مشغولیت کے سبب یہ رسالہ (وصایا شریف) بغیر تصحیح کے شائع ہو گیا۔ اصل عبارت یہ تھی:

”زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اجازت سے کوہِ کرم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی زیارت کا لطف آگیا یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم تھے۔“

اس عبارت کو اس وہابی کاتب نے تحریف کر کے یہ لکھ ڈالا!

”صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔“

چونکہ میری غفلت و بے توجہی اس میں شامل ہے اس لئے مخالفین کا احسان ماننے ہوئے کہ انہوں نے اس عبارت پر مجھے مطلع کیا میں اپنی غفلت پر توبہ کرتا ہوں و صلیا شریف صفحہ نمبر ۲۳ میں اس عبارت کو کات کر عبارت مذکورہ بالا لکھ لیں۔ طبع آئندہ میں انشاء اللہ اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

یہ ہے علمائے اہلسنت کا اخلاص اور خوفِ خدا کہ ذرا سی غفلت سے بھی توبہ شائع کر

ہیں۔ مخالفین کو تو اس سے عبرت حاصل کرتے ہوئے خدا اور رسول کی بارگاہوں میں کی دل آویز باتوں سے توبہ شائع کرنی چاہیے تھی مگر انہوں نے اسے عاد کجھ کر تار کو ترجیح دی اور اہلسنت کے خلاف ان کی صفائی و رجوع اور توبہ کے بعد بھی واویلا اور شور مچاتے رہے۔ شرم نہیں آتی۔

وہابی کاتبوں کے ناپاک منصوبوں کی چند جھلکیاں

حضرت صدرالاقا فاضل مولانا فہیم الدین مراد آبادی قدس سرہ کی تفسیر خزائن العرفان کے ساتھ تاج کمپنی لاہور نے شائع کیا تو اس میں چوبیس جگہ وہابی دیوبندی کاتب نے تحریف کی۔

بہار شریعت از صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ اشاعت اسلام دہلی میں تو کتابت کی بے شمار غلطیاں نظر آتی ہیں۔

ایک رام چوری دیوبندی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سنی بن کر آیا بعض سال لکھا دیئے۔ نقل کرنے کیلئے فتاویٰ رضویہ کی جلد ہشتم عطا ہوئی اس میں ایک مسئلہ۔

”شریعت میں ثواب پہنچانا ہے۔ دوسرے دن ہو یا تیسرے دن، باقی یہ تعین عرفی ہے۔“

اس تفسیر باز دیوبندی نے بین السطور ”جہالت ہے“ کے بعد ”و بدعت“ بڑھا دیا۔

مہارت نمبر ۱: ایک بار عبدالرحمن قاری کہ کافر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں پر آ پڑا۔ چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا۔ اسے قرأت

قاری نہ سمجھو بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے..... اس نے کشتی مانگی انہوں نے لول لڑائی اس جھڑپ شیر نے فوک شیطان کو دے مارا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۴۷ حصہ دوم)

الارام نمبر ۲: صحابی رسول پر کفر کا فتویٰ۔

جواب: یہ مصنف رضا خانی مذہب کا کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی اعتراض ہو چکا ہے۔ مگر ایک طویل عرصہ سے علماء اہل سنت کی طرف سے یہ مطالبہ ہو رہا ہے۔ کہ عبدالرحمن قاری نام کے اگر کوئی صحابی ہیں تو بتاؤ ان کا تذکرہ کس کتاب میں ہے ان کا پیش پیدائش اور وصال کیا ہے مگر ایک طویل مدت میں آج تک کوئی مخالف یہ نہیں ثابت کر سکا کہ عبدالرحمن قاری کوئی صحابی ہیں۔

حقائق کی فریب کاری

فریب دینے کیلئے عبدالرحمن بن عبدالقاری کو خوش کرتے ہیں۔ محدثین کا اس اتفاق ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ امام سیر ومغازی واقدی نے ضرور انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ عہد رسالت میں پیدا ہوئے۔ مگر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سماع ہے نہ ہدایت۔ ان کی وفات ۸۱ھ میں ہوئی جبکہ ان کی عمر ۷۸ سال کی تھی۔ اس حساب سے ان کا سن پیدائش ۳ھ نکلتا ہے۔

• اکمال فی اسماء الرجال میں ہے۔

عبدالرحمن بن عبدالقاری یقال انه ولد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وليس له منه سماع ولا رواية وعده الواقدي من الصحابة فيمن ولد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشہور انه تابعی و هو من جملة تابعی المدينة و علمائها سمع عمر بن الخطاب مات سنة احدى ثمانين وله ثمان وسبعون سنة۔

ان کا نام عبدالرحمن بن عبدالقاری ہے کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے لیکن نہ آپ سے حدیث کی سماعت کی نہ ہدایت بیان کی۔ مور واقدی نے ان صحابہ کے ذکر میں جو آنحضرت کے زمانہ میں پیدا ہوئے ان کا بھی شمار کیا ہے۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ مدینہ کے تابعین اور وہاں کے علماء میں سے ہیں۔ حضرت ابن الخطاب سے حدیث سنی۔ ۸۱ھ میں عمر ۷۸ سال وفات پائی۔

(مختوٰۃ مع اکمال فی اسماء الرجال (اردو) جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)
مطبوعہ دارالذی الذی الذی محمد بن عبد اللہ خلیفہ م ۷۷۳ھ

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عبدالرحمن بن عبدالقاری

ولد علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقيل انی به الیه وهو مسلم۔ روی عن عمرو ابی طلحة و ابی ایوب و ابی هريرة۔ قال ابن العن لفة۔ وقال ابن سعد توفی بالمدينة سنة (۸۵) فی خلافت عبدالملک و هو ابن (۷۸) سنة۔ اجله تابعی اهل المدينة و علمائهم۔ وقال العجلی مدنی تابعی ثقة و ذکره مسلم و ابن سعد و خليفة فی الطبقة الاوّل من تابعی اهل المدينة۔ (تہذیب فہرست جلد ۷ مطبوعہ بیروت)

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عبدالرحمن بن عبدالقاری والقارة، هم ولد الهون بن خزيمه، ابي اسد بن خزيمه ولد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ليس له من سماع، ولا له منه رواية۔

قال الواقدي: هو صحابي، و ذكره في كتاب الطبقات، في جملة من ولد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وقال: كان مع عبد اللہ بن الارقم ابي ابي المال، في خلافة عمر بن الخطاب اخبره ابو عمر۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ اصحابہ صفحہ ۷۷، ۷۸، ۷۹، جلد ۳ مطبوعہ دار الفکر)

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جبکہ قول مختار ماخوذ یہی ہے کہ عبدالرحمن بن عبدالقاری تابعی ہیں تو اس کی بھی گنجائش نہیں رہی کہ اس عبدالرحمن کو جس کا تذکرہ "ملفوظات حصہ دوم" میں ہے عبدالرحمن بن عبدالقاری فرض کر کے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تہمید بازی کریں کہ اکمال کو کافر کہہ دیا۔ "مصنف رضا خانی مذہب" تو آج کی پیداوار ہے برس ہا برس تک حقائقین کا اور گاتے رہے کہ یہ صحابی ہے صحابی کو کافر کہہ دیا۔ مگر جب صحابی ہونا ثابت نہ کر سکے تو اب صحابہ مٹانے کیلئے کہتے ہیں صحابی یا تابعی کو کافر کہہ دیا۔

عبدالرحمن بن عبدالقاری (م ۸۱ھ/۸۵ھ) صحابی ہوں یا تابعی۔ یہ کسی طرح وہ

عبدالرحمن ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ جسے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کافر کہا ہے۔ اور جس کے کفری کارنامے ملفوظات حصہ دوم میں مذکور ہے۔

غزوہ قبا یا غزوہ ذی قرد

یہ غزوہ درحقیقت بنو خزاعہ کی ایک ٹکڑی کے خلاف جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مویشیوں پر ڈاکہ ڈالا تھا، تعاقب سے عبارت ہے۔ حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے یہ پہلا واحد غزوہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش آیا۔

امام بخاری نے اس کا باب مستفاد کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ خیبر سے صرف تین روز پہلے پیش آیا۔ اور یہی بات اس غزوے کے خصوصی کارپرداز حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان کی روایت صحیح مسلم میں دیکھی جاسکتی ہے۔ جمہور اہل مغازی کہتے ہیں کہ یہ واقعہ صلح حدیبیہ سے پہلے کا ہے۔ لیکن جو بات صحیح میں بیان کی گئی ہے۔ اہل مغازی کے بیان کے مقابل وہی صحیح ہے۔ اور غزوہ خیبر محرم ۷ھ میں وقوع پذیر ہوا۔

(۱)..... (صحیح بخاری باب غزوہ ذی قرد صفحہ نمبر ۶۰۳ جلد ۲)

(۲)..... (صحیح مسلم باب غزوہ ذی قرد غیر باصفیہ نمبر ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵ جلد ۲)

(۳)..... (صحیح ابی ہریرہ نمبر ۳۶۰ جلد ۷)

اس غزوہ کے ہیر و حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے جو روایات مروی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سواری کے اونٹ اپنے غلام ربیع کے ہمراہ چلنے کیلئے بھیجے تھے اور میں بھی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سمیت ان کے ساتھ تھا کہ اچانک جمہور عبدالرحمن فزاری (جس کا تذکرہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ملفوظات حصہ دوم میں کیا ہے) نے اونٹوں پر چھاپے مارا اور ان سب کو ہانک کر لے گیا اور چوہا بے کو قتل کر دیا۔ میں نے کہا: ربیع! یہ گھوڑا لو۔ اسے ابو طلحہ تک پہنچا دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دو۔ اور خود میں نے ایک نیلے پر کھڑے ہو کر مدینہ کی طرف رخ کیا اور تین بار پکار لگائی یا صبا حاہ! ہائے صبح کا حملہ، پھر میں حملہ آوروں کے پیچھے چل نکلا۔ ان پر تیر برساتا جاتا اور

ہاتھ بٹاتا جاتا۔

ابن اکوع

اليوم يوم الرضخ

”میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن دودھ پینے والے کا دن ہے۔ (یعنی آج بچہ لگے ہائے کا کہ کس نے اپنی ماں کا دودھ پیا)“

حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ بخدا میں انہیں مسلسل تیروں سے چھٹی کرتا رہا۔ کب کوئی سواری میری طرف پلٹ کر آتا تو میں کسی درخت کی اوٹ میں بیٹھ جاتا۔ پھر اسے تیر مار کر (کی کر دیتا یہاں تک کہ جب یہ لوگ پہاڑ کے تنگ راستے میں داخل ہوئے تو میں پہاڑ پر لاہ گیا اور پتھروں سے ان کی خبر لینے لگا۔ اس طرح میں نے مسلسل ان کا پیچھا کئے رکھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے میں نے ان سب کو اپنے پیچھے کر لیا۔ اور ان لوگوں نے میرے لئے ان اونٹوں کو آزاد چھوڑ دیا۔ لیکن میں نے پھر بھی ان کا پیچھا جاری رکھا اور ان پر تیر برساتا رہا یہاں تک کہ بوجھ کم کرنے کیلئے انہوں نے تمس سے زیادہ چادریں اور تمس سے زیادہ نیزے پھینک دیئے وہ لوگ جو کچھ بھی پھینکتے تھے میں اس پر (بطور نشان) لٹکاتا رہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے رفقاء پہچان لیں کہ دشمن سے چھینا ہوا مال ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ ایک گھاٹی کے تنگ موڑ پر بیٹھ کر دو پہر کا کھانا کھانے لگے۔ میں بھی ایک چوٹی پر جا بیٹھا۔ یہ دیکھ کر ان کے چار آدمی پہاڑ پر چڑھ کر میری طرف آئے (جب اتنے قریب آئے کہ بات سن سکیں تو) میں نے کہا تم لوگ مجھے کھاتے ہو؟ میں سلمہ بن اکوع ہوں، تم میں سے جس کسی کو دوڑاؤں گا۔ بے دھڑک پالوں گا اور اگر تم مجھے دوڑائے گا ہرگز نہ پاسکے گا۔ میری یہ بات سن کر چاروں واپس چلے گئے اور میں اپنی گھڑی پر بٹھارہا۔ یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سواروں کو دیکھا اور انہوں نے دیکھا کہ میں سے چلے آ رہے ہیں۔ سب سے آگے ان کے پیچھے ابو قتادہ اور ان کے پیچھے عبدالرحمن اسود (مخاض پر کھنک کر) عبدالرحمن اور حضرت انورم کے درمیان بگڑ ہوئی۔ حضرت

اخرم نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا لیکن عبدالرحمن نے نیزہ مار کر حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کو قتل کر لیا اور ان کے گھوڑے پر جا پلٹا۔ مگر اسے میں حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن کے سر پر جانچنے اور اسے نیزہ مار کر زخمی کر دیا۔ بقیہ حملہ آور پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ہم نے ان کا کھدڑا شروع کیا۔ میں اپنے پاؤں پر اچھلتا ہوا دوڑ رہا تھا سورج ڈوبنے سے کچھ پہلے ان لوگوں نے اپنا رخ ایک گھاٹی کی طرف موڑا۔ جس میں ذی قرد نام کا ایک چشمہ تھا یہ لوگ پیاسے تھے اور وہاں پانی پینا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں چشمے سے پرے ہی رکھا اور وہ ایک قطرہ بھی نہ پکھ سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہسوار صحابہ دن ڈوبنے کے بعد میرے پاس پہنچے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سب پیاسے تھے مگر آپ نے سو (۱۰۰) آدمی دے دیں تو میں زمین سمیت ان کے تمام گھوڑے چھین لوں اور ان کی گردنیں پکڑ کر حاضر خدمت کر دوں۔ آپ نے فرمایا: اکوع کے بیٹے تم قابو پا گئے ہو تو اب ذرا نرمی روا، پھر آپ نے فرمایا: اس وقت بنی غطفان میں ان کی مہمان نوازی کی جارہی ہے۔

(اس غزوے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: آج ہمارے سب سے بہتر شہسوار ابوقحافہ اور سب سے بہتر پیادہ سلمہ ہیں۔ اور آپ نے مجھے اچھے دینے ایک پیادہ کا حصہ اور ایک شہسوار کا حصہ اور مدینہ واپس ہوتے ہوئے مجھے (یہ شرف بخشا کہ) اپنی عشاء نامی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار فرمالیا۔

اس غزوے کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کا انتظام حضرت ابن ام مکتوم کو سونپا تھا۔ (ماخوذ: مدارج المنہج، زاد المعاد وغیرہ)

قارئین کرام!

اولاً..... یہ واقعہ غزوہ ذی قرد کا ہے جو ۷ھ میں ہوا اور عبدالرحمن (جس کا تذکرہ ملفوظات میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے کیا ہے) اسی غزوہ میں مقتول ہوا اور عبدالرحمن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کی ولادت ۳ھ میں ہوئی۔ بمطابق رسالہ کاچہ بھی غزوہ میں شریک ہو سکتا ہے۔ مخالفین کو ہوش سے کام لینا چاہیے۔

ثانیاً..... اس عبدالرحمن کو (جو غزوہ ذی قرد میں قتل ہوا) صحابی یا تابعی کہنا اپنے دین کے لیے ناجائز ہے ہاتھ دھونا ہے۔ کیونکہ اس عبدالرحمن کے بارے میں جو واقعات مذکور ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بلاشبہ کافر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن تھا۔ ملفوظات میں جسے کافر کہا اس کے کثوت بھی وہیں مذکور ہیں۔

یہ عبدالرحمن اپنے ہمراہیوں کے سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں پر سوار تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا۔ اور اونٹ بھی لے گیا۔

سلمہ بن الاکوع نے اس کا اور اس کے ہمراہیوں کا تعاقب کیا۔

اس عبدالرحمن (بن عیینہ) کو حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔

اعلیٰ رضا خانی قدس سرہ جواب دے

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اونٹوں کو لوٹنے والا صحابی یا تابعی ہوگا؟

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جنگ کرنے والا صحابی یا تابعی ہوگا؟

کیا حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے کسی صحابی یا تابعی کا تعاقب کیا؟

کیا حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کسی صحابی یا تابعی کو قتل کیا؟

ذرا سی عقل و دین رکھنے والا کبھی بھی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ یہ شخص صحابی یا تابعی

ہو سکتا ہے۔ غزوہ ذی قرد کے حالات و واقعات پڑھ کر سب کا یہی فیصلہ ہوگا کہ یہ عبدالرحمن

ضرور بالعمور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت ترین دشمن اور بدترین کافر تھا۔

صرف نسبت کے بدلنے سے مسیحی نہیں بدلتا

المفلووظ حصہ دوم میں عبدالرحمن کے نام کے ساتھ جو واقعات مفصل مذکور ہیں وہ

ملفوظ طور پر اس بات کو متعین کر رہے ہیں کہ یہ ضرور بالعمور کافر اور یہ عبدالرحمن

عبدالرحمن بن عبدالقاری ہرگز نہیں ہیں۔ اگرچہ اس کافر عبدالرحمن کی نسبت

(سامع لیا جامع کی غلطی کی وجہ سے) بدل گئی ہے فزاری کی جگہ قاری ہو گیا ہے۔ صرف ہند کے بدلنے سے ممکن نہیں بدلتا۔ فقہانے تصریح کی ہے کسی نے نماز میں نیت کی کہ میں نے اس امام کی اقتداء کی جو محراب میں کھڑا ہے جس کا نام عبد اللہ ہے مگر حقیقت میں وہ جعفر تھا تو اقتداء درست ہے۔
عالمگیری میں ہے۔

ولو كان المقتدى يرى شخص الامام فقال اقتديت بهذا الامام الذي هو عبد الله ولا يرى شخص الامام فقال اقتديت بالامام الذي هو قائم في المحراب الذي هو عبد الله فاذا هو جعفر جاز كذا في المحيط۔

(فتاویٰ عالمگیری صفحہ نمبر ۶۷ جلد اول ناشر نورانی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور)
یعنی اگر مقتدی امام کو دیکھ رہا ہے اور یوں نسبت کی۔ میں نے اس امام کی اقتداء کی جو محراب میں کھڑا ہے۔ جو عبد اللہ ہے حالانکہ وہ جعفر ہے تو درست ہے۔

مقتدی نے امام کا نام بدل کر لیا مگر چونکہ وصف متعین ہے تو نام کی تبدیلی اثر امار نہیں اور اقتداء درست ہے اور یہاں المفلو ظ میں نام صحیح ہے اوصاف صحیح ہیں نام اور اوصاف اس کو اس طرح متعین کر رہے ہیں کہ ذرا بھی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ یہ ”کون ہے؟“ اور جو بھی ہے وہ ضرور کافر ہے۔ پھر بھی نسبت میں غلطی ہو جانے سے جو نام میں غلطی سے بہت خفیف ہے محکوم علیہ کی تبدیلی کا حکم کرنا فریب دہی نہیں تو اور کیا ہے۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنے سے پہلے گھر کی بھی خبر لیجئے
مولوی رشید احمد گنگوہی کا انوکھا فتویٰ

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا

المفومات میں صاحب مفلو ظ کی عبارت عیناً منقول نہیں ہوتی بلکہ یہ روایت بالسنی ہوتی ہے۔ اور سامع سے غلطی ہو جانا ممکن ہے جیسا کہ اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں اور اس باب میں متعدد مسائل پیش کی جاسکتی ہیں۔

گرام ہے۔ اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ کابل صفحہ نمبر ۱۳۱ مطبوعہ کراچی)

مولوی عبد الشکور کا کوروی دیوبندی کی خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی جناب امیر کی مجلس میں اعلانیہ فتنہ ہوتا تھا اور آپ اس کو مطلقاً روار کھتے تھے۔ روکنا اور منع کرنا تو درکنار آپ اس کو بیان کرنا غرض خیال کرتے تھے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر ان باتوں کو بہت ذوق و شوق سے دیکھتے تھے ورنہ یہ کیونکر فرماتے کہ وہ عورتیں بلند چھاتیوں والی ہیں یا پست سینوں والی، اسی جملہ کا کسی شاعر نے شعروں میں کیا خوب ترجمہ کیا ہے، شاعر کہتا ہے۔

حیا شرم کا پردہ اٹھایا شرم کیوں نے
سر مجلس فتائیں کھول دیں پردہ نشینوں نے
کیا عہد اطاعت تو رسیدہ نازنیوں نے
ملائے ہاتھ ابھری چھاتیوں والی حسینوں نے
وہ شرماتے تھے گھر میں مجلسوں میں بے نقاب آئے
جو گھونگھٹ رات میں کرتے تھے دن میں بے نقاب آئے

افسوس جناب امیر نے خلافت کی طمع میں ان ناگوار اور خلاف شرع باتوں کا کچھ خیال نہ کیا اور اعلانیہ قلم و فتنہ ہوتے دیکھ کر فخر یہ اپنے کلام مجبور نظام میں درج فرمایا۔ جس خلافت کی ابتداء ان امور منہیہ سے ہو اس کے عواقب کا حال ظاہر ہے۔

(انجم خلافت نمبر بابت ۲۱ مارچ ۱۹۳۳ء صفحہ نمبر ۲۱ بحوالہ تحقیقات از مشقی شریف الحق امجدی صفحہ نمبر ۱۳۵، ۱۳۶ شریعتیہ العیوب ال۱۰۰ نمبر ۳ (۱۹۷۱))

حدائق بخشش حصہ سوم کے اشعار کا جواب

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جو بن کا اہمار
مسک جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پہنا پڑتا ہے جو بن میرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ ویر
خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حسن ابلہ کی صورت پڑھ کر

جواب: ان اشعار کے متعلق بار بار تحریری و تقریری مکمل صفائی دی جا چکی ہے۔ مگر بد بطنی کا براہو کہ کچھ لفظیں اب تک خاموش نہیں ہوئے۔ تفصیل کیلئے.....!

۱۔ فیصلہ مقدسہ شریعہ قرآنیہ
۱۳ ۵ ۷۵

مرتبہ: مولانا عزیز الرحمن بہاولپوری۔
اور

۲۔ دارالافتاء دہلی کا ”قرآنی فیصلہ“ کا مطالعہ کریں۔

قارئین کرام!

مخالفین کو یہ علم ہی نہیں کہ حدائق بخشش حصہ سوم امام احمد رضا ریلوی کی تصنیف و ترتیب نہیں اور نہ ہی ان کی زندگی میں شائع ہوا۔ یہ حصہ مولانا محبوب علی خاں لکھنوی نے ترتیب دیا اور امام احمد رضا ریلوی کے وصال کے دو سال بعد شائع ہوا۔ مولانا محبوب علی خاں نے ابتداً اسے کے صفحہ نمبر ۱ پر ۲۹ رزی الحجۃ الحرام ۱۳۳۲ھ کی تاریخ درج کی ہے۔ جبکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا وصال ۱۳۳۰ھ ماہ صفر المنظر میں ہو چکا تھا۔

مولانا محبوب علی خاں سے تیسرے حصہ کی ترتیب و اشاعت میں واضح طور پر چند فروگزاشتیں ہوئی ہیں۔

● انہوں نے اس حصہ کا نام حدائق بخشش حصہ سوم رکھا، صرف یہی نہیں بلکہ ناکھیل پر ۱۳۲۵ھ کا سن بھی درج کروا چکا تھا لہذا حدائق بخشش پہلے اصل دو حصوں کا تاریخی نام تھا جو

۱۳۶۵ھ میں شائع ہوا تیسرا حصہ تو ۱۳۳۲ھ بلکہ اس کے بھی بعد شائع ہوا۔

انہوں نے مسودہ نابجہ سلیم پریس، نابجہ کے سپرد کر دیا۔ پریس والوں نے خود ہی کتابت کروائی اور خود ہی چھاپ دیا۔ مولانا نے اس کے پروف بھی نہیں پڑھے۔ کاتب نے دانستہ یا نادانستہ یا کم علم ہونے کی وجہ سے چند اشعار جو بالکل الگ تھے، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کہے گئے اشعار کے ساتھ ملا کر لکھ دیئے۔

۱۰ اشعار حضرت ام المؤمنین کے بارے میں نہیں

قطع نظر اس کے کہ یہ غلط ترتیب سے چمپے ہیں۔ یا جس ترتیب سے چمپے ہیں۔ وہی اس پر نص قاطع ہے کہ یہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نہیں ہیں۔

ان تینوں اشعار کے اوپر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ ”علیحدہ“ یہ اسی لئے لکھا گیا تھا کہ ہر آنکھ والا اسے دیکھ لے یہ سمجھ لے کہ اس کے بعد والے اشعار کا تعلق اوپر والے اشعار سے بالکل نہیں اور اوپر والے اشعار حضرت ام المؤمنین کی مدح میں ہیں اور یہ اس سے علیحدہ۔

تو ثابت ہو گیا کہ یہ اشعار ام المؤمنین کی مدح میں نہیں۔ مگر.....! تاہم بتائی خواہ ،
ظاہری ہو یا باطنی انسان کو شہو کر لگایا دیتی ہے۔

حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق شاہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خاں

ارشاد گرامی

برس ہائرس کے بعد اب جب مولانا محبوب علی خان نے اسے پنجاب میں چھپوایا تو خبر ملی کہ یونہی بے ترتیب چھاپ دیا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ بعض کلام اعلیٰ حضرت کا معلوم نہیں ہوتا کسی اور صاحب متخلص یہ رضا کا کلام ہے۔ مولانا یادہ شخص جس نے اس مجموعے میں وہ قصیدہ درج کیا اس کلام کو بھی اعلیٰ حضرت کا سمجھا۔ اس لئے مجھے ناگوار بھی ہوا کہ یوں ہی اور

ہم لوگوں میں سے کسی کو بے دکھائے چھاپ دیا۔ بارہا لوگوں کے سامنے میں نے اس پر اظہارِ ناراضگی کیا، الخ (فیصلہ مقدمہ شرعیہ قرآنیہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ لاہور)

مفتی مظہر اللہ خطیب مسجد فتح پوری دہلی کا ارشاد گرامی

بلکہ مجھ کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار ہی نہیں معلوم ہوتے خدا جانے اس میں کسی کی اور کیا سازش ہے۔ میرے ساتھ بھی کئی مرتبہ ایسی چالیں چلی گئی ہیں۔ الخ

(قادی مظہری صفحہ نمبر ۳۸ مطبوعہ کراچی قرآنی فیصلہ صفحہ نمبر ۱۳)

نبی رائے حضرت موصوف کے صاحبزادگان مولانا مفتی مشرف احمد اور مولانا مفتی محمد احمد صاحبان کی بھی ہے۔ اور مولانا مفتی زاہد القادری سابق مفتی آستانہ دہلی بھی اس سے متفق ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیے دارالافتاء دہلی کا ”قرآنی فیصلہ“۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

جب بمبئی میں مخالفین نے ان اشعار کے متعلق فتوہ برپا کیا تو ان کا ایک وفد مولانا ابوالکلام آزاد کے پاس آیا اور یہ قصہ پیش کیا انہوں نے بر جستہ کہا:

”مولانا احمد رضا خاں ایک سچے عاشق رسول گزرے ہیں، میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ ان سے توہین نبوت ہو۔“ (تحقیقات صفحہ نمبر ۱۲۵ مطبوعہ انڈیا ۱۹۷۶ء از مولانا محمد شریف الحق امجدی)

مولانا محبوب علی خاں لکھنوی کا توہین نامہ

خطیب مشرق مولانا مشتاق احمد ظہای نے بمبئی کے ایک سخت روزہ میں ایک مراسلہ شائع کروایا اور مولانا محبوب علی خاں کو ”حدائق بخشش حصہ سوم“ کی غلطی کی طرف متوجہ کیا۔

دوسری طرف دیوبندی مکتب فکر کی طرف سے شور کے ساتھ یہ مہم چلائی گئی کہ مولانا محبوب علی خاں نے حضرت ام المومنین کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس لئے انہیں بمبئی کی جامع مسجد سے برطرف کیا جائے۔

اور مولانا محبوب علی خاں کی صاف دلی اور پاک نفسی دیکھیے کہ جو کچھ ہوا اس میں ان

کا قصد و ارادہ کا کوئی دخل نہ تھا۔ تمام تر غلطی کا تب اور پریس والوں کی تھی اس کے باوجود رسالہ ”سنی“ لکھنؤ اور روزنامہ ”انقلاب“ میں اپنا توہین نامہ چھپوایا۔ اور بار بار زبانی توبہ کی۔

اعلانِ توبہ

حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ نمبر ۳۸، ۳۷ میں بے ترتیبی سے اشعار شائع ہو گئے تھے اس غلطی سے بارہا فقیر اپنی توبہ شائع کر چکا ہے۔ خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری توبہ قبول فرمائیں۔ آمین ثم آمین سنی مسلمان بھائی خدا اور رسول کیلئے معاف فرمائیں (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ (فیصلہ مقدمہ شرعیہ قرآنیہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ لاہور)

کتاب وسنت کی روشنی میں توبہ کی اہمیت

• ”ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين“۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۲) ترجمہ: ”بے شک اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے خوب پاکی حاصل کرنے والوں کو“۔ (البیان)

• ”ومن يعمل سوءا او يظلم نفسه ثم يستغفر الله ينجده الله غفورا رحیما“۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۰) ترجمہ: ”اور جو برے کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا پائے گا“۔ (البیان)

• حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب تک اس کی روح گھٹے تک نہ پہنچے۔ (یعنی حضور موت کے وقت توبہ قبول نہیں ہوتی)۔ (مشکوٰۃ شریف)

• حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس سے اگر گناہ صادر ہوں تو بعد میں فوراً توبہ کرے۔ (منہاج العابدین از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

• ابن ماجہ ص ۱۳۱ طبع کراچی (ابو لیلیٰ فیضی مقرر)

• حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کے مثل ہے جس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔
(ابن ماجہ صفحہ نمبر ۳۱۳ طبع کراچی)

• مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

توبہ جب خالص دل سے کرے گا قبول ہوگی خواہ کتنی ہی بار ٹوٹی ہو۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۲۳)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قدر واضح ارشادات کے ہوتے ہوئے مولانا محبوب علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنا اور مذہب حقہ اہلسنت و جماعت کے خلاف منافرت پھیلانا جہالت و حماقت ہے۔

عبارت نمبر ۱۲: حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ازواج مطہرات سے ایک بی بی جب اندھیرے میں جاتیں تو ایک شمع روشن ہو جاتی۔ ایک روز حضور نے ملاحظہ فرمایا ایسے بجھا دیا اور فرمایا کہ یہ شیطان کی جانب سے ہے پھر ایک رپائی نورمان کے ساتھ فرمادیا۔ کمانی بیچو الاسرار و معدن الانوار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۶۵ مطبوعہ کراچی)

اعتراض: (۱) یہ ایک من گھڑت قصہ ہے۔

(۲) مولانا احمد رضا نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ کر صحابہ کی عظمت کو کم کیا ہے۔

(۳) مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ نے غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی زوجہ کی توبہ کی ہے۔
(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۳ حواشی)

جواب: ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے خط کشیدہ سطر کو چھوڑ کر عبارت نقل کی ہے اسے معلوم تھا کہ اگر اس کو تحریر کر دیا تو عبارت مذکورہ پر میرے جاہلانہ تبصرے اور اعتراض نمبر ۱ کی حقیقت بے نقاب ہو جائے گی۔ کیونکہ.....!

مولانا احمد رضا بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے صراحتہ لکھا ہے کہ یہ واقعہ بیچہ الاسرار میں ہے،

قارئین کرام!

یہ حضور شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مشہور کرامت ہے جس کو صاحب بیچہ الاسرار ملا نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی النخعی علیہ الرحمۃ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اور امام اجل شیخ الحرمین ابو محمد عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۶۸ھ) کے علاوہ دیگر محققین علمائے اہلسنت نے اپنی اپنی تصانیف و تالیفات میں ذکر فرمایا ہے۔ کرامات اولیاء اللہ اہلسنت کے نزدیک برحق ہیں۔ اور ان کا انکار کرنا معتزلہ کا فہم ہے۔

• شیخ ابو محمد عبد الجبار بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ میری والدہ ماجدہ جب کبھی کسی کام سے تاریک مکان میں جاتی تو ان کیلئے شمع روشن ہو جاتی۔ ایک دفعہ میرے والد گرامی اچانک تشریف لائے۔ آپ نے وہ شمع دیکھی۔ جونہی آپ کی نگاہ اس پر پڑی وہ خود بخود بجھ گئی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ روشنی جو تم نے دیکھی تھی۔ یہ شیطان ہے جو ظاہر تمہاری خدمت کیلئے آتا ہے۔ میں نے اسے تم سے ہٹا دیا اور اس کی جگہ رحمانی نور کا انتظام کر دیا ہے۔ شیخ عبد الجبار علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میری والدہ مکان میں دخل ہوتیں تو چاند کی مثل ایک نور ظاہر ہوتا جس سے مکان کے اطراف بھر جاتے۔

(۱)۔ (خلاصۃ القافری مناقب شیخ عبدالقادر صفحہ نمبر ۱۲۳ مطبوعہ لاہور ۱۳۰۳ھ ۱۹۸۳ء)

ازام محمد عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ (م ۷۶۸ھ)

(۲)۔ (زبدۃ الآثار جلد ۱ صفحہ نمبر ۱۱۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء ۱۴۰۶ھ)

الرشید عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳)۔ (فائدہ الجوامع، الرشید محمد نجی تافذی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۲۳ مطبوعہ کراچی)

مولوی زبیر افضل مٹنی دیوبندی نے فائدہ الجوامع کا اردو ترجمہ کیا ہے مگر انہوں نے اس کرامت کے متعلق مصنف رضا خانی مذہب کی طرح اس پر کوئی جاہلانہ تبصرہ نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اس کرامت کو حق سمجھتے تھے۔

کرامات اولیاء اللہ

- علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
اولیائے کرام کی کرامات کا حق ہونا حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے واقع سے نص قرآن کے ذریعے ولادت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت سے ثابت ہے۔
- علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
بطور کرامت اہل ولایت سے ایسی باتیں صادر ہوتی ہیں جو خارق عادت اور ناقص طبیعت ہوتی ہیں یہ اہل سنت کیلئے جائز ہیں۔
- امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
اولیائے کرام سے کرامات کا ظہور جائز ہے۔
- امام ابواسحاق استراکلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
اولیائے کرام کیلئے کرامات ہوتی ہیں جو قبولیت دعا سے مشابہت رکھتی ہیں۔
- علامہ یوسف نبہانی فرماتے ہیں:
ائمہ اہلسنت کرامات اولیاء کے جواز کے قائل ہیں معتزلہ میں سے ابوالحسن بصری اور اس کا دوست محبوب خوارزمی کرامات اولیاء کے قائل ہیں۔ باقی معتزلہ منکر ہیں۔
(جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۸۵ تا ۱۳۲ مطبوعہ لاہور، از علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ)
- علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
ولیس انکار الکرامۃ من اهل البدع۔ (المدیۃ البدیۃ صفحہ نمبر ۲۹۲)
- مولوی رشید احمد کنٹوی دیوبندی لکھتے ہیں:
کرامات اولیاء اللہ سے ہوتی ہے اور حق ہے کہ کرامات خرق عادت کا نام ہے۔ اس میں کوئی تردد کی بات نہیں۔ اس کا انکار گناہ ہے کہ انکار کرامت کرتا ہے اور کرامت کا حق ہونا مسئلہ اجماعی اہلسنت کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۱۹۹ مطبوعہ کراچی)
- مولوی محمد جمیل الرحمن سیوہاروی مفتی دارالعلوم لکھتے ہیں:

- مشائخ کرام اور اولیاء اللہ کی سوانح کا اہم باب کشف وکرامات بھی ہے، کشف وکرامات اگرچہ لوازم ولایت سے نہیں ہیں لیکن اگر کسی مقبول بندہ کو منجانب اللہ یہ عطا ہوں تو اہل ولایت ہیں اور اعلیٰ مناقب میں شامل ہیں۔ (روزنامہ الجہدہ دہلی، شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر ۳۱۹ تا ۳۲۰ مکتبہ مدنیہ گوبراوالہ)
- مولوی عبدالجید خادم سوہدروی غیر مقلد لکھتے ہیں:
ٹھیک اسی طرح جو خوارق عادت عامہ اتباع رسول اور خدائے واحد کی پرستش کا ثبوت ہیں وہ کرامات اولیاء کہلاتی ہیں۔ جن کے مبارک اور محمود ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔
(کرامات الہدیۃ صفحہ نمبر ۳۷ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)
- قارئین کرام!
مصنف رضا خانی مذہب نے احکام شریعت از مولانا احمد رضا بریلوی سے مذکورہ کرامت نقل کرنے کے بعد جو اس پر تبصرہ کیا ہے، سراسر جہالت، وجہل اور بغض رضا پرینی۔
- اگر.....!
مذکورہ کرامت نقل کرنے کی بنا پر مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مورد سب وشم
ہیں اور انہوں نے حضرت غوث پاک کی زوجہ کی توہین کی ہے تو حضرت شیخ عبدالحق محدث
دہلوی اور امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بھی ذرا..... قلم کو جنبش دیجئے
..... اور مساوات محمدی کا ثبوت دیجئے..... خدا را.....!
- اندھی تقلید چھوڑیے..... تحقیق کیجئے..... خوف خدا کو دل میں
گنہ دیجئے..... توبہ کیجئے.....!
- اعتراض نمبر ۲ کا جواب: اگر غوث اعظم کے نام نامی کے ساتھ مولانا احمد رضا بریلوی
نے رضی اللہ عنہ لکھ کر حماقت کی ہے اور صحابہ کرام کی عظمت کو کم کرنے کیلئے لفظ رضی اللہ عنہ
کا مقام گرا دیا ہے تو..... حاجی امداد اللہ مہاجر کی، مولوی اشرف علی تھانوی، نواب

مدیق حسن بھوپالی اور دیگر علماء دیوبند اور غیر مقلدین کے متعلق بھی کچھ ارشاد فرمایا۔
..... کیونکہ ان حضرات سے بھی یہی جرم ثابت ہے۔

• حاجی امداد اللہ مہاجر کی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ لباس عمدہ پہنتے تھے اور کھانا لذیذ کھاتے تھے۔
(انوار المصباح، صفحہ نمبر ۹۹ مطبوعہ لاہور، مصنف مولوی اشرف علی تھانوی)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

الشیخ العلامة القطب الربانی سیدی المونی عبد الوہاب الشحرانی رضی اللہ عنہ۔
(الدر المنثور، صفحہ نمبر ۸۱)

مولوی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں:

وقد اوضح شيخنا ويركتنا القاضي محمد بن علي الشوكاني رضي الله عنه -

- (۱)..... (دلیل الطالب علی اربع المطالب صفحہ نمبر ۲۳۲ مطبوعہ ناٹا)
- (۲)..... (فتاویٰ علمائے حدیث از مولانا علی محمد سعیدی صفحہ نمبر ۷۷)

اول طبع دوم ۱۹۷۹ء ناشر کتب سعیدیہ خاندان

مولوی ابوبکی امام خاں نوشہری غیر مقلد لکھتے ہیں:

شيخنا الرحيم في آخرى تاليف كتاب "مقالات الاحسان" ہے۔ یہ کتاب ترجمہ ہے
فتوح الغیب کا جو کہ سیدنا مولانا حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے۔
(تراجم علمائے ہند صفحہ نمبر ۲۳۹ مطبوعہ لاہور پار دوم ۱۳۹۱ھ)

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ (مرآۃ المستقیم صفحہ نمبر ۸۳ مطبوعہ لاہور)

ایک ضروری وضاحت اور بزرگان دین کا عمل

صحابہ کرام کیلئے "رضی اللہ عنہ" بلور جملہ خبریہ استعمال ہوا ہے۔ اور غیر صحابہ کیلئے

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد

اور اللہ تعالیٰ استعمال ہوتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام کے ماسوا، ائمہ و علماء وغیرہ کو غفران و رضوان سے ذکر کیا جائے۔

اور متاخرین میں بعض دیگر اصطلاحات پیدا ہو گئی ہیں۔ ممالک عرب میں رضی اللہ

عنہ اللہ علیہ تمام مشائخ کیلئے کہا جاتا ہے اور صاحب ہدایہ اپنے لئے خود فرماتے ہیں:

قال رضی اللہ عنہ (ہدایہ صفحہ نمبر ۳۱ مطبوعہ کراچی)۔ (مدارج المجد صفحہ نمبر ۵۸۲، ۵۸۳ جلد اول طبع کراچی)

واللہ اعلم۔ قیم حنبلی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اسماعیل بن اسحاق نے سند کے ساتھ عکرمہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل

کیا ہے "ی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا صلوة کی صلاحیت دوسرے کو نہیں! ہاں مسلمان و

صحابہ کیلئے دعا و استغفار ہے۔" (جامع الاقبام صفحہ نمبر ۲۸۲ اردو) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء (۱۳۹۲ھ)

امام محمد بن عبدالرحمن تھانوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"یہ کفر غیر الانبیاء یا الرضی والفقہان۔" (انوار البیع صفحہ نمبر ۵۴ ناشر لاہوری کتب خانہ سیالکوٹ)

غیر صحابہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنے کا ثبوت

علمائے سلف و خلف سے

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وہ روح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ متوجہ شدم۔" - الخ

(انفاس العارفین صفحہ نمبر ۸ ناشر اسلامی کتب خانہ ملتان)

دوسرے مقام پر اپنے والد گرامی کے متعلق لکھتے ہیں:

"سیدنا مولانا شیخ عبدالرحیم رضی اللہ عنہ۔" - الخ

(انفاس العارفین صفحہ نمبر ۲ ناشر اسلامی کتب خانہ ملتان)

”شفاء العلیل“ میں لکھتے ہیں:

”امام الطریقۃ الشیخ ابی محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ“۔ الخ

(شفاء العلیل صفحہ نمبر ۲۹ مطبوعہ ۱۳۸۱ھ)

• حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”شجرہ حیران چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم“۔ (ارشاد ہر شہ صفحہ نمبر ۱۰ مطبوعہ ۱۳۸۱ھ)

• علامہ یوسف بن اسماعیل بیہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

۱۔ ”وقال الامام الشیرازی رضی اللہ عنہ فی المحکمۃ الساسع والعشرین“۔ الخ

۲۔ ”الامام الجلیل احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ“۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ نمبر ۸۵۳، ۸۵۴ جلد ثانی مطبوعہ احتیول ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۳ء)

• صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ لیس فی الاستقاء۔ الخ (ہدایہ صفحہ نمبر ۳۴ مطبوعہ کراچی)

• امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وکان من حجۃ ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ۔ الخ (معانی الآثار صفحہ نمبر ۷۰ جلد ۲ مطبوعہ، اندھا)

• علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الصوفیۃ الخنیدہ بقدر ادوی رضی اللہ عنہ۔ (المریضۃ الندیہ جلد اول صفحہ نمبر ۱۸ مطبوعہ پاکستان)

• علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شیخ ابوالحسن ثناء فی رضی اللہ عنہ کے علم کا ان کے سوا کوئی وارث نہ ہوا۔ الخ

(الطبقات الکبریٰ صفحہ نمبر ۳۰ مطبوعہ کراچی)

عبارت نمبر ۱۳:

یہاں کیا کہے گا۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو الفاظِ جلال میں ارشاد کر گئی ہیں۔ دوسرا کہے گا تو گردن ماری جائے۔ اندھوں نے صرف

عبدیت دیکھی شانِ مجددیت سے آنکھیں پھوٹ گئیں۔ (ملفوظات حصہ سوم صفحہ نمبر ۲۵۳ مطبوعہ ۱۳۸۱ھ)

جواب:

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک الزام کا

اٹھائے مذکورہ بالا عبارت تحریر فرمائی ہے۔ اور مقامِ عبدیت و محبوبیت کے فرق کو واضح کیا

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عائشہ کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی۔

یہاں تک کہ دونوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے درمیان حاکم اور ثالث قرار دیا۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ یا تو تم اڑاؤ کہہ لو یا

یہ کہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ارشاد فرمائیں۔ لیکن سچ ہی سچ فرماتا۔ حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے منہ پر ایک ایسا طمانچہ مارا کہ خون نکلنے لگا اور

ان کا سہ دشمن جان..... کیا حضرت سچ کے سوا کچھ اور فرمائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ چاہی اور آپ کی پشت کے پیچھے جا بیٹھیں۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہم نے تم کو اس لئے

کسالا اور تم سے یہ ہمارا مقصود ہے۔

اور ایک بار کسی کلام پر غصہ ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہی کہتے ہیں کہ میں پیغمبر خدا ہوں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور علم و کرم کی راہ سے اس امر کو برداشت کیا۔

(۱)..... (احیائے علوم الدین صفحہ نمبر ۷۱، ۷۲ جلد دوم مطبوعہ لاہور)

(۲)..... (طہرائی اوسط، ابوحنیفی، ابن حبان در کتاب الامثال)

(۳)..... (مکاتیب القلوب از امام غزالی صفحہ نمبر ۶۵۳، ۶۵۵ مطبوعہ لاہور)

یہ انکار نبوت ہوتا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبِ ناک ہو جاتے یہ تو باہم

تکبر کی باتیں ہیں جن کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کے دل میں ایمان ہو۔ جس کے دل میں صحابہ کی

محبت ہو۔ اس کے دل کی گندگی میں اضافہ ہی ہوگا۔

یاد رہے کہ صحابہ کرام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات دراصل

قانون سازی کا مقام رکھتے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ تمام احوال طاری کئے جاسکتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بے تکلفی سے ہر آنے والا حال پیش کریں تاکہ اس سلسلہ میں مسائل بتائے جائیں۔ آپ کی ازواج مطہرات نے یوں سمجھنے کہ حکم خداوندی کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعل دکھایا۔ اس طرح امت کو سبق ملا کہ ایک مسلمان کی معاشی زندگی کس طرح ہونی چاہیے۔ ان واقعات سے جو شخص ازواج مطہرات کے بارے میں بری رائے قائم کرے گا وہ انتہائی درجے کا غبیث اور بد باطن ہے۔

قارئین کرام!

خط کشیدہ الفاظ شان محبوبیت میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمائے ہیں۔ ان کے علاوہ واقعی اگر کوئی اور ایسے الفاظ استعمال کرے گا تو اس کی گردن الزامی جائے گی۔

قاضی عیاض مالکی اندکی فرماتے ہیں:

معلوم ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم کو توفیق خیر دے کہ وہ تمام باتیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بطور سب (گالی) بولی جائیں یا جس سے آپ کی عیب جوئی ہو۔ یا آپ کی ذات شریفہ یا آپ کے دین یا آپ کے اسوہ یا آپ کے فضائل میں سے کسی ایک خصلت میں نقصان لاحق ہوتا ہو یا بطریق سب آپ پر تعریض یا اس کے مشابہ بولے۔ یا برسبیل سب و شتم استخفاف یا تحقیر و تصغیر شان کرے یا آپ کی نکتہ چینی یا عیب بول کرے وہ سب میں شمار ہوگا اور اس کا حکم گالی دینے والے کی طرح حکم قتل ہوگا۔

(۱)۔ (الفقاء (اردو) صفحہ نمبر ۲۹۲ جلد ۲)

(۲)۔ (الفقاء (عربی) صفحہ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹ طبع لبنان)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

وجہ ثانی یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں زبان کھولنے والے نے جبکہ گالی اور گستاخی کا قصد نہ کیا ہو اور وہ نہ اس کا معتقد ہو لیکن شان اقدس میں اس نے

لکھا ہو یا لعنت یا دشنام یا تکذیب یا ان کی طرف ایسی چیز کی نسبت کی جو آپ پر جائز نہیں یا ایسی چیز کی نفی کی جو آپ کیلئے واجب ہے۔ غرض کوئی بات جو حضور کے حق میں نقص ہو (اے ان کال) یا کوئی گستاخی کی بات کہی یا برا کلام کیا یا کسی طرح دشنام دی تو اگرچہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے حضور کی بد گوئی اور دشنام دی کا ارادہ نہ کیا بلکہ یا تو اس کی جہالت اس قول کا باعث ہوئی یا کسی قلق یا نشہ نے اس کو مضطرب کیا یا قلت کلمہداشت اور زبان بے قابو ہونے کی وجہ سے اسے پرواہی یا بے باکی کی وجہ سے اس سے صادر ہوا۔ اس وجہ کا وہی حکم ہے جو درجہ اول کا ہے کہ بے لاف قتل کیا جائے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۷۷ مطبوعہ لاہور)

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ پر شیعہ و رافضی الزام کی حقیقت

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ ایک کٹر سنی حنفی مسلمان اور سلف الصالحین کی راہ پر چلنے والے تھے۔ انہیں رافضی یا شیعہ کہنا دن کو رات کہنے کے مترادف ہے۔ علمائے اہلسنت کو رافضی یا شیعہ کہنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ خارجیوں کا قدیم سے طریقہ چلا آ رہا ہے۔ حتیٰ کہ امام اہل رحمۃ اللہ علیہ بھی اس الزام سے نہ بچ سکے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قالوا ترفضت قلت كلا

ما الرضا ديني ولا اعتقادي

لكن قوليت غير شك

خير امام و خير هادي !

ان كان حب الولي رضا

فانني ارفض العباد

(۱)۔ (المواضع المحرقة صفحہ نمبر ۱۳۳ مطبوعہ لبنان، از علامہ ابن حجر (م ۷۳۷ھ)

(۲)۔ (نور البصار جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۰، از شیخ موسیٰ بن حسن شافعی)

لوگ کہتے ہیں تو رافضی ہو گیا۔ میں کہتا ہوں ہرگز نہیں۔ میرا دین رفض نہیں اور نہ ہی

میرا عقیدہ ہے۔ میں کسی شک و شبہ کے بغیر بہتر امام اور بہتر ہادی سے محبت کرتا ہوں۔ اگر وہ کسی سے محبت رخص ہے تو میں یقیناً سب لوگوں سے بڑا رافضی ہوں۔

نیز امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ان کان رخصاً حب آل محمد
فلیشهد الثقلان انی رافضی

(۱)۔ (الصواعق المحرقة صفحہ ۱۳۳، از علامہ ابن حجر مکی (۷۷۳ھ) مطبوعہ لبنان)

(۲)۔ (نور الابصار جلد اول صفحہ ۳۰، از شیخ مومن بن حسن طنجی)

ترجمہ: اگر آل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت رخص ہے۔ تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

”رڈ شیعہ“ میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے

چند رسائل کے نام

۱۔ رد الرقعة (۱۳۲۰ھ)

(روافض زمانہ کے رد میں کہ وہ نہی کے وارث نہ ان سے نکاح)

۲۔ الادلیۃ الطاعیۃ فی اذان الملاعنہ (۱۳۰۶ھ)

(روافض کی اذان میں کلمہ، خلیفہ بلا فصل کا رد)

۳۔ اعالی الاقادیۃ فی تعزیر الہند و بیان الشہادۃ (۱۳۲۱ھ)

(تعزیر داری کی ممانعت اور شہادت بیان کا حکم)

۴۔ غایۃ التحقیق فی المملۃ العلی والصدق

(حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور آپ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کا ثبوت)

۵۔ مطلق القدر فی المملۃ سیدۃ العرین (۱۳۰۰ھ)

(شیخین کریمین کی افضلیت پر مبسوط کتاب)

وجہ المشوق بکلیۃ اسماہ الصدیق والفاروق (۱۲۹۷ھ)

(شیخین کریمین کے وہ اسما گرامی جو احادیث میں وارد ہیں)

جمع القرآن ویم عزوہ لعثمان (۱۳۲۲ھ)

(قرآن کریم کیسے جمع ہوا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خاص طور پر جامع القرآن کیوں کہتے ہیں)

البشری العاجلۃ من تحف آجلہ (عربی) (۱۳۰۰ھ)

تفضیلیہ اور مفصلان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا رد)

عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوک الاسلام (۱۳۱۲ھ)

(مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

البحر الوارح فی بطن الخوارج (۱۳۰۵ھ)

(تفضیلیہ اور مفصلہ کا رد)

الصمصام المجدری علی حق العیار المفسری (۱۳۰۳ھ)

(تفضیلیہ اور مفصلہ کا رد)

لمحۃ الشمد لحدی شیعہ المفسر (۱۳۱۲ھ)

(تفصیل و تفسیق سے متعلق سراسر سوالوں کا جواب)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کہنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت مطلقہ کو امامت کبریٰ اور اس منصب عظیم پر

لازہ ہونے والے کو امام کہتے ہیں۔

امام المسلمین، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی

الدینی میں حسب شرع، تصرف عام کا اختیار رکھتا ہے اور غیر محصیت میں اس کی اطاعت تمام

جہان کے مسلمانوں پر فرض ہوتی ہے۔

اس امام کیلئے مسلمان آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔

ہاشمی علوی اور معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔

ان کا شرط کرنا، روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ برحق ہمارے
مومنین، خلفائے ثلاثہ، ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو خلافت رسول سے ہٹا
کریں۔

حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ و اکرمیم و حضرات حسنین رضی اللہ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم
کیں۔ (اعتقاد الاحباب صفحہ نمبر ۷۳ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ)

• اور ان مجاہدین خدا و نوامیان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابد ابد سے ”ہیجان علی“ کو
زیادہ عداوت کا مبنیٰ یہی ہے کہ ان کے زعم باطل میں استحقاق خلافت حضرت مولیٰ کرم اللہ وجہہ
الاسمی میں منحصر تھا۔

جب بحکم الہی خلافت راشدہ، اول ان تین سرداران مومنین کو پہنچی روافض نے
انہیں معاذ اللہ مولیٰ علی کا حق چھیننے والا اور ان کی خلافت و امامت کو عاصیہ قارہ ٹھہرایا۔

اتنا ہی نہیں بلکہ تفریقہ حقیر کی تہمت کی بدولت حضرت اسد اللہ غالب کو عیاذ آبا اللہ عنہ
نامرد و بزدل و تارک حق و مطیع باطل ٹھہرایا۔

دوستی بے حرماں دشمنی ست

(الغرض آپ کی امامت و خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہے) اور باطل

اجماع امت۔ (اعتقاد الاحباب صفحہ نمبر ۷۵ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ)

• اسی طرح ان کے بعد خلافت فاروق پھر امامت ذی النورین، پھر جلوہ فرمائی

ابو الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (اعتقاد الاحباب صفحہ نمبر ۷۶ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ)

• امام احمد رضا بریلوی ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ عز و جل نے سورہ حدید میں صحابہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو قسمیں
فرمائیں۔ ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف بایمان ہوئے اور راہ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا۔
دوسرے وہ کہ بعد، پھر فرمادیا ”و کلا وعدہ اللہ الحسنی“ دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ نے
بھلائی کا وعدہ فرمایا۔ اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے:

”اولئک عنہا مبعدون۔ لا یسمعون حسیسہا و ہم فی ما اشتہت
انفسہم خلدون۔ لا یحزنہم الفرع الاکبر و تخلقہم الملائکۃ ہذا یومکم
الذی کنتم توعدون“

ترجمہ: ”وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ اس کی بھٹک تک نہ سنیں گے اور وہ لوگ اپنی جی
چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کی وہ سب سے بڑی گھڑی انہیں غمگین نہ کرے گی،
فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عز و جل بتاتا ہے۔ تو جو
کسی صحابی پر طعنہ کرے، اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔ اور ان کے بعض معاملات جن
میں اکثر حکایات کا ذبہ ہیں ارشاد الہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں۔ رب عز و جل
نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھلائی کا وعدہ
کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا ”واللہ بما تعملون خبیر“ اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو
گے۔ بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔ اس کے بعد جو کوئی کہے، اپنا سر کھائے
خود جہنم میں جائے۔ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں
فرماتے ہیں:

ومن یكون یطعن فی معاویۃ

فذاك من کلاب الہادیۃ

”جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں سے ایک کتا ہے۔“

ان چار شخصوں میں عمرو کا قول سچا ہے، زید و بکر جھوٹے ہیں، اور چوتھا شخص سب

سے بدتر خبیث رافضی تہرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ مہم ہے۔ تمام انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ انور اگر قیامت تک رکھا رہتا اصلاً کوئی غلط متحمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام طاہرہ بگڑتے نہیں۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد انتقال ایک سال کھڑے رہے۔ سال بھر بعد دفن ہوئے جنازہ مبارکہ حجرہ اُم المؤمنین صدیقہ میں تھا جہاں اب مزار انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ کو اس نماز اقدس سے مشرف ہونا ایک ایک جماعت آتی اور پڑھتی اور باہر جاتی۔ دوسری آتی۔ یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازہ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہتا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھا۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت تر الزام امیر المؤمنین مولیٰ علی پر ہے۔ یہ تو لالچی نہ تھے۔ اور کفن دفن کا کام گھر والوں سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ انہوں نے رسول کا یہ کام کیا ہوتا۔ کچھلی خدمت بجالائے ہوتے۔ تو معلوم ہوا کہ اعتراض ملعون ہے اور جنازہ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحت دینی تھا جس پر علی المرتضیٰ اور سب صحابہ نے اجماع کیا۔ مگر

چشم بد اندیش کہ برکنہ باد

عیب نماید بہ نگاہش ہنرا

یہ ضیاء خدایم اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو ایذا نہیں دیتے بلکہ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں۔

حدیث میں ہے:

”من اذا هم فقد اذانی ومن اذا نسی فقد اذی اللہ و من اذی اللہ فبوشک اللہ ان یاخذہ“۔

ترجمہ: ”جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی

اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے والعیاذ

باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم“۔ (احکام شریعت حصہ اول صفحہ نمبر ۱۰۲ تا ۱۰۳ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام!

ایسی کھلی تصریحات کے باوجود امام احمد رضا بریلوی کو شیعہ یا رافضی کہنا سراسر قلم اور زیادتی ہے۔ اللہ متعرضین کو ہدایت نصیب کرے۔

مولانا کوثر نیازی کی شہادت

مولانا کوثر نیازی اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں:

بدقسمتی سے ہمارے ہاں اکثر لوگ انہیں بریلوی نامی ایک فرقے کا بانی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اپنے مسلک کے اعتبار سے حنفی اور سلفی ہیں اور بس۔

(امام احمد رضا خاں بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت صفحہ نمبر ۶ مطبع لاہور نومبر ۱۹۹۰ء)

امام احمد رضا بریلوی کے شیعہ ہونے کی انوکھی دلیل اور اس کا جواب

اعتراض: کیونکہ احمد رضا کے شجرہ نسب میں جتنے نام آتے ہیں۔ سب کے سب شیعہ طرز پر ہیں اس لئے اعلیٰ حضرت رافضی تھے۔ (مختصر اخبار خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۱۱ حصہ اول)

جواب: اگر امام احمد رضا بریلوی کے رافضی و شیعہ ہونے کی یہی دلیل ہے تو مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند، نواب صدیق الحسن خاں بھوپالی۔ مولوی حسین احمد مدنی، سید گل بادشاہ اور سید احمد بریلوی سب سے بڑے شیعہ اور رافضی تھے۔ ذرا ان کے شجرہ ہائے نسب و طریقت ملاحظہ فرمائیے اور سوچ سمجھ کر جواب دیجئے!

مولانا محمد قاسم نانوتوی کا شجرہ نسب

محمد قاسم بن اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن

عبد السميع بن مولوی محمد ہاشم اور محمد یعقوب بن مملوک اعلیٰ۔ الخ

(سوانح قاضی ازمنہ عمر حسن گیلانی حصہ اول صفحہ نمبر ۲۰۲ تا ۲۰۳ مطبوعہ لاہور ایضاً)

استاد کا نام: مہتاب علی

روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ رجب الاول ۱۴۱۱ھ ۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء

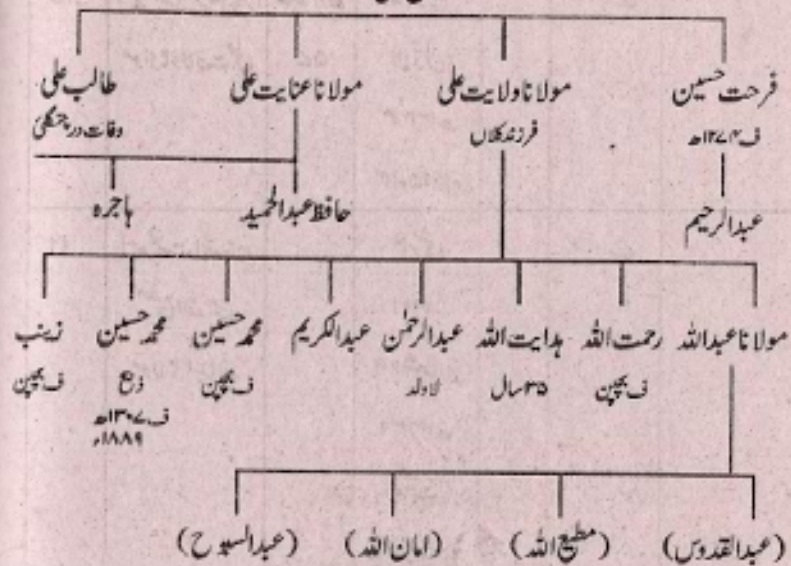
۷۔	مولانا محمد قاسم	۱۸۵۲ء	سیالکوٹ	باختلاف روایات
۸۔	مولانا عنایت علی پہلی بار	۱۲۷۳ھ ۲۳/۲۳ مارچ	چٹنی سرحد	بعارضہ شیل انفس
۹۔	مولانا ولایت علی زیریں	۱۲۰۵ھ ۱۷۹۱ء	۱۳ سال	ستخانہ
۱۰۔	مولانا عنایت علی	مذکور شد	ستخانہ	دور امارت بالاکوٹ کامان ستخانہ دور امارت بالاکوٹ، سرحد قبائل (چوتھا دور)
۱۱۔	مولانا ولایت علی	شرح نمبر ۹	ستخانہ	دور امارت بالاکوٹ ستخانہ
۱۲۔	مولانا نور اللہ شاہ اکرام اللہ میر تقی	مشرکہ دور امارت	ماسرہ جمیلہ ن لڑی	
۱۳۔	مولانا مقصود علی	شعبان ۱۲۷۸ھ ۱۸۶۲ء		بعارضہ بھاسیر موسم بہار

۱۴۔	مولانا عبداللہ پسرکھاں ولایت علی	۱۲۳۶ھ ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء	ٹیلوانی	شاند اردور امارت ۳۲/۳۰ سال رہا
۱۵۔	امیر عبدالکریم پسر مولانا ولایت علی	۱۲۵۵ھ ۵۷ ۱۲۳۳ھ ۱۹۱۵، ۱۳	است	
۱۶۔	امیر نعمت اللہ بن مطیع اللہ بن مولانا عبداللہ	۴ ربیع ۱۹۲۱ء ۲۶ شعبان ۱۳۳۹ھ یوقت چاشت شہید کئے گئے	است	
۱۷۔	امیر رحمت اللہ بن امان اللہ بن عبداللہ بن مولانا ولایت علی	۱۲۵۵ھ		۱۹۳۷ء کے آخر پاکستان کی جنگ آزادی شمیر عاز میں شریک ہوئے

شجرہ نسب مولانا ولایت علی برادران و خلفائے

ما بعد از خاندان مذکور

فتح علی



(روئیداد مجاہدین ہند از محمد خواص صفحہ نمبر ۳۱۳ تا صفحہ نمبر ۳۱۵؛ شریعتیہ مکتبہ رشیدیہ لاہور طبع ۱۳۰۳ھ/۱۹۸۳ء)

عبارت نمبر ۱۳: حضرت بہاء الحق والدین خواجہ نقشبندی رضی اللہ عنہ بخارا میں حضرت امیر کمال رضی اللہ عنہ کا شہرہ بن کر خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو دیکھا مکان کے اندر خاص لوگوں کا مجمع ہے۔ اکھاڑے میں کشتی ہو رہی ہے۔ حضرت بھی تشریف فرما ہیں اور کشتی میں شریک ہیں۔ حضرت خواجہ نقشبندی عالم طویل پابند شریعت، انکے قلب نے کچھ پسند نہیں کیا، حالانکہ کوئی ناجائز بات نہ تھی۔ یہ خطرہ آتے ہی غودگی آگئی، دیکھا کہ معرکہ حشر پیا ہے انکے اور جنت کے درمیان ایک دلدل کا دریا حائل ہے۔ یہ اس کے پار جانا چاہتے ہیں۔ دریا میں اترے جتنا زور کرتے دھستے جاتے، یہاں تک کہ بغلوں تک دھنس گئے اب نہایت پریشان کہ کیا کیا جائے، اچھے میں دیکھا حضرت امیر کمال تشریف لائے اور ایک ہاتھ سے نکال کر دریا

۱۱۔ ہم اگر کشتی نہ لڑیں تو یہ طاقت کہاں سے آئے یہ سن کر فوراً قدموں پر گر پڑے اور بیعت

کتاب احادیث میں مذکور شیطان کے بعض قصوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کبھی کبھار ج بول لیتا ہے۔ مگر ”مصنف رضا خانی مذہب“ تو اس قدر بھی سچ سے گواہاں ہیں، اولیائے کالین کے حالات و واقعات کو نقل کر کے اپنی کم علمی اور بد باطنی کے باعث ان سے مختلف قسم کے غلط نتائج اخذ کر کے صالحین کا استہزاء اور ان پر بے جا تنقید کرنا ان کی زندگی کا حسین مشغلہ ہے۔ نہ خدا کا خوف..... نہ حشر کا ڈر..... صوفیاء کرام کی زندگی کے یہ بالوکھ نظر رکھ کر دوسرے پہلوؤں کا انکار کرنا عقل مندی نہیں۔

مذکورہ واقعہ کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ علامہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ نے اپنی مشہور تصنیف ”حضرات القدس“ میں نقل فرمایا ہے جس کو منظر عام پر آئے
 کے ایک عرصہ گزر چکا ہے مگر کسی عالم ربانی نے اس پر جرح و تنقید نہیں کی۔ بلکہ علمائے غیر
 اہل بیت اور علمائے دیوبند کی بھی کوئی تحریر اس واقعہ کے خلاف نہیں ملتی۔ مگر آج پندرھویں صدی
 اہل بیت انسان واقعہ مذکورہ پر تنقید لا حاصل کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہا ہے۔ حوالہ ملاحظہ
 فرمائیے۔

اسی زمانہ میں جب حضرت امیر کلال نوجوانی میں کشتی لڑتے تھے۔ آپ کے ارد گرد
 اور ہنگامہ ہوا کرتا تھا۔ ایک روز اثناء کشتی میں ایک شخص کو خیال پیدا ہوا کہ یہ سید زادہ صحیح
 کشتی کیوں لڑتے ہیں۔ اور زور آزمائی کرتے ہیں۔ جواہل بدعت کا طریقہ ہے۔ اس کو
 اکسازہ میں خند آگئی۔ کیا دیکھتا ہے کہ قیامت برپا ہے اور وہ خود سینہ تک کچڑ اور مٹی میں

حضرات اقدس "۱۰۵۳ کو پایہ تکمیل کو پہنچی۔ (تحارف "حضرات اقدس" صفحہ نمبر ۱ مطبوعہ لاہور از علامہ
(امام روفی)

پہنچ گیا اور مضطرب ہے اتنے میں حضرت امیر کلال آئے اور اس کے دونوں بازو بکا کر کے ساتھ اس کو کچھڑ میں سے نکال لائے۔ جب وہ شخص بیدار ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس آزمائشی اسی دن کیلئے کرتے ہیں۔

(حضرات القدس (اردو) دفتر اول صفحہ نمبر ۱۱۲)

لاہور، از علامہ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت: جمادی الاول ۱۴۰۱ھ

حضرت سید امیر کلال رضی اللہ عنہ میں سال تک حضرت محمد بابا ساسی رحمۃ اللہ علیہ

صحبت میں ذکر و فکر و عبادات میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ وہ ہو گئے جو ہو گئے۔ اور ان کے خلیفہ اعظم بن گئے۔

(۱)..... (جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۶۵ طبع لاہور، علامہ بھائی مرزا احمد علی)

(۲)..... (الہامی الوردیہ فی اجلاء القہر یہ مؤلف شیخ عبدالحمید بن محمد الطائی نقشبندی)

(۳)..... (جمال الاولیاء صفحہ نمبر ۱۵۱ طبع لاہور، اشرف علی تھانوی)

(۴)..... (حضرات القدس (اردو) صفحہ نمبر ۱۶۱)

امام احمد رضا بریلوی پر ایک الزام اور اس کی حقیقت

الزام نمبر ۸: مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا غلام قادر بیک مولوی احمد رضا

ابتدائی استاد تھے۔ (رضائاتی مذہب صفحہ نمبر ۲۱۳ حواشی)

جواب: بغض اور حسد ایسی روحانی مہلک بیماریاں ہیں کہ جب انسانی دل و دماغ پر اثر

ہوتی ہیں تو انسان کی حق و انصاف کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ تحقیق اور حق کی راہیں

ہو جاتی ہیں اور انسان شکوک و شبہات کی عمیق دلدل میں پھنس کر راد حق اور صراطِ مستقیم

کو سوں دور ہو جاتا ہے۔

”مؤلف رضائاتی مذہب“ بھی انہیں خطرناک بیماریوں کا شکار ہے، جس کی

سوچ کا جنازہ نکل چکا ہے اور صالحین پر بے جا طعن و تشنیع کرنے کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھتا

ہے۔ (حضرات القدس) کا اصل قاری نسخہ مولوی عبدالرشید قاسمی دیوبندی مالک کتب خانہ رشیدیہ لاہور کے

کتب خانہ میں موجود ہے۔

۱۳۱۷ھ میں قسطنطنیہ میں انتقال ہوا۔

دارالحجین کرام!

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے ابتدائی کتب کے استاذ مولانا غلام قادر بیک اور

امام احمد قادیانی کے بھائی مرزا غلام قادر بیک دو الگ الگ شخصیتیں ہیں، فاضل بریلوی

امام احمد کے استاذ کو مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی کہنا تحقیق و مطالعہ کی کمی، سراسر ظلم عظیم اور

ظلم کا سبب ہے۔

مولانا مرزا غلام قادر بیک بن مرزا حسن جان بیک علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیک ابن حکیم مرزا حسن جان بیک لکھنؤی حکیم محرم

۱۳۳۲ھ/۲۵ جولائی ۱۸۴۷ء کو محلہ جموائی ٹولہ لکھنؤ (یو پی، بھارت) میں پیدا ہوئے۔

ان کے والد ماجد نے لکھنؤ سے ترک سکونت کر کے بریلی میں رہائش اختیار کر لی تھی، آپ کا

والد شہر کے محلہ قلعہ میں جامع مسجد کے مشرقی جانب تھا۔ آپ کا رہائشی مکان بریلی

شہر میں اب بھی موجود ہے۔

آپ کا خاندان نسلاً ایرانی یا ترکستانی مغل نہیں ہے۔ بلکہ مرزا اور بیک کے خطابات

فخریہ و تہنیتیہ کے عطا کردہ ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ

اللہ علیہ سے ملتا ہے اور آپ نسلاً فاروقی تھے۔ اس طرح آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا عمر

رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے اجداد کرام بھی شاہانہ خلیہ سے وابستہ رہے

انسانی زمانہ سے ان دونوں خاندانوں کے قریبی روابط رہے ہیں۔ مولانا غلام قادر بیک کے

پیشینی مولانا مرزا مطیع اللہ بیک کے پوتے مرزا عبدالوحید بیک، بریلوی کی دو ہمیشہ گان امام

احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے خاندان میں بیابانی گئیں۔ ایک حضرت مفتی تقدس علی خاں علیہ

الرحمۃ کے تالیف زاد بھائی حافظ ریاست علی خاں مرحوم کو اور دوسری مرحمت علی خاں کے فرزند

مرزا علی خاں مرحوم کو۔

مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد ماجد مولانا تقی علی خاں کے درمیان محبت و مروت کے پر خلوص تعلقات تھے۔ اس لئے مولانا مرزا غلام قادر بیگ نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی تعلیم اپنے ذمہ لی تھی۔ آپ کے دیگر بھائی آپ کے مطلب واقعہ قلعہ متصل جامع مسجد بریلی ہی میں درس لیا کرتے تھے مگر منفری خانہ دانی و جاہت کی وجہ سے آپ امام احمد رضا کو ان کے مکان پر ہی درس دیتے تھے۔ امام احمد رضا بریلوی نے ابتدائی کتب میزان، منتخب وغیرہ مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ سے پڑھیں۔

مولانا عبدالحق رضوی لکھتے ہیں: اردو اور فارسی کی ابتدائی کتب آپ (مولانا مرزا بریلوی علیہ الرحمۃ) نے مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمۃ سے پڑھیں۔ ج۔ ۱

ملک العلماء مولانا ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مولانا غلام قادر بیگ) کو دیکھا کہ وہ ایک رنگ، عمر تقریباً ۸۰ سال، داڑھی سر کے بال ایک سفید، عمامہ باندھے رہتے، جب اعلیٰ حضرت (مولانا احمد رضا خاں) کے پاس تشریف لاتے، تو اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام کلکتہ امرتسار میں تھا۔ وہاں سے اکثر سوالات جواب طلب بھیجا کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ میں اکثر اساتذہ ان کے ہیں، انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے رسالہ مہار "حلی الثقلین بان مونا سید المرسلین" ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء میں تحریر فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ جلد سوم مطبوعہ پاکستان کے صفحہ نمبر ۳۲ پر ایک استفتاء ہے، جو ۱۳۰۵ھ

ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی، ش جون ۱۹۸۸ء

ج حیات اعلیٰ حضرت، صفحہ نمبر ۳۳ جلد اول مطبوعہ کراچی، مولانا ظفر الدین بہاری
سید کریم شاہ قادریہ رضویہ، صفحہ نمبر ۳۹۹ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء، مولانا عبدالحق رضوی
ج حیات اعلیٰ حضرت، صفحہ نمبر ۳۳ جلد اول مطبوعہ کراچی، مولانا ظفر الدین بہاری

مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ نے ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۱۴ھ کو ارسال کیا تھا۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ مطبوعہ بریلی (بھارت) بار اول ۱۴۰۳ھ کے صفحہ نمبر ۳۵ پر ایک استفتاء ہے جو مولانا مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ نے کلکتہ دھرم ٹرانسمیرا سے ۲۵ جمادی الآخر ۱۳۱۴ھ کو ارسال کیا تھا۔

پروفیسر محمد ایوب قادری، بریلی کے اسلامی مدارس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولانا محمد احسن نے بریلی کے اکابر و علماء کے مشورہ اور معاونت سے ایک مدرسہ ہاشم تاریخی مصباح اجتہاد ۱۲۸۶ھ/۱۸۷۲ء میں قائم کیا۔ اس مدرسہ کے پہلے مہتمم مرزا غلام قادر بیگ تھے۔"

مولوی محمد حنیف گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

"اس مدرسہ (مصباح اجتہاد) کے پہلے مہتمم مرزا غلام قادر بیگ تھے۔ اور مولوی سخاوت حسین، سید کلب علی شاہ، مولوی شجاعت، حافظ احمد حسین، اور مولوی حافظ حبیب الرحمن درس دیتے تھے۔"

مولانا غلام قادر بیگ علیہ الرحمۃ کے دو فرزند اور دو دختران تھیں۔ دونوں فوت ہو گئیں۔ بڑی دختر کے ایک پسر اور چھوٹی دختر کی اولاد بریلی شریف میں موجود ہے۔ فرزند اکبر مولانا حکیم مرزا عبد العزیز بیگ اور دوسرے فرزند حکیم عبد الحمید بیگ تھے۔ مرزا عبد العزیز بیگ پہلے رنگون (برما) میں رہے پھر کلکتہ میں طبابت کی۔ آخری ایام میں کلکتہ سے ترک سکونت کر کے بریلی آ گئے تھے۔ بڑے ہی علم و فضل والے، عابد، تہجد گزار، متقی اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔

حکیم مرزا عبد العزیز بیگ کا وصال ۱۵ شعبان ۱۳۷۷ھ کی درمیانی شب کو بریلی

۱۔ مولانا احسن تافوتی، صفحہ نمبر ۸۲ مطبوعہ کراچی ۱۹۶۶ء، پروفیسر محمد ایوب قادری
ج ظفر الحسین باخاں، ص ۲۹۵ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، مولانا محمد حنیف گنگوہی
ج ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی، ش جون ۱۹۸۸ء



تجلی یقین صفو اول کا عکس

بسم الله الرحمن الرحيم

مسند از منوچکر لعل دروازه معرفت حضرت مرزا غلام دربیگیت
غره شوال ۱۳۰۵

حضرت اقدس دام ظلهم

میں ہوں وہاں میرے ایک تازہ نگوار غلام کہ کبھی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
افضل الرسلین ہونے سے انکار کیا، چرچہ کیا گیا کہ مسند و اخو ہے مسلمانوں کا سرچہ جاننا
ہے مگر کہتے ہیں قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ، میں ان کو کش کی مگر قرآن و حدیث میں دلیل نہ پائی
لہذا مسند حاضر قدرت واللہ ہے غامد کہ بہ ثبوت آیات و احادیث مسلمانوں کو ممنون فرمائیں۔

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين
كله ولو كره المشركون، تبارك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا

لے قرآن سب غریب سے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور حق دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب سے بڑی نبی پر قابض کرے
چونکہ ہر نام پر کفر کی بڑی برکت والہ ہے جس نے اپنے نبی پر قرآن ادا کر دیا جس کو دوسرا نواہی اور سب سے
خوشی ہی تو کہ ہوتی ہے جس نے اس نبی کو سارے جہن کیلئے رحمت کی کتاب کو ان کے اس جہت کے نیچے دنیا پر زمین و
عالم ستر میرا و تمام خلق اللہ کو مدخل فرمایا اور ان کو سب نبیوں کی غامد کیا تو انہوں نے اس میں نسخہ لکھا اور ان کے دین کا
کوئی اور نسخہ نہ ہوگا نہ وہ ان کی امت میں تمام رسول کو دین کی جیکر خدا نے پیغمبروں سے محمدیہ کی ہے اسے جو
راقلہ آئے ہیں جسے کہ سب پر مرام سے لے گیا سب اقصیٰ کتب جنہاں ان کی کتب ستر اعلیٰ کتب چھتر ندیک ہوا تو ان کی
تجلی نواہی تو انہوں نے کیا اس کے کلمہ کا عکس دیا پس اپنے نبی سے کہہ دی کہ جو کسی کی دل نے جو کچھ اس میں لکھا ہے
کیا تم ان کے دیار میں جھگڑتے ہو؟ اور تم سے کہہ چکے انہوں نے اسے دوبارہ دیکھا تم کو کچھ بوجھ ہے یا ان سے کہہ دے کہ تم ان

تجلی یقین صف ۲ کا عکس

میں ہوا۔ اور آپ لاؤد فوٹ ہوئے۔

مولانا خضر الدین بہاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

”خدا کے فضل سے (مولانا غلام قادر بیگ) صاحب اولاد ہیں ایک صاحبزادہ جن کا نام نامی مرزا عبدالعزیز بیگ ہے۔ دینیات سے واقف اور طیب ہیں۔ بریلی کی جامع مسجد کے قریب مکان ہے چھوٹا نماز اسی مسجد میں ادا کیا کرتے ہیں۔“

دوسرے صاحبزادے مرزا عبدالحمید بیگ پہلے ریاست بھوپال میں رہے، پھر پہلی بحیثیت کے اسلامیہ انٹر کالج میں ملازم رہے آپ کا وصال وہیں ہوا۔

مرزا محمد جان بیگ رضوی کی بیاض کے مطابق مولانا غلام قادر بیگ کا وصال یکم محرم الحرام ۱۳۳۶ھ / ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو نوے (۹۰) سال کی عمر میں ہوا۔ اور محلہ باقر گنج واقع ”حسین باغ“ بریلی میں دفن ہوئے۔

مرزا غلام قادر بیگ بن مرزا غلام مرتضیٰ

مرزا بشیر احمد بن غلام احمد قادری لکھتا ہے:

”مرزا غلام مرتضیٰ بیگ جو ایک مشہور اور ماہر طبیب تھا۔ ۱۸۷۶ء میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا جانشین ہوا، مرزا غلام قادر لوکل افسران کی امداد کے واسطے ہمیشہ تیار رہتا تھا اور اس کے پاس ان افسران جن کا انتظامی امور سے تعلق تھا، بہت سے سرٹفکیٹ تھے۔ یہ کچھ عرصہ تک دفتر ضلع گورداسپور (انڈیا) میں سپرنٹنڈنٹ رہا، اس کا اکلوتا بیٹا مغربی میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بچے سلطان احمد کو حتمی بنا لیا تھا۔ جو غلام قادر کی وفات یعنی ۱۸۸۳ء (۱۳۰۱ھ تقریباً) سے خاندان کا بزرگ خیال کیا جاتا تھا۔ اس جگہ یہ بیان کرنا ضروری ہے،

۱۔ تاریخ روٹیل کنڈو تاریخ بریلی صفحہ نمبر ۳۸۶ ص ۱۹۶۲ء، مولوی عبدالعزیز عاصی

۲۔ ماہنامہ ”سنی دنیا“ بریلی ۱۷ جون ۱۹۸۸ء

۳۔ حیات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۳۲ جلد اول مطبوعہ کراچی، مولانا خضر الدین بہاری

۴۔ ماہنامہ ”سنی دنیا“ بریلی ۱۷ جون ۱۹۸۸ء

کہ مرزا غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا مسلمانوں کے ایک بڑے مشہور مذہبی سلسلہ کا بانی ہوا، جو احمدیہ سلسلہ کے نام سے مشہور ہوا۔ مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔

مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری لکھتے ہیں:

”ان دنوں مرزا غلام احمد قادری کے بڑے بھائی غلام قادر دینا نگر (بھارت) کی قائداری سے معزول ہو کر عملہ کے پیچھے جو تیاں چٹختا پھرتے تھے۔“

موصوف دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

”مرزا غلام مرتضیٰ نے ۱۸۷۶ء میں اسی سال کی عمر میں دنیا رفتی و گزشتی کو الوداع کہا اگلی سب سے بڑی اولاد مراد بی بی تھیں۔ جن کی شادی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے بھائی محمد بیگ یعنی بیگم طال عمرہ کے حقیقی چچا سے ہوئی تھی ان سے چھوٹے غلام قادر تھے جنہوں نے اپنی حیات مستعار کے بچپن مرحلے طے کر کے ۱۸۸۳ء میں سفر آخرت کیا، ان سے چھوٹی شاہد نام ایک لڑکی تھی۔ اور سب سے چھوٹے مرزا غلام احمد صاحب تھے (سیرۃ الہدیٰ ص ۱۱۱)

مرزا غلام قادر بیگ کے نام انگریزی حکومت کا ایک مکتوب

دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہ آپ کا خط ۲ ماہ حال کا لکھا ہوا، ملاحظہ حضور اہل جانب میں گزرا۔

”مرزا غلام قادر آپ کے والد کی وفات کا ہم کو بہت افسوس ہوا، مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریز کا اچھا خیر خواہ تھا اور قادیان میں تھا ہم خاندانی لحاظ سے آپ کی اسی طرح عزت کریں گے جس طرح تمہارے باپ کی کی جاتی تھی۔ ہم یہی اچھے موقع کے نکلنے پر تمہارے لئے مدد فرما رہے ہیں کہ کوئی برا عقلم جناب بھٹو صاحب کے دور میں احمدیہ سلسلہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ (فتوہ قادیانی صفحہ نمبر ۲۹ طبع ملتان)

۱۔ سیرت الہدیٰ حصہ اول صفحہ نمبر ۱۳۵، مطبوعہ قادیان (انڈیا) ۱۹۳۵ء

۲۔ رئیس قادیان، صفحہ نمبر ۱۱ جلد اول مطبوعہ ۱۹۷۷ء، ۱۳۳۷ھ مجلس ختم نبوت پاکستان، پھر رفیق دلاوری

۳۔ رئیس قادیان، صفحہ نمبر ۱۱ جلد اول مطبوعہ ۱۹۷۷ء، ۱۳۳۷ھ مجلس ختم نبوت پاکستان، پھر رفیق دلاوری

میں نے اپنے بھائی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے۔ وہ ایک سادہ دل اور سچے انسان تھا۔ اس کی وفات نے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔ میں نے اس کی یاد میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "The Life of My Father"۔ اس کتاب میں میں نے اس کی زندگی کے بارے میں سب کچھ لکھا ہے۔ اس کی وفات کے بعد میں نے اس کی یاد میں ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "The Death of My Father"۔ اس کتاب میں میں نے اس کی وفات کے بارے میں سب کچھ لکھا ہے۔

میں نے اپنے بھائی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے۔ وہ ایک سادہ دل اور سچے انسان تھا۔ اس کی وفات نے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔ میں نے اس کی یاد میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "The Life of My Father"۔ اس کتاب میں میں نے اس کی زندگی کے بارے میں سب کچھ لکھا ہے۔ اس کی وفات کے بعد میں نے اس کی یاد میں ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "The Death of My Father"۔ اس کتاب میں میں نے اس کی وفات کے بارے میں سب کچھ لکھا ہے۔

کس کتابیں

My dear friend, I have received your letter of the 2nd

I have received your letter of the 2nd instant and deeply regret the death of your father. He was a great man and a good friend of mine.

I am glad to hear that you are well. I will be in mind of you and your family. I will be in mind of you and your family.

انگریزی خط کا نمونہ

خاندان کی بہتری اور باہمی کا خیال رکھیں گے۔“
المرقوم ۲۹ جون ۱۸۷۶ء

الراقم: سردار برٹ ایجنٹ صاحب فاضل کھنجر پنجاب

سندات خیر خواہی مرزا غلام مرتضیٰ ساکن قادیان

میں (مرزا غلام احمد قادیانی) ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گرینفن کی تاریخ ریسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کی مدد کی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور کھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چھٹیاں خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں، مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے کم ہو گئیں مگر تین چھٹیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات پر میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ الخ

پروفیسر محمد ایوب قادری لکھتے ہیں:

یہ تحریر مرزا غلام احمد قادیانی کی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ یہ خاندان سرکار برطانیہ کا ہمیشہ وفادار رہا ہے۔ اور ۱۸۵۷ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے والد غلام مرتضیٰ اور بڑے بھائی مرزا غلام قادر نے سرکار برطانیہ کی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے اشتہار ”واجب الاظہار“ از مرزا غلام احمد قادیانی (قادیان ۱۸۹۷ء) نیز ”کشف الخطاء از مرزا غلام احمد قادیانی، قادیان ۱۹۰۶ء۔“

۱۔ سیرت النبی، حصہ اول صفحہ ۱۳۲ طبع قادیان ۱۹۳۵ء، مؤلف مرزا بشیر احمد بن غلام احمد قادیانی

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ ۵۱۲ طبع کراچی ۱۹۷۶ء، پروفیسر محمد ایوب قادری

۲۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ ۵۰۸ طبع کراچی ۱۹۷۶ء، پروفیسر محمد ایوب قادری

۳۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء صفحہ ۵۰۹ طبع کراچی ۱۹۷۶ء، پروفیسر محمد ایوب قادری

قارئین کرام!

اس تمام کلام کا خلاصہ یہ ہے۔

مولانا مرزا غلام قادر بیک ایک صحیح العقیدہ مسلمان، اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفادار تھے، جبکہ مرزا غلام قادر بیک قادیانی انگریزی حکومت کا وفادار اور ان (انڈیا) کا رئیس تھا۔

مولانا مرزا غلام قادر بیک ماہر علوم دینیہ، کامیاب مدرس اور مدرسہ مصباح (بریلی) کے پہلے مہتمم تھے۔ جبکہ مرزا غلام قادر بیک (قادیانی) دینا نگر (ضلع گورداسپور بھارت) کا معزول تھانیدار تھا۔

مولانا غلام قادر بیک کی عمر ۹۰ سال ہوئی جبکہ مرزا غلام قادر بیک قادیانی ۹۰ سال کی عمر میں اس جہان سے چل بسا۔

مولانا غلام قادر بیک کاسن وصال ۱۹۱۷ء ہے جبکہ مرزا غلام قادر قادیانی ۱۸۸۳ء۔

مولانا غلام قادر بیک کے والد گرامی کا اسم گرامی مرزا حسن جان بیک ہے جبکہ مرزا غلام قادر بیک قادیانی کے والد کا نام غلام مرتضیٰ بیک ہے۔

مولانا غلام قادر بیک علیہ الرحمۃ کے دو صاحبزادے تھے۔

(۱) مرزا عبدالعزیز بیک۔

(۲) مرزا عبدالحمید بیک۔

جبکہ مرزا غلام قادر بیک قادیانی کا ایک ہی بیٹا تھا جو کہ صغریٰ میں مر گیا تھا۔

ان تمام حقائق و شواہد سے ثابت ہوا کہ مولانا مرزا غلام قادر بیک اور مرزا غلام قادر

(قادیانی) دو الگ الگ شخصیتیں ہیں ان کو ایک ہی شخصیت قرار دینا افتراء اور دروغ گوئی

کا ایک کچھ نہیں، جیسا کہ مؤلف رضا خانی ندیب ۱ اور جناب احسان الہی قصیر ۲ (غیر مقلد)

۱۔ احوال ندیب، حصہ اول صفحہ ۲۱۳

البریلو صفحہ ۳۱ (اردو ترجمہ) طبع ۱۹۸۸ء

۲۔ احوال ندیب، صفحہ ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱

ہے۔ شعبہ بازیوں اور نام نہاد انکشافی شہرتوں اور حیرت انگیز یوں میں بعض اوقات ٹھوکر لگ جانے کا احتمال ہے جس سے بچنا واجب ہے۔

• حضرت ابراہیم دسوقی (م ۶۷۰ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شریعت اصل ہے اور طریقت اس کی فرع ہے۔

(لوح الانوار، صفحہ نمبر ۱۳۳ جلد اول، علامہ شعرانی)

• حضرت امام یافعی (م ۷۸۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ لازم نہیں کہ صاحب کرامت ولی اس ولی سے افضل ہو جو صاحب کرامت نہیں بلکہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس ولی کے پاس کرامت نہیں وہ صاحب کرامت ولی سے افضل ہوتا ہے۔ (۱)..... (جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۱۳۸ مطبوعہ لاہور)

(۲)..... (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ نمبر ۸۵۵ جلد ۲ مطبوعہ استنبول (ترکی)

• سید محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ترک کرامات ولی اللہ نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ (جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۱۵۱)

• حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کبھی راز ہائے قدرت پر بذریعہ کشف مطلع ہونے والے شخص سے وہ شخص مرہ میں آگے بڑھ جاتا ہے جسے یہ کشف حاصل نہیں ہوتا۔ (جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۱۶۸)

• حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر تم کسی درویش کو ہوا میں پرواز کرتا ہوا دیکھو تو اس کی اس کرامت سے دھوکا نہ کھاؤ۔ جب تک تم یہ نہ دیکھو کہ وہ حال و قال، حفظ حدود اللہ اور امر و نہی میں کیسا ہے۔ اگر شریعت و سنت محمدی کا پابند جانو تو اس کی ولایت کا یقین کر لو۔ (انفقہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ لاہور)

• مولوی جمیل الرحمن مفتی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

کشف و کرامت اگرچہ لوازم ولایت نہیں ہیں۔ لیکن اگر کسی مقبول بندہ کو منجانب

اللہ تعالیٰ ہوا تو دلیل ولایت ہیں۔ (روزنامہ الجمعۃ دہلی، شیخ الاسلام نمبر صفحہ نمبر ۳۱۹ مطبوعہ پاکستان)

• حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایمان اور اتباع سنت سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں۔ (لوح الانوار)

• ولی اللہ کی تعریف

حضرت عبداللہ بن مبارک نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ ولی اللہ کی تعریف کیا ہے۔ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا ولی وہ ہے جس کے چہرہ میں حیا، انکسوں میں گریہ، دل میں پاکیزگی، زبان پر تعریف، ہاتھ میں بخشش، وعدہ میں وفا اور بات میں شفاء ہو۔ (انفقہ صفحہ نمبر ۳۰)

• حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولی وہ ہے جس میں محبت الہی کی علامات پائی جائیں۔ اور وہ اخلاق و اعمال میں علامت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاربند ہو۔ یعنی اخلاق و افعال میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کرامات اہل اللہ اور چمکی درویشی ہے۔ (انفقہ صفحہ نمبر ۳۰)

• حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولیاء اللہ خدا کی محبت و رضا کو بلا طلب اغراض و امراض منکوح خاطر رکھتے ہیں۔ اور لال و اخلاص ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ نفس کے ساتھ جہاد اور روح کو ذکر الہی سے زندہ کرتے ہیں۔ (انفقہ صفحہ نمبر ۳۰)

• حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولی وہ ہے جو اپنے حال میں قافی اور مشاعرہ حق تعالیٰ میں باقی ہو۔ (ارشادات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء)

• حضرت شیخ محمد عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی تابعداری ہی کا نام طریقت ہے۔ (لوح الانوار، علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

ملفوظات حصہ چہارم کی عبارت میں عوام الناس کے اسی نظریہ کا رد ہے جو کہ کشف کرامت کو ولی اللہ کیلئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اور گدھے کا حصہ بیان کرنے کی وجہ خود ہی ولی اللہ نے بیان فرمادی ہے۔ جس سے تمام شک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

”یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سب ہم ندیں تو ولی عی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سب بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔“ (ملفوظات حصہ چہارم صفحہ نمبر ۱۳۳)

لہذا مذکورہ حصہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ گدھا بھی علم غیب جانتا ہے سراسر افتراء ہے۔ اور عہد الوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے۔ بلکہ یہ انسانی تربیت کا کمال ہے کہ وہ جانوروں کو ایسے اشارے سمجھا دیتے ہیں جس سے وہ مخفی چیز بتا دیتا ہے۔ جیسا کہ اس عبارت میں گدھا کے قصہ سے عیاں ہے۔

عبارت نمبر ۱۶:

عرض: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اے خداوند عرب کہہ کر دعا کر سکتے ہیں؟

ارشاد: کر سکتے ہیں خداوند عرب کے معنی ”مالک عرب“ ہیں۔

اعتراض: عرب والوں کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا ہوئے تو عجم والوں کا خدا کون ہے؟ (رضائے مذہب صفحہ نمبر ۶۹ حصہ دوم)

جواب: امام احمد رضا کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ”خداوند عرب“ بمعنی مالک عرب کہنا درست ہے۔ مگر حقیقی معنی میں یہ لفظ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے استعمال نہ ہوگا۔ فیروز اللغات میں ہے:

خداوند: مالک، آقا، صاحب، اللہ تعالیٰ۔ (صفحہ نمبر ۵۳۵)

کریم اللغات میں ہے:

صاحب، مالک۔ (صفحہ نمبر ۱۲۰)

مصنف مذکور کا اعتراض اس صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ امام احمد رضا

اللہ تعالیٰ معنی میں استعمال کرتے۔ جب وہ اس کے حقیقی معنی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے لائیں دیکھتے۔ تو اس پر اعتراض کرنا محض لغو ہے۔

تو یہ کیجئے!

لفظ خداوند کو حقیقی معنوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نسبت کر کے مصنف ”رضائے مذہب“ نے خود کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ جبکہ امام احمد رضا نے خداوند عرب کا لفظ ہی معنی مالک عرب کئے ہیں۔

جیسا کہ مصنف مذکور لکھتا ہے:

عرب والوں کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا ہوئے تو عجم والوں کا خدا کون ہے؟ (رضائے مذہب صفحہ نمبر ۶۹ حصہ دوم)

عبارت نمبر ۱۷: سید احمد سلجماوی کی دو بیویاں تھیں۔ سید عبدالعزیز دہلوی کا بیٹا حضرت اللہ

نے فرمایا کہ رات تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہم بستری کی، یہ نہیں

لاؤ۔ عرض کیا حضور اس وقت وہ سوئی تھی، فرمایا، سوئی تھی، سوتے میں جان ڈال دی تھی۔

عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا کہ۔ فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور چنگ بھی تھا۔ عرض کیا

اے مالک ایک ایک خانی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے (ملفوظات حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۰ مطبوعہ لاہور)

عبارت نمبر ۱۸: فریق مخالف کے جید عالم مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی اس واقعہ

کے تحت لکھتے ہیں: ”چونکہ ان واقعات میں کشف ہی نہیں بلکہ ارشاد و اصلاح ہے ان مخفیات کی

ان کو کوئی مطلق ہوتا ہے نہ اس کے متعلق شرعی حکم یا تورات و حکمت کا سوال کیا جاتا ہے اس لئے یہ

ہم سے بیان کر دیئے، ان کو گندہ کہہ کر اعتراض نہ کرتا۔

(اردو ترجمہ، امیر، مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی صفحہ نمبر ۲۶ مطبوعہ کراچی)

والی عاشق الہی دیوبندی لکھتے ہیں: قدوة العلماء زبدۃ الفضل، امام جہاں علیہ السلام مبارک سلجماوی رحمۃ اللہ

عزیز (اردو) صفحہ نمبر ۳۲

والی عاشق الہی دیوبندی لکھتے ہیں: غوثیہ ماہ سید عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ (امیر) (اردو) صفحہ نمبر ۳

خدا را! ہماری نہیں..... اپنے بڑوں کی تو مانو..... تعصب اور ضد کو چھوڑو..... تلاش کرو..... اولیائے کرام کے حق میں بدگمانی کا انجام برا ہے.....!

• امام ابو تراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ بندہ جب خدا سے روگردانی کا خوگر ہو جاتا ہے تو اولیاء اللہ کی بدگوئی اس میں منہ بن جاتی ہے۔ (طبقات الکبریٰ، صفحہ نمبر ۲۳ (اردو) علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

• شیخ الاسلام حضرت ابوبکری زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(اولیاء اللہ) سے خوش اعتقادی سعادت اور بد اعتقادی شقاوت ہے۔

(طبقات الکبریٰ صفحہ نمبر ۲۳)

جواب نمبر ۱۲:

ملفوظات کی نقل کردہ عبارت میں امام احمد رضا بریلوی اس کے ہاں ہیں۔ اور نقل کی ذمہ داری ہے کہ حوالہ دکھا دے چنانچہ یہ واقعہ علامہ احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ”الابرار“ عربی مطبوعہ مصر کے صفحہ نمبر ۳۳ پر نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ یہ کشف کا معاملہ ہے اور معتزلہ اگرچہ اولیاء کا ملین کیلئے کشف کے خلاف ہیں۔ مگر اہلسنت اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و اولیاء کیلئے بے شمار اشیاء کو منکشف فرماتا ہے اور بسا اوقات ان کے حصہ دار کا دخل نہیں ہوتا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) ارشاد باری تعالیٰ ”و کذلک نری اہل العرش ملکوت السموات والارض (الآیۃ) کی تفسیر میں ایک حدیث نقل فرماتے ہیں۔

کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو ملکوت سماوی و ارضی کا مشاہدہ کرایا انہوں نے ایک شخص کو بدکاری میں معروف دیکھا۔ آپ نے اس کے خلاف دعا فرمائی تو

اسے سولہ اشرف علی تقاوی کہتے ہیں: ”الابرار“ فی مناقب سیدی عبدالعزیز و باغ موائد ابن مبارک قاسمی

تالیف ۱۱۲۹ھ میں شروع ہوئی تھی..... غرض یہ چالیس سے کچھ کم ہیں جن کی نقل ہے اور پھر ان کے مؤلفین

ایسے ایسے اکابر اولیاء اور بڑے بڑے علماء ہیں کہ آفاق عالم میں ان کے مقبول ہونے پر اتفاق ہو چکا ہے۔ (م)

(اولیاء صفحہ نمبر ۵۵ مطبوعہ لاہور)

ہلاک ہو گیا، پھر دوسرے کو اسی حالت میں دیکھا اس کے خلاف دعا فرمائی تو وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ پھر تیسرے شخص کو دیکھا اور اس کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا! ابراہیم! اس کتاب الدعویٰ ہو، میرے بندوں کے خلاف دعا نہ کرو۔ (تفسیر مظہری، جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۵۷ مطبوعہ عائلیہ)

مصنف رضا خانی مدہب بتائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیا

کہا جائے گا ذرا یہ حکایت بھی پڑھیں!

• ”شاہ ولی اللہ صاحب جب ملکن ماور میں تھے تو ان کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب ایک دن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے حزار پر حاضر ہوئے اور مراقب ہوئے اور دراک بہت تیز تھا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تمہاری زوجہ حاملہ ہے اور اس کے پیٹ

میں قلب الاقطاب ہے اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔“ (حکایات اولیاء صفحہ نمبر ۲۷ مطبوعہ کراچی از اشرف علی تقاوی)

اسی کتاب میں نانوتوی صاحب کے حوالے سے شاہ عبدالرحیم دلائی کے مرید

عبداللہ خان کے بارے میں لکھا ہے۔

ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تحوید لینے آتا تو آپ فرمادیا کرتے تھے کہ تیرے گھر لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو آپ بتلا دیتے وہی ہوتا تھا۔

(حکایات اولیاء صفحہ نمبر ۲۰۰ مطبوعہ کراچی)

اگر.....!

جنائین کو غوث زماں سیدی عبدالعزیز و باغ علیہ الرحمۃ کے کشف پر اعتراض ہے حالانکہ ان کا مقصد ایک غیر شرعی عمل سے منع کرنا تھا۔ اظہار کشف مقصود نہ تھا۔ وہ عبداللہ خاں کے عورتوں کے رموں میں جھانک کر لڑکا یا لڑکی معلوم کرنے پر معترض کیوں نہیں ہوتے.....؟

پھر یہ عمل ایک یا دو مرتبہ کا نہ تھا ”آپ فرمادیا کرتے تھے“ کے الفاظ تو تسلسل اور تواتر کی علامت ہی کرتے ہیں۔

اچانچہ سید احمد سلجماوی رحمۃ اللہ نے کہا ہے شک ملتی یہ قول یہی ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں (ابرار صفحہ نمبر ۳۶)

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی کے دادا پیر حافظ محمد صدیق کا ایک

کشف ”مصنف رضا خانی مذہب“ جواب دے

حافظ صاحب کا ایک مرید عرض کرتا ہے کہ ابتدائی ایام جہالت میں مجھے زنا کاری کی عادت تھی بعد میں حضرت والا سے بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے شریعت و سنت کی تلقین فرمائی اور میں اپنے قصبہ میں آ کر درو و وظائف میں مشغول ہو گیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ایک روز پرانے محبوب نے مجھے پیغام بھیجا کہ مدت گزر گئی ہے کہ تمہارا دیدار نصیب نہیں ہوا۔ میرا دل سخت بے قرار ہے۔ اور اضطراب ہے۔ مجھے ایک لمحے کیلئے بھی آرام و سکون حاصل نہیں ہے میں ہر وقت تیرا راستہ تک رہی ہوں مہربانی فرما کر فلاں روز چاشت کے وقت فلاں نالے کے اندر فلاں جگہ آ کر مجھے ملو۔ فقیر مذکور کا بیان ہے کہ جو فی یہ پیغام ملا میری رگوں میں خون دوڑنے لگا نفسانی خیال مجھے گدگدانے لگا اور میں نے شیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر وقت ملاقات کا وعدہ دے دیا۔ وقت مقررہ پر اس جگہ پہنچا تو میں نے دیکھا کہ فریقین کے وکیل شیطان نے اسے بھی میری طرح پہلے وہاں پہنچا دیا ہے۔ جب ہم دونوں باہم قریب ہوئے ایک دوسرے کو ملنے اور چومنے چاٹنے کے شغل میں مصروف ہوئے کہ اچانک ایک پتھر کا ڈھیا اس زور سے میری پیٹھ پر آن لگا کہ میں بلبلہ اضمائم دونوں اس واقع سے انتہائی خوفزدہ ہو گئے اور دوڑ کر ایک دوسرے سے دور بھاگ کھڑے ہوئے میں نالے کے کنارے پر پہنچا تو میرے دل میں خیال آیا کہ دوپہر کا وقت ہے ہاڑ کا گرم موسم ہے اس جگہ پر کسی کے آنے کے بھی کوئی امکانات نہیں ہیں۔ آخر یہ قصہ کیا ہے؟

شیطان نے ہمیں پھر اکٹھا کر دیا۔ دوسری دفعہ پھر پتھر کے ڈھیلے کی آواز آئی۔
الغرض تین دفعہ یہی معاملہ پیش آیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ پتھر میرے مرشد کی طرف
سے آئے ہیں۔ اور دو مجھے اس فعل سے بچانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں فوراً وہاں سے بھاگ کھڑا
ہوا۔ اور شیطان کی تیل منڈھے نہ چڑھی۔ اس واقعہ کو کافی عرصہ گزر گیا کہ میں حضرت والا کی

ارست کے ارادے سے درگا و عالیہ حاضر ہوا۔ میں نے ادباً پاؤں پر ہاتھ رکھے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے فرمایا: دُور ہو کتے، اس کے بعد آپ نے لاٹگری کو بلا کر حکم دیا کہ اسے لٹکر سے کھانا نہ دینا۔ الخرض تین دن بھوکا خدمت عالی میں موجود رہا۔ تین دن کے بعد آپ نے نگاہِ نرم سے دیکھا شفقت کا ہاتھ میرے دل پر پھیرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کمینہ اگر رحمت الہی بری و بخیری نہ کرتی تو تو انتہائی ذلیل ہوتا۔ اب تو بہ کرو اور کوشش کرو تا کہ راہِ حق سے پیچھے نہ رہ

ماہنامہ (جامعہ القرآن، ملفوظات حاضرات محمد صدیق صفی نمبر ۱۵۳ تا ۱۵۴ مطبوعہ لاہور) دیکھا کہ اس کی بنیت پر درج شدہ
نمبر ۱۸: ”جب اولیاء اللہ باطنی نہ رہیں گے تو صاف
واضح ہوگی اولیاء اللہ ہی تم نے ہم میں بھی سنتوں کو پس
عرض: غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔ (سینما اصرار صفحہ ۵۵)
ارشاد: بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔ (ملفوظات صفحہ نمبر ۱۱۳ تا ۱۱۵، مطبوعہ لاہور)

کسی کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے تو اسکی جگہ دوسرا قائم کر دیا جاتا ہے۔

(احوال ابدال صفحہ نمبر ۵ مطبوعہ لاہور)

• حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کے چالیس ابدال ہیں۔ بائیس ان میں سے شام میں اور اٹھارہ عراق میں ہیں۔ جب ان میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو قائم مقام فرما دیتا ہے جب قیامت آئے گی سب فوت ہو جائیں گے۔

(۱)۔۔۔ (الحادی المصنوعی صفحہ نمبر ۲۳۵ جلد ۲)

(۲)۔۔۔ (روض الریاضین (اردو) صفحہ نمبر ۲۰ مطبوعہ کراچی)

• امام عبداللہ یافعی یعنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تین سواولیاء، ستر نجیب ہیں اور زمین میں چالیس اوتاد، دس نقیب، سات عارف اور تین مختار ہیں۔ اور ایک ان میں سے غوث ہے۔ (روض الریاضین صفحہ نمبر ۲۱)

• نیز امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قطب اور وہ غوث بھی ہوتا ہے اور اس کا مرتبہ اور منزلت اولیاء میں ایسی ہوتی ہے جیسے دائرہ میں نقطہ جو مرکز دائرہ ہوتا ہے تمام عالم کا نظام اس سے متعلق ہے۔

(روض الریاضین صفحہ نمبر ۲۰)

• حضرت مخدوم سید علی جوہری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خاص اولیاء کرام کو عالم کا متصرف کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ تمہا اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے وقف ہو گئے ہیں اور نفس کی متابعت کا راستہ ان پر بند کر دیا ہے۔ تاکہ آسمان سے بارش

اصطیٰق محمد شفیع دلیچ بندی لکھتے ہیں: آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے عالم اور ولی اللہ حضرت یافعی یعنی کی کتاب روض الریاضین ایسی ہی کتاب ہے جس کی حکایت و روایت پراگم کیا جاسکتا ہے۔ (روض الریاضین صفحہ نمبر ۵ مطبوعہ کراچی)

(کراچی)

ان کے قدموں کی برکت سے تازل ہو اور ان کے احوال کی صفائی کی وجہ سے نباتات زمین پر آگیں اور مسلمان ان کی دعا کی توجہ سے کفار پر نصرت حاصل کریں۔

• جو لوگ عالم میں اہل تصرف اور درگاہ حق کے لشکر ہیں وہ تین سو ہیں ان کو اختیار کہتے ہیں۔

• چالیس دوسرے ہیں جنہیں ابدال کہتے ہیں۔

• سات اور ہیں جنہیں ابرار کہتے ہیں۔

• چار اور ہیں جنہیں اوتاد کہتے ہیں۔

• تین اور ہیں جنہیں نقیب کہتے ہیں۔

• ایک اور ہے جسے غوث اور قطب کہتے ہیں۔

(ارشادات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۳۳، ۳۴ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء، بار اول)

• حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ انسان کامل کے متعلق فرماتے ہیں:

جب تو خدا کا محبوب اور غلام وادی بن جائے گا اور تیری شان میں لوگوں کی مدح و ثنا

بالکل سچ اور سچا ہوگی۔ تو از الہ امراض روحانی کیلئے بذات خود اکسیر بن جائے گا۔۔۔۔۔ حیرے

پاس کسب فیض کیلئے ابدال آئیں گے۔ تجھ سے خلق خدا کی مشکلات حل ہوں گی۔ تیری دعا سے

باران رحمت کا نزول ہوگا تیری برکت سے کھیتیاں اگائی اور سرسبز و شاداب کی جائیں گی اور

تیری دعاؤں سے ہر خاص و عام اہل سرحدات و راہی و رعایا، حاکم و محکوم، امیر امت و افراد

امت الغرض تمام مخلوق کی مصیبتیں اور بلائیں رفع کی جائیں گی (فتوح الغیب صفحہ نمبر ۲۳ مطبوعہ لاہور)

• شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انہی نفوس قدسیہ (یعنی اولیاء اللہ) کی بدولت افلاک بھی تھمے ہوئے ہیں۔

(عارف العارف صفحہ نمبر ۱۷۳ مطبوعہ لاہور بار اول ۱۹۶۲ء)

• شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ابدال یہ سات سے کم و بیش نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اقالیم سجد کی

حفاظت فرماتے ہیں۔ ہر بدل کی ایک اقلیم ہوتی ہے جہاں اس کی ولایت کا سکھ چلتا ہے۔

(جامع کرامات اولیاء صفحہ نمبر ۲۳۱ مطبوعہ لاہور، علامہ نبھانی رحمۃ اللہ علیہ)

• حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اودا و جمع و تد کی ہے یعنی میخ، چونکہ انکی بدولت آفات و زلزلات سے حفاظت رہتی

ہے۔ لہذا اودا و کہتے ہیں۔ اور ہر اقلیم میں ہوتے ہیں جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا ہے دوسرا

قائم مقام کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے انکو ابدال کہتے ہیں۔ میں نے دہلی میں ایک ابدال کو دیکھا

تھا ایک آن واحد میں مختلف مقامات پر دیکھا جاتا تھا۔ (امداد الصالح صفحہ نمبر ۹۳)

مطبوعہ لاہور مولوی اشرف علی تھانوی

• علامہ نبھانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

غوث: اس کا مرتبہ و مقام دوسرے اولیاء کرام کی نسبت یوں ہے جیسے دائرہ کے

مرکزی نقطہ کا مقام، اسی کی بدولت اصلاح عالم اور اسکی آبادی ہوتی ہے۔

(شواہد الحق صفحہ نمبر ۳۱۸ مطبوعہ لاہور)

• مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

شرح بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رو برو اہل شام کا ذکر

آیا۔ کسی نے کہا امیر المؤمنین ان پر لغت کیجئے۔ فرمایا نہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ابدال (جو ایک قسم ہے اولیاء اللہ کی) شام میں رہتے ہیں۔ اور جو

چالیس آدمی ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان میں سے مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا

شخص بدل دیتا ہے ان کی برکت سے بارش ہوتی ہے ان کی برکت سے اعداء پر غلبہ ہوتا ہے۔

اور ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب (دنیوی) ہٹ جاتا ہے۔ روایت کیا اسکو احمد نے۔

(مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۵۷)

(ف) مسئلہ وجود ابدال وغیرہم ملفوظات و مکتوبات صوفیہ میں ہے۔ ابدال و اقارب و اودا و

وغوث وغیرہم الفاظ اور ان کے بدولت کے صفات و برکات و تصرفات پائے جاتے ہیں۔

حدیث میں جب ایک قسم کا اثبات ہے تو دوسرے اقسام بھی مستبعد نہ رہے۔ ایک نظیر سے

دوسری نظیر کی تائید ہونا امر علم و معلوم ہے۔ برکات تو اس حدیث سے منصوص ہیں۔ اور تصرفات

الہیہ قرآن مجید میں حضرت فخر علیہ السلام کے قصہ سے ثابت ہوتے ہیں۔

(المتلین من مہبات التصوف صفحہ نمبر ۴۲۳ طبع کراچی)

• حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محدث محامی بغدادی (م ۱۲۳۰ھ)

کے حالات میں لکھتے ہیں:

”محمد بن احنین نے جو اس عہد کے بزرگ شخص ہیں۔ یہ بیان کیا کہ میں نے

شواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے حق تعالیٰ اہل بغداد پر سے بظیف و برکت محامی رحمۃ

اللہ علیہ بلا دفع کرتا ہے۔ (بستان النہدین (اردو) صفحہ نمبر ۱۲۲ مطبوعہ کراچی)

• حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

قال لا تقوم الساعة حتى لا يقال فی الارض اللہ اللہ۔

(مشکوٰۃ (اردو) صفحہ نمبر ۳۵ جلد ۳)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت حتیٰ کہ زمین میں

اللہ اللہ نہ کہا جاوے گا۔

• حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

ان بقاء العالم ببرکۃ العلماء العاملين والعباد الصالحين وعموم

المؤمنين۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۲۳۷ جلد ۱ مطبوعہ پاکستان)

اس سے معلوم ہوا کہ عامل علماء و صالح بندوں اور عام مومنوں کی برکت سے جہاں

باقی ہے۔

احادیث ابدال پر اعتراض اور اس کا جواب

ابن تیمیہ حنبلی نے ”فرقان بین اولیاء الرحمن والاولیاء الشیطان“ میں لکھا ہے کہ عدد

ابدال یا نقباء یا نجباء یا اودا یا اقطاب کی کوئی حدیث صحیح نہیں پائی جاتی۔ (الخ)

جواب نمبر ۱: یہ جرح مبہم ہے جس کا اعتبار نہیں طرفہ یہ کہ ابدال کے مقدمہ میں لکھتے

ہے، ان میں ایک حدیث روایت کی گئی ہے کہ ابدال چالیس ہیں اور وہ شام میں رہتے ہیں۔ یہ حدیث مسند میں جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے یہ حدیث منقطع ہے ثابت نہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ صحابہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہیان اہل شام سے افضل تھے حدیث کی رو سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کی افضل الناس تھے۔ نہ جناب امیر علیہ السلام کے۔

جواب نمبر ۲:

ابن تیمیہ نے وجہ انقطاع کی بیان نہیں کی، اور دلیل جو لکھی وہ محض لغو ہے۔ یہ بات کہاں سے پائی جاتی ہے کہ امیر شام کے فوجی افضل تھے یا خواہ خواہ امیر شام کے لشکر میں ابدال شریک تھے۔ جب تک یہ امر ثابت نہ ہو۔ حجت قائم نہیں ہو سکتی۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل رسالہ اس موضوع پر تحریر فرمایا ہے اور علامہ موصوف نے مختلف طریقوں پر احادیث اور آثار سے ابدال کا وجود ثابت کیا ہے۔ ابن جوزی کا زعم ہے کہ احادیث ابدال سب موضوع ہیں مگر امام جلال الدین سیوطی نے اس سے منازع کیا اور کہا کہ ”خبر ابدال صحیح“ ابدال کی حدیث صحیح ہے۔ بلکہ حدیث معنوی کو پہنچ چکی ہیں۔ ذہبی بھی ابن جوزی کے ساتھ ہیں۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریعہ کو سب سے احسن بتاتے ہیں۔

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ احمد و طبرانی اور حاکم نے دس سے زائد طریقوں سے روایت کیا ہے۔ نیز سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حدیث کی تقویت اس سے ہوتی ہے کہ جو تین ائمہ مشہور ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ابدال سے تھے۔ جیسا کہ امام بخاری اور دوسرے حفاظ و فقہ و غیر ہم کا قول ہے کہ امام شافعی ابدال سے تھے۔

(اعمال ابدال، صفحہ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱

عبارت نمبر ۱۹: آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک کہ مجھ پر سلام نہ کرے اور نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے کہ جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔ اس طرح نیا مہینہ نیا ہفتہ نیا دن، مجھ پر سلام کرتے ہیں اور مجھے ہر ہونے والی بات کی خبر دیتے ہیں۔

(الاسان والاعلیٰ صفحہ نمبر ۱۰۹)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۲ حصہ اول)

جواب نمبر ۲۰: روزہ اور قرآن حکیم کا متشکل ہو کر قبر و حشر میں مومن کی شفاعت کا

برحق اور امر واقع ہے جیسا کہ کتب احادیث میں منقول ہے۔

• حضرت سعید بن سلیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا نہ کوئی نبی

فرشتہ وغیرہ۔ (قال العراقي، رواہ عبد الملک بن حبیب کذا فی شرح الاحیاء)

• علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”آلای مصنوعہ“ میں محدث ہزاہی روایت سے نقل کیا ہے اور وضع کا اس پر حکم نہیں لگایا کہ جب آدمی مرتا ہے تو اسکے گھر کے لوگ جھینر و بھینن میں مشغول ہوتے ہیں اور اس کے سر ہانے نہایت حسین و جمیل صورت میں ایک شخص آتا ہے جب کفن دیا جاتا ہے تو وہ شخص کفن اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے۔ جب دفن کے بعد لوگ بوٹے ہیں اور منکر نکیر آتے ہیں تو وہ اس شخص کو علیحدہ کرنا چاہتے ہیں کہ سوال یکسویٰ میں کریں مگر یہ کہتا ہے کہ یہ میرا مہمان ہے میرا دوست ہے میں کسی حال میں اس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ تم سوالات کے اگر مامور ہو تو اپنا کام کرو میں اس وقت تک اس سے جدا نہیں ہو سکتا کہ جنت میں داخل کراؤں۔ اس کے بعد وہ اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے کہ میں ہی وہ قرآن ہوں۔ جس کو تو کبھی بلند پڑھتا تھا اور کبھی آہستہ تو بے فکر رہ، مگر نکیر کے سوالات کے بعد تجھے کوئی غم نہیں رہے گا

• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب عالم دین کا وصال ہو جاتا ہے تو اس کا علم قیامت تک قبر میں اس کو مانوس کرنے کیلئے متشکل ہو کر رہتا ہے اور زمین کے کیڑوں کو دفع کرتا ہے۔ (شرح الصدور صفحہ نمبر ۱۳۸)

(امام جلال الدین سیوطی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں: کہ روزہ اور قرآن شریف دونوں بندہ کیلئے شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ عرض کرتا یا اللہ میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روک رکھا، میری شفاعت قبول کیجئے اور قرآن شریف کہتا ہے کہ یا اللہ میں نے رات کو اس کو سونے سے روکا۔ میری شفاعت قبول

کرائیں دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (رواہ احمد و ابن ابی الدنیا و الطبرانی فی الکبیر والی کم وقال کمال ماثر و سلم)

مولوی محمد زکریا سہارنپوری دیوبندی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: بعض روایات میں آیا ہے کہ قرآن مجید جو انہر کی مشکل میں آئے گا اور کہے گا کہ میں ہوں جس نے تجھے راتوں کو بچایا اور دن کو بچا سارکھا۔

(تبلیغی نصاب صفحہ نمبر ۳۰۲، ۳۰۳ فصل قرآن طبع لبنان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان پاک ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مدوہ ابن حبان والی کم مطبوعہ لاہور)

اس لئے..... ۱۔ ماہ و سال کا متشکل ہو کر بطور اکرام و کرامت بارگاہ غوثیت میں حاضر ہونا کوئی بعید نہیں۔ بلکہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر علماء عظام و اولیاء کرام اس بات پر متفق ہیں۔ جیسا کہ صاحب ہجرت الاسرار ملا نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں نقل فرمایا ہے۔ آپ کے صاحبزادے شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی کہ کوئی ایسا مہینہ نہیں تھا جو میرے والد کی خدمت میں حاضر نہ ہوا ہو۔ اس سے پہلے کہ ہلال نکلتا۔ اگر تقدیر الہی میں اس ماہ کے دوران کوئی حادثہ نمودار ہوتا لکھا ہوتا اور کسی نقصان شدید واقع ہوتا یا کسی انعام و نعمت کے ظہور ہونے کا وقت ہوتا تو ان حالات کو آپ پر روز روشن کی

طرح آگاه کرد یا جاتا تھا۔

ایک دفعہ چند ایک مشائخ وقت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں
تھے۔ یہ واقعہ آخر روز جمعہ ماہ جمادی الاخریٰ ۵۶۰ھ کا ہے۔ شیخ گفتگو فرما رہے تھے کہ
خوبصورت نوجوان اندر آیا اور اس نے سلام کہا اور بتایا کہ میں ماورجیم (رجب) آیا ہوں
آپ کو مبارک باذکوں۔ میرے دوران عوام الناس کو بہت خوشیاں اور راحتیں میسر ہوں
کہتے ہیں اس سال سارا رجب ہر ایک کیلئے مسرت و جاں بخشی لاتا رہا۔ ایک دفعہ میرا
آخری اتوار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ایک مکروہ اور بد صورت انسان کی شکل
دکھائی دیا۔ ہم بھی حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے اس نے آئے
السلام علیکم یا ولی اللہ کہا اور بتایا کہ میں ماہ شعبان ہوں۔ میری تقدیر میں لکھا ہے کہ اس ماہ
دوران بغداد میں بڑی تباہی نازل ہوگی، حجاز میں قحط پڑے گا اور خراسان میں تلوار چلے گی
چنانچہ ایسے ہی واقعات و حادثات رونما ہوئے۔

ایک بار جناب غوث الابرار ماہ رمضان میں بیمار ہو گئے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے اس مجلس میں شیخ علی بن یتیم بن ابویوسف عبدالقادر سہروردی بھی حضرت کے بیٹھے تھے دوسرے مشائخ بھی مجلس میں موجود تھے ایک روشن شکل نوجوان جس کے چہرہ بڑا وقار تھا آیا اور کہنے لگا ”السلام علیک یا ولی اللہ“ میں ماہ رمضان ہوں، میں آپ سے مطالبہ کرنے حاضر ہوا ہوں، میں اس ماہ آپ کو الوداع کہنے کا خواہاں ہوں، کہتے ہیں کہ سال آپ واصل بحق ہوئے اور رمضان سے پہلے ہی (یعنی صفر) داعی اجل کو لبیک کہا۔

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزاز اور شیخ ابو حفص عمر بکھانی رحمہما اللہ روایت کرتے
کہ ایک دفعہ شیخ سیدنا عید القادر جیلانی رضی اللہ عنہ بادلوں میں سیر کر رہے تھے اور آپ
اہل مجلس کے سروں پر تھے تو آپ نے فرمایا: جب تک آفتاب مجھے سلام نہ کرے طلوع
ہوتا۔ ہر سال اپنے آقا سے پہلے میرے پاس آتا ہے اور مجھے انیم واقعات سے آگاہ
ہے۔ اسی طرح ماہ و ہفتہ میرے پاس آکر سلام کہتے ہیں اور اپنے دوران جو چیزیں رونما

پہلی اس مجھے آگاہ کرتے ہیں۔ (زبدۃ الآحاد صفحہ نمبر ۸۳۲۸ مطبوعہ لاہور، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)
 بطور تحدیث نعت حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ غوثیہ
 پڑھی اپنے اس مقام کی طرف اشارہ کیا ہے۔

وما منها شہور او دھور

تمر و تنقضي الا اتالي

وتنخبرنی بہا یاتی ویجری

وتعلمني فاقصر عن جدالي

مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں۔ بلا شک میرے پاس حاضر ہوتے
اور انصاف ماضیہ اور آئندہ کی مجھے اطلاع دیتے ہیں۔ (منکرو) کج بخشی چھوڑو۔
(تعمید تو مہینے شرح صفحہ نمبر ۵۶ طبع ۱۱ ہور باروم ۱۳۹۵ھ)

عبارت نمبر ۲۰: داڑھی منڈانے اور کتروانے والا فاسق ملعون ہے۔ اسے امام بنانا جائز نہیں ہے۔ فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں اس پر غضب اور لعنت ہے۔ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں۔ اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔

(احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۷۳ ص ۱۷۴)

الزام نمبر ۹: قرآن کریم میں داڑھی منڈانے والوں پر لعنت کا ذکر نہیں اور حدیث میں غضب اور ارادۂ قتل کا ذکر ہے۔ (نعوذ باللہ) یہ احمد رضا کا بالکل جھوٹ ہے۔ (رضانانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۵ ص ۱۵۶)

جواب: داڑھی ایک مشقت تک بڑھانا اور رکھنا باتفاق فقہاء واجب ہے اور اس سے لعنت و مستحب تا وقتیکہ حد شہرت اور انگشت نمائی اور تخریک نہ پہنچے۔ اور قبل مٹھی بھر سے تراویح یا منڈانا یا اتفاق حرام، کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ اور فی نفسہ داڑھی کا بڑھانا اور رکھنا مکہ مکرمہ متواترہ قدیمہ ہے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی۔ اور تارک واجب بلا عذر شرعی عتاب ہے اور تنزیلاً تارک سنت مکہ مکرمہ کا بالاتفاق گمراہ۔

رد المحتار میں ہے:

• تار کھا بستو جب التخلیل واللوم۔

سنت مکہ مکرمہ کا تارک مستحق گمراہی و قاتل مذمت ہے۔

• السنن الموكدة القرية من الوجوب التي يضل تار کھا لان لركا
استخفاف بالدين۔

سنت مکہ مکرمہ قریب واجب کے ہے اس کے تارک کو گمراہ کہا جائے گا کیونکہ اس کا چھوڑنا دین کی حقارت ہے۔

• سنة موكدة في حكم الواجب و صرحوا يفسق تار کھا و تعزيره
سنت مکہ مکرمہ واجب کے حکم میں ہے اور (فقہاء) نے تصریح فرمائی ہے کہ تارک

یہ اس تقدیر پر ہے کہ جب واجب اور سنت کو خفیف اور حقیر جان کر نہ ترک کرے بلکہ لاورستی و کابلی کے ترک کرے ورنہ صورت استخفاف میں اس پر حکم کفر عائد بالاتفاق اور حسب فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا تارک سنت کافر اور حقیقتاً ملعون اور صورت میں بھی اس پر تعلیلاً لعنت وارد اور تحت حدیث مشکوٰۃ۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سنة لعنتهم و لعنهم الله و كل
ابن حجاب الزائد في كتاب الله و المكذب بقدر الله و المقسطن بالجبروت
لعن من اذله الله و يذل من اعزه الله و المستحل لحرم الله و المستحل من
حارمي ما حرم الله و التارك لستى۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھ شخصوں کو میں نے لعنت کی اور اللہ نے بھی ان کو لعنت کی۔ اور سب نبی مستجاب الدعوات ہیں۔ اول قرآن شریف میں بڑھانے والا۔ دوسرے تقدیر کو جھٹلانے والا۔ تیسرے زبردستی غالب آنے والا یعنی ظالم کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اسے عزت دے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اسے ذلیل کرے۔ چوتھے حلال جاننے والا اللہ تعالیٰ کے حرام کو۔ پانچویں میری اولاد کی بے حرمتی کرنے والا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ چھٹے میری سنت کو ترک کرنے والا۔

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

التارك يستنئى اى المعروض عنها بالكلية او بعضها استخفافاً او قللة
المسالة فهو كافرو ملعون و تار کھا تهادنا او تكاملاً لا عن استخفاف فهو
عاص و اللعنة عليه من باب التغليظ انتهى۔

میری سنت کو ترک کرنے والا یعنی تمام سنتوں سے منہ پھیرنے والا یا بعض سنتوں سے ہٹا جان کر بے پروائی سے پس وہ کافر اور ملعون ہے اور سنت کا چھوڑنے والا ایچہ سستی کے ساتھ لاور خفیف جاننے کے وہ گنہگار نافرمان ہے اس پر لعنت بطور تشدد اور سیاست کے ہے۔

سنت سے ناپسندیدگی کا اظہار کرنے والے کے متعلق

امام قاضی ابویوسف حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

تفسیر روح البیان میں ہے۔

ذکر فی مجلس ابی یوسف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

یحب القرع فقال رجل انا لا احبہ فاقی ابو یوسف بقتله۔

ترجمہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں کدو کا ذکر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو پسند فرماتے تھے ایک شخص بولا! میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ امام ابویوسف نے اسے قتل کا فتویٰ دیا۔

اصول فقہ کا علم رکھنے والے پر یہ بات مخفی نہیں کہ آیات و احادیث کے عموم وغیرہ سے بھی مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

ابن جوزی نے قاضی ابویعلیٰ سے روایت کی ہے کہ قاضی صاحب نے اپنی کتاب المستدرک فی الاصول میں اپنی سند سے جو صالح بن احمد بن حنبل تک پہنچتی ہے روایت کیا ہے کہ صالح نے اپنے والد احمد بن حنبل سے کہا کہ بعض لوگ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم یزید کے حمایتی ہیں تو امام احمد نے فرمایا کہ بیٹا کیا کوئی اللہ پر ایمان لانے والا ایسا بھی ہوگا جو یزید سے دوستی کا دم بھرے؟ اور میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ نے اپنی کتاب میں یزید پر لعنت کی ہے؟ فرمایا ان آیات میں فہل عینکم ان تولیتکم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا رحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم و اعصم ابصارہم (سورۃ النور آیت ۲۴، ۲۳) "فہل یکون فساد اعظم من هذا القتل"۔

(۱)۔ (الاصول المحرقة صفحہ نمبر ۱۳۲)

(۲)۔ (شعبہ کربلا اور یزید: صفحہ نمبر ۱۳۳، ۱۳۴)

علی لاہور قاری محمد طیب دہلوی

صفا ذی لرستہ
کی بھی بی باک سے

دیکھیے! قرآن حکیم میں صراحت یزید پر لعنت کا حکم نہیں ہے مگر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کی دو آیات اس پر منطبق کر کے اس کے عموم سے یزید کو مورد لعنت قرار دیا ہے۔ اسی طرح مندرجہ ذیل آیات قرآنی اور احادیث کے عموم سے امام احمد رضا بریلوی کے اقوال کی تائید و توثیق ہوتی ہے۔

آیات قرآنی

- وما لکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتهوا۔ (سورۃ اعراس آیت نمبر ۱)
- "اور رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں رک جاؤ"۔ (البیان)
- اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹)
- "طاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی"۔ (البیان)
- لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۱)
- "بیشک اللہ کے رسول میں تمہارے لئے نہایت حسین نمونہ ہے"۔ (البیان)
- اولئک الذین ہدی اللہ فہداهم اقتدہ۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر ۹۰)
- "وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی تو آپ (نبی) ان کے طریقے پر چلیں"۔ (البیان)
- یا ایہا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطن و من یقع خطوت الشیطن فانہ یامر بالفحشاء والمنکر۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۲۱)
- "اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے گا تو گمراہ (اسے) بے حیائی اور برائی کا حکم دے گا"۔ (البیان)

احادیث مبارکہ

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دس (امور) فطرت سے ہیں یعنی سنت

انبیاء سے ہیں۔ جو کہ حکم کئے گئے ہم پر کہ ہم ان کی پیروی کریں اور وہ احکام دین اور علامہ اسلام سے ہیں۔ لیوں کے پالوں کا کاشا اور واڑھی کا رکھنا۔ الخ

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، بروایت ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) مشہور غیر مقلد عالم سید محمد شریف گھڑیا لوی سابق امیر جماعت اہلحدیث لکھتے ہیں "کل انبیاء کی سنت سچی ہے کہ وہ واڑھیاں بڑھاتے تھے۔ لیوں کے بال کتر والے

تھے۔ یہ اسلام کی علامت ہے اور اس کا خلاف کرنے والا کل انبیاء علیہم السلام کا مخالف ہے" (رسالہ واڑھی و مونچھے سید محمد امجد علیہ السلام)

• حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا:

مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست کرو اور واڑھیاں کثیر دو اور رکھو۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی)

• حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مونچھیں کتر و اور واڑھیوں کو کثرت دو، یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔

(طبرانی کبیر، تہذیب شعب الایمان، ابی نعیم علیہ)

• حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

واللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی

(بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طحاوی)

• حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔ (ابن مساکر)

• امام طحاوی نے روایت کیا ہے کہ پیچک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے

ایک بال واڑھی کا یا واڑھی کے نیچے سے اس کی دعا قبول نہیں کی جاتی نہ اس پر رحمت نازل ہوتی ہے نہ خدا اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ فرشتے اس کا نام ملعون رکھتے ہیں۔ اور اللہ اس کے نزدیک یہود و نصاریٰ کے مرتبہ میں ہوتا ہے۔

(شرح الطحاوی فی احقاء السنن، صفحہ نمبر ۱۰۱ شیخ عبدالحکیم بن محمد الدردار، رسالہ واڑھی و مونچھے از سید محمد شریف گھڑیا لوی (غیر مقلد) سابق امیر جماعت اہلحدیث پنجاب)

اقوال فقہاء کرام

• امام برہان الملک والدین فرغانی ہدایہ پھر امام زعلی تہمین الحقائق شرح کنز الدقائق

پھر علامہ نجم الدین طبری تکرار الحقائق پھر علامہ شرملائی غنیہ پھر علامہ سید ابوالسعود داہری فتح

الاحصین حاشیہ کنز پھر علامہ سید احمد طحاوی حاشیہ تنویر پھر علامہ سیدی محمد امین افندی رد المحتار علی

الدر المنثور سب علماء کتاب البیانات مسئلہ جنائیت تکلیف لہ میں فرماتے ہیں۔

یؤدب علی ذلک لا یتکتاب المحرم هذا هو الکمل الا الطولین

(المنہاجین) یؤدب علی ارتکابه مالا یحل لہ

واڑھی مونڈنے والے کو مزا دی جائے کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا۔

• علامہ تورپشتی شرح مصابح، پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر ملا علی قاری کی مرقاۃ پھر

علامہ فیضی مجمع البحار پھر شیخ تحقیق لمعات میں فرماتے ہیں۔

• واڑھی تراشنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت کافروں کا شعار ہے۔ جیسے فرنگی اور

ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ حصہ نہیں جو قلندر یہ کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو

الہامی کتاب الدیات صفحہ نمبر ۵۸۴ جلد ۴، تہمین الحقائق صفحہ نمبر ۱۳۰ جلد ۶، البحر الرائق صفحہ نمبر ۳۳۱ جلد ۸، فقہ

اولی الامام مع الدرر صفحہ نمبر ۱۰۰ جلد ۲، خطاوی علی الدر المنثور صفحہ نمبر ۲۸۰ جلد ۴، فتح الاحصین صفحہ نمبر ۲۸۰ جلد ۳،

رد المحتار صفحہ نمبر ۳۰۰ جلد ۵

• ابحاث القلع شرح مشکوٰۃ الصالح صفحہ نمبر ۶۸۰ جلد ۲، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۴ جلد ۲، شرح الطحاوی علی

مشکوٰۃ الصالح صفحہ نمبر ۵۶ جلد ۱ (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

ان سے پاک کرے۔

• کواکب الدرداری شرح صحیح البخاری امام کرمانی و مجمع امین ہے۔

سبحان اللہ! کس قدر پوچھ عقل ہے ان لوگوں کی جنہوں نے موقعیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اس خصلت کے جس پر تمام اہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فطرت ہے انہوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ داڑھی رکھنا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ جس نے اس کو حقیر سمجھ کر منڈوا لیا اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت کی تو بیشک اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی تو اس نے خالق کائنات کو تکلیف دی اس پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔

قرآن حکیم میں ہے۔

ان الدين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة۔

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: ”بیشک جو لوگ اذیت دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ نے ان پر لعنت فرمائی دنیا اور آخرت میں۔“ (البیان)

قاضی عیاض مالکی اندکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دینا حرام ہے۔ اور افعال اباحت میں

بھی یہ جائز نہیں۔“ (الشفا، اردو) جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۱۰

• دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان باتوں کی قصداً تکذیب کرے جسے آپ نے فرمایا

آپ لے کر آئے تھے یا آپ کی نبوت و رسالت کے وجود کی نفی کرے یا آپ کا انکار کرے۔

چاہے اس کے بعد وہ کسی دوسرے دین و ملت میں جائے بہر حال وہ بالاجماع کافر اور واجب

جمع بحار الانوار صفحہ نمبر ۱۵۸ جلد ۴ (ابواب لیل فیضی غفرلہ)

اصل ہے۔ (الشفا، اردو) جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۱۲

بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت

کا ہر مارہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ! عدل کیجئے۔ حضور نے فرمایا: تجھے خرابی ہو

اس عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ مجھے اجازت

دے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور نے فرمایا اسے چھوڑ۔ الخ

ذوالخویصرہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فعل یعنی مال غنیمت تقسیم کرنے پر

اعتراض کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے کسی حکمت کی بنا پر اجازت نہ دی۔

اسی طرح جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی سنت کو حقیر سمجھے یا اس پر اعتراض

کرے گا وہ بھی ارادہ قتل کی وعید کا مستحق ہوگا۔

مفتی عزیز الرحمن دیوبندی کا فتویٰ

سوال: زید کی داڑھی کٹی ہوئی ہے بمقدار ایک دو انگل کے باقی ہے پوری چار انگل نہیں اس

کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: درمختار میں ہے کہ چار انگشت سے کم داڑھی کا قطع کرنا حرام ہے واما قطعہا

وہی دونہا فلم یحجہ احدا الخ اور نیز درمختار میں ہے۔ ولذا یحرم علی الرجل

قطع الحجة، پس شخص مذکور کے پیچھے نماز مکروہ ہے اگرچہ بحکم صلوا خلف کل بروقا جراس کے

پیچھے نماز ہو جاتی ہے لیکن ایسے شخص کو امام بنانا نہ چاہیے۔ لان فی امامتہ تعظیمہ و

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۳ صفحہ نمبر ۱۸۱، ۲۳۰)

(لعلیم الفاسق حرام۔ آٹھویں)

باب الامت تاشرکتہ لمدیہ لمان)

بخاری رقم الحدیث ۳۱۶۸، مسلم صفحہ نمبر ۳۳۰ جلد ۱، ابن ماجہ رقم الحدیث ۵۷۲، سنن کبریٰ للشیخانی رقم الحدیث

۸۰۸۷، مسند احمد صفحہ نمبر ۳۵۳، ۳۵۴ جلد ۳ (ابواب لیل فیضی غفرلہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا فتویٰ

سوال: داڑھی منڈانے والے امام کے پیچھے فجر و عصر کی نماز پڑھ کر اعادہ نماز کرنا اولیٰ ہے یا نہ کرنا اعادہ کا اولیٰ ہے۔ فقط

جواب: فاسق کا امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے اگر کوئی نماز پڑھے تو بکراہت تحریمہ اس پر ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس کا ثبوت کفر ہو جائے تو ہرگز نماز نہیں ہوتی۔ اول تو اس کے پیچھے پڑھے اور اگر پڑھ لی ہے تو اعادہ کر لینا اچھا ہے۔ بعض فقہاء کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر اور فجر کے بعد بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کمال مطبوعہ ۱۳۲۸ھ طبع لاہور)

علمائے غیر مقلدین کے فتاویٰ

سوال: ایک آدمی جان بوجھ کر داڑھی منڈواتا ہے ایسے آدمی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ شخص فاسق ہے اور فاسق کو قصد امام نہیں بنانا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اجعلوا المتکم خیار کم۔ اگر وہ نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں فتن کا خوف نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ اور اگر کوئی پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ ("صحیح" دہلی جلد ۹ شمارہ نمبر ۱)

مفتی عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا غیر مقلد لکھتے ہیں:

اگر بے داڑھی سے یہ مراد ہے کہ وہ داڑھی منڈاتا ہے۔ تو اس کو ہرگز امام نہ بنانا چاہیے کہ وہ فاسق ہے۔ ("صحیح" دہلی جلد ۹ شمارہ نمبر ۲)

سوال: داڑھی منڈانے یا کتر وانے والے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اتفاق طور پر ایسا امام کہیں نماز پڑھا رہا ہو یا عارضی طور پر امام بنادیا گیا ہو تو اقتداء کر لینی چاہیے۔ تاکہ ملت میں انتشار پیدا نہ ہو۔ ہاں مستقل طور پر سنت کے خلاف چلنے

اللہ امام نہ بنانا چاہیے۔ اور نہ ہمیشہ کیلئے اس کی اقتداء کرنی چاہیے۔ ("قرآن مجید خطرات" جلد ۱ شمارہ نمبر ۸)

ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

سنن ابن ماجہ میں یہ حدیث مروی ہے کہ قاجر مومن کا امام نہ بنے۔ سوائے اس کے کہ حکم کا ڈر ہو یا لامنی اس کو مجبور کرے۔

انہ کا اتفاق ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

جو لوگ فاسق امام کے پٹائے جانے کی مخالفت کرتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ جلد اول)

مبارت نمبر ۲۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک بازاری عورت طوائف کا بیٹا ہے لیکن سے زید کی طبیعت علم کی طرف مائل تھی حتیٰ کہ وہ عالم ہو گیا نماز اس کے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس کے والد کا پتہ نہیں کہ کون تھا۔ بیٹا تو جروا

الجواب: نماز جائز ہونے میں تو کلام نہیں بلکہ جبکہ وہ عالم ہو گیا کہ عقیدہ کا سنی ہو اور کوئی بھی اس کے پیچھے منع نماز کی نہ ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے جبکہ حاضرین میں اس سے زیادہ کسی کو مسائل نماز و طہارت کا علم نہ ہو۔ کما فی الدر المختار وغیرہ من الاسفار واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ادکام شریعت حصہ دوم مطبوعہ لاہور ۱۳۲۸ھ)

جواب: مصنف رضا خانی مذہب نے خط کشیدہ سطور چھوڑ کر مکمل عبارت نقل کی ہے۔ اس کو طم ق کر اگر میں نے مکمل عبارت نقل کر دی تو میری فریب کاری اور دھوکا دہی آشکارہ ہو جائے گی کیونکہ یہ مسئلہ تو حنفیوں کی مشہور کتاب فتاویٰ شامی، درمختار اور فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں بھی موجود ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

الدر المختار میں ہے۔

وبکرہ امامۃ عید و اعرابی و فاسق و اعمی و مبتدع

وولد الزنى هذا ان وجد غيرهم والافلا كراهة۔ (فتاویٰ شامی صفحہ نمبر ۲۷۷)

جلد اول طبع بیروت

ترجمہ: مکروہ ہے امامت غلام کی دیہاتی اور قاسق کی اور اندھے اور حد کفر تک پہنچنے والے بدعتی کی اور ولد اثرتا کی جبکہ ان کے علاوہ کوئی اور امامت کا مستحق موجود نہ ہو ورنہ بلا کراہت ان کی امامت درست ہے۔

مفتی عزیز الرحمن دیوبندی کا فتویٰ

سوال: جس شخص کے باپ کا حال معلوم نہ ہو کہ کون تھا کیا وہ مسجد کا مستقل امام ہو سکتا ہے؟
نہیں؟

الجواب: اگر وہ خود لائق امام بنانے کے ہے مثلاً مسائل نماز سے واقف ہے اور قرآن مجید پڑھتا ہے اور فسق و فجور سے بچتا ہے تو وہ امام بنایا جاسکتا ہے شامی میں تصریح ہے۔ کہ اگر ولد اثرتا خود صالح و عالم وغیرہ ہو تو اس کی امامت بلا کراہت صحیح ہے۔ فقط۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۰، ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

سوال: شخص ولد اثرتا (جو ارکان اسلام سے پورا وائف ہو اور باعمل پرہیزگار ہو) اقتداء امامت شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: امامت اس کی بلا کراہت درست ہے (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۳۱۵، ۳۲۲، ۳۲۶ جلد ۳)

مولوی عبد الباقی غزنوی غیر مقلد کا فتویٰ

سوال: ولد اثرتا کی امامت کا کیا حکم ہے؟

الجواب: ولد اثرتا کی امامت جمہور کے نزدیک صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں: کہ جمہور بھی امامت و ولد اثرتا کی صحت کے قائل ہیں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کو ہمیشہ کیلئے امام بنانا مکروہ جانتے تھے۔ (فتاویٰ غزنویہ، صفحہ نمبر ۹۳، مطبوعہ رافضیہ)

مہارت نمبر ۲۲:

عربی: کتے کا روٹا تو ناپاک نہیں۔

ارشاد: صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے۔ بلا ضرورت پالنا نہ چاہئے کہ رحمت کا (شوکس آتا)۔ (ملفوظات حصہ ۳ صفحہ نمبر ۷۷، مطبوعہ لاہور)

الزام نمبر ۱۰: امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کتے کا گوشت اور پاخانہ پاک ہے۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۶، احصا اول)

جواب: قارئین کرام!

”مصنف رضا خانی مذہب“ جاہل نہیں بلکہ اجہل ہے جس میں اردو کی ایک سلیس مہارت بھی سمجھنے کی اہلیت نہیں۔ اسے علامہ کہنا علم کی توہین ہے سچ فرمایا: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

- ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويكثر الجهل۔ (مختلوفہ صفحہ نمبر ۳۶۹)
 - علماؤہم شر من تحت اديم السماء۔ (مختلوفہ صفحہ نمبر ۳۸)
- بلاشبہ مولوی سعید احمد ان احادیث کا مصداق ہے۔

مسئلہ: حرام جانوروں کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ نجس۔

۲۔ نجس العین۔

کتا نجس العین نہیں۔ اس کا شگ جسم کسی پاک چیز سے مس ہو تو اسے ناپاک نہیں کرتا۔ البتہ جسم پر تری یا نجاست وغیرہ لگی ہو یا وہ اپنا لعاب کسی کو لگائے تو نجس کر دے گا کیونکہ اس کا لعاب پسینہ وغیرہ نجس ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

کتا جب کسی انسان کے عضو یا کپڑے کو منہ سے پکڑے تو اس وقت تک نجس نہ ہوگا

جب تک تری کا اثر ظاہر نہ ہو جائے کتا حصہ میں کائے کیلئے پکڑے یا پیار سے۔

(فتاویٰ عالمگیری مؤلف نمبر ۳۸ جلد اول مطبوعہ پٹنہ)

جب کتا مسجد کی چٹائی پر سو جائے اگر شک ہو تو نجس نہیں کرے گا اور اگر تر ہو مگر چٹائی پر نجاست کا اثر ظاہر نہیں پھر بھی نجس نہیں ہوگی۔ اسی طرح فتاویٰ حاضی خاں میں ہے۔
(فتاویٰ عالمگیری مؤلف نمبر ۳۸ جلد اول مطبوعہ پٹنہ)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی "بہشتی زیور" میں لکھتے ہیں:

"کتے کا لعاب نجس ہے خود کتا نجس نہیں۔ سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن کو چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیا۔ ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بات ہے۔" (بہشتی زیور حصہ دوم مؤلف نمبر ۹ طبع لاہور)

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ

سوال: بہشتی زیور میں یہ تحریر ہے کہ کتے کا لعاب وہن ناپاک ہے اور تمام جسم پاک ہے یہ کیونکر ہے؟

جواب: کتے کے بارے میں یہ قول صحیح ہے کہ وہ نجس العین ہے مثل خنزیر کے نہیں ہے۔ اس لئے سوائے اس کے لعاب وہن کے وہ تمام پاک ہے۔ پس مسئلہ بہشتی زیور کا صحیح اور مستحب ہے جیسا کہ در مختار میں ہے واعلم انه ليس الكلب بنجس العين عند الامام و عليه الفتوى الى ان قال ولا خلاف في نجاسة لحمه و طهارته شعره و في الشامي وقوله ولا خلاف في نجاسة لحمه) ولذا الفتوى اعلى نجاسة مؤثر المتولد من لحمه الخ (عزیز الفتاویٰ صفحہ نمبر ۷۷ جلد اول ص ۷۷) مفتی محمد شفیع دیوبندی

مفتی عزیز الرحمن دیوبندی مفتی اول دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

سوال: کتے کا تھوک اگر کپڑے کو لگ جائے تو نماز کیلئے اس کا دھونا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: کتے کا لعاب نجاست غلیظہ ہے اگر مقدار درہم سے زیادہ کپڑے کو لگ جائے تو نماز کیلئے دھونا اس کا فرض ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۳۳۸، ۳۳۹ جلد اول طبع ملتان)

خدا را.....! حق مصطفیٰ ادا کیجئے!

جو نیاز یہاں کلمات امام احمد رضا بریلوی کے حق میں استعمال کئے ہیں وہی فقہاء احناف اور علمائے دیوبند کیلئے استعمال کیجئے۔

۲۳: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی جوانی کا فتویٰ"

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:

میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیف تھی اس کا دور اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی بچھاڑ دیتی اور سینے پر بچہ کر دیتے تھے۔ (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۳۱۰ حصہ اول) (فتاویٰ اعلیٰ حضرت مؤلف نمبر ۳۱۱ حصہ ۲ طبع لاہور)

۲۴: امام احمد رضا بریلوی ترک عادت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے راہ میں ملا حظہ فرمایا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کی موت پر فوہ کر رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا صبر کر، وہ اپنے حال میں ایسی بے خبر تھی کہ اس کو نہ معلوم ہوا کون فرما رہے ہیں، لعاب دیا کہ آپ تشریف لے جائیں مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے بعد میں لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تھا، گھبرائی اور رادار بنیوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور منع فرما رہے ہیں۔ میں اب صبر کرتی ہوں، ارشاد فرمایا صبر رکھو یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور منع فرما رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صبر کرے تو ہو سکتا ہے۔

امام بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس بچی کی مثل ہے کہ اگر اس کو دودھ پلاتے اور انجان ہو جائے گا اور بچتا رہے گا اور اگر چھڑا دے چھوڑ دے گا۔

اس کے بعد اپنا ذاتی مشاہدہ نقل فرماتے ہیں:

میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۲۰ یا ۱۸ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑ دیتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔

اتفاقاً نظر پڑ جانا اور عمر کا اندازہ ہو جانا امر واقع ہے اور اتفاقاً کسی پر نظر کا پڑ جانا قابل مواخذہ نہیں۔

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچانک نظر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اپنی نظر پھیر لو۔ یعنی اچانک نظر پڑ جانے پر مواخذہ نہ ہوگا۔ (سنن دارمی صفحہ نمبر ۳۹۹ مترجم) طبع کراچی

• حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جو نظر قصد اڈالی جائے وہ حرام ہے اگر بے اختیار پڑ جائے تو حرام نہیں مگر دوسری بار نظر ڈالنا حرام ہے۔ (کیسے سعادت صفحہ نمبر ۲۶۸ طبع لاہور)

ممکن ہے کہ مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ گاؤں کے جس گھر میں ٹھہرے ہوں وہ ان کے مریدین یا متوسلین کا گھر ہو اور آپ کے قریب مرد بیٹھے ہوں اور ضعیفہ راؤ و بیٹھی ہو اور اس کی لڑکی آپ کے قریب سے گزر گئی ہو اور اسی نے اپنی ماں کے پاس جا کر یہ حرکت کی ہو اور آپ کی اتفاقاً نظر پڑ گئی ہو۔ بعد میں آپ نے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت کیا ہو تو انہوں نے یہ حالت بیان کی ہو۔

اور مشہور قاعدہ ہے۔

”اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال“

معلوم ہوا کہ ”مصنف رضا خانی مدہب“ نے جو اس واقعہ سے باطل اوہام کی بلڈنگ تیار کی تھی اس احتمال نے اس کا خاتمہ کر دیا۔

مسلمان سے بدظنی گناہ کبیرہ ہے

• باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يا ايها الذين امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم۔

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔“ (البیان)

علامہ قرطبی فرماتے ہیں: کہ آیت میں ظن سے مراد تہمت ہے۔

(الجامع لا حکام القرآن صفحہ نمبر ۳۳۱ جلد ۱)

حضور نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”حق تعالیٰ نے مسلمانوں کا خون، مسلمانوں کا مال اور مسلمانوں کے حق میں بدگمانی

کرنا، تینوں چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (کیسے سعادت صفحہ نمبر ۳۸۸ مطبوعہ لاہور از امام غزالی)

مگر مذکورہ عبارت پر مصنف رضا خانی مدہب کا بے بنیاد اور جاہلانہ تبصرہ خود اس کی مہالت اور بد باطنی پر دال ہے۔ شش مشہور ہے۔

”جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے“

(راہ بھی پڑھیے)

(مولوی رشید احمد گنگوہی) نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں۔ ایک بار سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مرید نیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ کلافانی کیوں نہیں آئی۔ رنڈیوں نے جواب دیا ”میاں صاحب ہم نے اس سے بہتر کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو۔ اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور بہت دروسیہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں۔ میں زیارت کے قابل نہیں، میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں۔ جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا ”بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟ اس نے کہا حضرت دروسیہ کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے ”بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے ضامن علی جلال آبادی تو حیدری میں غرق تھے۔ (مولوی قلیل احمد سہارنپوری دیوبندی) (تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۳۲ جلد دوم)

والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے۔ ”رہی یہ سن کر آگ بگولہ ہو گئی اور خفا ہو کر کہا ”لاحول ولا قوۃ“ اگرچہ میں رو سیاہ و گنگنا ہوں مگر ایسے ہر کے منہ پر چٹا ب بھی نہیں کرتی۔“ میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہے گئے اور وہ اٹھ کر چل دی۔

(تذکرۃ ارشد صفحہ نمبر ۲۳۲ حصہ دوم مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء)

عبارت نمبر ۲۳: عورت کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ ذبح صحیح طور پر کر سکے یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ نام الہی عز وجل جلالہ لے کر ذبح کرے یونہی اگر واقعی کوئی نصرانی ہو، نہ نیچری دہریہ جیسے آج کل کے عام نصاریٰ ہیں۔ کہ نیچری کلمہ گو مدعی اسلام کا ذبیحہ مردار ہے نہ کہ مدعی نصرانیت کا رافضی تہرائی، وہابی دیوبندی وہابی غیر مقلد، قادیانی چکڑالوی، نیچری ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بنے ہوں کہ یہ سب مرتد ہیں ”ولا ذبیحۃ لمرتد“ ہاں غیر تہرائی یعنی تفضیلیہ کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ ضروریات دین سے کسی شے کا منکر نہ ہوندا اسکے منکر رافضی وغیرہ کو مسلمان جانتا ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔ (احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۲۲ طبع کراچی)

جواب: امام احمد رضا بریلوی اور علمائے اہلسنت کی تحقیق کے مطابق بعض علمائے دیوبندی تصانیف میں ایسی عبارات موجود ہیں جو کہ تنقیص رسالت پر مبنی ہیں۔ ہر ممکن طریقہ سے انہیں ان عبارات سے آگاہ کیا گیا اور توجہ دلائی گئی کہ وہ ان عبارات سے رجوع کریں اور خدا کے حضور توبہ کریں۔

اب بھلائی تو اسی میں تھی کہ وہ ان عبارات سے رجوع کرتے اور مولانا احمد رضا کے احسان مند ہوتے مگر انہوں نے تاویلات باطلہ سے کام لیتے ہوئے ان عبارات کو صحیح و درست ثابت کرنے کی کوشش وسعی کی اور مولانا کے حق میں نازیبا کلمات کہے۔

امام احمد رضا نے بحیثیت مفتی سلف الصالحین کی پیروی کرتے ہوئے کفریہ عبارات کی وجہ سے ان پر فتویٰ کفر لگایا۔ اور اس میدان میں وہ اکیلے ہی نہ تھے۔ بلکہ علمائے حرمین شریفین اور برصغیر پاک و ہند کے علمائے اہل سنت نے بھی مولانا احمد رضا کے فتویٰ کی تائید و

الہی کی جا

سلف الصالحین کے اقوال

محمد بن سحون فرماتے ہیں کہ علماء کا اجماع ہے کہ شاتم نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور امت مسلمہ کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے۔ (اختصار صفحہ نمبر ۲۹۳ جلد ۲، اردو)

قاضی عیاض مالکی اندلسی فرماتے ہیں:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے علماء و آئمہ کا اجماع رہا ہے کہ جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے یا تنقیص شان کرے اسے قتل کر دیا جائے۔ (ایضاً)

ابو بکر بن منذر فرماتے ہیں کہ عالم اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے وہ قتل کر دیا جائے۔ (اختصار صفحہ نمبر ۲۹۳ جلد ۲، اردو)

یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جب دیوبندی عوام کے سامنے ان کے علماء کی کفریہ عبارات پڑھ کر سنائی جائیں تو وہ توبہ توبہ کرنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان عبارات کو نہیں مانتے۔ اس لئے ان کا ذبیحہ حرام نہ ہوگا۔ مگر تعجب ہے دیوبندی حضرات پر کہ علمائے اہلسنت کو مشرک بدعتی اور خدا جانے کن الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور پھر ان کے پیچھے نمازیں بھی پڑھ لیتے ہیں اور ان کا ذبیحہ بھی کھا جاتے ہیں۔

ہاں! اگر کوئی قصاب ان عبارات سے واقف ہے اور ان کو صحیح تسلیم کرتا ہے تو بلاشبہ اس کا ذبیحہ حرام ہوگا۔ اور اہل سنت کو بچنا لازمی و ضروری ہوگا۔

عبارت نمبر ۲۵: نماز میں احتلام ہوا اور منی باہر نہ آئی کہ نماز قائم کر لی اس کے بعد اتاری تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہو گئی۔ (فتاویٰ رضویہ)، (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۷ احصاؤں)

لاصوام الہندیہ از مولانا شمس علی خاں علیہ الرحمۃ

جواب: یہ ایک فقہی مسئلہ ہے کہ اگر اتفاقاً نماز میں احتلام ہوا یعنی غلبہ شہوت ہوا اور منی باہر نہ آئی اور نماز قائم کر لی (یعنی ختم کر لی) اس کے بعد تری تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی۔

اگر آپ کے پاس کتاب وسنت اور فقہ حنفی کی کوئی نص اس کے خلاف موجود ہے تو پیش کیجئے۔ لیکن انشاء اللہ..... قیامت تک پیش نہیں کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جن کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

جان من اذرا فتاویٰ رضویہ کی عبارت کے وہ الفاظ ہی بتائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھتے وقت شہواتی خیال قصد الایا کرو۔ خدا را!..... دروٹگوئی اور بہتان تراشی کو چھوڑ دو کل خداوند قدوس کے حضور پیش ہو کر کیا جواب دو گے۔

عبارت نمبر ۲۶:

عرض: اگر وہابی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں۔

ارشاد: نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے کہ نکاح نام باہمی ایجاب وقبول کا ہے۔ اگرچہ با من پڑھا دے۔ چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے۔ لہذا احتراز لازم ہے۔ (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۲۵)۔ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۷۳ حصہ اول)

جواب: اگر کوئی شخص مرغی یا اور کوئی حلال جانور ذبح کرنے لگے اور اس قدر تیز چھری چلائے کہ مرغی کی گردن جسم سے بالکل علیحدہ ہو جائے تو علمائے احناف کے نزدیک یہ فعل ناجائز ہوگا مگر مرغی کا گوشت حلال و طیب ہوگا۔

یا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دے تو اس کا یہ فعل کتاب وسنت کے خلاف ہوگا مگر طلاق واقع ہو جائے گی۔

اسی طرح امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص با من یا وہابی (دیوبندی) سے نکاح پڑھائے تو نکاح ہو جائے گا کیونکہ نکاح نام باہمی ایجاب وقبول کا ہے۔ لیکن وہابی (دیوبندی) سے نکاح پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوگی اور گستاخ رسول کی تعظیم حرام ہے۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرع صاحب بدعة فقد اعان علی عدم الاسلام۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۱ عربی)

کیونکہ علمائے دیوبندی کتابوں میں ایسی عبارات موجود ہیں جو کہ تنقیص رسالت پر مبنی ہیں اس لئے ان سے نکاح پڑھوانے میں احتراز لازم ہے۔

مگر مصنف رضا خانی مذہب کا اس عبارت پر جاہلانہ تبصرہ خود اس کی جہالت پر دلالت ہے جو کہ اردو کی ایک عام فہم عبارت بھی سمجھنے سے قاصر ہے اور خط کشیدہ الفاظ کو نقل نہ کرنا یہود و نصاریٰ کا ارتکاب ہے۔ مصنف مذکور کے اعتراضات اس صورت میں صحیح و درست ہو سکتے تھے بلکہ امام احمد رضا فرماتے کہ با من یا وہابی کا پڑھانا ہوا نکاح نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ تو وہابی کی تعظیم کو حرام قرار دے رہے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی کی عبارت کو مزید سمجھنے کیلئے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا ایک فتویٰ ملاحظہ ہو۔

سوال: اگر کوئی شخص معتقد تعزیموں کا ہو کہ ان سے مرادیں مانگے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہو کہ اس میں امام حسین علیہ السلام موجود ہوتے ہیں۔ یا قبروں پر چادریں چڑھا تا ہوا ہے تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں الخ؟

جواب: جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے ایسے سے نکاح کرنا فخر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے رابطہ ضبط کرنا حرام ہے اگرچہ نکاح اس سے درست ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۲۶۹، ۲۷۰ طبع کراچی)

عبارت نمبر ۲۷: (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) نے پھر فرمایا، میں نے بندہ کو قیام کرتے دیکھا میں اپنے پرانے مکان میں جس میں میرے بھٹے بھائی مرحوم رہا کرتے تھے مجلس میلاد پڑھ رہا تھا ایک بندہ سامنے دیوار پر چپکا مودب بیٹھناں رہا تھا جب قیام کا وقت آیا مودب کھڑا ہو گیا پھر جب بیٹھے وہ بھی بیٹھ گیا وہ بندہ تھا وہابی نہ تھا۔ حدیث میں ہے (ترجمہ) کوئی شے (الحکم الکبیر صفحہ نمبر ۲۶۲ جلد ۲۲ حدیث ۷۷۷ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت) (ابوالخلیل فیضی غفرلہ)

ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوائے کثرت جن اور آدمیوں کے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۳۷۵، ۳۷۶ حصہ ۱، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۶۸ حصہ اول)

جواب: مصنف رضا خانی مذہب نے حدیث نبوی کو چھوڑ کر اس سے پہلے کی عبارت نقل کی ہے اگر حدیث نبوی کو غور سے پڑھتے تو انہیں ملفوظات کی زیر بحث عبارت پر جاہلانہ تبہرہ کرنے کی نوبت ہی نہ آتی۔

جس طرح انسان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام اور آپ کے دین و شریعت کی اطاعت، فرمانبرداری اور اقتضائے امر واجب و فرض ہے اسی طرح جانوروں کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطیع و فرمانبردار بنایا ہے۔ کیونکہ سعادت مندوں کا لغزہ انسانوں میں سے اہل ایمان کو حاصل ہوا ہے۔ اسی طرح حق سبحانہ و تعالیٰ نے بطریق اعجاز و خرق عادات تمام حیوانات کو آپ کا مطیع و متقاد بنایا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہری میں حیوانات کا بطور مجرہ حضور کی تعظیم بجالانا کے متعدد واقعات کتب احادیث و سیر میں موجود ہیں۔

• حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے یہاں استراحت (آرام) فرماتے تو وہ بکری خاموش پڑ سکون اور آرام و چین سے رہتی اور جب حضور باہر تشریف لے جاتے تو وہ بکری پریشان و بے قرار اور متوحش بن کر ادھر ادھر ماری ماری پھرتی۔

(مدارج النبوة حصہ اول صفحہ نمبر ۳۳۳ مطبوعہ کراچی، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک انصاری کے ہاں میں تشریف لے گئے وہاں بکریاں تھیں۔ انہوں نے حضور کو بچہ (تعطیس) کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم زیادہ سزاوار ہیں کہ ہم آپ بچہ کریں۔ فرمایا! کسی بشر کو زیادتیں کہ وہ دوسرے بشر کو بچہ کرتے۔ الخ (۱)۔ (مدارج النبوة حصہ اول صفحہ نمبر ۳۳۳ مطبوعہ کراچی)

(۲)۔ (دلائل النبوة ج ۱ فیہ الامامی صفحہ نمبر ۳۵۵ جلد ۲ مطبوعہ مکہ مکرمہ)

حدثنا ابراهيم بن عبد الله بن ابي العزائم ثنا احمد بن ابي عروة قال

حدثنا عبد الله بن موسى عن اسامة بن زيد عن محمد بن المنكدر عن سفينة قال:

ركبت سفينة في البحر فانكسرت لوح منها فطرحتني في ملتجة

لها الاسد: فقللت: يا أبا الحارث! ألسفينة مولى رسول الله صلى الله عليه

وسلم أقطا راسه الخ (دلائل النبوة ج ۱ فیہ الامامی صفحہ نمبر ۳۳۰) مطبوعہ مکہ مکرمہ

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد محفل ذکر مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کسی حیوان کا مودب بیٹھنا یا قیام تعظیسی کرنا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کا ہی مجرہ شمار ہوگا۔ اس پر غور کرنا سوائے جہالت و حماقت کے اور کچھ نہیں۔

ادراک کی خبر لیجئے

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی نے فرمایا:

حضرت جنید بغدادی بیٹھے تھے ایک کتا سامنے سے گزرا۔ آپ کی نگاہ اس پر پڑ گئی۔

اس قدر صاحب کمال ہو گیا کہ شہر کے کتے اسکے پیچھے دوڑے، وہ ایک جگہ بیٹھ گیا۔ سب کتوں

نے اسکے گرد حلقہ باندھ کر مراقبہ کیا۔

(امداد المبتدیان صفحہ نمبر ۱۰۲ مطبوعہ لاہور)

مصنف مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

عبارت نمبر ۲۸: (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں: سبع سائل شریف میں حضرت

سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں وہ مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا اور

یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی کہ حضرت نے وقت واحد میں وہ جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرما

لیا ہے یہ کیونکر ہوگا۔ شیخ نے فرمایا کہ کرشن کنہیا کا فر تھا اور ایک وقت میں (بطور استدراج) کئی

جگہ موجود ہو گیا۔ فتح محمد اگر چند جگہ (بطور کرامت) ایک وقت میں ہو گیا تعجب ہے الخ

(ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۱۱۳ جلد اول طبع لاہور)

جواب: اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس طرح کا مجرہ نبی سے

ظہور پذیر ہوتا ہے۔ ویسی ہی کرامت ولی سے صدور پذیر ہو سکتی ہے۔ اور یہ کرامت دراصل

نہی کا ہی معجزہ ہوتا ہے۔ اس کی صداقت اور اس کے مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔
اگر اللہ تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ آدمی سے خارق عادت باتیں صادر ہوں تو یہ
کرامات اولیاء کہلاتی ہیں۔ اور اگر یہ خوارق مردود الطاعۃ کافر و مشرک سے صادر ہوں تو انہیں
استدراج کہا جاتا ہے۔ (جامع کرامات اولیاء از علامہ سیبانی رحمۃ اللہ علیہ)
کرامت کی بہت سی اقسام ہیں ان میں سے ایک قسم ولی اللہ کا ایک ہی وقت میں
مختلف مقامات پر حاضر ہونا ہے۔

- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ بیک وقت متعدد
مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (مکتوب نمبر ۵۸، جلد دوم صفحہ نمبر ۱۱۵)
- امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آن میں متعدد جگہوں میں مقبولان الہی کے موجود
ہونے پر واقعہ معراج سے استدلال کیا ہے اور پھر سیدنا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا واقعہ کعبہ
ہے کہ انہوں نے ایک جگہ ایک ہی آن میں پچاس جگہ پر پڑھایا اور اس کے علاوہ بزرگان دین
کے واقعات ذکر فرمائے ہیں۔ (در القواس صفحہ نمبر ۱۶۶، ۱۶۷)

مخدوم شیخ ابوالفتح جوہوری کے واقعہ پر اعتراض اور اس کا جواب

امام احمد رضا بریلوی نے سیدنا میر عبدالواحد بکراوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سبح
شامل سے مخدوم شیخ ابوالفتح جوہوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ اور انہی کا ارشاد نقل کیا ہے جس میں
ولیوں کا ایک وقت میں متعدد جگہ حاضر ہونے کا ذکر ہے۔ اس واقعہ کو امام احمد رضا بریلوی کی
طرف نسبت کرنا سراسر بددیانتی ہے۔

سید عبدالواحد بکراوی (م ۱۰۱۷ھ) اپنی مشہور تصنیف سبح شامل میں لکھتے ہیں:
بعض لوگ معتقدین کرامات و معجزات کو (جو انبیاء و اولیاء سے ارادت رکھتے ہیں) مشرک کہتے ہیں اور مشرک فی
اوصاف اللہ خیال کر کے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں ایسے لوگ غلطی پر ہیں۔ حقیقت میں کوئی شخص انبیاء و اولیاء کو خدا نہیں
سمجھتا اور نہ ان کو بغیر مشیت اللہ کی چیز پر قادر جانتا ہے۔ (ثانی)

”مخدوم شیخ ابوالفتح جوہوری قدس سرہ کے پاس ماہ ربیع الاول میں بتقریب میلاد
مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم دس جگہ سے استدعا آئی کہ بعد نماز ظہر تشریف لائیں۔ آپ نے
ہر جگہ کا بلاوا قبول کر لیا۔ حاضرین نے عرض کیا کہ اے مخدوم آپ نے دسوں جگہ کا بلاوا قبول
کر لیا اور دسوں جگہ ظہر کے بعد چلتا ہے۔ یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ کرشن چندر تو کافر تھا (بطور
استدراج) اگر ابوالفتح (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو کر بطور کرامت) دس جگہ موجود
ہو جائے تو حیرت کی کیا بات ہے۔ چنانچہ نماز ظہر کے بعد جب اس جگہ سے ڈولی پٹنی، مخدوم
حجرے سے باہر تشریف لائے پاکی پر سوار ہو گئے اور تشریف لے گئے۔ یونہی جب دوسری جگہ
سے سواری آئی۔ ان فرض دسوں جگہ سے سواری آئی، مخدوم ہر مرتبہ حجرہ سے باہر تشریف لائے،
پاکی پر سوار ہوتے اور تشریف لے جاتے۔ اور (لطف یہ کہ) حجرہ میں بھی تشریف فرما تھے۔

اے عقلمند! تو اسے تمثیل مت سمجھ لینا۔ یعنی یہ خیال نہ کرنا کہ شیخ کا مثالی وجود اتنے
مقامات پر تشریف لے گیا۔ نہیں خدا کی قسم خود شیخ کی ذات ہر جگہ تشریف لے گئی بلکہ یہ تو صرف
ایک شہر اور ایک مقام کا واقعہ ہے۔ جبکہ بحر تو حید میں مستغرق رہنے والے تمام عالم میں خواہ
علویات ہوں یا سفلیات موجود رہتے ہیں۔ (سبح شامل صفحہ نمبر ۳۴۳، ۳۴۴ مطبوعہ لاہور)

جواب دیجئے

- مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:
”محمد انصاری مجذوب، چلانے والے عجیب و غریب حالات و کرامات و مناقب
والے تھے۔۔۔۔۔ آپ ابدال میں سے تھے۔ آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک
دفعہ تین شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھایا ہے، (جمال الاولیاء صفحہ نمبر ۹۸، مطبوعہ لاہور)
اگر.....!

صاحب مقالس المجالس: خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۱۹ھ)
صاحب تفریح الخاطر: حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب سخی سنابل: حضرت میر عبد الواحد بکرائی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۱۷ھ)

اور مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس وجہ سے گمراہ اور صراطِ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہیں کہ انہوں نے بطور کرامت ”اولیاء اللہ کا ایک وقت کئی جگہ موجود ہونا“ کے واقعات اپنی اپنی تصانیف میں ذکر کئے ہیں تو..... مولوی اشرف علی تھانوی کو کس کھاتے میں ڈالو گے..... کیونکہ وہ بھی اس جرم کے مرتکب ہیں۔

یاد رکھیں اگر کوئی ولی اللہ خارق للعادة ایک ہی وقت میں مختلف جگہوں پر موجود ہو جائے تو اسے کرامت کہا جائے گا اور کرامات اولیاء برحق ہیں جیسا کہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ میں اس کے شواہد موجود ہیں۔ اگر کسی گنہگار یا کافر سے خارق للعادة امور ظاہر ہوں تو اسے استدراج کہا جاتا ہے۔

عبارت نمبر ۲۵:

عرض: صحابہ کرام کو بھی کشف ہوتا تھا؟
 ارشاد: لا الہ الا اللہ ان کے غلاموں اور اولیاء کرام کے پیش نظر عرش سے تحت العرش تک ہوتا ہے۔ پھر صحابہ کی شان کا کیا پوچھنا۔ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے دریافت کیا ”کیف اصبحت“ تم نے کیونکر صبح کی، عرض کیا ”اصبحت مومنًا حقًا“ میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں سپا مومن تھا۔ ارشاد فرمایا: ہر دعویٰ کی ایک دلیل ہوتی ہے جس سے اس کے دعویٰ کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ تمہارا دعویٰ کیا دلیل ہے۔ عرض کی کہ میں نے صبح کی اس حال میں عرش سے تحت العرش تک تمام موجودات عالم میرے پیش نظر ہے۔ جنتیوں کو جنت میں پیش کرتے دیکھ رہا ہوں۔ جہنمیوں کو جہنم میں جیتے چلاتے عذاب پاتے دیکھ رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا تم پہنچ گئے ہو اطمینان رکھو۔

(پھر فرمایا) ماضی تو ماضی مستقبل بھی ان کے پیش نظر ہوتا ہے۔ اولیاء کرام فرماتے ہیں کوئی پتا سبز نہیں ہوتا مگر عارف کی نگاہ میں۔ (ملفوظات صفحہ نمبر ۱۰۷، حصہ چہارم)

جواب: امام احمد رضا بریلوی نے ایک سال کے سوال: صحابہ کرام کو بھی کشف ہوتا تھا؟ کے جواب میں ایک جامع، پر مغز اور مختصر جواب ارشاد فرمایا ہے۔ جو کہ ملفوظات حصہ چہارم میں مرقوم ہے۔ مگر مصنف رضا خانی مذہب نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق عبارت میں سے فقط ایک جملہ ”اولیاء کرام کے پیش نظر عرش سے تحت العرش تک ہوتا ہے“ نقل کر کے بدل دیا نئی کار کا خطاب کیا ہے۔ اس لئے ملفوظات حصہ چہارم کی کھل عبارت نقل کر دی گئی ہے تاکہ مصنف مذکور کے پیدا کردہ شک و شبہات کا ازالہ ہو سکے۔

اقوال علماء امت

• علامہ قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

انفس وکیہ قدسیہ جب ملائکہ جبرئیل سے عروج کر کے ملائکہ معلیٰ کے ساتھ متصل ہو جاتے ہیں اور ان کو کوئی حجاب نہیں رہتا ہے۔ تو وہ سب کو مثل مشاہد کے دیکھتے ہیں۔ (امرات جلد دوم)

• حضرت عزیزان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

زمین اولیاء کے گروہ کے سامنے ایک دسترخوان کی شکل ہے۔ (تالاس)
 (زمین اولیاء کے گروہ کے سامنے) روئے ناخن کی شکل ہے اور کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں۔ (تحت الأُس از مولانا جامی)

• حضرت سید احمد رفاقی رضی اللہ عنہ ترقیات کاس کے بارے میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اسے غیب پر مطلع کرتا ہے۔ یہاں تک کہ کوئی چیز نہیں اُسن اور کوئی چیز ہر جگہ اس کی نظر کے سامنے۔ (الطبقات الکبریٰ صفحہ نمبر ۲۷۸)

• حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عارفین کا ملین پر ہر چیز روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ امور غیبیہ بھی منکشف ہو جاتے ہیں۔ (معانی حصہ صفحہ نمبر ۲۱)

• کمال مطلق کو ولی اللہ کے اس مقام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس میں ولی کامل کو تمام

اشیاء کی حقیقت سے کامل طور پر آگاہی کی جاتی ہے پس وہ ولی ایک ہی وقت میں ربوبیت اور عبودیت کی تمام صفات سے متصف ہوتا ہے۔ (انفاس العارفین)

• عارف باللہ سیدی ارسلان دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”عارف وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک لوح رکھی ہے کہ جملہ اسرار موجودات اس میں منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں میں سے اسے مدد دی جاتی ہے۔ کہ وہ ان لکھی ہوئی چیزوں کی حقیقتوں کو خوب جانتا ہے۔

یا آنکہ ان کے حواس کس قدر مختلف ہیں۔ افعال کے راز جانتا ہے۔ تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش ملک یا ملکوت میں واقع نہیں ہوتی مگر یہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی نگاہ اور اس کے معائنہ کی آنکھ کھول دیتا ہے۔ تو عارف اسے دیکھتا ہے۔ اور اپنے علم و کشف سے جانتا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ صفحہ نمبر ۲۹۵ از علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ)

• امام اجل سیدی علی وقار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے۔ آسمان و جنت و تاریکی چیزیں محدود کر لے۔ مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اسے موجود عالم سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت کی قدر کھلے گی۔ (الہدایۃ والجاہر فی عتائہ الاکابر)

از علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

• حضرت سید عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک میدان لقی و دق میں ایک چھلا پڑا ہو۔ (الابریز)

• دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

جس نے ایک ایسے ولی کو دیکھا جو بہت بڑے مرتبہ تک پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ اسے تمام مخلوقات جاندار اور بے جان وحوش و حشرات آسمان و ستارے زمینیں اور کچھ زمینوں میں ہے سب کا مشاہدہ حاصل تھا۔ اور تمام کرامتوں اس سے مدد لیتا تھا وہ ایک لحظہ میں تمام کرامتوں کی

اور اس لیتا تھا۔ اور ہر ایک کو اس کی ضرورت اور مصلحت کی چیز عطا کرتا۔ بغیر اس کے کوئی ایسا دوسرے سے روک رکھے۔ بلکہ جہاں کا اوپر کا حصہ اور نیچا حصہ اس کیلئے ایک جیسے ہے۔ (الابریز)

• حضرت حارث مجاہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب تو اللہ تعالیٰ سے صدق کے ساتھ طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک آئینہ عطا کرے گا جس کے اندر دنیا و آخرت کے تمام عجائبات تجھ پر ظاہر ہو جائیں گے۔

(نہج البلاغہ صفحہ نمبر ۲۹۹ مطبوعہ کراچی)

• حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نظرت الی بلاد اللہ جمعاً
مکر دلیۃ علی حکم اتصال

میں نے خدا کے تمام شہروں کو ملا کر دیکھا تو مجھے رائی کے برابر نظر آئے۔

(تفسیر و توشیح صفحہ نمبر ۱۷۱ مطبوعہ لاہور)

• سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کامل کا دل تمام عالم علوی و سفلی کا بہ وجہ تفضیل آئینہ ہے۔ (الہدایۃ والجاہر)

• امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب جلال الہی کا نور (مرد کامل) کی آنکھ ہو جاتا ہے۔ تو بندہ نزدیک و دور سب

دیکھتا ہے۔ (تفسیر رازی صفحہ نمبر ۱۷۱)

• حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اے طالب تجھے واضح رہے کہ کرامت کے معنی یہ ہیں کہ نفس نا حق اس عالم سے عالم لب کی طرف رجوع کرے اور نور عنایت کو قبول کر کے تمام عالم کے حالات گزشتہ اور آئندہ سے واقف ہو جائے کیونکہ نفس جب تک بدن کے زیر تصرف رہتا ہے اسے زیادہ چیزیں معلوم نہیں ہوتیں۔ مگر جب وہ جسم بستی سے بلند ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نور جلال کے سرمہ سے اس کی

کی بیانی کو منور کرو دیتا ہے جس سے وہ امور خفیہ کو دیکھتا ہے۔ اور جب دل ناظر و مبصر ہو جائے تو آسمان و زمین کی کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ (بحر بات نورانی صفحہ نمبر ۲۷۷ مطبوعہ کراچی)۔
 • سالک الی اللہ جنت کو اسی دنیا میں دیکھتا ہے۔ اور فردوس اعلیٰ اس کے گوشہ دل میں اس کے ہمراہ رہتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اس مقام کو حاصل کر لے۔ (میرزا غلام مصطفیٰ ص ۱۵)

(نوٹ): یاد رکھیں کہ ہر ولی کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا، بلکہ یہ خواص الٰہی ص اولیاء اللہ کا مقام ہے۔

عبارت نمبر ۳: ”مصنف رضا خانی مدہب“ نے احکام شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۵۷ مطبوعہ کراچی کی ایک عبارت کا فقط ایک جملہ نقل کر کے عوام الناس کو دھوکہ دینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ اس لئے اسکے جواب میں احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۵۷ کی عمل عبارت لکھ دی گئی ہے۔ کافی ہے۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ سورۃ فاتحہ و سورہ اخلاص میں خدا تعالیٰ ہی کی تعریف ہے یا رسول کی بھی؟ بیذا تو جہدا۔

الجواب: سورہ فاتحہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صریح مدح ہے۔

”الاصراط المستقیم“ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ”الوقت علیہم“ کے چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں اور انبیاء کے سردار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

شیخ محقق (عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ) نے اخبار الاخیار میں بعض اولیاء

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۲۰۵ھ) شیخ عبدالوہاب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ آپ نے قرآن کریم کی ایک تفسیر بھی لکھی ہے جس میں اکثر یکدہ تمام قرآن کی تفسیر فی علیہ السلام و السلام کی نعت و توصیف سے کی ہے اور اس میں بہت سے دقائق مشق اور اسرار و معنی کو جمع کیا ہے۔ نام آپ نے یہ تفسیر جذبہ حال اور غلبہ اشتراق کے وقت کی ہوگی اور (اخبار الاخیار، صفحہ نمبر ۳۵۵، ۳۵۶) اور (عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ ہے جس میں انہوں نے ہر آیت کو نعت کر دیا ہے۔
 (احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۵۷ حصہ دوم مطبوعہ کراچی)

عبدالوہاب تفسیر شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام
 آپ سید جلال الدین بخاری بزرگ کی اولاد میں سے تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے
 ۱۔ کا نام سید محمود تھا۔ جن کے سید جلال الدین محمود جانیایا بیٹے تھے اور دوسرے بیٹے کا نام
 ۲۔ سید بزرگ تھا۔ انہی کی اولاد سے شیخ عبدالوہاب تھے۔ جو بہت بزرگ اور علم و عمل و حال و
 نہایت میں کامل تھے۔ سلوک کے ابتدائی زمانے میں آپ اپنے شیخ اور خسر مولوی صدر الدین
 بخاری کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے فرمایا اس وقت دنیا میں دو نعمتیں ہیں جو تمام نعمتوں
 الفضل و اعلیٰ ہیں۔ لیکن لوگ ان کی قدر و منزلت نہیں جانتے اور ان کے حصول سے بھی
 غافل ہیں۔

نعت اول تو یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک مدینہ میں بہ صفت
 اہل موجود ہے اور لوگ اس سعادت سے ناگاہ نہیں اٹھاتے۔ دوسری نعت قرآن کریم ہے
 کلام اللہ ہے اور خدا تعالیٰ اس کے ذریعے بغیر کسی واسطہ کے اپنی مخلوق سے کلام فرماتا ہے۔
 ان لوگ اس نعمت سے بھی غافل ہیں۔ شیخ کی اتنی بات سننے کے بعد آپ مجلس سے اٹھے اور
 مدینہ منورہ جانے کی اجازت مانگی۔ خطی کے راستہ فوراً مدینہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ مدینہ منورہ
 آکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری دینے کے بعد فوراً اپنے وطن
 اہل مکان آ گئے۔ مکان کی اس وقت حالت بہت خراب تھی۔ اس لئے سلطان لودھی کے
 اہلے میں دلی تشریف لے آئے۔ سلطان لودھی آپ کا بے حد احترام کرتا تھا۔

آپ نے دوسری بار دہلی سے سفر کر کے حرمین شریفین کی زیارت کی۔ اور پھر نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے دہلی تشریف لائے۔ ۹۴۳ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا
 دار دہلی میں شاہ عبداللہ قریشی کے مقبرہ کے قریب ہے۔ (اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۳۵۵، ۳۵۶)

اگر بقول آپ کے مولانا احمد رضا کا یہ عقیدہ قرآن حکیم کے سراسر خلاف ہے۔
تو ذرا شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ عبدالوہاب بخاری کے متعلق بھی اپنی زبان
جنش دیں۔ کہ ان کے متعلق جناب کا کیا..... ارشاد ہے؟

اس کے علاوہ مولانا سبحان محمود اور مولانا محمد فاضل استاد دارالعلوم کراچی نے امام
الاخیار مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔
مندرجہ ذیل عبارت: ”شیخ عبدالوہاب بخاری نے قرآن کریم کی ایک تفسیر بھی لکھی ہے۔
میں اکثر بلکہ تمام قرآن کی تفسیر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت و توصیف سے کی ہے“ الخ۔
کے تحت کسی قسم کی حاشیہ آرائی نہیں کی۔ جس سے اظہار من الغیس ہے کہ ان دونوں
علمائے دیوبند کے نزدیک بھی یہ عقیدہ قرآن کے خلاف نہیں۔

ذرا.....!

سنبھل کر ان کے متعلق بھی..... کچھ..... ارشاد فرمائیں اور انصاف کا قیام
کریں۔

عبارت نمبر ۳۱: اولیاء اللہ عالم الغیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے غیب دانی ان کے اختیار
دے دی ہے جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر سکتے ہیں۔ غیب کی بات معلوم کرنا ان
اختیار میں ہے۔ (الامین والعلی صفحہ نمبر ۲۰۵)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۵۰ حصہ دوم)

جواب: اگر ٹیلا گھر میں یہ سوال کیا جائے کہ پاکستان کا سب سے بڑا خائن کون ہے؟
تو اس کے جواب میں مصنف رضا خانی مذہب کا نام لینا صحیح و درست ہوگا۔
قارئین کرام!

امام احمد رضا بریلوی کی تصنیف ”الامین والعلی“ کا اوّل تا آخر بنظر عمیق مطالعہ کریں
تو مندرجہ بالا عبارت کا آپ کو کہیں نام و نشان نہیں ملے گا۔

ہاں! صفحہ نمبر ۲۰۵ پر مندرجہ ذیل عبارت مذکور ہے جس کا تعلق علم اولیاء سے نہیں

جو شخص چاہے جس وقت چاہے جس آئندہ بات کو چاہے حضور بتا دیں گے۔ یہ اسی
کی شان ہو سکتی ہے جو بالفعل آئندہ باتوں کو چانتا ہو۔ اطلاع غیب اس کے ارادہ خواہش پر
کر دی گئی ہو کہ جب چاہے معلوم کر لے۔ الخ (الامین والعلی صفحہ نمبر ۲۰۵ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)
اپنے اس دعویٰ پر مولانا احمد رضا نے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
لکھا ہے جس کو ”مصنف رضا خانی مذہب“ شیر مادر کی طرح ہضم کر گئے نہ خدا کا خوف نہ
اور نہ شرافت..... اور.....!

افسوس صد افسوس ان علمائے دیوبند پر جنہوں نے ایسے کذب و دروغ گوئی کے پلندہ
باز کیا لکھ کر اپنی عاقبت خراب کی ہے۔

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نبوت وہ چیز ہے جو نبی کے ساتھ خاص ہے اور نبی اس کے سبب اوروں سے ممتاز
ہے۔ اور وہ کئی قسم کے خاص ہے۔ جن سے نبی مختص ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ جو امور اللہ عز و جل کی
امور و صفات اور ملائکہ و آخرت سے متعلق ہیں نبی انکے حقائق کا ایسا علم رکھتا ہے کہ اوروں کے
علم و ادراکات معلومات و فزونی تحقیق و انکشاف میں ان سے نسبت نہیں رکھتے۔ دوم یہ کہ نبی کیلئے
ان کی بات میں ایک وصف ہوتا ہے جس سے افعال خلاف عادت (جنہیں مجزہ کہتے ہیں)
محرّم ہوتے ہیں۔ جس طرح ہمارے لئے ایک صفت ہے کہ اس سے ہماری حرکات ارادیہ
بہا ہوتی ہیں جسے قدرت کہتے ہیں۔ سوم یہ کہ نبی کیلئے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ ملائکہ
کا ہونا ہے جس طرح اگھیارے کے پاس ایک صفت ہے جس کے باعث وہ اندھے سے ممتاز
ہوتے ہیں۔ چہاں یہ کہ نبی کیلئے ایک صفت ہوتی ہے۔ جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لیتا
ہے۔ الخ (الامین والعلی صفحہ نمبر ۲۰۵ مطبوعہ لاہور)

عبارت نمبر ۳۲: مدعیان توحید پر کلام کیجئے جن میں نصاریٰ بھی باوصف تثلیث اپنے آپ کو

کہتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حید فرماتے ہیں: نبوت صرف اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو ذاکل سے پاک اور
بقیہ حاشیہ صفحہ پر

شریک کرتے ہیں اور شرع (ف) مطہر نے بھی ان کے احکام کو احکام مشرکین سے جدا فرمایا۔
 حاشیہ پر ہے: (ف) نصاریٰ صراحۃً تنکیث کے قائل ہیں مگر تاویل کے ساتھ لیا
 شرع مطہر نے انہیں مشرک نہ ٹھہرایا اور ان کے مشرکوں کے احکام میں فرق فرمایا۔ مگر وہابیہ اللہ
 رسول سے آگے بڑھتے اور پوری توحید لا الہ الا اللہ ماننے والے مسلمانوں کیلئے بات بات
 مشرک کا لفظ گڑھتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۸۳ طبع فیصل آباد)

الزام نمبر ۱۱: تین خدا کا قائل مشرک نہیں۔ (رضانہ خانی مذہب صفحہ ۷۷ حصہ دوم)
 جواب: مندرجہ بالا عبارت (متن) اور حاشیہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ”تین خدا کا قائل مشرک
 نہیں“ سراسر باطل ہے۔ بلکہ ان عبارات میں فرقہ وہابیہ نجد یہ کاروبار ہے کہ جو بات بات
 مسلمانوں کو مشرک کہہ کر پکارتے ہیں۔ فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

نصاریٰ صراحۃً تنکیث کے قائل ہیں مگر تاویل کے ساتھ لیا شرع مطہر نے انہیں
 مشرک نہ ٹھہرایا اور ان کے اور مشرکوں کے احکام میں فرق فرمایا مگر وہابیہ اللہ و رسول سے آگے
 بڑھتے ہیں اور پوری توحید لا الہ الا اللہ ماننے والے مسلمانوں کیلئے بات بات پر مشرک کا لفظ
 گڑھتے ہیں۔

اور اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ شریعت میں نصاریٰ کے احکام مشرکین سے جدا ہیں
 نصاریٰ کو اپنی کتاب کہا گیا ہے ان کا ذبیحہ حلال رکھا گیا ان کی عورتوں سے نکاح حلال۔ ارشاد
 بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

فراش سے منزہ اور نسا سے بعید ہو اور اس کی طبیعت وقائے پر نفس غالب نہ ہو۔ کیونکہ نفس جب تک ان آفات
 محسوسہ میں مشغول رہے اس وقت تک ان کی کدورت کے باعث عالم غیب کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جب
 وہ آفات اس سے زائل ہو جاتی ہیں اور نفس و زائل سے اس کی ذات پاک ہو جاتی ہے تو وہ حجاب جاتا رہتا ہے
 اور پردے اٹھ جاتے ہیں اور نفس اپنے عالم سے قریب ہو جاتا ہے اور قاعدہ ہے کہ قریب کو وہ باطن نظر آتی ہیں
 بعید کو نہیں آتی ہیں۔ پھر وہ نفس اپنے تئیں ہر کی صفائی کے باعث جناب غیب کا پیشہ کر رہا ہے۔ اور اس کے ہر حال
 علوم مکتوبہ متفہم ہو جاتے ہیں اور اس انتکاش کا نام نبوت ہے پھر اس نفس کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو دوسروں
 دکھائی نہیں دیتی۔ (محررات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ لاہور (فانی)

اللہ کی ہے۔

وطعام الذین اتوا الکتاب حل لکم و طعامکم حل لہم
 المحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین اتوا الکتاب من قبلکم۔
 مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

(یعنی یہود و نصاریٰ) ان کا ذبیحہ (بھی) تم کو حلال ہے اور (اس کا حلال ہونا ایسا ہی
 تم کو حلال ہے جیسا) تمہارا ذبیحہ ان کو حلال ہے۔ اور پارسا عورتیں بھی جو مسلمان ہو (تم کو حلال
 ہیں) اور جیسا مسلمان عورتوں کا حلال ہونا یقینی ہے اسی طرح پارسا عورتیں ان لوگوں میں سے
 ہیں جو تم میں سے پہلے کتاب آسمانی دیئے گئے ہیں (تم کو حلال ہیں)۔

(بیان القرآن جلد اول صفحہ ۲۲۳)
 علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال جمهور الامۃ ان ذبیحۃ کل نصرانی حلال سواء کان من بنی
 اعلیٰ او غیرہم و كذلك الیہود۔ (تفسیر قرطبی صفحہ ۷۸ جلد ۲)

احکام شریعت کی ایک عبارت

مندرجہ ذیل احکام شریعت کی عبارت مولانا احمد رضا کے مسلک کی واضح دلیل
 ہے۔ اور ان تمام شک و شبہات کے ازالہ کیلئے کافی ہے جو شیطان بطل ”مصنف رضا خانی
 آپ“ لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

مسئلہ: ۲۲ ر شوال ۱۳۳۷ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کفار کتنے قسم کے ہوتے ہیں اور ہر
 ایک کی تعریف کیا ہے؟ اور صحبت کون سے کفار کی سب سے زیادہ مضر ہے؟ بیٹا تو جروا۔

جواب: اللہ عزوجل ہر قسم کے کفر و کفار سے بچائے، کافر دو قسم کے ہیں۔ اصل و مرتد اصل وہ
 شروع سے کافر اور کلمہ اسلام کا منکر ہے۔ یہ دو قسم ہے: مجاہد و منافق مجاہد وہ کہ علی الاعلان کلمہ کا
 منکر ہو۔

اور منافق وہ کہ بظاہر کلمہ پڑھتا اور دل میں منکر ہو۔ یہ قسم آخرت میں سب سے بدتر ہے۔

”ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار“۔

ترجمہ: ”بے شک منافقین سب سے نیچے طبقہ دوزخ میں ہیں۔“
کافر مجاہد چار قسم ہے:

اول: وہ یہ کہ خدا ہی کا منکر ہے۔

دوم: مشرک، کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کو بھی معبود اور واجب الوجود مانتا ہے۔ جیسے بت پرست کہ بتوں کو واجب الوجود تو نہیں مانتے مگر معبود مانتے ہیں۔ اور آریہ خود پرست کہ روح و مادہ کو معبود تو نہیں مگر قدیم وغیرہ مخلوق جانتے ہیں۔ دونوں مشرک تھیں۔ اور آریہ اور آریہ موجد سمجھنا سخت باطل۔

سوم: مجوسی، آتش پرست۔

چہارم: کتابی یہود و نصاریٰ، کہ دہریے نہ ہوں۔

ان اول تین قسم کی ذبیحہ مردار اور ان کی عورتوں سے نکاح باطل اور قسم چہارم کی عورت سے نکاح ہو جائے گا اگرچہ ممنوع و گناہ ہے۔

(احکام شریعت حصہ اول صفحہ نمبر ۱۱۱)

ایسی کھلی تصریحات کے باوجود علمائے اہل سنت پر یہ التزام لگانا کہ ”تین خدا کا کافر“ مشرک نہیں، ذر و غلوئی اور بہتان تراشی کے سوا کچھ نہیں۔

پروردگار عالم جل جلالہ، اپنے خوف کی دولت نصیب فرمائے۔ اور کذب بھائی بہتان تراشی سے بچائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عبارت نمبر ۳۳:

عرض: کافر جو ہونی اور دیوالی میں مشائی تقسیم کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو لینا جائز ہے۔

نہیں؟

ارشاد: اس روز نہ لے، ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے نہ یہ سمجھ کر کہ ان ضیاع کے تہوار

کی مشائی ہے بلکہ مال موذی نصیب غازی سمجھے۔ (ملفوظات حصہ اول صفحہ نمبر ۱۰۳ طبع لاہور)

اعتراض: جو چیز ایک دن حرام تھی وہ ایک دن بعد حلال کیسے ہوئی۔

اگر دوسرے دن حلال ہے تو پہلے دن حرام کیوں؟

جواب: قارئین کرام! امام احمد رضا بریلوی کی عبارت مذکورہ کا بنظر عمیق مطالعہ کریں تو آپ پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ عبارت مذکورہ کے ایک ایک لفظ سے مولانا کی اسلام سے پاسداری، غیرت ایمانی حمیت دینی اور تہوار مشرکین کی لغو اور مشرکانہ رسوم سے پرہیز گاری کا پتہ چلتا ہے۔ مگر چونکہ ہندو نواز علماء کیلئے یہ عبارت سم قاتل تھی اس لئے ان کے ہاں صف ماتم بکھ گئی۔ کہ ہائے ہمارے رہبر و رہنما گاندھی جی کی روح سخن میں پھڑک گئی ہوگی اس لئے انہوں نے عبارت مذکورہ سے مختلف احتمالات نکال کر علمائے اہلسنت کو بدنام کرنے کی مہم شروع کر دی۔ جبکہ فتویٰ کی مشہور کتاب ”ذخیرۃ“ میں اسی سے ملتی جلتی عبارت مذکور ہے۔ جس کو مشہور خوشی عالم مولانا عبدالحی لکھنوی نے اپنے فتاویٰ میں نقل فرمایا ہے۔

استفتاء: چمنی فرامینہ علمائے دین ائمہ دین مسئلہ کہ خوردن اشیاء کہ ہنود بروز عید خود پوش اہل اسلام میا زند بطور مروت یا رسم زمینداری چنانچہ عینکروز ہنود و شکر قدروز سکھن جائز است یا نہ۔ بیذا تو جروا۔

حوالہ مصوب: واقعی خوردن، پیموں اشیاء کہ ہنود بروز عید ہائے خود برمنای خود پیشکش میا زند جائز است لیکن بہتر ہماں است کہ در ان روز ہدایاں شان قبول نکند تا از شبہ موافقت اہتساب شود روز خیرہ می آرد۔

لا ینفی للمؤمنین ان یقبل ہدیۃ کافر فی یوم عیدہم ولو قبل لا

(مجموع فتاویٰ جلد دوم صفحہ نمبر ۱۲۱)

یعطیہم ولا یومل الیہم شیئاً۔ واللہ اعلم

مطبوعہ فرنگی محل لکھنؤ ۱۹۳۵ء

ترجمہ: ”مومن کیلئے مناسب نہیں کہ کافروں کے ہدیے ان کی عید والے دن قبول کریں اور اگر قبول کر لیں تو انہیں واپسی میں کچھ ندیں اور نشان کی طرف کوئی شے بھیجیں۔“

شرکین و ہنود وغیرہ سے ان کے تہوار کے روز ہدیہ قبول کرنے میں مندرجہ ذیل قباحتیں ہیں۔

۱۔ شرکین و کفار سے دوستی کا سبب۔

۲۔ شرکین و کفار کی تعظیم۔

۳۔ شرکین و کفار کی رسوم میں شرکت اور معاونت۔

چونکہ تہوار کے علاوہ مندرجہ بالا خدشات کا ذکر نہیں۔ اس لئے امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں۔ کہ کفار و شرکین کوئی چیز دیں تو لے لو مگر تعظیماً نہیں بلکہ مال موڈی نصیب غازی سمجھ کر اور اپنی غیرت ایمانی کو برقرار رکھو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

• ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ“

(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! نہ بناؤ دوست میرے اور اپنے دشمنوں کو۔“ (البیان)

• ”وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ“

(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵)

ترجمہ: ”اور اگر تم میں سے کسی نے انہیں دوست بنایا تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔“ (البیان)

• ”اِنَّمَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ الذِّیْنِ قَاتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ“ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۹)

ترجمہ: ”اللہ تمہیں انہی لوگوں سے روکتا ہے جنہوں نے دین میں تم سے جنگ

کی۔“ (البیان)

• حضور نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من الجفاء ان تاكل مع غیر اهل ذہنک۔

یعنی یہ شرع کی حد سے تجاوز کرنا ہے کہ تو اس شخص کے ساتھ کھالے جو تیرے دین میں سے نہیں۔ (فتاویٰ عزیزی صفحہ نمبر ۵۸۳ مطبوعہ کراچی از حضرت شاہ عبدالحزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

• فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وبخروج الی بیروز المجوس لموافقته معهم فی ما یفعلون فی ذلک الیوم وبشرائه لیوم النیروز شیئاً لم یکن یشتريه قبل ذلک تعظیماً للبیروز وبإهدائه ذلک الیوم للمشرکین ولو بیضة تعظیم للذلک بتحسین امر الکفار اتفاقاً انتہی بقدر الضرورة۔

• صاحب در مختار فرماتے ہیں:

بقصد تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

• مفتی محمد شفیع دہلوی لکھتے ہیں:

کفار کے مذہبی میلوں میں جانا اور کچھ خرید و فروخت کرنا درست نہیں۔ اس سے

احراز لازم ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۵۷ جلد اول)

• مولانا عبدالحی کھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جملہ امور موانعت اور محبت میں کفار سے احراز اولیٰ ہے۔

(مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ نمبر ۲۸)

نیز فرماتے ہیں:

در ایام اعیاد کفار ہدیہ فرستادن بقصد تعظیم آنروز کفرست و اگر مسلم ہدیہ فرستادو تعظیم

آن روز منظور نیست کافر نمی شود مگر سر و آں ست کہ نہ فرسید و آنچه کفار ہدیہ بمسلمانان در ہماں

روز بیارند اگر مسلمانان بنظر موافقت برآں خوشنودی کفار میگیرند در دین ایشان ضرورت خواهد

رسید و اگر بدون آن نظر بگیرند لباس پارس است اما احراز اولیٰ است الخ

(مجموعہ فتاویٰ صفحہ نمبر ۱۲۵ جلد سوم)

ماکانک انعام

”معتف رضا خانی مذہب“ ”نہ لے“ کا معنی ”حرام“ اگر اردو کی کسی مستند لغت

میں سے دکھا دے تو منہ مانگا انعام حاصل کرے۔ ورنہ!
اپنی جہالت و نادانی کا ماتم کرے۔

عبارت نمبر ۳۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”ایصال ثواب کا انوکھا طریقہ“

(اعلیٰ حضرت دکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں)

ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرا کفن خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا۔ صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں۔ تیسرے روز خبر ملی کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے لڑکے نے فوراً نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا میری ماں کو پہنچا دینا۔ رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا کہ خدا تمہیں جزائے خیر دے۔ تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۹۵ حصہ اول طبع ۱۱ ہجری)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۸ حصہ اول)

الزام نمبر ۱۲: مصنف رضا خانی مذہب اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:

بریلوی کے اس عقیدے سے اموات و اجداد کو فائدہ پہنچے یا نہ پہنچے مگر کفن چوروں کو فائدہ ضرور پہنچے گا ایک قبر کھنسنے سے اسے کئی کئی کفن ملیں گے الخ

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۸ حصہ اول)

جواب نمبر ۱: محدث ابن جوزی نے عیون الحکایات میں فریابی سے روایت کی ہے

کہ شہر قیساریہ میں ایک عورت نے انتقال کیا اس کی لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے کہ تم لوگوں نے مجھ کو تنگ کفن دیا میں اپنے ساتھیوں میں شرمندہ ہوں۔ گھر میں فلاں جگہ دینار رکھے ہیں اس سے میرے واسطے کفن خرید کر فلاں عورت فلاں روز ہمارے پاس آئے گی اس کے ساتھ وہ کفن بھیج دو۔ لڑکی کہتی ہے کہ صبح کو میں گھر میں اس جگہ گئی دیکھا تو چار دینار موجود ہیں اس کے بعد لڑکی اس عورت کے پاس گئی دیکھا کہ وہ صحیح و سالم ہے لڑکی نے اس سے کہا آج

لڑکی موت آئے تو مجھ کو خبر دینا۔ تیسرے ذریعہ سے ماں کے پاس کچھ بھیجتا ہے۔ یہ عورت اسی روز مرغی لڑکی نے کفن خرید کر اس کے کفن میں رکھ دیا۔ رات کو لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ ماں کہتی ہے کہ فلاں عورت نے تیرا کفن مجھ کو دیا اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے۔

(شرح الصدور صفحہ نمبر ۱۰۰ طبع کراچی)

قارئین کرام!

محدث ابن جوزی اور علامہ جلال الدین سیوطی نے اس حکایت کو نقل کیا ہے مگر مولوی سعید یوبندی کی طرح اس پر جاہلانہ تبصرہ نہیں کیا۔

جواب نمبر ۲:

محدث ابن ابی الدنیا (البتونی ۲۸۱ھ) نے ”کتاب السنات“ میں اپنی سند سے راشد بن سعد سے روایت کی کہ ایک شخص کی بی بی کا انتقال ہو گیا تو اس نے خواب میں بہت سی عورتیں دیکھیں لیکن اس کی بیوی ان میں نہ تھی اس نے اس عورت کے نہ آنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم نے اس کے کفن میں کوتاہی کی اس لئے وہ اب آنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی ثقہ آدمی کا خیال رکھنا۔ اتفاقاً ایک انصاری کی موت کا وقت قریب آ گیا۔ اس نے انصاری سے کہا کہ میں اپنی بیوی کا کفن دینا چاہتا ہوں انصاری نے کہا کہ اگر مردہ مردے کو پہنچا سکتا ہے تو میں پہنچا دوں گا۔ چنانچہ یہ شخص دو زعفرانی رنگ کے کپڑے لایا اور انصاری کے کفن میں رکھ دیئے اب جو رات کو خواب میں دیکھا تو وہ عورت وہ کپڑے پہنے کھڑی ہے۔ یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن اس کی اسناد میں کچھ حرج نہیں۔

(شرح الصدور بشرح حال الموقی و التیور (مترجم) صفحہ نمبر ۷۷)

۷۷ ہماراؤل طبع کراچی ۱۹۶۹ء علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مگر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو لکھنے کے بعد کسی قسم کا مولوی سعید احمد

کی طرح کوئی جاہلانہ تبصرہ نہیں کیا۔

ابن ابی الدنیا امام ابوبکر محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اپنی کتاب احکام جنسی الموت صفحہ نمبر ۳ پر نقل کیا ہے اور اس کا انکار نہیں کیا نہ ماری نہیں بلکہ اپنے جہاد مہدی مان لو۔ (ابو الجلیل فیضی فخر لد)

الزام نمبر ۱۳: مصنف رضا خانی مذہب نے درج ذیل عنوان ”مولانا احمد رضا بریلوی

حقیقت کے آئینہ میں“ صفحہ نمبر ۲۰۲ سے لے کر صفحہ نمبر ۲۱۰ تک، حدائق بخشش سے ایسے اشعار تحریر کئے ہیں۔ جس میں مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے عجز و انکساری کا ذکر کیا ہے اور پھر اس قدر طعن و تشنیع کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتے ہیں۔

جواب: کسی نفوس قدسیہ کے عجز و انکساری پر مختصر الفاظ کو لے کر حقیقت پر محمول کر کے اس کا تمسخر اڑانا انتہائی جہالت اور دجل و فریب ہے۔

تواضع اور عجز و انکساری کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: من تواضع لله رفعه الله۔
(الجامع الصغیر صفحہ نمبر ۱۶۸ جلد ۲، ردادانی جیم فی اہلیہ)

جو کوئی خالصتاً اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کرے خدا تعالیٰ اس کو بلند فرمائے گا۔

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تم لوگ سب سے زیادہ افضل عبادت سے غافل ہو اور وہ تواضع ہے۔

• حضرت حسن بصری فرماتے ہیں تواضع یہ ہے تو باہر جائے اور جسے بھی دیکھے اسے اپنے سے افضل سمجھے۔ (کیسے سعادت صفحہ نمبر ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵

- میں بے حیا ہوں اس لئے وعظ کہہ لیتا ہوں۔ (سوانح قاضی جلد اول صفحہ نمبر ۳۰ طبع لاہور)
- میں حیران ہوں، نہ میں ایسا عالم، نہ ایسا محقق، مجھ کو آپ نے کیوں اس کام کیلئے تجویز کیا۔ (سوانح قاضی جلد اول صفحہ نمبر ۳۸۸، از مناظر احسن گیلانی طبع لاہور)
- ”نہ قاضی نہ قاضی نہ مقیم نہ امام“۔ (سوانح قاضی صفحہ نمبر ۳۸۸، از مناظر احسن گیلانی طبع لاہور)
- سید ابوذر بخاری بن سید عطاء اللہ شاہ بخاری اپنے متعلق لکھتے ہیں:
- راقم السطور بندہ عاصی و مستغفر سید ابوذر بخاری غفر الباری۔
- (سوانح الالبام صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۵ء)
- مولوی محمد یعقوب نانوتوی اپنے متعلق لکھتے ہیں:
- بعد سلام مستنون مطالعہ فرمائیں خطہ تہاراج بواب احترام آیا۔
- (مکتوبات دیپاش یعقوبی صفحہ نمبر ۶ طبع کراچی)

عہارت نمبر ۳۵:

سوال: زید اگر ایام حیض میں عورت کی ران یا شکم پر آلات کومس کر کے انزال کرے تو جائز ہے یا نہیں؟ اور زید کو شہوت کا زور ہے اور زید ہو کہ کہیں زنا میں نہ پھنس جاؤں (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۷۱)

الجواب: پیٹ پر جائز ہے اور ران پر ناجائز کہ حالت حیض و نفاس میں ناف کے نیچے سے زانوں تک اپنی عورت کے بدن سے تمتع نہیں کر سکتا۔ کافی التون وغیرہا واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نوٹ) مصنف رضا خانی مدہب نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق یہاں بھی خط کشیدہ لے قانونی جی کہتے ہیں گنگارہوں رو سیاہ ہوں بدکار ہوں (افاضات یومیہ صفحہ نمبر ۲۷ جلد ۸) ایسا نا کارہ ہوں مگر کوئی کام نہیں کیا (افاضات یومیہ صفحہ نمبر ۳۹ جلد اول) مدہب نے فضل ہے نہ کمال ہے (افاضات یومیہ صفحہ نمبر ۳۸ جلد اول) میں تو واقعی اپنے کو کلب (کتا) اور خنزیر سے بدتر سمجھتا ہوں (افاضات یومیہ صفحہ نمبر ۱۰۳ جلد ۴) مان و شش گناہوں بے کار ہوں (افاضات یومیہ صفحہ نمبر ۲۰۲ جلد ۵) ہم تالاک ہیں گنگارہ ہیں سیاہ کار ہیں نا کار ہیں گستاخ ہیں (افاضات یومیہ صفحہ نمبر ۳۱۲ جلد ۶) مولوی محمود الحسن کہتے ہیں بے شرم تو ہم ہی ہیں مفت کو روئیاں کھاتے ہیں (افاضات یومیہ صفحہ نمبر ۳۱۲ جلد اول و صفحہ نمبر ۲۰۷ جلد ۶) مولوی محمد یعقوب کہتے ہیں میں بھی غیبت ہوں (افاضات یومیہ صفحہ نمبر ۳۳۸ جلد ۵ و صفحہ نمبر ۳۱۱ جلد ۶) (ابوالجلیل فیضی غفرلہ)

عہارت کو چھوڑ کر امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ نقل کر کے اپنی یہودیت اور بد باطنی کا ثبوت دیا

وضاحت: علمائے اہلسنت احناف کے نزدیک حیض و نفاس کے دوران زیر ناف سے زانوں تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں۔ جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا کپڑا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہو تو حرج نہیں۔

ال سے اوپر کھینچنے سے نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز ہے۔

فی الدر المختار يمنع حل و قربان ماتحت ازار یعنی مابین سر و ركبہ و لوبلا شہوة و حل ماعداء مطلقا و فی رد المحتار نقل فی الحقائق فی باب الاستحسان عن التحفة و الخانية یجتنب الرجل من الحائض ما تحت الازار عند الامام و قال محمد یجتنب شعار الدم یعنی الجماع فقط ثم اختلفوا فی تفسیر قول الامام قبل لایباح الاستمتاع من النظر ونحوہ بما دون السرة الی الركبة و یباح ما وراءہ و قبل یباح مع الازارہ ولا یغنی ان الاول صریح فی عدم حل النظر الی ماتحت الازار و الثانی قریب منه و لیس بعد الغل الالرجوع الیہ ۵۱۔ (رد المحتار علی الدر المختار صفحہ نمبر ۳۸۷ جلد اول طبع مکتبہ امدادیہ بستان)

• و منها حرمة الجماع هكدا فی النہایة الكفایة و له ان یقبلها و یستمتع به جمیع بدنہا ما خلا مابین السرة و الركبة عند ابی حنیفہ و ابی یوسف رضی اللہ عنہما هكدا فی السراج الوہاج۔

(فتاویٰ عالمگیری صفحہ نمبر ۳۹ جلد اول)

نیز دیکھئے فتح القدیر صفحہ نمبر ۱۷۷ جلد اول۔

”مصنف رضا خانی مدہب“ کے گھر کی شہادت

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

مسئلہ نمبر ۶: حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت کے سوا سب باتیں درست ہیں۔ (جن میں عورت کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا تمام مرد کے کسی عضو سے مس نہ ہو) یعنی ساتھ کھانا پینا لینا درست ہے (بیشکی زیور صفحہ نمبر ۷، طبع ۱۳۸۱) عبارت نمبر ۳۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان سے لکھتا ہے۔

”ستر ہزار چھوہارے“ (رضا خانی مذہب حصال صفحہ نمبر ۲۲)

مسئلہ: میت کے سوم کا کس قدر وزن ہونا چاہیے اگر چھوہاروں پر قاضی دلائی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو؟

الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں، اتنے ہوں جن میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔ (عراق شریعت صفحہ نمبر ۶ حصال)

تشریح: قرآن کریم اور کثیر احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات کا ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے۔

- علامہ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
زندوں کا دُعا کرنا اور صدقہ خیرات کرنا مردوں کیلئے نفع بخش ہے۔
(العقیدۃ الطحاویہ (مترجم) صفحہ نمبر ۲۲ طبع ۱۳۸۱)
- ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان دعاء الاحیاء للاموات و صدقتهم عنہم نفع لہم فی علو
الحالات الخ (شرح فقہ اکبر صفحہ نمبر ۲۹ طبع کراچی)

۱۔ عورت کو مرد کی ناف سے گھٹنے تک بدن کو بھی دیکھنا اس کو ہاتھ لگانا اور اس کا بوسہ لینا وغیرہ جائز ہے لیکن یہ بات نہیں کہ عورت کا بدن ناف سے گھٹنے تک مرد کے کسی عضو سے مس کرے۔ (بیشکی زیور صفحہ نمبر ۵۶، حدود دوم) مسئلہ علامہ ہلسٹ احتاف کی معتبر کتب میں مذکور ہے تو بحیثیت حنفی ہونے کے مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ پر اعتراض کیا؟ اعتراض کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے فقہ اعظم کو گمراہ کر کے کلمہ حلیہ کا لہارہ اڑھ رکھا ہے۔

بے شک مردوں کیلئے زندوں کی دُعا اور صدقہ ان کی بلندی درجات میں نفع مند

مولوی محمد قاسم بانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک خضیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکلفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچتر ہزار کلمہ پڑھا تو یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ ملتا ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کی اطلاع نہ دی مگر بخشتے ہی کہا دیکھتے ہیں کہ وہ نو جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اہل ماں کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ (تخذیر ان س صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ دیوبند)

اسی لئے ہمارے دیار میں کسی مسلمان کے فوت ہو جانے کے دوسرے یا تیسرے دن بعد لوگ اکٹھے ہو کر تلاوت قرآن کرتے ہیں اور کھجور کی گھلیوں یا چٹوں وغیرہ پر (ایک لاکھ)

(ستتر ہزار تعداد پوری کرنے کیلئے) کلمہ شریف پڑھ کر میت کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

حضرت ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں شیخ علی الدین ابن السری نے کہا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت ملی کہ جس شخص نے ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور جس کو اس کا ثواب بخش دیا گیا اس کی بھی مغفرت کر دی جائے گی میں نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف پڑھ لیا اور میں نے بالخصوص کسی شخص کیلئے اس کو بخشے کی نیت نہیں کی پھر اتفاق سے میں بعض اصحاب کی ایک دعوت میں شریک ہوا ان میں ایک نو جوان تھا اس کے حلق یہ مشہور تھا کہ اس کو کشف ہوتا ہے اچانک وہ کھانے کے درمیان رونے لگا میں نے اس کے رونے کا سبب پوچھا اس نے کہا میں نے اپنی ماں کو عذاب میں مبتلا دیکھا ہے (شیخ فرماتے ہیں) میں نے دل ہی دل میں اس ستر ہزار بار پڑھے ہوئے کلمہ کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا پھر وہ نو جوان ہنسے لگا اور کہا اب میں اپنی ماں کو اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں شیخ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کی صحت کو اس جوان کے کشف سے جان لیا اور اسے اس کے کشف کی صحت کو اس حدیث کی صحت سے جان لیا (مرقات صفحہ نمبر ۹۸، ۹۹ جلد ۳ طبع مکتبہ اعدادیہ) اس واقعہ کو مولوی سکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنی کتاب کھول معرفت صفحہ نمبر ۲۱ طبع کراچی پر نقل کیا ہے مولوی محمد زکریا سہارنپوری نے بھی واقعہ شیخ ابو یزید قرطبی کے حوالہ سے لکھا ہے (تبیقی نصاب صفحہ نمبر ۲۸ طبع ۱۳۸۱) (ابو یزید قرطبی غفرلہ)

• حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے کی طرح ہے۔ جو فریاد کر رہا ہوتا ہے اور اس چیز کا منتظر ہوتا ہے کہ اس کے باپ اور اس کی ماں یا لڑکے یا باوقار دوست اس کیلئے دعا بھیجیں اور جب وہ دعا بھیجتے ہیں تو اس کی قدر و منزلت اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعاؤں کی برکت سے قبروں سے رحمت کے پہاڑ بھیجتا ہے اور مرے ہوؤں کیلئے دوستوں کا تحفہ یہ ہے کہ وہ ان کیلئے دعائے مغفرت کیا کریں۔ (مشکوٰۃ)

بھجور کی گھٹلیوں اور کنکریوں وغیرہ پر پڑنے کی اصل شرع میں موجود ہے۔

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قحلی تھی جن میں بھجور کی گھٹلیاں یا کنکریاں بھری رہتی۔ ان پر تسبیح پڑھا کرتے اور جب وہ قحلی ختم ہو جاتی تو ایک باندی تھی جو ان سب کو پھر اس میں بھر دیتی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس رکھ دیتی۔ (ابوداؤد شریف)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قحلی میں بھجور کی گھٹلیاں جمع رہیں۔ صبح کی نماز پڑھ کر اس قحلی کو لے کر بیٹھے اور جب تک وہ خالی نہ ہوتی بیٹھے پڑھتے رہے۔

• حضرت محمد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی گھٹلیوں اور کنکریوں پر پڑھا کرتے تھے۔ (فتاویٰ ذکر صفحہ ۱۸۹، ۱۸۸، از مولوی محمد زکریا سہارنپوری)

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھنا ہو تو اس کیلئے چھو ہاروں کا کتنا وزن ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ شرعاً اس کا وزن متعین نہیں۔ جتنی ہمت ہو لے لیں اور اس کی کتنی کریں اور ستر ہزار پر تقسیم کریں جو جواب آئے ان چھو ہاروں کا اتنی بار دور کر لیں۔

بتائیں اس میں کون سی شرعی قباحت ہے یا مولانا احمد رضا بریلوی نے کون سا ایلم ہم قصور یو بند پر گرا دیا ہے کہ اس قدر سخت پا ہو کر آپ سے باہر ہو رہے ہو۔

عبارت نمبر ۳۷:

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ شوہر اپنی بی بی اور

بی بی اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں اور اس کا چھوٹا کیسا ہے یعنی مرد اپنی عورت کو اور عورت اپنے شوہر کو چھو سکتی ہے یا نہیں۔ بیوا تو جروا۔

الجواب: زن و شوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھوٹا مطلقاً جائز ہے حتیٰ کہ فرج و ذکر کا بہایت صالحہ موجب ثواب واجر ہے۔

کمانص علیہ سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

البتہ بحالت حیض و نفاس زیر ناف زن سے زیر زانو تک چھونا منع ہے علی قول ائمہ رضی اللہ عنہما و بہ یفتی اسی طرح اور عوارض مثل صوم و اعتکاف و احرام وغیرہا کے باعث ان عوارض کے ممانعت ہو جاتی ہے اور شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو ہونے کی اجازت نہیں لافطاع الزکاح بالموت اور عورت جب تک عدت میں ہے اپنے شوہر مردہ کا بدن چھو سکتی ہے اسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن نہ ہو چکی ہو۔ لبشہ الکساح فی حقہا بالعدۃ نص عن ذلک فی تنویر الابصار والدر المختار وغیرہا من معتمدات الاسفار واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم (۱۰۱۱ شریعت صفحہ ۲۳۹)

الاجازہ: خط کشیدہ عبارت کہ فرج و ذکر کو بہ نیت صالحہ چھوٹا موجب اجر و ثواب ہے۔ کتب الفاضل یہ تصریح کہیں نہیں ملتی۔ (رضاعانی مذہب صفحہ ۱۶۲ حصہ اول)

الجواب: فتاویٰ شامی میں ہے:

وعن ابی یوسف سألت ابا حنیفۃ عن الرجل یمس فرج امرأۃ وہی یمس فرجہ لیتحرک و علیہا هل تری بذلك بأسا قال لا وارجو ان یعظم الاجر "ذخیرہ"۔ (رد المحتار علی الدر المختار جلد ۵ صفحہ ۲۳۳ طبع بیروت)

ترجمہ: حضرت امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا اس بارے میں کہ مرد اپنی عورت کی شرمگاہ کو چھوئے اور عورت اپنے خاوند کی شرمگاہ کو چھوئے تاکہ تحریک پیدا ہو، کیا آپ اس میں کوئی مضائقہ دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ایسے اجر کی امید رکھتا ہوں۔

اگر ”مصنف رضا خانی مذہب“ کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک قبول نہیں اسے چاہیے کہ مسلک حنفی کو چھوڑ کر غیر مقلد وہابی بن جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت کا لبادہ قلعہ عوام الناس کو دھوکا دینے کیلئے اوڑھ رکھا ہے۔

حدیث مبارکہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد اپنی بیوی کا ہاتھ اس کو بہلانے کیلئے پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے جب مرد بیمار سے عورت کے گلے میں ہاتھ ڈالتا ہے اس کے حق میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ عورت کے ساتھ مباشرت کرتا ہے تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہو جاتا ہے اور جب غسل جنابت کرتا ہے تو بدن کے جس ہال سے پانی گزرتا ہے اس ہال کے عوض اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک گناہ کم کر دیا جاتا ہے اور ایک وجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔

(ندیۃ الطالبین (مترجم) صفحہ نمبر ۱۳ اشع کراچی، از شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

عبارت نمبر ۳۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”ساس کی شلوار“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۶۳ حصہ اول)

عرض: معمولی چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں خوش دامن کا پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو اس پر سے اس کے جسم کو ہاتھ بٹھوت لگائے تو کیا حکم ہے؟

ارشاد: اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نہ معلوم ہو تو خیر ورنہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (احکام شریعت صفحہ نمبر ۲۳۷ حصہ دوم)

جواب: اپنی سابقہ عادت بد کے مطابق ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے مذکورہ بالا عبارت میں بھی خط کشیدہ الفاظ کو چھوڑ کر بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے۔

تشریح: امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے بارادہ شہوۃ اپنی ساس کو جسم کے کپڑے کے اوپر سے چھو یا اور جسم کی حرارت معلوم نہ ہوئی (یعنی کپڑا اس قدر موٹا تھا) تو

اس ثابت نہ ہوگی ورنہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

صاحبہ روا لکھتا فرماتے ہیں:

(مسوۃ بشوۃ)

(بمحائل لا یمنع الحواۃ) ای ولو بمحائل الخ فلو کان مانعاً لا تثبت

الحرمة کذا فی اکثر الکتب۔ (روالکھار صفحہ نمبر ۲۸ جلد ۲ طبع بیروت)

یعنی شہوت سے چھوئی گئی میں حرمت ثابت ہوگی جبکہ ایسا کپڑا حائل ہو جسم کی حرارت سے مانع نہ ہو پس اگر مانع ہو تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔ ایسے ہی اکثر کتب (فقہ) میں

رہا کنز الدقۃ فق کی عبارت کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتویٰ کے خلاف پیش کرنا

راسر جہالت ہے اور اس کو امام احمد رضا کے فتویٰ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

مفتی عزیز الرحمن (مفتی اول دارالعلوم دیوبند) ایک سوال کے جواب میں لکھتے

مس بالمشوۃ سے اس وقت حرمت ثابت ہوتی ہے کہ بلا حائل غلیظ ہو پس اگر

کپڑے کے اوپر سے مس کیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ کذا فی الدر المختار قال

فی الثانی قولہ بمحائل لا یمنع الحواۃ) ای ولو بمحائل الخ۔ فلو کان مانعاً لا تثبت الحرمة

کذا فی اکثر الکتب۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۳۳۳ جلد ۲۸ شرکتہ امدادیہ پٹان)

عبارت نمبر ۳۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے درج ذیل عنوان لکھنے کے بعد ”وصایا

شریف“ کی دو عبارتیں لکھ کر ان پر جا ہلا نہ تبصرہ کیا ہے۔ ”وصیت یا بیٹ پوجا“۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۳ حصہ اول)

عبارت نمبر ۴۰: وصایا شریف میں فاتحہ کے سلسلے میں ہے: اعزاء سے اگر بلیغ خاطر

لگن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ برف خانہ ساز

اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو۔ مرغ کی بریانی، مرغ چلاؤ، خواہ بکری کا، شامی کباب، پراٹھے اور

بالائی، فیرنی، اردکی پھریری دال مع اورک و لوازم، گوشت بھری پکوریوں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف، اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کر دیا جیسے مناسب حال اگر بطیب خاطر میرے لکھنے پر مجبور نہ ہو۔

جواب نمبر ۱: ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ بعد وصال ان اشیاء پر فاتحہ دلانے کا مقصد فقرہ کی تمکساری و ہمدردی ہے کہ زندگی میں تو خود ان کی خبر گیری و دیکھ گیری فرماتے رہے بعد انتقال کے یہ انتظام فرما گئے۔ مگر یہ فہرست سن کر مخالفین کے منہ رال ٹپکنے لگی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہمیں اس میں سے کوئی حب بھی ملنے کا نہیں۔ اس لئے اس پر بھی اعتراض جڑ دیا اور اسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی ”وصیت اور پیٹ پو جائے“ سے تعبیر کیا حالانکہ اس سے پہلے والی وصیت میں صراحت فرما چکے ہیں

”فاتحہ کے کھانے سے اغنیاء کو کچھ نہ دیا جائے صرف فقرہ کو دیں اور وہ بھی اعزاء اور خاطر داری کے ساتھ نہ کہ جھڑک کر، غرض کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

• سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رب تعالیٰ سے دعا کی: اے اللہ میں نیکیاں کرنے اور برائیاں چھوڑتے رہنے اور مساکین سے محبت کرتے رہنے کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

جواب نمبر ۲: ہمارے دیار میں یہ ایک بری رسم جاری ہے کہ جو چیز خود کو اور گھر والوں کو پسند نہ ہو وہ غریب و مساکین کو دے دی جاتی ہے آپ نے اس بری رسم کے خاتمے اور غریب و

لجینت پر چاہی گئی آج سے نہیں بلکہ دور رسالت، مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلامان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی جاری ہے غزوہ جہوک میں شامل صحابہ کرام کے بارے میں منافقین نے کہا یہ ہمارے قراء (صحابہ کرام) کا جھوٹے اور نامرد سے کیا روم کی باقاعدہ فوجوں سے جنگ کریں گے۔ (تفسیر عثمانی صفحہ نمبر ۲۵۶ سورۃ التوبہ آیہ نمبر ۲۵ حاشیہ نمبر ۶ طبع لاہور) نیز رئیس البحر فہم مولوی سرفراز خان صند گکھووی کی کتاب اتمام الیربان کا مطالعہ فرمائیں کہ بزم خویش شیخ الحدیث جی نے علمائے اہل سنت کو کیسے نوازا جو سبق اپنے بیٹوں سے پڑھا اس کی خوب مشق کر رہے ہیں۔ فانی اللہ المصطفیٰ (ابو النجیل فیضی غفرلہ)

مساکین کی پاسداری کیلئے ان چیزوں کا انتخاب فرمایا اور جبر نہ فرمایا بلکہ حکم دیا کہ اگر ان میں سے ایک چیز بھی میسر ہو جائے تو فاتحہ دلوادینا۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ کھانے پینے کا ثواب اوقات المسلمین کو پہنچتا ہے۔ اگر بعینہ یہ چیزیں ان کی پہنچتی تو پھر مقترض کا اعتراض درست تھا۔ جب ایسا نہیں تو پھر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر یہ اعتراض لغو ہے۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ کیلئے لکھ کر یہ

وقت مرگ مشائخ دیوبند کی پھیل ملاحظہ فرمائیں:

کچھ عجیب اتفاق ہے کہ عموماً تمام مشائخ (دیوبند) اور خصوصاً مولانا محمد قاسم نے آخر وقت میں پھل کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کیلئے لکھنؤ سے گلاری منگائی گئی۔ حضرت (حسین احمد دینی) نے بھی آخر وقت میں سروے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ حضرت نانوتوی کیلئے لکھنؤ سے گلاری منگائی گئی تھی تو حضرت کیلئے مولانا سجاد حسین کی معرفت کراچی سے اور مولانا حامد میاں نے لاہور سے سروا لکھا۔ (الہمیہ دہلی، شیخ الاسلام نمبر، صفحہ نمبر ۱۱)

عبارت نمبر ۲: وصایا شریف میں ہے:

رضا حسین اور حسین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو۔ اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ اس عبارت کے تحت لکھتا ہے:

رضا خانی امت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ایک طرف تو قرآن وحدیث ہو، فقہ وائتہ کرام کے اقوال ہوں اور دوسری طرف اگر احمد رضا خاں بریلوی کا کوئی حکم نامہ ہو تو یہ رضا خانی امت اس حکم پر ہر چیز قربان کر دیتی ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ رضا خانی امت کا دین وہ ہے جو احمد رضا بریلوی کی کتب سے ثابت ہے۔ الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹ احصاؤں)

جواب: اصطلاحاً عملی احکام کو شریعت کہا جاتا ہے اور اعتقادات کو دین سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ عوام و خواص بھی جانتے ہیں کہ احکام شرعیہ بقدر طاقت ہیں۔ قرآن کریم ہے ”لا یكلف الله نفسا الا وسعها“ مگر ضروریات دینیہ پر ایمان ہر وقت ضروری ہے اس میں حتی الامکان کی شرط نہیں۔ ”الامن اکبره و قلبه مطمئن بالايمان“ اس جواب سے معلوم ہوا کہ اتباع شریعت کے ساتھ حتی الامکان کی قید نص قرآنی کے مطابق ہے اور دین و ایمان پر قائم رہنے کی مذکورہ تاکید اور اس کا ہر فرض سے اہم فرض ہونا بھی قرآن وحدیث کی ہدایت کے بالکل مطابق ہے۔

رہا یہ دوسرے کہ میرا دین و مذہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی الگ دین قائم کیا تو یہ صرف عناد اور ضد و نفسانیت کا نتیجہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مسلمان تھے اگر کوئی مسلمان میرا دین و مذہب بولے تو ہر شخص سمجھ لے گا کہ وہ اسلام ہی کو اپنا دین و مذہب کہہ رہا ہے۔ مسلمانوں کے محاورات اور علمائے اسلام کی کتابوں میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ اور کبھی کسی کو یہ خدشہ نہیں گزرتا کہ جس مسلمان نے اسلام کہنے کی بجائے میرا دین و مذہب کہا اس نے کوئی الگ دین قائم کر رکھا ہے۔ اس قسم کا دوسرے صرف دیوبندی ذہن کی خصوصیت ہے۔

خاص بات یہ ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہ دیوبندی ذہانت سے خوب آشنا تھے شاید اسی لئے میرا دین و مذہب کہنے پر اکتفا نہ کی بلکہ وضاحت کے ساتھ فرمایا ”میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اب اگر مخالفین کے پاس آنکھیں ہوں تو دیکھیں کہ امام اہلسنت کی کتابوں سے کون سا دین و مذہب ظاہر ہو رہا ہے۔ اسلامیان عالم تو ایک صدی سے دیکھ رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ہمیشہ اسی دین و مذہب کی تبلیغ و اشاعت فرمائی ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے جو چودہ سو برس سے صحابہ و تابعین، تبع تابعین آئمہ مجتہدین، محققین دین اور معتد علمائے اسلام کا مذہب رہا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اسی

اب پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی ہے اور اسے ہر فرض سے اہم فرض بتایا ہے۔

اطمینان قلب کیلئے چند شواہد ملاحظہ ہوں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اليوم اكملت لكم دينكم۔

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔“

کیا اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارا ایجاد کردہ دین؟

تکبیرین قبر میں سوال کرتے ہیں ”ما دینک“ تیرا دین کیا ہے؟ مومن بندہ جواب دیتا

ہے: ”دینی الاسلام“ میرا دین اسلام ہے۔ کیا اس کا یہ معنی ہے کہ میرا ایجاد کردہ دین اسلام ہے۔

”معتف رضا خانی مذہب“ کیلئے لمحہ فکریہ

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ کی ایک مجلس شیخ زکریا سہارنپوری کے ملفوظات میں مولوی تقی الدین ندوی مظاہرہ نے لکھا ہے (اس مجلس میں مولوی منظور نعمانی اور مولوی ابوالحسن ندوی بھی شریک تھے)

ارشاد فرمایا: مولوی مفتی علی صاحب جو میرے ابا جان (محمد یحییٰ کاندھلوی) کے

شاگرد تھے، بعد میں حضرت تھانوی صاحب سے ان کا تعلق ہو گیا تھا انہوں نے مجھے ایک خط

لکھا کہ تیری لیگ و کانگریس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں سیاسی

آدمی نہیں ہوں البتہ اپنے دونوں بزرگوں حضرت تھانوی و حضرت مدنی کو آفتاب و مہتاب سمجھتا

ہوں ان دونوں میں جس کا اتباع کرو مفید ہوگا۔

ہمارے اکابر حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا۔ اس کو

مضبوطی سے قائم لو۔ اب رشید و قائم پیدا ہونے سے رہے پس ان کے اتباع میں لگ جاؤ۔

(محبت اولیاء نمبر ۶۲۶ طبع دہلی پریس گھنٹہ گاہ راول ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۱ء)

مجلس معارف سرکس سورت سمرات)

جواب: اصطلاحاً اعلیٰ احکام کو شریعت کہا جاتا ہے اور اعتقادات کو دین سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ عوام و خواص سبھی جانتے ہیں کہ احکام شرعیہ بقدر طاقت ہیں۔ قرآن کریم ہے "لا یكلف الله نفسا الا وسعها" مگر ضروریات دینیہ پر ایمان ہر وقت ضروری ہے اس میں حتی الامکان کی شرط نہیں۔ "الا من اکره و قلبه مطمئن بالايمان" اس جواب سے معلوم ہوا کہ اتباع شریعت کے ساتھ حتی الامکان کی قید نص قرآنی کے مطابق ہے اور دین و ایمان پر قائم رہنے کی مذکورہ تاکید اور اس کا ہر فرض سے اہم فرض ہونا بھی قرآن وحدیث کی ہدایت کے بالکل مطابق ہے۔

رہا یہ وسوسہ کہ میرا دین و مذہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی الگ دین قائم کیا تو یہ صرف عناد اور ضد و نفسانیت کا نتیجہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ مسلمان تھے اگر کوئی مسلمان میرا دین و مذہب بولے تو ہر شخص سمجھ لے گا کہ وہ اسلام ہی کو اپنا دین و مذہب کہہ رہا ہے۔ مسلمانوں کے محاورات اور علمائے اسلام کی کتابوں میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ اور کبھی کسی کو یہ خدشہ نہیں گزرتا کہ جس مسلمان نے اسلام کہنے کی بجائے میرا دین و مذہب کہا اس نے کوئی الگ دین قائم کر رکھا ہے۔ اس قسم کا وسوسہ صرف دیوبندی ذہن کی خصوصیت ہے۔

خاص بات یہ ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہ دیوبندی ذہانت سے خوب آشنا تھے شاید اسی لئے میرا دین و مذہب کہنے پر اکتفا نہ کی بلکہ وضاحت کے ساتھ فرمایا "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اب اگر مخالفین کے پاس آنکھیں ہوں تو دیکھیں کہ امام اہلسنت کی کتابوں سے کون سا دین و مذہب ظاہر ہو رہا ہے۔ اسلامیان عالم تو ایک صدی سے دیکھ رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ہمیشہ اسی دین و مذہب کی تبلیغ و اشاعت فرمائی ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے جو چودہ سو برس سے صحابہ و تابعین، تبع تابعین آئمہ مجتہدین، محققین دین اور معتد علمائے اسلام کا مذہب رہا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اسی

اہل پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی ہے اور اسے ہر فرض سے اہم فرض بتایا ہے۔

اطمینان قلب کیلئے چند شواہد ملاحظہ ہوں:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اليوم اكملت لكم دينكم۔

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔"

کیا اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارا ایجاد کردہ دین؟

تکبیرین قبر میں سوال کرتے ہیں "مادینک" تیرا دین کیا ہے؟ مومن بندہ جواب دیتا ہے: "دینی الاسلام" میرا دین اسلام ہے۔ کیا اس کا یہ معنی ہے کہ میرا ایجاد کردہ دین اسلام ہے۔

"مصنف رضا خانی مذہب" کیلئے لمحہ فکریہ

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ کی ایک مجلس شیخ ذکر یا سہارنپوری کے مکتوبات میں مولوی تقی الدین ندوی مظاہری نے لکھا ہے (اس مجلس میں مولوی منظور نعمانی اور مولوی ابوالحسن ندوی بھی شریک تھے)

ارشاد فرمایا: مولوی منبعت علی صاحب جو میرے ابا جان (محمد یحییٰ کا مدحی) کے شاگرد تھے، بعد میں حضرت تھانوی صاحب سے ان کا تعلق ہو گیا تھا انہوں نے مجھے ایک خط لکھا کہ تیری لیگ و کانگریس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں سیاسی آدمی نہیں ہوں البتہ اپنے دونوں بزرگوں حضرت تھانوی و حضرت مدنی کو آفتاب و مہتاب سمجھتا ہوں ان دونوں میں جس کا اتباع کرو مفید ہوگا۔

ہمارے اکابر حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا۔ اس کو مضبوطی سے تمام لو۔ اب رشید وقاسم پیدا ہونے سے رہے پس ان کے اتباع میں لگ جاؤ۔

(صحت اولیٰ ص ۲۹ نمبر ۲۹ مطبوعہ نئی پریس کتب خانہ باراؤل ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۱ء)

مجلس معارف سرکس سورت گجرات

ملاں سعید صاحب!

فیضانِ کثیدہ القاد کو بار بار پڑھئے یہاں تو صراحت کے ساتھ لکھا ہوا ہے کہ حضرت گنگوہی و حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تمام لوگوں اپنی آنکھوں کا شہیر نظر نہیں آتا اور دوسروں کی آنکھوں میں شکا تلاش کرتے پھرتے ہو۔

تم بھلا بیچ نکالو گے میری قسمت کے

اپنی دھنوں کے تو میں تم سے نکالے نہ گئے

عبارت نمبر ۳۴: ”مصفیٰ رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اٹنے ہانس بریلی کو“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ احصاؤں)

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جوان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے کیلئے بھیجے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حرام حرام حرام اور جو ایسا کرے بدخواہ افعال و مقائے امام۔

• قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واهلکم نارا، واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت حصہ سوم صفحہ نمبر ۱۲۳)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ احصاؤں)

الجواب: فرقہ وہابیہ مقلد ہو یا غیر مقلد اپنے لفظ عقائد و نظریات کی وجہ سے اہلسنت سے خارج ہے اور ان کا شمار بدعتی فرقوں میں ہوتا ہے۔ اور بدعتی کی تعظیم کرنا ایسا ہے جیسا کہ اسلام کی دیوار کو گرائے کا عذاب ہے۔ (مشکوٰۃ)

چونکہ بچوں کو ان کے پاس پڑھانے سے ان کی تعظیم ہوتی ہے اس لئے امام احمد رضا بریلوی نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اگر بغیر ارادۃ تعظیم کے کسی بے دین، کافر و مشرک سے تعظیم حاصل کی جائے تو یہ حرام نہیں اور ایسا کرنا صحابہ کرام سے ثابت ہے۔

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جنگ بدر کے واقعات تحریر کرتے ہوئے امیران بدر کے حالات میں لکھتے ہیں:

ان میں ایک جماعت ایسی تھی جو کتابت کا ہنر جانتی تھی انہیں اس پر مقرر کیا ان میں

سے ہر ایک انصار کے دو بچوں کو لکھنا سکھائے۔ (مدارج الملوک صفحہ نمبر ۷۷ جلد پنجم کراچی)

۱۲ھ میں حضرت زید بن ثابتؓ نے یہودی لکھائی سیکھی یعنی یہودیوں سے لکھنا

سیکھا۔ (تاریخ اسلام از عمر میاں)

وہابیوں سے مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے ”گھر کا مجیدی لکھا ڈھانے“ کے

وقت اور بغیر ارادۃ تعظیم اساتذہ تعلیم حاصل کی اور تمام عمر اس گمراہ فرقہ کی تردید کرتے رہے اور

ان کے رویوں کو ہمیں تحریر کیا۔

عبارت نمبر ۳۴: ”مصفیٰ رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

”رضا یوں کا مال ہضم“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۸۰ احصاؤں)

سوال: (رج) علوانف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کے یہاں میلا و شریف پڑھنا

اور اس کی اسی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے۔ مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو

اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کیلئے کوئی شہادت کی

ضرورت نہیں اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال حرام سے

ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہوگا۔ مگر نص علیہ فی الہندیہ وغیرہ۔ بلکہ اگر شیرینی اپنے مال حرام

سے خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی۔ یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے

خرید کر وہی حرام روپیہ دیا گیا اگر ایسا نہ ہو تو مذہب مفتی ہے وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔ جو

شیرینی اسے خاص اجرت زنا یا غنا میں ملی یا اس کے کسی آشنائے خود میں بھیجی یا اس کی خریداری

میں عقد و نقد مال حرام پر جمع ہوئے وہ شیرینی حرام اور اس پر فاتحہ حرام ہے۔ یہ حکم تو شیرینی اور

فاتحہ کا ہوا تو عمر اس کے یہاں جانا اگرچہ مجلس شریف پڑھنے کیلئے ہو، معصیت یا منکرہ معصیت یا

یا تہمت یا منکرہ تہمت سے خالی نہیں اور ان سب سے بچنے کا حکم ہے حدیث شریف میں ہے۔

من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقم مواقع التہم۔

جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہرگز تہمت کی جگہ نہ کھائے

ہو۔ الخ

اول تو اس کی چوکی اور فرش اور استعمالی چیز انہیں احتمالاتِ خیانت پر ہی ہے جو اہل تقویٰ نہیں، اسے ان کے ساتھ قرب آگ اور بارود کا قرب ہے اور جو اہل تقویٰ ہے اس کیلئے وہ لوہار کی بھٹی ہے کہ کپڑے جلے نہیں تو کالے ضرور ہوں گے پھر اپنے نفس پر اعتماد کرنا اور شیطان کو دور رکھنا اتمق کا کام ہے۔ ”ومن وقع حولی الحی او رشک ان يقع فیہ“ جو رہنے کے گرد چرائے گا کبھی اس میں بھی پڑ جائے گا۔ (ادام شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۳۵، ۱۳۶)

قارئین کرام!

سوال مذکورہ کا جواب مولانا احمد رضا بریلوی نے حدیث نبویہ اور فقہ کی کتابوں سے اس قدر واضح اور احتیاط سے دیا ہے جس پر کسی قسم کا کوئی اعتراض واقع نہیں ہوتا۔ مگر مصنف رضا خانی مذہب نے سوال مذکورہ کے جواب کا کچھ حصہ نقل کر کے اس پر جاہلانہ تبصرہ کیا۔ جو کہ سراسر کذب بیانی اور فریب و دھوکہ دہی پر مشتمل ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی کا فتویٰ

مال حرام سے امور خیر کرنا اور کھانا پینا اور اس کو تصرف میں لانا سب حرام ہے اگر اس مال کو امور حرام میں صرف کرے گی تو اور زیادہ گنہگار ہوگی۔ اس طائف کو لازم ہے کہ کسی سے روپیہ قرض لے کر اس مال سے ادا کرے اور جس قدر اس کے پاس مال حرام ہے اسی قدر قرض لے کر سب امور خیر کرے اور اس قرض کا ادا اسی مال حرام سے کر دے۔

(مجموع فتاویٰ جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۱۸ طبع لکھنؤ ۱۹۳۵ء)

(ما جو اب تک فوجوانا)

عبارت نمبر ۳۲: حضرت سید عبدالوہاب اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں حضرت سید احمد کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے جاتے تھے ایک تاجر کی کنیر پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ بدوی حدیث میں ارشاد ہوا النظرہ الاولیٰ لک والشانہ

مسلک: پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا پھر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ ارشاد فرمایا، عبدالوہاب وہ کنیر پسند ہے عرض کی ہاں، اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانی نہ چاہیے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیر پسند کر دی۔ آپ سکوت میں ہیں کہ کنیر تو اس تاجر کی ہے اور حضور یہ فرماتے ہیں۔ معاوہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیر مزار اقدس کی نذر کی۔ خادم کو ارشاد ہوا، انہوں نے آپ کو نذر کر دی ارشاد فرمایا عبدالوہاب دیکھا ہے کہ فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔ (ملفوظات حصہ ۳ صفحہ نمبر ۲۹، طبع لاہور)

جواب نمبر ۱: واقعہ مذکورہ نقل کرنے کے بعد ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے اس پر تحریا بازی اور بازی زبان استعمال کی ہے۔ الامان والحفیظ۔ شیطان لعین بھی پناہ مانگتا ہوگا۔ واقعہ مذکورہ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو کہ عند الفریقین مسلمہ ولی کامل ہیں۔

مولوی محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور کے سامنے اپنے آٹھ رفقاء کی معیت میں بخاری شریف پڑھی۔ (فیض الباری جلد اول صفحہ نمبر ۳۰۴ طبع قاہرہ)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں: علامہ شعرانی اپنے وقت کے قطب

تھے۔ (حاشیہ الدر المنثور جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۱۲ اقتادہ جون ۱۳۳۵ء)

مگر آج تک مسلک دیوبند سے وابستہ کسی جمیع محقق عالم نے مذکورہ واقعہ کی وجہ سے علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ کو ہلکے الفاظ سے یاد نہیں کیا۔ محض واقعہ نقل کرنے کی بنا پر امام احمد رضا بریلوی پر طعن کرتے سوائے جہالت کے اور کچھ نہیں۔

حضرت کریم مولیٰ ابن عباس کو حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب

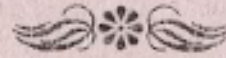
ان کی باری کا دل آیا تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لوطی کو آزاد کر دیا۔ فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ہوتا۔

(بخاری کتاب البیہ صفحہ نمبر ۸۹۸)

مسئلہ: کنیز کو بیہ کیا اور اس کے محل کا انتظام کیا یا شرط کی کہ تم اس کو واپس کر دینا یا آزاد کر دینا یا بیہ کر دینا یا ام ولد بنانا یا مکان بیہ کیا اور یہ شرط کی کہ اس میں سے کچھ جزو معین مثلاً کمرہ یا غیر معین مثلاً اس کی تہائی چوتھائی واپس کر دینا یا بیہ میں یہ شرط کی کہ اس کے عوض کوئی شے (غیر معین) مجھے دے دینا ان سب صورتوں میں بیہ کیجھ ہوتا ہے۔ (ہدایہ در مختار)

مسئلہ: کنیز کے قلم میں جو بیہ ہے اسے آزاد کر کے بیہ کیا کیجھ ہے۔ (در مختار)

جب حدیث و فقہ کی رو سے کنیز (شرعی باندی جو بصورت ملک بغیر نکاح حلال ہے) کا بیہ ثابت ہے تو پھر واقعہ مذکورہ پر اعتراض بے معنی ہے۔



اسی طرح

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
شان غوثیت مآب رضی اللہ عنہ میں کہے گئے اشعار
پر معترضین کے اعتراضات کا مسکت جواب

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں

ہاں! اصل ایک نواسخ رہے گا تیرا

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۱۱ طبع مسلم کتابی لاہور)

الفاظ: مرغ (فارسی): مرغاً۔ بولتے ہیں: بانگ دیتے ہیں۔ ہاں: البتہ۔ اصل: اچھی نسل والا، شریف النفس۔ نواسخ: آواز دینے والا۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اے شیخ سید عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) تمام جہان کے مرغ بانگ ضرور دیتے ہیں، مگر ہر وقت نہیں بلکہ بانگ دیتے ہیں اور پھر ایک عرصہ تک خاموش ہو جاتے ہیں۔ مگر آپ کا مرغ جو بڑی اچھی نسل والا ہے۔ ہمیشہ آواز دیتا رہے گا اور خاموشی اختیار نہیں کرے گا۔

مطلب یہ ہے کہ تمام اولیاء کرام اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے برگزیدہ و مقرب بندے

ہیں مگر ان کی روحانیت اور عظمت و رفعت کا دائرہ محدود ہے لیکن حضور غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کی شان و شوکت کا ڈنکا قیامت تک بجتا رہے گا۔ اور مندرجہ بالا شعر میں حضرت ابوالوہاب علیہ الرحمۃ کے ایک قول کی طرف اشارہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اے عبدالقادر (علیہ الرحمۃ) یہ دور تو ہمارا ہے لیکن عنقریب عراق میں تمہارے مرثیہ کے سوا تمام مرثیہ خاموش کر دیئے جائیں گے اور تمہارا مرثیہ قیامت تک بانگ دیتا رہے گا۔ (یعنی تمہارا چراغ روحانیت قیامت تک روشن رہے گا)۔

(۱)۔ (علامہ الجواہر، صفحہ نمبر ۸۴، محمد نجی نازفی علیہ الرحمۃ)

(۲)۔ (ہجۃ الاسرار، صفحہ نمبر ۴۱۵، ابوالحسن علیہ الرحمۃ)

(۳)۔ (نزہۃ القاطر، صفحہ نمبر ۹۱، ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ)

• حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں ذرا کلام نہیں ہے کہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مرکز ولایت ہیں اولیاء اللہ میں ان کو برتری حاصل ہے ان کی برکات کا آفتاب روز و شب تک ضیاء یاریاں کرتا رہے گا۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ، صفحہ نمبر ۲۲ طبع لاہور ۱۹۸۵ء، محمد دین حکیم)

(نوٹ): مثال کے بیان کرنے سے مقصد کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنا ہوتا ہے یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کے ساتھ مثال دی جا رہی ہے مثال اس کا عین ہو اور ہو بہو اس پر صادق آتی ہو۔

• حافظ ابن قیم (م ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

انه لا يلزم من تشبيه الشئ بالشئ مساواته له۔

(المتار لمیت صفحہ نمبر ۴۰، شیخ بیروت)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

چمن ولایت میں سب مرغان چمن اپنے اپنے وقت پر بول کر چپ ہو گئے لیکن آپ (عبدالقادر جیلانی) ایک ایسے اصل مرغ ہیں جو چمنستان ولایت میں ہمیشہ نوا نچی کرتا رہے گا، قارئین کرام!

غور کریں کہ یہ الفاظ شیخ عبدالقادر جیلانی کی شان میں سخت بے ادبی اور گستاخی پر مبنی ہیں کیونکہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو اصل مرغ کہنا یہ کون سی تعظیم و تکریم ہے۔ اس (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۲۲ حصہ اول)

تو ہے نو شاہ براتی ہے یہ سارا گلزار

لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۵)

لغات: نو شاہ: نوجوان، دولہا۔ براتی: وہ لوگ جو شادی کے موقع پر دولہا کے ہمراہ جاتے ہیں۔ گلزار: چمن، مجازاً دنیا۔ فصل: موسم، موسم بہار۔ سمن: چنبیلی کا پھول۔ گوندھ کے: پرو کر۔ سہرا: پھولوں کی لڑیاں جو دولہا کے سر پر باندھی جاتی ہیں۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اے غوث پاک علیہ الرحمۃ آپ ایک نوجوان دولہا ہیں اور آپ سے عقیدت و ارادت رکھنے والے ساری دنیا کے لوگ براتی کی حیثیت سے آپ کے ہمراہ ہیں اور خود رحمت خدا کے موسم بہار نے رحمت و کرامت کی چنبیلی کے پھولوں کو صرف آپ کیلئے پرو کر سہرا بنایا ہے۔ یعنی آپ کا علم و عرفان شباب پر ہے اور آپ پر لطف خداوندی بھی عروج پر ہے۔ اور آپ کے وسیلہ سے آپ کے مریدین و معتقدین بھی نوازشات و عنایات سے مالا مال ہو رہے ہیں۔

• حضرت شیخ حماد دہاس رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اگرچہ عبدالقادر (علیہ الرحمۃ) بھی نوجوان ہیں مگر میں ان کے سر پر دو جھنڈے لگے دیکھ رہا ہوں یہ جھنڈے ولایت کے ہیں ان جھنڈوں کی فرمانروائی تحت العزلی سے لے کر ملکوت اعلیٰ تک ہے میں نے اپنے کانوں سے ملکوت اعلیٰ پر سنا ہے۔ کہ انہیں ان القابات سے نوازا جاتا ہے۔ جن سے صدیقین کو نوازا جاتا ہے۔ جب شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی آپ کے پاس آتے تو آپ انہیں مرہا مرہا الجلیل الراخ والطور المعالی وسید العارفین کے خطابات سے استقبال کرتے۔ (زبدۃ الآوار، صفحہ نمبر ۳ طبع لاہور ۱۴۰۲ھ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

”مصنف رضا خانی مذہب“ کا جاہلانہ تبصرہ

بریلوی حضرات اجازت دیر تو میں ان کے اعلیٰ حضرت سے ایک سوال کروں کہ حضرت جی دولہا تو بڑے پیر ہوئے اور برائی تمام کائنات اور سہرا نسل بہار لائی جس کا علم آپ ہی کو ہوگا کہ وہ کن کن پھولوں اور پتیوں سے ترتیب دیا ہوگا مگر دلہن کو بتانے میں آپ کیوں شرم گئے یہ بھی بتا دیجئے تو آج آپ کی امت کو الجھن نہ ہوتی۔ غالباً دلہن آپ ہوں گئے۔ اور عام طور پر دلہنیں شرمیلی ہوتی ہیں۔ تو آپ نے شرم کے مارے اپنا ذکر نہیں کیا، ہاں یہ بات تو آپ بالکل ہی بھول گئے کہ نکاح کس نے پڑھایا وہ شاید کوئی برہمن ہوگا۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۵ حصہ اول)

گردنیں جھک گئیں سر جھک گئے دل لوٹ گئے

کشف ساق آج کہاں؟ یہ تو قدم تھا حیرا

(مدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۱)

لغات: گردنیں: قیام گردن۔ جھکنا: مجازاً تواضع کرنا۔ سر جھک جانا: سر زمین پر رکھ دینا۔ دل لوٹ گئے: دل دہشت زدہ ہو گئے۔ کشف ساق آج کہاں: یعنی چلی الہی کا یہ ظہور نہ تھا اس میں قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے: یوم یکشف عن ساقی و ینزعون الی السجود (پ ۲۹) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک خاص چلی فرمائے گا اور سارے اہل ایمان اس چلی کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں گے۔ مگر منافق و کافر سجدے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔

قدم: نپاؤں۔

اگان کھول کر سینے پر برہمن رشید احمد گنگوہی کا مولوی محمد قاسم نانوتوی سے نکاح ہوا اس کی طرف ایک دوسرے کو کاندھ بھی ہوا یقیناً آئے تو نہ کرے رشید صفحہ نمبر ۲۸۹ جلد ۲ ص ۱۱ اور پڑے کے تپ کر لیں، چہرہ بھی چٹکی محسوس کریں تو ارواح خدا صفحہ نمبر ۳۷۲ ص ۱۱ ص ۱۲ ص ۱۳ ص ۱۴ ص ۱۵ ص ۱۶ ص ۱۷ ص ۱۸ ص ۱۹ ص ۲۰ ص ۲۱ ص ۲۲ ص ۲۳ ص ۲۴ ص ۲۵ ص ۲۶ ص ۲۷ ص ۲۸ ص ۲۹ ص ۳۰ ص ۳۱ ص ۳۲ ص ۳۳ ص ۳۴ ص ۳۵ ص ۳۶ ص ۳۷ ص ۳۸ ص ۳۹ ص ۴۰ ص ۴۱ ص ۴۲ ص ۴۳ ص ۴۴ ص ۴۵ ص ۴۶ ص ۴۷ ص ۴۸ ص ۴۹ ص ۵۰ ص ۵۱ ص ۵۲ ص ۵۳ ص ۵۴ ص ۵۵ ص ۵۶ ص ۵۷ ص ۵۸ ص ۵۹ ص ۶۰ ص ۶۱ ص ۶۲ ص ۶۳ ص ۶۴ ص ۶۵ ص ۶۶ ص ۶۷ ص ۶۸ ص ۶۹ ص ۷۰ ص ۷۱ ص ۷۲ ص ۷۳ ص ۷۴ ص ۷۵ ص ۷۶ ص ۷۷ ص ۷۸ ص ۷۹ ص ۸۰ ص ۸۱ ص ۸۲ ص ۸۳ ص ۸۴ ص ۸۵ ص ۸۶ ص ۸۷ ص ۸۸ ص ۸۹ ص ۹۰ ص ۹۱ ص ۹۲ ص ۹۳ ص ۹۴ ص ۹۵ ص ۹۶ ص ۹۷ ص ۹۸ ص ۹۹ ص ۱۰۰ ص ۱۰۱ ص ۱۰۲ ص ۱۰۳ ص ۱۰۴ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶ ص ۱۰۷ ص ۱۰۸ ص ۱۰۹ ص ۱۱۰ ص ۱۱۱ ص ۱۱۲ ص ۱۱۳ ص ۱۱۴ ص ۱۱۵ ص ۱۱۶ ص ۱۱۷ ص ۱۱۸ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰ ص ۱۲۱ ص ۱۲۲ ص ۱۲۳ ص ۱۲۴ ص ۱۲۵ ص ۱۲۶ ص ۱۲۷ ص ۱۲۸ ص ۱۲۹ ص ۱۳۰ ص ۱۳۱ ص ۱۳۲ ص ۱۳۳ ص ۱۳۴ ص ۱۳۵ ص ۱۳۶ ص ۱۳۷ ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ ص ۱۴۰ ص ۱۴۱ ص ۱۴۲ ص ۱۴۳ ص ۱۴۴ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶ ص ۱۴۷ ص ۱۴۸ ص ۱۴۹ ص ۱۵۰ ص ۱۵۱ ص ۱۵۲ ص ۱۵۳ ص ۱۵۴ ص ۱۵۵ ص ۱۵۶ ص ۱۵۷ ص ۱۵۸ ص ۱۵۹ ص ۱۶۰ ص ۱۶۱ ص ۱۶۲ ص ۱۶۳ ص ۱۶۴ ص ۱۶۵ ص ۱۶۶ ص ۱۶۷ ص ۱۶۸ ص ۱۶۹ ص ۱۷۰ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰ ص ۱۰۰۱ ص ۱۰۰۲ ص ۱۰۰۳ ص ۱۰۰۴ ص ۱۰۰۵ ص ۱۰۰۶ ص ۱۰۰۷ ص ۱۰۰۸ ص ۱۰۰۹ ص ۱۰۱۰ ص ۱۰۱۱ ص ۱۰۱۲ ص ۱۰۱۳ ص ۱۰۱۴ ص ۱۰۱۵ ص ۱۰۱۶ ص ۱۰۱۷ ص ۱۰۱۸ ص ۱۰۱۹ ص ۱۰۲۰ ص ۱۰۲۱ ص ۱۰۲۲ ص ۱۰۲۳ ص ۱۰۲۴ ص ۱۰۲۵ ص ۱۰۲۶ ص ۱۰۲۷ ص ۱۰۲۸ ص ۱۰۲۹ ص ۱۰۳۰ ص ۱۰۳۱ ص ۱۰۳۲ ص ۱۰۳۳ ص ۱۰۳۴ ص ۱۰۳۵ ص ۱۰۳۶ ص ۱۰۳۷ ص ۱۰۳۸ ص ۱۰۳۹ ص ۱۰۴۰ ص ۱۰۴۱ ص ۱۰۴۲ ص ۱۰۴۳ ص ۱۰۴۴ ص ۱۰۴۵ ص ۱۰۴۶ ص ۱۰۴۷ ص ۱۰۴۸ ص ۱۰۴۹ ص ۱۰۵۰ ص ۱۰۵۱ ص ۱۰۵۲ ص ۱۰۵۳ ص ۱۰۵۴ ص ۱۰۵۵ ص ۱۰۵۶ ص ۱۰۵۷ ص ۱۰۵۸ ص ۱۰۵۹ ص ۱۰۶۰ ص ۱۰۶۱ ص ۱۰۶۲ ص ۱۰۶۳ ص ۱۰۶۴ ص ۱۰۶۵ ص ۱۰۶۶ ص ۱۰۶۷ ص ۱۰۶۸ ص ۱۰۶۹ ص ۱۰۷۰ ص ۱۰۷۱ ص ۱۰۷۲ ص ۱۰۷۳ ص ۱۰۷۴ ص ۱۰۷۵ ص ۱۰۷۶ ص ۱۰۷۷ ص ۱۰۷۸ ص ۱۰۷۹ ص ۱۰۸۰ ص ۱۰۸۱ ص ۱۰۸۲ ص ۱۰۸۳ ص ۱۰۸۴ ص ۱۰۸۵ ص ۱۰۸۶ ص ۱۰۸۷ ص ۱۰۸۸ ص ۱۰۸۹ ص ۱۰۹۰ ص ۱۰۹۱ ص ۱۰۹۲ ص ۱۰۹۳ ص ۱۰۹۴ ص ۱۰۹۵ ص ۱۰۹۶ ص ۱۰۹۷ ص ۱۰۹۸ ص ۱۰۹۹ ص ۱۱۰۰ ص ۱۱۰۱ ص ۱۱۰۲ ص ۱۱۰۳ ص ۱۱۰۴ ص ۱۱۰۵ ص ۱۱۰۶ ص ۱۱۰۷ ص ۱۱۰۸ ص ۱۱۰۹ ص ۱۱۱۰ ص ۱۱۱۱ ص ۱۱۱۲ ص ۱۱۱۳ ص ۱۱۱۴ ص ۱۱۱۵ ص ۱۱۱۶ ص ۱۱۱۷ ص ۱۱۱۸ ص ۱۱۱۹ ص ۱۱۲۰ ص ۱۱۲۱ ص ۱۱۲۲ ص ۱۱۲۳ ص ۱۱۲۴ ص ۱۱۲۵ ص ۱۱۲۶ ص ۱۱۲۷ ص ۱۱۲۸ ص ۱۱۲۹ ص ۱۱۳۰ ص ۱۱۳۱ ص ۱۱۳۲ ص ۱۱۳۳ ص ۱۱۳۴ ص ۱۱۳۵ ص ۱۱۳۶ ص ۱۱۳۷ ص ۱۱۳۸ ص ۱۱۳۹ ص ۱۱۴۰ ص ۱۱۴۱ ص ۱۱۴۲ ص ۱۱۴۳ ص ۱۱۴۴ ص ۱۱۴۵ ص ۱۱۴۶ ص ۱۱۴۷ ص ۱۱۴۸ ص ۱۱۴۹ ص ۱۱۵۰ ص ۱۱۵۱ ص ۱۱۵۲ ص ۱۱۵۳ ص ۱۱۵۴ ص ۱۱۵۵ ص ۱۱۵۶ ص ۱۱۵۷ ص ۱۱۵۸ ص ۱۱۵۹ ص ۱۱۶۰ ص ۱۱۶۱ ص ۱۱۶۲ ص ۱۱۶۳ ص ۱۱۶۴ ص ۱۱۶۵ ص ۱۱۶۶ ص ۱۱۶۷ ص ۱۱۶۸ ص ۱۱۶۹ ص ۱۱۷۰ ص ۱۱۷۱ ص ۱۱۷۲ ص ۱۱۷۳ ص ۱۱۷۴ ص ۱۱۷۵ ص ۱۱۷۶ ص ۱۱۷۷ ص ۱۱۷۸ ص ۱۱۷۹ ص ۱۱۸۰ ص ۱۱۸۱ ص ۱۱۸۲ ص ۱۱۸۳ ص ۱۱۸۴ ص ۱۱۸۵ ص ۱۱۸۶ ص ۱۱۸۷ ص ۱۱۸۸ ص ۱۱۸۹ ص ۱۱۹۰ ص ۱۱۹۱ ص ۱۱۹۲ ص ۱۱۹۳ ص ۱۱۹۴ ص ۱۱۹۵ ص ۱۱۹۶ ص ۱۱۹۷ ص ۱۱۹۸ ص ۱۱۹۹ ص ۱۲۰۰ ص ۱۲۰۱ ص ۱۲۰۲ ص ۱۲۰۳ ص ۱۲۰۴ ص ۱۲۰۵ ص ۱۲۰۶ ص ۱۲۰۷ ص ۱۲۰۸ ص ۱۲۰۹ ص ۱۲۱۰ ص ۱۲۱۱ ص ۱۲۱۲ ص ۱۲۱۳ ص ۱۲۱۴ ص ۱۲۱۵ ص ۱۲۱۶ ص ۱۲۱۷ ص ۱۲۱۸ ص ۱۲۱۹ ص ۱۲۲۰ ص ۱۲۲۱ ص ۱۲۲۲ ص ۱۲۲۳ ص ۱۲۲۴ ص ۱۲۲۵ ص ۱۲۲۶ ص ۱۲۲۷ ص ۱۲۲۸ ص ۱۲۲۹ ص ۱۲۳۰ ص ۱۲۳۱ ص ۱۲۳۲ ص ۱۲۳۳ ص ۱۲۳۴ ص ۱۲۳۵ ص ۱۲۳۶ ص ۱۲۳۷ ص ۱۲۳۸ ص ۱۲۳۹ ص ۱۲۴۰ ص ۱۲۴۱ ص ۱۲۴۲ ص ۱۲۴۳ ص ۱۲۴۴ ص ۱۲۴۵ ص ۱۲۴۶ ص ۱۲۴۷ ص ۱۲۴۸ ص ۱۲۴۹ ص ۱۲۵۰ ص ۱۲۵۱ ص ۱۲۵۲ ص ۱۲۵۳ ص ۱۲۵۴ ص ۱۲۵۵ ص ۱۲۵۶ ص ۱۲۵۷ ص ۱۲۵۸ ص ۱۲۵۹ ص ۱۲۶۰ ص ۱۲۶۱ ص ۱۲۶۲ ص ۱۲۶۳ ص ۱۲۶۴ ص ۱۲۶۵ ص ۱۲۶۶ ص ۱۲۶۷ ص ۱۲۶۸ ص ۱۲۶۹ ص ۱۲۷۰ ص ۱۲۷۱ ص ۱۲۷۲ ص ۱۲۷۳ ص ۱۲۷۴ ص ۱۲۷۵ ص ۱۲۷۶ ص ۱۲۷۷ ص ۱۲۷۸ ص ۱۲۷۹ ص ۱۲۸۰ ص ۱۲۸۱ ص ۱۲۸۲ ص ۱۲۸۳ ص ۱۲۸۴ ص ۱۲۸۵ ص ۱۲۸۶ ص ۱۲۸۷ ص ۱۲۸۸ ص ۱۲۸۹ ص ۱۲۹۰ ص ۱۲۹۱ ص ۱۲۹۲ ص ۱۲۹۳ ص ۱۲۹۴ ص ۱۲۹۵ ص ۱۲۹۶ ص ۱۲۹۷ ص ۱۲۹۸ ص ۱۲۹۹ ص ۱۳۰۰ ص ۱۳۰۱ ص ۱۳۰۲ ص ۱۳۰۳ ص ۱۳۰۴ ص ۱۳۰۵ ص ۱۳۰۶ ص ۱۳۰۷ ص ۱۳۰۸ ص ۱۳۰۹ ص ۱۳۱۰ ص ۱۳۱۱ ص ۱۳۱۲ ص ۱۳۱۳ ص ۱۳۱۴ ص ۱۳۱۵ ص ۱۳۱۶ ص ۱۳۱۷ ص ۱۳۱۸ ص ۱۳۱۹ ص ۱۳۲۰ ص ۱۳۲۱ ص ۱۳۲۲ ص ۱۳۲۳ ص ۱۳۲۴ ص ۱۳۲۵ ص ۱۳۲۶ ص ۱۳۲۷ ص ۱۳۲۸ ص ۱۳۲۹ ص ۱۳۳۰ ص ۱۳۳۱ ص ۱۳۳۲ ص ۱۳۳۳ ص ۱۳۳۴ ص ۱۳۳۵ ص ۱۳۳۶ ص ۱۳۳۷ ص ۱۳۳۸ ص ۱۳۳۹ ص ۱۳۴۰ ص ۱۳۴۱ ص ۱۳۴۲ ص ۱۳۴۳ ص ۱۳۴۴ ص ۱۳۴۵ ص ۱۳۴۶ ص ۱۳۴۷ ص ۱۳۴۸ ص ۱۳۴۹ ص ۱۳۵۰ ص ۱۳۵۱ ص ۱۳۵۲ ص ۱۳۵۳ ص ۱۳۵۴ ص ۱۳۵۵ ص ۱۳۵۶ ص ۱۳۵۷ ص ۱۳۵۸ ص ۱۳۵۹ ص ۱۳۶۰ ص ۱۳۶۱ ص ۱۳۶۲ ص ۱۳۶۳ ص ۱۳۶۴ ص ۱۳۶۵ ص ۱۳۶۶ ص ۱۳۶۷ ص ۱

کائنات کے مدبر ہیں۔

• حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ کے صاحبزادے خواجہ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ اہل تصرف (اولیاء کرام) بہت طرح کے ہیں بعض ماذون و مختار ہیں کہ حق تعالیٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں تصرف کرتے ہیں۔

(ارشاد ترجمہ صفحہ نمبر ۲۲ طبع دہلی ۱۳۳۳ھ از حضرت علامہ)

عبد الرحیم خفی فاروقی والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی)

• شیخ عارف بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ تمام عالم کے سردار اور تمام اولیاء میں منفرد ہیں۔ اور آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عالم موجودات اور نظام نگوینی میں تصرف کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ وہ شخص خوش قسمت ہے اور بشارت ہے اس کیلئے جو آپ کی صحبت میں بیٹھا، جس کے قلب میں آپ کا تصور آیا (قلائد الجواہر صفحہ نمبر ۲۶ طبع کراچی ۱۹۷۸ء محمد یحییٰ تالی) • شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ کے چچا ابو نجیب عبدالقادر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

کہ میں اس ہستی (عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ) کا احترام کیسے نہ کروں۔ موجودہ دور میں عالم نگوینی میں منفرد ہیں۔ جن کو میرے ہی قلب پر نہیں بلکہ تمام اولیاء کے قلوب پر تصرف کی ایسی قدرت حاصل ہے کہ جس کے احوال کو چاہیں سلب کر لیں اور جس کے چاہیں بحال رکھیں۔ (قلائد الجواہر صفحہ نمبر ۲۶)

• حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی طرف سے مدبران (مدیر کرنے والے) اور جہان پر مگر وہ حضرات ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں حاکمان عالم بنا کر اس کا صل و عقد وسط و کشاد ان کے سامنے وابستہ کیا ہے، جہان کیلئے احکام انہیں کے ارادوں پر موقوف فرمایا ہے۔

(کشف المحجوب (اردو) صفحہ نمبر ۲۱ طبع لاہور)

حضرت عبدالعزیز دہلوی مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر غوث و قطب جو اصحاب تصرف ہیں جو کام یا تصرف بھی کرتے ہیں وہ اللہ ہی کے ہم سے کرتے ہیں، مگر پھر بھی اسے نبوت یا رسالت نہیں کہا جاتا مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے۔ (الامریخ مار دور ترجمہ خزینۃ المعارف صفحہ نمبر ۴۱ طبع لاہور)

• مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جن کے متعلق خدمت و ارشاد و ہدایت و اصلاح قلوب و تربیت نفوس و تعلیم طرق قرب و قبول عند اللہ ہے اور یہ حضرات اہل ارشاد کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح معاش و انتظام امور الدنیا و دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن الہی ان امور کی درستی کرتے ہیں اور یہ حضرات اہل تکوین کہلاتے ہیں جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں۔ اور ان میں سے جو اعلیٰ اور اقویٰ ہو دوسروں پر حاکم ہوتا ہے۔ اس کو قطب التکوین کہتے ہیں۔ اور ان کی حالت مثل حضرات ملائکہ علیہم السلام ہوتی ہے۔ جن کو مدبرات امر فرمایا گیا ہے۔

(المکلف صفحہ نمبر ۹۳ طبع دہلی)

• مولوی نذیر احمد عرشی دیوبندی لکھتے ہیں:

اولیاء اللہ کی دو جماعتیں ہیں ایک وہ ہیں جن کے سپرد ”خلق اللہ“ کی ہدایت و ارشاد قلوب کی اصلاح، نفوس کی تربیت اور قرب حق حاصل کرنے کی تعلیم ہے اور یہ اہل ارشاد کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ حضرات ہیں جن کے متعلق معاش خلق کی اصلاح اور امور دنیا کا انتظام اور دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن الہی ان امور میں تصرف کرتے رہتے ہیں ان کو اہل تکوین کہتے ہیں۔ (ملاح اعلوم (شرح مشکوٰۃ) دفتر اول حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۷)

اعلیٰ رضا خانی مذہب کا جابلانہ تبصرہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تصرف بھی فرما سکتے ہیں خدا کی طرف سے انہیں

اجازت ہے آپ سب اختیار بھی رکھتے ہیں اور اس کا رخا نہ کائنات کو چلائی آپ رہے ہیں۔
(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۲ حصہ اول)

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث

وہ کچھ بھی ہو تیرا سالک ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۵۵)

لغات: سالک: قرب خداوندی کا راستہ طے کرنے والا۔ واصل: جس کو قرب خداوندی حاصل ہو۔ سالک: سوال کرنے والا۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اے غوث اعظم (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ) سالک ہو یا واصل، سالک کو قرب خداوندی کا راستہ طے کرنے کیلئے اور واصل کو مقام قرب پر استقامت کیلئے آپ کی حاجت و ضرورت ہے کیونکہ آپ اپنے زمانہ سے لے کر قیامت تک کے اولیاء کے سردار، راہنما و ہادی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام غوثیت پر فائز فرمایا ہے۔

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوالبرکات بن صحر اموی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر علیہ الرحمۃ ہر ولی کے ظاہری و باطنی احوال پر نظر رکھتے ہیں کوئی ولی اپنے ظاہری و باطنی احوال میں آپ کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا ایسے ولی اللہ جو بارگاہ الہی میں ہمکلام ہونے کے مرتبہ عالی پر فائز ہیں وہ بھی حضرت غوث اعظم کی اجازت کے بغیر دم نہیں مار سکتے ان اولیاء وقت پر موت سے پہلے اور موت کے بعد آپ ہی کا تصرف رہتا ہے۔

(زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۳۹ طبع ۱۹۸۳ء از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

• حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

راہ ولایت میں فیوض و برکات جس کو بھی ہو خواہ وہ اقطاب و نجباء ہوں آپ (سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کے واسطے سے مشہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو میسر نہیں۔ (خلاصہ) (مکتوبات صفحہ نمبر ۱۲۳ جلد ۳)

عارف باللہ شیخ ابراہیم غارب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ ہمارے سر تاج محققین کے شیخ صدیقین

کرام عارفین کے محبوب اور سالکین کے پیشوا ہیں۔ (خلاصۃ الفاظ صفحہ نمبر ۱۸، امام یاقی)

اعلیٰ رضا خانی مذہب کا جابلانہ تبصرہ

سالک سے اولیاء کرام اور واصل سے انبیاء کرام مراد ہوتے ہیں، اب اعلیٰ حضرت دہلوی کے شعر کا ترجمہ کیجئے جو یوں ہوگا کہ اے غوث! انبیاء کرام ہوں یا اولیاء کرام، وہ سب کے سب آپ کے در کے سوا کی اور بھکاری ہیں (حدیث بہتان عظیم) اب خود فیصلہ فرمائیں کہ کیا اس ایک ہی شعر میں بریلویوں کی فرضی محبت کا بھرم ختم نہیں ہو جاتا۔

(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۵۹ حصہ اول)

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۵۶)

خوہاں چوگل بو عظ عبدالقادر

اعیان رسل بو عظ عبدالقادر

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۲۲۶)

لغات: ولی: اللہ تعالیٰ کے دوست، اللہ جل جلالہ کے محبوب۔ مرسل: انبیاء کرام، مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ آپ کی محفل وعظ و نصیحت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اولیاء کرام تو کیا، انبیاء کرام کی ارواح مقدسہ اور خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی مجلس میں تشریف لاتے ہیں جس طرح آقا اپنے غلام کو شرف بخشتے ہیں۔

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مشارح نے اس بیان کی وضاحت کی ہے کہ شیخ قدوۃ ابی سعید اقلوی رحمۃ اللہ علیہ ابی سعید اقلوی حسن مہلب سید اور عراق کے بلند پایہ شیوخ میں سے تھے حضرت غوث اعظم کے دست اقدس سے فرق خلافت و ارادت حاصل کیا۔ ۵۵۷ھ/۱۱۳۴ء میں وصال ہوا۔ (سفیر الاولیاء صفحہ نمبر ۸۲ طبع ۱۱۰۰)

فرماتے ہیں کہ میں چند انبیاء کرام اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں تشریف فرما دیکھ چکا ہوں۔ جس طرح آقا اپنے غلاموں کو شرف بخشے ہیں۔

(۱)..... (زبدۃ القادر صفحہ نمبر ۹۵ طبع لاہور)

(۲)..... (بجۃ الاسرار صفحہ نمبر ۳۷ طبع لاہور)

• شیخ عبدالقادر ریلی بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جامع العلوم میں لکھا ہے کہ ایک دن غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ جلدی سے نیچے کی سیڑھی پر اتر آئے اور دست بستہ متواضع کھڑے ہو گئے پھر کچھ دیر بعد منبر پر چڑھے اور اپنی جگہ بیٹھ کر وعظ فرمایا، حاضرین میں سے بعض نے اس کیفیت کا سبب پوچھا تو فرمایا میں نے اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو میں ادباً نیچے کی سیڑھی پر اتر آیا اور جب تشریف لے جانے لگے تو مجھے اپنی جگہ بیٹھ کر وعظ کرنے کا حکم دیا۔ (تذکرۃ القادر، صفحہ نمبر ۹۳، علامہ عبدالقادر ریلی بغدادی)

• حضرت ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۳ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ شیخ بقا علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے کہ آپ قطع کلام کر کے منبر سے زمین پر اتر آئے، پھر منبر کے دوسرے زینے پر جا بیٹھے میں نے دیکھا کہ پہلا زینہ اس قدر وسیع ہو گیا کہ حدنگاہ تک پھیل گیا۔ اس پر ریشمی فرش بچھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیخ کے دل پر چلی ڈالی اور قریب تھا کہ آپ زمین پر گر پڑتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہارا دیا۔ چند لمحوں کے بعد یہ سب کچھ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ شیخ بقا علیہ الرحمۃ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی رویت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ارواح غصری شکل اختیار کرنے کی قدرت رکھتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ان پاکیزہ ارواح کو دیکھنے کی قوت عطا کر دے وہ انہیں دیکھ سکتے ہیں۔

(نزهۃ القادر، صفحہ نمبر ۷۴، ملا علی قاری)

حضرت ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

بیشک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسا چکر لگاتی ہیں جیسا کہ

(مانہ میں ہوا کیوں)۔ (بجۃ الاسرار صفحہ نمبر ۳۷ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

• علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ (م ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اپنے بدن اور روح کے ساتھ قبر میں

اور سیر و تصرف فرماتے ہیں زمین و آسمان میں اور آپ کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا۔

(نور الجالک صفحہ نمبر ۱۱ طبع استنبول ترکی)

(نوٹ): دوسرے شعری بھی یہی شرح ہے۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

اس شعر میں تو احمد رضا نے حد ہی کر دی تمام دنیا کا مرکز حضرت عبدالقادر جیلانی کو

قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ تمام دنیا کا مرکز تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ

صفات ہے احمد رضا خاں بریلوی دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شتم نبوت کے قائل نہ

تھے (لعلہ علی اکاذبین) اس شعر میں اجراء نبوت کی طرف اشارہ ہے۔ بندہ خدا کو ذرا

بھی شرم و حیا نہ آئی اتنی بڑی دلیری بغیر دلیل کے کیسے کی جاسکتی ہے۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳ حصہ اول)

ملک مشغول ہیں اس کی ٹامیں

جو تیرا ذاکر و شافع ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۷۶)

لغات: ملک: فرشتہ۔ مشغول: مصروف۔ شا: تعریف۔ ذاکر: ذکر کرنے والا۔ شافع:

مشغول۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول

ہیں اور چونکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے حسین لمحات اللہ تعالیٰ

کے ذکر و فکر، عبادت و ریاضت، درس و تدریس اور وعظ و نصیحت میں گزارے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی جماعت میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ (اپنی شان کے لائق) کرتا ہے۔

مصرعہ ثانی مندرجہ ذیل آیت قرآنی اور حدیث نبوی کا خلاصہ ہے۔

”فَاذْكُرُونِي اذْكُرْكُمْ“۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۲)

ترجمہ: ”تو مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا“۔ (البیان)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کی جماعت میں تذکرہ کرتا ہوں (خلاصہ) (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۹۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غوث اعظم کے ذکر میں لگے رہتے ہیں یہ کتاب بڑا کفر ہے۔ مگر ایک اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ یہ تصور غلط ہے بلکہ ہر بات فرسودہ ہو گئی ہے، پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت سے اپنی اخروی زندگی کے تحفظ کے سامان مہیا کرتے تھے مگر اب قانون بدل گیا ہے، اب اللہ تعالیٰ شیخ عبدالقادر جیلانی کی عبادت کر کے اپنی خدائی کے بچانے کا حیلہ ڈھونڈتے ہیں۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶ حصہ اول)

وہیں سے اگلے ہیں ساتوں سمندر

جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۷۶)

لغات: اگلے: جوش کھانا۔ ساحل: جمیل، دریا اور سمندر کا کنارہ۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد

فرماتا ہے:

”وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ“۔ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ: ”اور سمندر (سیاہی) اس کے بعد اور سات سمندر“۔ (البیان)

جس طرح خالق کائنات نے مادی دنیا کی سیرانی کیلئے سات سمندر پیدا فرمائے ہیں۔ اسی طرح روحانی دنیا کے قائد کیلئے اولیاء کرام کے سات طبقات ہیں جن کو اس شعر میں سات سمندروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سات سمندروں کے نام

- ۱۔ بحر کرمان۔
- ۲۔ بحر قزوم۔
- ۳۔ بحر ہند۔
- ۴۔ بحر عمان۔
- ۵۔ بحر روم۔
- ۶۔ بحر مغرب۔
- ۷۔ بحر طبرستان۔

اولیاء کرام کے سات طبقات

- ۱۔ اولیاء ابدال۔
- ۲۔ اولیاء اقطاب۔
- ۳۔ اولیاء اوتاد۔
- ۴۔ اولیاء نقباء۔
- ۵۔ اولیاء نجباء۔
- ۶۔ غوث یا مجدد۔

۷۔ عام اولیاء کرام۔

مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں اسے غوث اعظم علیہ الرحمۃ یہ ساتوں سمندر جو اہل رہے ہیں یعنی طریقت و روحانیت کے تمام سلاسل جو اس وقت اوج ثریا پر ہیں آپ ہی کی ذات کے مرہون منت ہیں کیونکہ آپ قاسم ولایت ہیں گو تمام سلاسل طریقت اپنے اپنے مقام پر ایک سمندر کی حیثیت رکھتے ہیں مگر آپ کے بحر طریقت کے کنارے ہیں اور آپ کے مقام تک رسائی ناممکن ہے۔ آپ اولیاء کا ملین کے پیشوا و سردار ہیں۔

• حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے قیامت تک جتنے اولیاء، ابدال، اقطاب، اوتاد، نجباء، غوث یا مجدد ہوں گے سب فیضان ولایت و برکات طریقت حاصل کرنے میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے محتاج ہوں گے۔ بغیر ان کے واسطے اور وسیلہ کے قیامت تک کوئی شخص ولی نہیں بن سکتا۔ (خلاصہ) (مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳)

• شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ مقامات غوثی قطبی، قطب الاقطابی سے ترقی کر کے مقام محبوبیت تک پہنچ گئے تھے، اس مقام سے اوپر کوئی مقام کسی ولی اللہ کو نصیب نہیں ہوا۔ (انتہاس الانوار (اردو) صفحہ نمبر ۷۷ طبع لاہور ۱۹۹۳ء)

نیز فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم کی ولایت تمام مشائخ کی ولایت سے بالاتر ہے اس وجہ سے کہ آپ مرتبہ محبوبیت سے سرفراز ہوئے اور اگر کوئی ولی اللہ مقام محبوبیت تک پہنچے گا تو حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے واسطے سے پہنچے گا بلکہ جتنے سلاسل جاری ہوئے ہیں سب حضرت غوث اعظم کی وساطت سے جاری ہوئے ہیں۔ اور قیامت تک انکی شان و شوکت حضرت شیخ کے طفیل برقرار رہے گی اور جس قدر مشائخ عظام کہ اپنے حلقہ ہائے طریقت کے سربراہ ہیں سب نے غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر تربیت حاصل کی ہے۔ (انتہاس الانوار صفحہ نمبر ۹۳ طبع لاہور ۱۹۹۳ء)

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بالمفید نے شیخ ابوسعید علیہ الرحمۃ سے قطب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو ولایت کے تمام بوجھ اس کی لپیٹ میں ہوتے ہیں۔ اور تمام کائنات کے انتظام و انصرام آپ کے ذمہ ہوتا ہے

میں نے پوچھا کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ۔ (نہجہ الخاطر القادر صفحہ نمبر ۹۶ طبع فیصل آباد)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

یعنی حضرت غوث اعظم کی ایک نمبر ہے اور اسی کے کنارے سے سات سمندر نکل رہے ہیں۔ اس شعر پر تو داد دے بغیر نہیں رہا جاتا، پہلے تو ہم سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ سمندر بڑا ہوتا ہے اور سمندر سے دریا اور دریا سے نہریں نکلتی ہیں مگر بریلوی مزاج کی تعصب ہی شاید اتنی ہے یہ کہہ رہے ہیں کہ حضرت غوث اعظم کی ایک نمبر کے کنارے سے سات سمندر نکلتے ہیں اسے کون عقلمند تسلیم کرے گا اور فرزند ان ملت بریلویہ سے پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات اس شعر کا مطلب بتا سکتے ہیں؟ یا اسے ایک پاگل کی حالت سرکی گفتگو کہیں گے۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۲۸ حصہ اول)

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا!

رضا تجھ سے تیرا سائل ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۷۷)

لغات: سائل: سوال کرنے والا۔

شعر کے پہلے مصرعہ میں حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور قول کی طرف اشارہ ہے جس کو مہذبہ علماء اہلسنت کے علاوہ دیگر اجلہ علماء کرام نے بھی اپنی اپنی تصانیف میں نقل فرمایا ہے۔

• حضرت ابو محمد عبداللہ بن اسعد یا فحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوالمعالی کا بیان ہے کہ جب میں نے یہ واقعہ شیخ ابوالحسن علی خباز علیہ الرحمۃ سے بیان کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے شیخ ابوالقاسم عمر بن از علیہ الرحمۃ کی زبانی سنا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ سے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص کسی مصیبت میں مجھ سے فریادری کرتا ہے وہ مصیبت اس سے بنائی جاتی ہے اور جو شخص کسی تکلیف میں مجھے میرے نام سے پکارتا ہے وہ تکلیف اس سے اٹھائی جاتی ہے اور جو شخص اپنی کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میرا توسل اختیار کرتا ہے وہ حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔ (خلاصۃ الفاخر صفحہ نمبر ۱۲۲ طبع ۱۱۴۳ھ ۱۹۸۳ء)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو جو کوئی شخص مصائب و مشکلات میں مجھے پکارتا ہے اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور ہو جاتی ہے اور جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے۔ (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۱۱۵ طبع ۱۱۴۳ھ ۱۹۸۳ء)

• شیخ مومن بن حسن شہنشاہی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے ”فن“ (یعنی لطائف المنن والاخلاق) میں کہا ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام نہایت ہی نفیس ہے اس میں خوب تدبر کرو۔ ”والحمد للہ رب العالمین“۔

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا بعض منظوم کلام یہ ہے۔

انا قلب اقطاب الموجود
على سائر الاقطاب قولى و حرمى

ترجمہ: میں حقیقتاً دنیا کے اقطاب کا قلب ہوں۔ تمام اقطاب پر میرا حکم اور احرام واجب ہے۔

توسل بنا فی کل ہول شدہ
اغیثک فی الاشیاء طرا کمتی

ترجمہ: مصیبت اور سختی میں ہم سے توسل کرو میں اپنی ہمت سے تمام امور میں تمہاری مدد کروں گا۔ (نور البصار صفحہ نمبر ۵۲ طبع اول فیصل آباد)

حدیث قدسی میں ہے (جسے امام بخاری علیہ الرحمۃ نے روایت کیا ہے) کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے متعلق فرماتا ہے۔

لان سألنی لاعطینہ ولن استعاذنی لاعیلند۔

(۱)..... (بخاری جلد ۲ صفحہ نمبر ۶۲۳ طبع کراچی)

(۲)..... (مکتوۃ کتاب الدعوات)

اگر میرا مقبول بندہ مجھ سے مانگے تو میں ضرور اس کا سوال پورا کروں گا اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اسے پناہ دوں گا۔

منصرفہ ثانی کا مطلب یہ ہے کہ اے غوث پاک رضی اللہ عنہ آپ کے فرمان عالی کے مطابق احمد رضا تھکے سے تیرا سوال کرتا ہے کہ آپ میرے ہو جائیں۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تصرہ

یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی آپ نے جو فرمایا ہے جو مجھ سے مانگو میں وہی دوں گا اس لئے میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں، یہاں بھی اعلیٰ حضرت بریلوی نے خیانت سے کام لیا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی نے کہیں ایسا نہیں فرمایا، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔ کیا طاقتور رضا خانیہ اپنے نام نہاد مجدد کے اس جھوٹ کو درست کر سکتا ہے..... کیا اعلیٰ حضرت بریلوی نے شیخ عبدالقادر جیلانی کو خدا بنانے کی کوشش نہیں کی۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۹ حصہ اول)

ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں غیر

تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۷۷)

آپ ان اولیاء کاملین میں سے ہیں جن کی ولایت پر امت محمدیہ کے علماء وغیرہ تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔ (جامع کرامات اولیاء)

• حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی کرامات بے شمار ہیں جن کو گناہ نہیں جاسکتا اور جن اونچے اور مشہور اماموں سے ملا ہوں انہوں نے مجھے بتایا کہ شیخ کی کرامات متواتر و قریب متواتر ہونے کے ہیں۔ اور بالاتفاق یہ بات معلوم و مشہور ہے کہ جس قدر کرامات حضرت شیخ عبدالقادر علیہ الرحمۃ سے ظاہر ہوئی ہیں اس زمانہ کے دوسرے مشائخ سے ان کرامات کا ظہور نہیں ہوا۔ (نجات الانس، مترجم) صفحہ نمبر ۶۳۳

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

قلب الاقطاب، فرد الاحباب، الفوت الاعظم، شیخ شیوخ عالم، غوث الثقلین، الطائفتین، شیخ الطائفتین، شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسینی البیلجانی رضی اللہ عنہ اکمل الاولیاء اہل بیت از اعظم سادات حسینیا است۔ (اخبار الاخیار، قاری) صفحہ نمبر ۹

• مولانا عبدالحق لکھنوی حنفی علیہ الرحمۃ:

سیدنا و شہنا القلب الربانی والفوت الصمدانی الشیخ محی الدین عبدالقادر الحسینی البیلجانی (علیہ الرحمۃ)۔ (الآثار المرفوعہ صفحہ نمبر ۷)

• صاحب مرآۃ الاسرار لکھتے ہیں:

کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اوائل میں فرمایا کرتے تھے کہ پہلے مجھے عراق سپرد کیا گیا اور اب تمام روئے زمین مشرق سے غرب تک یعنی تمام بحر و بر جہاں میرے سپرد ہیں اور اس وقت اولیاء اللہ میں سے کوئی ولی ایسا نہ تھا جو کہ آپ کی قطیبت تسلیم نہ کرتا ہو اور آپ قلب اکبر اور فرد احباب تھے۔ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ انسانوں کے بھی شیخ ہیں ملائکہ کے مشائخ ہیں اور جنات کے بھی مشائخ ہیں و اتنا شیخ اکل (اور میں سب کا شیخ)

(اقتباس الانوار صفحہ نمبر ۹۰ طبع لاہور، محمد اکرم قدوسی حنفی)

مولوی احتشام الحسن کا مدح صلی دیوبندی لکھتے ہیں:

حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب، امام الاولیاء محی المملۃ والدین غوث اعظم ابو محمد عبدالقادر جیلانی حنفی قدس سرہ سلسلہ قادریہ کے بانی اور سرخیل اولیاء کرام ہیں جو مقامات اولیاء اور مقام قطیبت اور مقام فردانیت سے عروج کر کے مقام محبوبیت تک پہنچے ہوئے ہیں اور آپ نے اپنے متعلق فرمایا "میرے یہ قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہیں" اور تمام اولیاء کے لئے سر تسلیم خم کیا۔ اس سے بڑھ کر کیا مقام ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کا قدم مبارک تمام اولیاء کی گردن پر ہے۔ اور تمام بزرگ آپ کے تحت فرمان ہیں۔

(غوث اعظم صفحہ نمبر ۵ طبع لاہور ۱۹۷۸ء، مولوی احتشام الحسن کا مدح صلی)

محدث ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) علیہ الرحمۃ نے آپ کو اولیاء اللہ میں سب سے اولیاء و افضلہ و افضلہ کے سر تاج، شیخ الاسلام اور غیثوا کے القاب سے یاد کیا ہے۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۲۲ طبع لاہور)

حافظ ابن رجب اپنے طبقات میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو ان القابات سے یاد کرتے ہیں۔ شیخ زماں، سرور اہل طریقت، پیشوائے خدائشاساں، سلطان عہد۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۲۲)

احمد رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

مالی میں جبرئیل علیہ السلام اور سافل میں تمام انبیاء کرام داخل ہیں یعنی اے شیخ عبدالقادر جیلانی آپ جبرئیل اور تمام نبیوں کے بھائی ہیں۔ یہ تمام انبیاء کرام کی سخت توہین ہے تمام مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ سب کائنات نبی علیہ السلام کی مرید ہے اور احمد رضا بریلوی کہہ رہے ہیں کہ نبی علیہ السلام عبدالقادر جیلانی کے مرید ہیں اس سے بڑھ کر کیا کفر ہوگا۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۰، حصہ اول)

احمد سے احمد اور احمد سے احمد کو

کن اور سب کن کن حاصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۷۸)

لغات: احد: اکیلا، ایک، اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی۔ احمد: بڑا سرا ہے والا۔ جناب: رسالت
تآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے مبعوث ہونے کی بشارت اسی مقدس نام سے دی تھی (القرآن الکریم)۔ کن: اللہ تعالیٰ کا حکم، ہو جا، وجود میں آ جا۔ مکن: نہ ہو۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالق کائنات جل جلالہ نے علم و حکمت
عطا فرمائے اور وہ تمام کمالات و مراتب اور محاسن جو مخلوق کے شایان شان تھے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدرجہ اتم عطا فرمائے۔

امام احمد رضا ربطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
تمام درجات و مراتب بارگاہ خیر الانام سے حاصل ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی
صفت کن و مکن کا مظہر اور صاحب مرتبہ بنایا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ کو کن (ہو جا) اور مکن
(نہ ہو) کا اختیار حاصل ہے۔ اور یہ سب کچھ آپ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہوا
سرا انجام دیتے ہیں

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکین الٰہی زمین کا مطلوب، مکارم اخلاق کے
کرنے والے، کاملوں کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہیں۔ (اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۲۲)
خاندان نبوت میں سے اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا قطب الاقطاب، بنی آدم کا نور و
جن وانس کا مرجع بنادیا، حتیٰ کہ شیخ محی الدین (عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ) مجدد دین کا
اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال تمام اولاد میں درخشاں ہے۔

لیکن حضرت شیخ میں اور ہی قسم کا جمال و کمال ہے اور حضرت شیخ کا جمال و کمال
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہل اور ان کا کمال درحقیقت رسالت پناہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
انفاس مہلکہ فی صفۃ الحمد و محمد مفضل، الحمد من کثرۃ الحمد و صلی اللہ علیہ وسلم اہل من حمد و افضل من حمد و اکمل
محمد احمد اسحاق (مطالع البسرات شرح دلائل الخیرات، صفحہ نمبر ۸، طبع فیصل آباد بازار امام مہدی القاسمی)

کا کمال ہے۔ (اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۲۶ طبع کراچی)

• شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی تربیت سے آپ کو کمالات لطیفہ قلب عطاء
ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت کبریٰ آپ کو عطاء ہوئی۔
(انتباس الانوار صفحہ نمبر ۸، طبع لاہور)

• حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

..... یہ وہ توحید ہے اور حالت محویت فی الذات ہے جو اولیاء اور ابدال کا خاصہ ہے
یہاں بندہ کو تکوینی یعنی خلقت و پیدائش اشیاء کی قوت عطا فرمائی جاتی ہے اور باذن الٰہی اس
کے حکم کن سے عجائب و غرائب ظہور میں آتے ہیں اور وہ خلق خدا کا مجاہد و ادنیٰ بن جاتا ہے اسے
الشرح صدر ہوتا ہے اور اس کا ذکر خیر دونوں جہانوں میں بلند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بعض
کتابوں میں اس کا ارشاد موجود ہے کہ اے بنی آدم! میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں،
میں جس شے کو کہہ دو کہ کن (ہو جا) وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ پس میری وحدانیت میں فنا ہو کر تو بھی
جس شے کو کہہ دو کہ کن (ہو جا) وہ تیرے اذن سے ہو جائے گی۔

(نور النیب (مترجم) صفحہ نمبر ۳۰۸، طبع لاہور)

• شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

شیخ عبدالقادر جیلانی بادشاہ طریقت اور موجودات میں تصرف کرنے والے تھے اور
منہب اللہ آپ کو تصرف و کرامتوں کا ہمیشہ اختیار حاصل رہا ہے۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۲۳، طبع لاہور)

• حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے

(۱) (معانی قاری) صفحہ نمبر ۶۱، طبع ۱۹۶۳ء)

(۲) (معانی اردو) صفحہ نمبر ۱۲۷)

تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے !
تو ہی اس پر دے میں فاعل ہے یا غوث

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۷۸)

لغات: تصرف والے: کمی و بیشی کرنے والے، صاحب اختیار (اولیاء اللہ کا ایک طبقہ)
مظہر: اظہار کرنے والے۔

مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں اے غوث پاک آپ کے زمانہ سے لے کر قیامت تک جتنے بھی صاحب تصرف اولیاء اللہ پیدا ہوں گے وہ آپ ہی کے مظہر ہیں اور ان کے پردے میں آپ کی ہی روح کن کہنے والی ان کی ولایت، عظمت و کرامات اور اختیار و تصرف آپ ہی کے فیضان کا کرشمہ ہے اور ان کی رفعت و عظمت سے آپ کی ہی شان و بلندی کا اظہار ہوتا ہے۔

• حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم کے زمانہ سے قیامت تک جتنے اولیاء، ابدال، اقطاب، اوتار، نقباء، نجباء، غوث یا مجدد ہوں گے سب فیضان ولایت میں، برکات طریقت حاصل کرنے میں حضور غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے محتاج ہوں گے بغیر ان کے واسطے اور وسیلہ کے قیامت تک کوئی شخص ولی نہیں ہو سکتا۔ (مکتوبات، مکتوب نمبر ۱۲۳ صفحہ نمبر ۶۰ طبع کراچی)

• شیخ نعم الدین ابوالعباس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ میرے بھائی ابراہیم غریب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ محققین کے شیخ، صدیقین کے امام، عارفین کیلئے حجتہ اللہ اور سالکین کیلئے بارگاہ الہی میں حاضری کا ذریعہ ہے۔ (ہجۃ الاسرار صفحہ نمبر ۶۳۹ طبع لاہور)

• حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی صابری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جس کسی کو ظاہری و باطنی فیض حاصل ہوا ہے سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی وساطت سے حاصل ہوا ہے خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو کوئی ولی آپ کی مہر کے بغیر منظور و معترف

نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دے دی ہے، جسے چاہیں کسی منصب و ولایت پر مقرر فرمائیں اور جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرمائیں۔ (اقتباس الانوار)

• حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فیض باطنی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں، اگر امور کے پیش نظر سالک کو کسی خاص روح سے مناسبت ہو جائے اور وہاں سے فیض پہنچے تو اس واقعہ کی اصل حقیقت غالباً یہ ہوگی کہ اسے یہ فیض یا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے حاصل ہوا یا امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے ملایا یہ فیض حضرت غوث اعظم کی نسبت سے ملا ہے۔ (معانی، اردو) صفحہ نمبر ۱۲

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان حضرات میں سے ایک حضرت سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی بھی ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کائنات میں تصرف اور اقتدار حاصل ہے۔

(شرح فوج الغیب فارسی صفحہ نمبر ۱۲)

• سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ شاہ فقیر اللہ علوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کہ سلسلہ قادریہ کے مرید کیلئے نامناسب ہے کہ وہ کسی اور سلسلہ کے پیر سے روحانی استفادہ کرے، اس لئے کہ تمام سلاسل کے مشائخ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اور اول و آخر ان ہی کے طفیل ان پر در معرفت واہوتا ہے۔

(مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی صفحہ نمبر ۲۱۱)

ان دونوں اشعار پر مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

(مولوی احمد رضا) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ لفظوں میں خدا بتا کر پھر سارے خدائی اختیارات حضرت عبدالقادر جیلانی کو دلو اتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو کن کے سب اختیارات حاصل ہیں، جیسے خدا کی شان ہے کہ کن کہہ کر جو چیز چاہیں پیدا

کر دیں آپ کو بھی کن ٹیکوں کی یہ قدرت حاصل ہے۔ سب کن کن آپ کے ہاتھ میں ہے
فرشتے جن کے سپرد تصرفات ہیں سب آپ کے ماتحت ہیں۔ قائل حقیقی جو اس کارخانہ کائنات
کو چلا رہا ہے۔ وہ آپ ہی ہیں۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۴۱ حصہ اول)

قر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث
غلط کردم تو واپس ہے نہ مقرض !
تری بخشش تیرا ناکل ہے یا غوث

(مدائن بخشش صفحہ نمبر ۱۸)

لغات: قر: چاند۔ سورج: فاضل: بہت زیادہ۔ واپس: بخشنے والا۔ مقرض: قرض
دینے والا۔ ناکل: عطیہ۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جس طرح چاند سورج سے روشنی کا محتاج ہے یعنی اسی طرح سب اہل نور یعنی اولیاء
اللہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے حصول فیض کیلئے آپ کے مقروض ہیں اور آپ صاحب
فضل اور قاسم ولایت ہیں۔

پھر فرماتے ہیں: نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، آپ مقرض نہیں کہ قرضہ کی واپسی کا
مطالبہ کریں بلکہ یہ تو آپ کی بخشش اور آپ کا عطیہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے غوث اعظم علیہ الرحمۃ کو ”قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کا مرتبہ عطا
فرمایا، حتیٰ کہ چاروں ملک عالم کے فقہاء علماء طلباء اور فقہاء کی توجہ آپ کے آستان کی جانب ہو گئی،
سکنت و دانائی کے چشمے آپ کی زبان سے جاری ہو گئے اور عالم ملکوت سے عالم دنیا تک آپ
کے جلال و کمال کی شہرت ہو گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے علامات قدرت و امارت، دلائل
کی خصوصیت اور براہین و کرامات آفتاب نصف النہار سے زیادہ واضح اور ظاہر فرمائے۔ اور

افضل کے خزانوں کی کھجیاں اور تصرفات وجود کی لگا میں آپ کے قبضہ اقتدار اور دست اختیار
کے سپرد فرمائیں۔ (اخبار الانبیاء صفحہ نمبر ۳۳۳ طبع کراچی)

حضرت شاہ ابوالعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

گر کہے واللہ بعالم از منے عرفانی است
از طفیل شہ عبدالقادر گیلانی است

(تحدہ قادریہ صفحہ نمبر ۶ طبع لاہور)

شیخ عبدالقادر اربلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جب اللہ اپنے کسی بندے کو ولی بنانا چاہتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ اس کو میرے پیارے
صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر کرو جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار
اس حاضر کیا جاتا ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حکم فرماتے ہیں کہ میرے پیارے بیٹے
عبدالقادر گیلانی کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ دیکھیں کہ یہ منصب ولایت کے مستحق ہیں یا
نہیں۔ پھر غوث پاک علیہ الرحمۃ کے دربار میں حاضر کیا جاتا ہے اگر آپ اس کو منصب ولایت
کے قابل دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفتر محمدیہ میں لکھ کر مہر لگا دیتے ہیں پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے آگے پیش کیا جاتا ہے۔ اور سرکار غوث پاک کی چشمی کے مطابق امر نبوی (صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم) لکھا جاتا ہے۔ اور ولایت کی خلعت سے آگاہ کیا جاتا ہے جو غوث اعظم علیہ الرحمۃ
کے دست اقدس سے عنایت کی جاتی ہے اور وہ شخص اسے پہن لیتا ہے۔ اور عالم غیب و شہادت
میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے اور اس عہدہ پر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک فائز رہیں گے
اور اس مقام میں آپ کا کوئی ولی مماثل اور شریک نہیں ہر وقت اور ہر زمانہ میں آپ سے غوث
قلب اور تمام اولیاء کرام مستفیض رہتے رہیں گے۔ (تذکرۃ الابرار صفحہ نمبر ۸۸، از علامہ عبدالقادر اربلی)

حضرت محمد و الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وصول فیوض و برکات در یہ راہ بہر کہ باشد از قضا و نجات تو سطر شریف اور مفہوم
لی شود چہ این مرکز غیر اور امیر نہ شدائے

ترجمہ: اس راہ میں فیوض و برکات وصول جس کو بھی ہو، وہ اقطاب و نجباء ہوں آپ کو واسطے ہی سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو میسر نہیں ہوا۔ اور یہی وہ کہ (بظور تجدید نعت) آپ نے فرمایا ہے۔

الملت شمس الاولین و ہمننا
ابدا علی افق اعلی لا تقرب

ترجمہ: پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے کناروں پر ہے گا غروب نہ ہوگا۔ (مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳ طبع کراچی ۱۹۷۲ء مارود)

• حافظ ابو عبد اللہ محمد علیہ الرحمۃ اپنی کتاب ”مشیحہ بغدادیہ“ میں لکھتے ہیں: عبد القادر جیلانی (علیہ الرحمۃ) دین اسلام کے ایک عظیم رکن ہیں عوام الناس اور خواص کو آپ کی ذات اقدس سے فیض حاصل ہوا ہے۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۲۳ طبع لاہور)

• مولانا قاری شاہ محمد سلیمان پھلواڑی چشتی قادری (م ۱۳۵۴ھ) فرماتے ہیں: اے عزیز! تم سیر و تاریخ اولیاء اس زمانہ تک کی پڑھ جاؤ دیکھو گے کتنے طریقے پیدا ہوئے پھر ان کا زور شور ہوا..... بخلاف ہمارے طریقہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کہ وہ تمام طرق اولیاء میں سام گیا اور ہر طریقے میں اس کی زندگی اور ہر شجرے میں اس کی تازگی۔ ہندوستان کے موجودہ طریق و سلاسل کو دیکھ لو، کوئی طریقہ اس کی آمیزش (فیض) سے خالی نہیں، واللہ علی ذلک۔ (شمس المعارف صفحہ نمبر ۶۰ طبع کراچی ۱۹۶۹ء)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

یعنی جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کر کے سورج کا مقروض ہے اسی طرح سب نور والے حضرت عبد القادر جیلانی سے فیض حاصل کر کے آپ کے مقروض ہیں۔ اگر شعر میں اپنی ہدیائی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں اور اسی کیفیت میں ایک اور ہدیائی ہو جاتا ہے یعنی غلط تقسیم کی جگہ پھر غلط کر دم کہہ رہے ہیں اور ہدیائی در ہدیائی کے بعد کہتے ہیں کہ آپ

اب اس جگہ واجب ہیں یعنی قرض دینے والا تو پھر اپنی دی ہوئی چیز واپس لے لیتا ہے اور آپ سب نور والوں کو اپنا فیض سپہ کر دیتے ہیں اور ظاہر ہے بریلوی عقیدہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں جیسا کہ احمد رضا ایک جگہ کہتے ہیں۔

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اب ذرا صغریٰ کبریٰ ملاحظہ فرمائیے اور بریلوی امت سے نتیجہ نکال لیجئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں اور نور والے حضرت عبد القادر جیلانی سے نور (فیض) پاتے ہیں ان کی بریلوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کائنات سے ارفع و اعلیٰ کہتا ہے تو وہ تقیہ والی ہوتی ہے اور اصل عقیدہ آپ نے خود ہی ملاحظہ فرمالیا۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۰ احصاؤں)

ہم توئی قطب جنوب و ہم توئی قطب شمالی

نے غلط کر دم محیط عالم عرفاں توئی

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۲۸)

ترجمہ: قطب: چکی کی کیل، جس پر چکی گھومتی ہے۔ عند الجغر افہین زمین کے محور کا کنارہ اور وہ وہیں قطب شمالی قطب جنوبی، فرقہ دین اور جدی کے درمیان ایک ستارہ کا نام ہے جس سے الہ کی تعین کرتے ہیں۔ سردار قوم کو بھی کہا جاتا ہے۔ (مصابح اللغات)

صوفیاء کی اصطلاح میں ”قطب“ باطنی خلیفہ اور سید اہل زمان ہوتا ہے۔ قطب کو قطب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دنیا کی جہات اربعہ (چاروں سمت) میں اس طرح دورہ فرماتے ہیں جس طرح فلک اپنی جہات میں دورہ کرتا ہے۔ قطب کو ہر شخص دیکھ اور پہچان نہیں سکتا، مگر اہل استعداد کے مطابق، یہ مرتبہ بڑا ثقل (بھاری) ہے۔ (زر قانی)

غلط کالفظ مندرجہ ذیل مصادر کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

کردن، شدن، خوردن، افتادن، گرفتن، خواندن، گفتن۔

نظیر نیشاپوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

آتش غلط نہ کرد کہ کارسپند ساخت

غلط کروں گا لفظ پہلی بات کے درجہ کو ترقی دینے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

(بہارِ عالم)

محیط: احاطہ کرنے والا۔

مولانا احمد رضا بریلوی، حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کو مخاطب کرتے فرماتے ہیں کہ آپ جنوب و شمال کے قطب ہیں۔

دوسرے مصرعہ میں فرماتے ہیں: نہیں نہیں! یہ میں نے غلطی کی، بلکہ آپ تمام عرفان پر محیط ہیں۔

• ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

بعض متافق اور حاسد رافضی ہمارے آقا و سید تاج الفاضل، قطب رہائی اور صوفی، سلطان الاولیاء و العارفین محی الملت والدین عبدالقادر الحسینی و الحسینی کی عظمت سے خبر ہو کر الزام تراشی کرتے ہیں۔ (نہجہ الناطر لفاطمہ مغربیہ نمبر ۸ طبع فیصل آباد)

• شیخ خضر حبیبی موصلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ محکم کے قائد، سالکین کے مقتدا، صدیقین کے امام، عارفین کیلئے رحمت اور مقررین کے صدر الصدور ہیں۔ (تاکید الجواہر مغربیہ نمبر ۷)

• شیخ منصور بھٹائی علیہ الرحمۃ کی مجلس میں جناب غوث الاعظم علیہ الرحمۃ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا "عقرب، وہ وقت آنے والا ہے کہ سید عبدالقادر کو بہت بلند مقام مل جائے گا۔ دنیا کے تمام عارفین ان کے ماتحت ہوں گے۔" (۱)۔ (زبدۃ الآثار مغربیہ نمبر ۳۹)

(۲)۔ (بہارِ الاسرار مغربیہ نمبر ۳۱)

• شیخ خلیفہ شہرکی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

جناب غوث اعظم کو دنیا کے تمام اولیاء و ابدال اور انقلاب کے احوال و اسرار کا کوئی گمے ہیں۔ (زبدۃ الآثار مغربیہ نمبر ۳۹)

• علامہ عبدالقادر ربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ہر زمان اور ہر آن میں قطب، غوث اور تمام اولیاء اللہ آپ (حضرت سید عبدالقادر

علیہ السلام) کی ذات منبع برکات سے مستفیض ہوتے رہیں گے (توزیع الفاطمہ مغربیہ نمبر ۳ طبع لاہور ۱۴۰۳ء)

• شیخ موسیٰ بن باہین زولی علیہ الرحمۃ حضرت عبدالقادر جیلانی کا نہایت ادب کیا کرتے تھے۔ جب آپ کے والد گرامی نے اس کی وجہ دریافت کی، تو آپ نے فرمایا وہ سید الاولیاء اور سید العارفین ہیں، آسمان کے ملائکہ بھی ان کا احترام کرتے ہیں۔ (بہارِ الاسرار مغربیہ نمبر ۲۸۵)

• سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت سید محمد گیسو دراز (م ۸۲۵ھ) علیہ الرحمۃ خلیفہ

۱۱ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی کو ان القابات سے یاد کرتے ہیں۔

یا سلطان العارفین، یا تاج الحقیقین، یا شانی الہیاء، یا بکرک الدلائم، یا مصباح القللام، یا لوت الاعظم، یا کنز الحقائق، یا معدن الدقائق، یا شمس الشمس، یا وارث نبی الخیار، یا تائب رسول اللہ، یا قرۃ العین، الخ (اقتباس الاولیاء مغربیہ نمبر ۱۹۸، رحمہ اللہ کرم تہذیبی چشتی)

معترف رضا خانی مذہب کا جابلانہ تبصرہ

اس شعر میں خطبی اعلیٰ حضرت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کا ارتکاب

کیا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے وہ دنیا ہے اور اسی دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم بھی داخل ہیں اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں کہہ

رہے ہیں کہ آپ تمام دنیا کو معرفت و خدا شناسی میں گھیرے ہوئے ہیں یعنی تمام دنیا سے

معرفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ تو گویا حامی بدعت مافی سنت اعلیٰ حضرت بریلوی حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شیخ عبدالقادر جیلانی کو معرفت و خدا شناسی میں بڑھا ہوا کہا ہے

جو سخت کفر ہے نیز اس شعر کے آخری مصرعہ میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی علمی بساط بھی واضح ہو گئی

ہے کیونکہ نے غلط کردم خود غلط ہے بلکہ اس جگہ غلط کہتے ہوئے غلطی کیا ہے۔ (رضا خانی مذہب مغربیہ نمبر ۲۰، حصہ اول)

بر وحدت او رابع عبد القادر
یک شاہد و دو سابع عبد القادر
انجام وے آغاز رسالت باشد
ایک گوہم تابع عبد القادر

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۳۶۷)

(نوٹ): مخالف نے آخری دو مصرعے نقل کئے ہیں اوّل کے دونوں مصرعے جن کے بغیر مفہوم مکمل نہیں ہوتا تھا شیر ماور کی طرح ہضم کر گئے ہیں۔

لغات: وحدت: یکتائی۔ رابع: چوتھا۔ عبد القادر: حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذاتی اسم گرامی۔ شاہد: گوہ۔ سابع: ساتواں۔ آغاز: شروع۔ رسالت: پیغمبری۔

عبد القادر رسالت

۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱
ع ب و ا ل ق ا د ر ر س ا ل ت
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسم گرامی ”عبد القادر“ کے محاسن و کمالات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ شان غوثیت میں حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یکتائی لفظ ”عبد القادر“ کا چوتھا حرف (جو الف ہے) ایک شاہد ہے اور دوسرا شاہد اسی لفظ ”عبد القادر“ کا ساتواں حرف ہے کہ وہ بھی الف کے معنی میں ہے۔

چونکہ حرف الف سے یکتائی کی طرف اشارہ ہوتا ہے اس لئے لفظ عبد القادر کے چوتھے اور ساتویں حرف ”الف“ کو امام اہلسنت مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی شان یکتائی پر وہ شاہد کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور عموماً شہادت کا نصاب بھی دو ہے۔ اس کے بعد اس رباعی کے تیسرے مصرعے میں فرماتے ہیں:

یعنی شیخ عبد القادر جیلانی کو اولیاء کاملین میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

”انجام وے آغاز رسالت باشد“ یعنی لفظ عبد القادر کا انجام یعنی آخری حرف ”ا“ ہے۔ اس لفظ راے لفظ ”رسالت“ کا آغاز ہوتا ہے۔ آخری مصرعے میں فرمایا۔ اے ربی کرنے والے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی (جب تو نے اس رباعی میں لفظ عبد القادر کے محاسن کو پایا) اب اگلی رباعی بھی کہو (جس میں مزید محاسن مذکور ہیں)۔

مختصر یہ کہ اس رباعی میں ”لفظ عبد القادر“ کے حروف سے سید عبد القادر علیہ الرحمۃ کے محامد و محاسن کی طرف اشارہ ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کات ولایت کے اس بلند مقام پر فائز ہیں جس کے بعد رسالت کا آغاز ہوتا ہے۔ یعنی ولایت کی جہاں انتہا ہوتی ہے نبوت کی وہاں سے ابتداء ہوتی ہے۔

- امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
- ولایت کا منتہی اور نقطہ کمال، قطبیت اور غوثیت کے مقامات ہیں۔
- مولانا عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

انبیاء صلوات اللہ علیہم کے بعد جو حضرات واصل اور مقربین ہیں ان کی دو چیزیں ہیں ایک وہ مشائخ صوفیاء کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال متابعت میں رسول کا مرتبہ پایا اور اس کے بعد مخلوق کو متابعت کے طریقہ کی دعوت دینے کے واسطے ان کو شرع کی پیروی کی طرف بلانے کیلئے مخلوق پر اپنی توجہ کو مرکوز کرنے پر مامور و مدون کیا۔ اور دوسری جماعت وہ لوگ ہیں کہ ذریعہ کمال پر پہنچنے کے بعد دوسروں کی تکمیل اور مخلوق کو عرف ربوع ہونا ان کے حوالہ نہیں کیا گیا۔ (نجات الانس (اردو) صفحہ نمبر ۵۸)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہے کبھی کسی کو نبوت نہ ملے گی مگر احمد رضا بریلوی کہتے ہیں کہ حضور کے بعد نبوة صرف ۵۶۱ھ تک بند ہے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ بعد رسالت کا پھر آغاز ہوگا۔ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۳۱۴ حصہ اوّل)

نقشہ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں بناتے ہیں سراپا غوث کا

جواب نمبر ۱: امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: چونکہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقی و عادات، حسن و جمال اور نور نبوت کے مظہر تھے اس لئے جب غوث پاک کا تصور جساتے ہیں تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔

• شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا قدم میرے جدِ کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قصہ موں پر ہے حضور کا قدم اٹھتے ہی میں نے اپنا قدم آپ کے نشان پر رکھا ہے میرا قدم اقام نبوت پر ہوتا ہے الخ
(زبدۃ الآثار، ص ۲۲، طبع لاہور ۱۳۱۳ھ)
(از شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص ۵۴-۵۵)

مصنف رضا خٹائی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضاء خانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیرانِ حق کی شکل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتی ہے۔
(رضاء خانی مذہب صفحہ ۲۶۶ ص ۲۷۰)

جواب نمبر ۲: چونکہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نائبِ رسول خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کا آئینہ تھے اس لئے مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ اسے غوث اعظم جبیب آپ کا تصور جساتے ہیں تو آپ کے آئینہ میں شاہدینہ کا صاف نقشہ نظر آتا ہے۔
• خاتمہ ان نبوت میں سے اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا قطب الاقطاب، نبی آدم کا غوث اور جن وانس کا مرید (شیخ محمد بن اسماعیل بن الدین) (عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ) ہر دو دین میں ملے۔ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال تمام اولاد میں درخشاں ہے لیکن حضرت شیخ میں اور عیسیٰ کا جمال کمال ہے اور حضرت شیخ کا جمال دراصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جمال اور ان کا کمال در حقیقت رسالت پناہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کمال ہے۔

(انصار الایمان صفحہ نمبر ۲۰ طبع کراچی)

اب ہشتم

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہے گئے

نعتیہ اشعار پر معترضین کے اعتراضات کا تحقیقی جواب

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ بحرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۳۲)

لغات: بیت اللہ: کعبہ معظمہ۔ بحرے کو جھکا: ادب و احترام کے ساتھ سلام کرنا۔ ہیبت: خوف، وحشت، رعب داب، گھبراہٹ۔ تھر تھرا کر: کانپ کر، لرز کر۔

(بروکلن: امر زما نیل یک بدشتانی طبع لاہور)

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یا رسول اللہ! آپ کی تشریف آوری یعنی ولادت باسعادت ہوتے ہی کعبہ معظمہ ادب و احترام کے ساتھ سلام بجالاتے ہوئے جھک گیا اور خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں پر کچھ ایسا رعب و خوف طاری ہوا کہ ہر بت لرز لرز کر اونٹ سے منہ گر پڑا۔

حضرت عبدالطلب سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں شب ولادت کعبہ کے

پاس تھا جب آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف جھکا اور سجدہ کیا اور اس سے ٹکیر کی آواز آئی اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمد المصطفیٰ الان قد طہر فی ربی من انجاس الاصنام وارا جاس البشر کین اور وہ بت جو کعبہ میں گردا گرد نصب تھے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور سب سے بڑا بت جسے قبل کہتے ہیں منہ کے بل گر پڑا۔

(۱)۔ (مدارج النبوة) (مترجم) صفحہ نمبر ۲۷ جلد اول، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی

(۲)۔ (شواہد النبوة) (مترجم) صفحہ نمبر ۵۷، از مولانا عبد الرحمن جامی

• امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کی ولادت با سعادت کے وقت بت اورندھے منہ گر گئے (انصاف الصغریٰ) (مترجم) صفحہ نمبر ۳۳ طبع لاہور ۱۳۰۶ھ)

• ابن عساکر نے عروہ سے روایت کی کہ ایک جماعت قریش جن میں ورقہ بن نوفل، زید بن عمرو بن فضیل، عبد اللہ بن جحش اور عثمان بن حویرث تھے، ان لوگوں کا مشترکہ بت جس کے پاس یہ بتع ہوتے تھے ایک رات جب اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ منہ کے بل اونڈھا پڑا ہے انہوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی اور اٹھا کر سیدھا کر کے اس کے مقام پر درست کر دیا۔ کچھ دیر گزری ہوگی وہ بت منہ کے بل پھر گر گیا۔ انہوں نے دوبارہ سیدھا کر کے درست کر دیا۔ تیسری مرتبہ پھر اسی طرح گرا۔ اب عثمان نے کہا کہ کوئی خاص بات معلوم ہوتی ہے یہ وہی رات تھی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

(انصاف الصغریٰ صفحہ نمبر ۳۳ جلد اول طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

خانہ کعبہ ڈانس کرتا ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۵۵ حصہ دوم)

زیر بحث شعر کو دوبارہ صفحہ نمبر ۱۹۱ پر درج کر کے درج ذیل جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی نے بیت اللہ شریف کو کیسے مکروہ انداز میں بتوں کے ساتھ ملا دیا ہے رسوائے زمانہ احمد رضا خاں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے عرش الہی کیلئے

گرے کا لفظ استعمال کیا ہے شعر ملاحظہ ہو۔

جھکا تھا مجھے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا

یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قرباں ہو رہے تھے

(حدائق بخشش جلد اول)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا تمام کلام گستاخی پر مبنی ہے آپ جو شعر بھی پڑھیں

گے اس سے گستاخی کی بوائے گی۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۲ حصہ دوم)

شعری شرح

مولانا احمد رضا بریلوی قدس سرہ واقعہ معراج کی منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں

کہ جب آپ عرش اعظم پر پہنچے تو وہ آداب بجالایا اور بزم بالا والے (فرشتے) سجدے میں گر

پڑے یعنی انتہائی تعظیم بجالائے اور عرش آپ کے قدموں سے آنکھیں مل رہا تھا (یعنی آپ کے

قدم عرش کے ساتھ مس تھے) اور بزم بالا کے فرشتوں نے آپ کو حجر مٹ میں لے رکھا تھا۔

نعتیں بائٹا جس سمت وہ ذیشان گیا

ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۳۳)

لغات: نعتیں: عطاء و بخشش۔ بائٹا: تعظیم کرتے ہوئے۔ سمت: طرف، جانب۔ ذیشان:

شان و شوکت والا۔ منشی: آغاز کرنے والا، پیدا کرنے والا۔ فحشی: رحمت کا پیدا کرنے

والا یعنی اللہ تعالیٰ۔ (کریم اللغات صفحہ نمبر ۳۵۶)

صاحب قصیدہ بردہ شریف فرماتے ہیں:

الحمد لله منشی الخلق من عدم

ثم اصلوة على الخار في القدم

(شرح قصیدہ بردہ صفحہ نمبر ۵ طبع کراچی)

قاسم خزائن اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزائن الہیہ ماننا ان مسائل

مجموعہ سے ہے کہ جن کا تعلق عظمت نبوۃ و رسالت سے ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو ان مسائل کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالک نعماء الہیہ ہونا ثابت ہے۔ اس عقیدہ کو شرک کہنے والے اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ اذن الہی اور عطا خداوندی کے ساتھ شرک کا تصور جمع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ نعمت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمانے اور ان میں اپنی حکمتوں کے مطابق تصرف کا اذن دینے پر قادر ہے اور ہر مقدور ممکن ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کسی حالت میں شرک نہیں ہو سکتا، شرک جب ہی ہوگا کہ ان امور میں محال ذاتی کا اعتقاد ہو، جیسا کہ عطاء الوہیت منقطع عقلی اور محال بالذات ہے۔ لیکن اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے کا اذن دینا تو محال نہیں بلکہ امر واقع ہے بلکہ شاہد ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کی نفی جن دلائل سے لوگ ثابت کرنے سعی مذموم کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب کا مفاد صرف یہ ہے کہ حکم خداوندی کے خلاف اور مشیت الہیہ کے منافی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے قطعاً کوئی حکم یا اختیار نہیں ہے۔ اور عطاء الہی سے کل اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حاصل و ثابت ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزانہ اللہ ہیں اس لئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں نعمتیں تقسیم فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تقسیم پر اپنی رضا مندی کا اظہار فرمادیتا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں:

محمد کی مرضی ہے مرضی خدا کی
خدا کی رضا ہے رضا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

قرآن کریم میں ہے:

قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول

وجھک شطر المسجد الحرام۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۴)

ترجمہ: ”... جبک ہم دیکھ رہے ہیں آپ کے رخ (انور) کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا تو آپ کو ضرور پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس پر آپ راضی ہیں تو آپ پھیر لیں اپنا رخ مسجد حرام کی طرف“۔ (البیان)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولی تمنا تھی کہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا جائے اور چشم امید و رحمت کی طرف بار بار اٹھتی تھی اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی یہ ادا اتنی پیاری اور اس کی خوشنودی خاطر اتنی مطلوب تھی کہ اسی آیت میں اعلان فرمایا کہ اے محبوب! جو قبلہ تمہیں پسند وی مجھے پسند اور تیری ولی کیلئے ہم کعبہ کو قبلہ مقرر فرماتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

انما انا قاسم واللہ يعطی۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۰۷ تا ۳۰۸ مکتبہ امدادیہ لبنان)

ترجمہ: ”بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۵۱۲)

اس حدیث کی شرح میں سلطان العارفين شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اس سے اجناس عالم مراد ہیں تاکہ دنیا والوں کی ذاتی طلب کے مطابق آپ اکمال

کرمطا فرماتے رہیں۔ (جوہر النجار صفحہ نمبر ۳۰۷ جلد اول)

نیز فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کھجیاں مرحمت فرمائی گئیں تو ہم نے جان لیا کہ آپ انکی حفاظت کے اہل اور حاجت مندوں کی ضروریات سے خبردار ہیں، پس جو بھی دنیا میں کسی کو رزق ملتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر واسطے کے اللہ تعالیٰ کسی کو مرحمت نہیں فرماتا کیونکہ کھجیاں انکے ہاتھوں میں دی

ہیں۔ (جواہر النکاح صفحہ نمبر ۳۹۸ جلد اول)

• امام ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے شک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانوں اور اپنی نعمتوں کے خزان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے درمیان ارادہ و اختیار کر دیئے ہیں جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔

(الجواہر النکاح صفحہ نمبر ۳۹۸ جلد اول)

• ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ربیعہ کی شرح میں فرمایا ہے:

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو قدرت بخشی ہے اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔ (مرقات صفحہ نمبر ۳۲۳ جلد ۲ شریکتہ ادبیہ ملتان)

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی بن ولیدہ حضرت مجدد الف ثانی کا ایک مشاہدہ

• حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مولانہ شریف میں حاضری دی تو وہاں چشم دل سے مشاہدہ کیا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک عرش سے فرش تک مرکز کائنات ہے۔ ہر چند کے وہاب مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن جس کسی کو اللہ پہنچا ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے پہنچا ہے۔ اور مہمات ملک و ملکوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہتمام سے انصاف پاتی ہیں یعنی صرف جہان کے ہی نہیں بلکہ ملکوت کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہتمم ہیں اور معلوم ہوا کہ ساری خدائی کے انعامات شب و روز وہ مطہرہ سے پہنچتے ہیں۔ (مقامات امام ربانی، ماہنامہ الماد محمدی شریف (جنگ) ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ)

مصنف رضا خانی قدس سرہ کا جاہلانہ تبصرہ

احمد رضا بریلوی نے حدیث انما انا قاسم واللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم بانٹنے والے اور اللہ تعالیٰ دینے والے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضور تعالیٰ

بانٹتے ہیں مگر یہ نہیں کہتے کہ دینے والا خدا تعالیٰ ہے بلکہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی لگا ہوا ہے۔ معاذ اللہ الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۷ حصہ اول)

معدن اسرار علام الغیوب

برزخ بحرین امکان و وجوب

(مدائن بخش صفحہ نمبر ۲۷۷)

لغات: معدن: کان۔ اسرار: بھید۔ علام الغیوب: غیب کے علوم جاننے والا یعنی حق تعالیٰ۔ برزخ: واسطہ۔ بحرین: بحر کی جمع، سمندر۔

مصرعہ اول کا مفہوم: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسرار الہی کی کان ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسرار الہی پر مطلع فرمایا ہے (جس قدر آپ کی شان کے لائق تھے)۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ادراک حقیقت الہیہ میں انبیاء و اولیاء عاجز ہیں۔ تجلیات ذاتی و صفاتی ہوسمائی انبیاء و اولیاء حسب المراتب دنیا میں ہوتی ہیں۔

اسرار الہی کی تین قسمیں ہیں:

- ۱۔ وہ اسرار الہی جو عام مخلوق پر افشاں کئے گئے۔
- ۲۔ وہ اسرار الہی جو خاص افراد پر آپ نے ظاہر فرمائے۔
- ۳۔ وہ اسرار الہی جو رب العزت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (حروف مقطعات اور قیامت کے وقوع وغیرہ کا علم)۔

• ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

یعنی علوم لوح و قلم کے آپ کے علوم میں سے ہیں اور اس کا بیان یہ ہے کہ آپ کے علوم متوجع ہوتے ہیں کلیات و جزئیات و حقائق و عوارف و معارف کی طرف جو ذات و صفات کے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے علوم آپ کے علوم کے سمندر میں سے ایک نہر ہے اور آپ کے علوم کی سطروں میں سے ایک حرف ہے۔

(البرہۃ الممدودہ شرح البرہۃ صفحہ نمبر ۱۱۱ ناشر جمعیت علماء اسکندریہ شریعہ پور سندھ)

نیز شرح شفا میں لکھتے ہیں:

حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن معجزات اور ظاہر آیات میں سے وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا معارف جزئیہ علوم کلیہ مدركات نظریہ عقیدہ اور اسرار باطنہ انوار ظاہرہ میں سے اور آپ کو دنیا اور دنیا کی تمام مصلحتوں اطلاع کے ساتھ خاص کیا۔ (نہم الریاض فی شرح الشفاء بعد شرح الشفاء اعلی القاری صفحہ ۲۲۳ جلد ۳ طبع لبنان)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اور ہاٹن سے مراد آپ کے وہ اسرار ہیں جن کی حقیقت کا ادراک ناممکن ہے۔
(مدارج الصلوۃ جلد اول صفحہ ۸)

معصومہ ثانی کو سمجھنے کیلئے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ وجود و جسم کے ہیں ایک وجود وہ جو اپنے ہونے میں غیر کا محتاج ہے (جیسے انسان) ایک وہ جو غیر کا محتاج نہیں (جیسے خداوند قدوس) اول الذکر کو ممکن کہتے ہیں اور مؤخر الذکر کو واجب۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے امکان اور وجوب کو دو سمندروں سے تشبیہ دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ ممکن وہ واجب یعنی اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک واسطہ اور وسیلہ ہیں اس لئے آپ کو برزخ کہا گیا ہے۔

اب اس معصومہ ثانی کا مطلب یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی مخلوق اور خالق کے درمیان معرفت الہی کا ذریعہ وسیلہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر خدا تعالیٰ تک رسائی ناممکن ہے۔

پروردگار عالم جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی يحبکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: ”اے محبوب الہی کتاب سے) فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری فرمانبرداری کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا

پہلے درجہ فرماتے والا ہے۔“ (ابن ابی)

• حضرت جعفر بن محمد یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (م ۱۴۸ھ) فرماتے ہیں:
اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی اطاعت سے عاجز و کچھ کر اس بات کی معرفت عطا فرمائی تاکہ وہ سمجھ جائیں کہ خدمت کے ذریعے وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے تو اپنے اور ان کے درمیان تو اپنی تخلیق کے شاہکار کو واسطہ بنایا جو صورت کے لحاظ سے خود ان کی جنس میں سے ہے اور جس کی خوبی یہ ہے کہ وہ سراپا رافت و رحمت ہے اسے مخلوق کی طرف ایسا مکمل سفیر اور نمائندہ بنا کر بھیجا کہ اس کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور اس کی موافقت کو اپنی موافقت قرار دیتے ہوئے اللہ رب العزت نے فرمایا:

جس نے رسول کا حکم مانا ہے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (الشفاء جلد اول صفحہ ۴۱)

• حضرت محمد دالہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اتبعوا علیہم الصلوۃ والسلام کے ارسال کرنے کی نعت کا شکر یہ کس زبان سے ادا کیا جائے اور کس دل سے اس منعم کا اعتقاد کیا جائے اور وہ اعضاء کہاں ہیں جو اعمال حسنہ کے ساتھ اس نعت عظمیٰ کا بدلہ ادا کر سکیں اگر ان بزرگواروں کا وجود شریف نہ ہوتا ہم بے سمجھوں کو مانع کے وجود (ذات باری تعالیٰ) اور اس کی وحدت کی طرف کون ہدایت کرتا۔
(مکتوبات (اردو) حصہ چہارم دفتر اول صفحہ ۵۹۳)

• حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

منزل خودی اور مقام ”ہویت“ یہ تمام راستے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خصوصی توجہ اور ذاتی تربیت و شفقت کے ذریعے طے کرائے ہیں اس لئے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں پڑھ من کر نہیں بلکہ تربیت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان سے ان مراحل کو عبور کر کے کہہ رہا ہوں۔ (شاہ ولی اللہ دہلوی اور قاضی خودی صفحہ ۹۰ طبع لاہور)

نیز فرماتے ہیں:

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی آغاز سفر سے انجام سفر تک ہر قدم ہر حال

ہر کیفیت اور ہر سطح پر سرمد کامل کی دشگیری کرتی ہے اور راہ خودی کا سفر انجام و کمال انجام تک پہنچانے کیلئے مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ (شاہ ولی اللہ اور غفر خودی)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتداء میں تخلیق کائنات کا سبب اور آخر میں بنی آدم کی ہدایت کا وسیلہ ہیں باطن میں تربیت کنندہ ارواح اور ظاہر میں تکمیل کنندہ اجسام ہیں۔ ارکان مذاہب کو منہدم کرنے والے، ادیان سابقہ کو منسوخ کرنے والے، انگشتی وجود کا ٹھکانہ اور گہر معرفت و شہود کا نقش ہیں۔ پایندہ تصور اخلاق کا مقصد، سالکین اہل زمین کا مطلوب، مکالم اخلاق کے تکمیل کرنے والے، کامل کو درجہ کمال تک پہنچانے والے، وجود عدم کی منزلوں کو دیکھنے والے، دربار حدوث و قدم کا تنظیم، امکان و وجوب کے جامع، طالب و مطلوب میں واسطہ، مملکت خداوندی کے ذریعہ اور حکومت الہیہ کے بادشاہ ہیں۔ حقیقت خلوت کے مظہر، صورت رحمانیت کے جلوہ، عالم لاہوت کے راز سر بستہ، خانہ جبروت سے واقف۔ ارواح ملکوتیہ کو تروتازگی بخشنے والے۔ اور عالم ناسوت کو رونق دینے والے ہیں۔ ولایت کے راہنما، دائرہ نبوت کی انتہا، مظہر کامل، رحمت عالم، عقل اول، ترجمان اولین، نوروں کے نور، سر تا پا راہنما، تمام رسولوں کے سردار، اللہ کے سب سے زیادہ محبوب، سب سے زیادہ برگزیدہ سرکار وہ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۲۲ طبع کراچی)

• علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ کسی اپنی ضرورت اور احتیاجی کیلئے جاری نہیں فرمایا کہ ان استحالات میں سے کوئی احتمالہ لازم آئے بلکہ جن پر انبیاء علیہم السلام کو خلیفہ بنایا ہے ان کے قصور استعداد اور نقصان صلاحیت کی وجہ سے یہ سلسلہ کیونکہ وہ براہ راست ہدایت اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ اس کے احکام اخذ کر سکتے تھے۔

(بیضاوی صفحہ نمبر ۲۳، ۲۴ طبع کراچی ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء، از امام عبد اللہ بن عمر بیضاوی علیہ الرحمۃ)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

بریلوی مذہب والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ممکن الوجود یعنی مخلوق نہیں مانتے نہ واجب الوجود کہہ سکتے ہیں کہ اعلانیہ آپ کو خدا ماننا پڑتا ہے۔

ان کے ہاں آپ نہ خالق ہیں نہ مخلوق ایک درمیانی اور برزخی مخلوق ہیں۔
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۲ حصہ اول)

ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ
میرا ہے وہ کامگار آقا
(مدائق بخشش صفحہ نمبر ۲۲)

لغات: ملک خدا: خدا تعالیٰ کا ملک۔ قبضہ: اقتدار۔ کامگار: کامیاب۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جس ہستی مقدسہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ملک پر اقتدار بخشا ہے۔ میرا وہ کامیاب آقا ہے جن کا اسم گرامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں:

سرور عالم محمد شاہ دیں
پیشوائے اولین و آخرین
حکم ان کا ہے جہاں میں سر بر
وہ یہاں آئے ہیں سب سے بڑھتر

(کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۱۵۵ طبع دارالاشاعت کراچی)

بیٹھے اٹھتے حضور پاک سے
اتجا و استعانت کیجئے

(مدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۳۱)

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے یعنی کثرت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتجا کریں کہ اے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہمارے لئے دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب دنیا اور حسین آخرت عطا فرمائے۔

• حاجی امداد اللہ مہاجر کی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

محبت محمد کی رکھ جان میں
محمد محمد کہہ ہر آن میں
محمد کی الفت سے اور چاہ سے
ملے گا تو امداد اللہ سے

(کلیات امداد یہ صفحہ نمبر ۹۸ ادارہ اشاعت کراچی)

• ممکن میں قدرت کہاں واجب میں عہدیت کہاں

حیران ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۳۷)

لغات: ممکن: مخلوق، یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ قدرت: قوت، طاقت۔ واجب:

ذات باری تعالیٰ۔ خطا: غلطی۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت مخلوق ہونے کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ شان و شوکت اور عظمت و رفعت عطا فرمائی ہے کہ آپ کا مقام انسانی عقل کی حدود سے ویراں اور ہے۔

نبوت، رسالت، خلت، محبوبیت، اصطفاء، اسرار، رؤیت باری تعالیٰ، قرب و دو، وحی، شفاعت عاصیاں، وسیلہ، انبیاء کے ساتھ امام بن کر نماز پڑھنا، بنی آدم کی سرداری، لوامہ الحمد، بشارت و نذارت، مالک عرش و فرش کا قرب خاص، اطاعت، امانت، ہدایت، ساری کائنات کیلئے رحمت ہونا، عطیہ رضا، سوال، حوض کوثر، کلام الہی کا سننا، اتمام نعت، انگوں پچھلوں کی مغفرت کا باعث، شرح صدر، مخلوق کا بوجھ ہٹا کر دینا، رفعت و ذکر، تائید ایزدی سے سرفراز، صاحب سیکر تائید ملائکہ، صاحب کتاب و حکمت، وسیع مثانی و قرآن عظیم، امت کا تزکیہ کرنا، مخلوق کو خدا کی طرف بلانا، اللہ اور ملائکہ کا صلوٰۃ پھینکا، لوگوں کے درمیان حکم الہی سے

منصف ہونا، امت محمدیہ سے اگلی امتوں والی غلیتوں کو ہٹانے والا، خدا نے اس کے نام (حیات) کی قسم فرمائی، اجابت دعا، جمادات کا آپ سے کلام کرنا، حالانکہ وہ زبان سے محروم ہیں، مردوں کو زندہ کرنا، بہروں کو سنانا، انگلیوں کے اندر سے پانی کے چشمے بہا دینا، تھوڑے طعام کو زیادہ کرنا۔ چاند کو شوق کرنا، سورج کو واپس لوٹانا، قلب ایمان، رعب کے ذریعے مدد کئے گئے، غیوب پر مطلع فرمائے گئے، امیر کا سایہ کرنا، کنکریوں کا تسبیح پڑھنا، رنج و الم کا دور فرمانا، لوگوں کے شر سے آپ کو محفوظ فرمانا وغیرہ ایسے کمالات ہیں جن کا کسی سے احاطہ نہیں ہو سکتا غرضیکہ جو شرف و کمالات خزانہ قدرت میں انسان کیلئے شرعاً و عقلاً محال ہیں وہ تمام آپ کو حاصل ہیں۔

جب میں آپ کے اس قدر وسیع اختیارات و کمالات کا مطالعہ کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ یہ مقام و مرتبہ مخلوق کو حاصل نہیں ہو سکتا تو کیا آپ واجب ہیں.....؟ تو یہ بھی ناممکن ہے کیونکہ واجب میں عہدیت کا پایا جانا محال ہے۔ پس آپ کو واجب کہنا بھی صحیح نہیں۔ اور عام انسانوں کی صف میں کھڑا کرنا بھی درست نہیں۔ مقام مصطفیٰ کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ آپ منظم صفات الہیہ اور اللہ تعالیٰ کے جمال و کمال کا آئینہ ہیں۔

• علامہ قاضی عیاض مالکی اندلسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ رب العزت کے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ کمالات مصطفویہ کا احاطہ کر سکے، علاوہ ازیں (دنیاوی کمالات کے) آپ کے وہ فضائل و کمالات بھی ہیں جو خدائے ذوالجلل نے روز آخرت میں آپ کیلئے ذخیرہ کر چھوڑے ہیں مثلاً اعلیٰ منزل، مقدس درجات، اور سب سے بلند و بالا سرداری کے مراتب، یہ وہ نعمتیں ہیں کہ عقل ان کو سمجھنے میں بے عقل ہے۔ اور ان کی حقیقت کی جانب پرواز کرنے سے مرغان و ہم و گمان کے پر جل جاتے ہیں۔

(کتاب اشفاء جلد اول صفحہ نمبر ۱۲۰ مترجم)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

خیر الوری امام زسل مظهر اتم

او از خدا و ہر چہ ازو منتشی ازو

آپ بہترین مخلوق امام الانبیاء اور مظہر کامل ہیں آپ خدا سے ہیں اور دوسری چیزیں آپ سے ہیں۔ (اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۱۷ طبع کراچی)

• حضرت شاہ عبدالرحیم فاروقی والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اور رحمت کاملہ نازل ہو اس ذات پر جو اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم و اکمل ہیں اور اس کے حسن و جمال کا جلوہ گاہ ہیں جن کا نام مبارک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ واصل ہیں۔ (انفاس رحیمیہ بحوالہ تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۲۹)

نیز فرماتے ہیں:

اور بہترین تحفے اس کے حبیب پر جو اللہ تعالیٰ کے جمال و کمال کا آئینہ اور اس کے خزانہ بخشش کی کنجی ہیں۔ (انفاس رحیمیہ بحوالہ تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۳۰)

• شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری روحوں کی اصل ہیں پس آپ روحانی لحاظ سے اولین باپ ہیں۔ جیسے جسمانی لحاظ سے آدم علیہ السلام اولین باپ ہیں۔

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر ایک سے افضل ہیں۔ (جواہر انوار صفحہ نمبر ۳۸، ۳۹ جلد اول از علامہ یوسف عیاضی رحمۃ اللہ علیہ)

• حضرت بابزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے معرفت کے سمندروں میں غوطہ لگایا تا کہ حقیقت مصطفوی کی معرفت حاصل کروں۔ دیکھا کہ میرے اور حقیقت محمدیہ کے درمیان ایک ہزار پر دے حائل ہیں اور مجھے یہ پتہ چلا کہ اگر میں پہلے پر دے کی طرف ایک قدم بھی بڑھاتا ہوں تو جل کر راکھ ہو جاتا ہوں جیسے بال آگ میں گر کر اپنے وجود کو جلا بیٹھتا ہے۔ (جواہر انوار صفحہ نمبر ۵۱ جلد ۲)

• شیخ ابوالحسن خرقانی (م ۳۲۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مجھے تین چیزوں کی غایت وحد معلوم نہ ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ، مکمل نفس اور معرفت خداوندی۔ (نجات الانس از مولانا جامی)

اٹھے جو قصر دوئی کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے (حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۵۹)

• قصر دوئی: مقام قرب۔ خیر: بہت، اطلاع۔

شب معراج حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سدرۃ المنتہی پر آکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت چھوڑ دی۔ آپ آگے بڑھے قصر دوئی (یعنی قرب خداوندی کے پردے) پہنچ گئے۔ ان کیفیات و مشاہدات کو انسان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

دوسرے مصرعہ میں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی یعنی قرب اپنے کمال کو پہنچا اور با ادب احباء میں جو نزوی کی تصور ہو سکتی ہے اور وہ اپنی غایت کو پہنچی۔

تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس موجود نہ رہی؟ یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روح مع جسدا طہر وہاں موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ثم دلی فتدلی، فکان قاب قوسی او ادنی۔ (سورۃ النجم آیت نمبر ۸، ۹)

ترجمہ: ”پھر قریب ہوا (اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) پھر زیادہ قریب ہوا تو (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے) دو کماتوں کی مقدار (نزدیک) ہوئے بلکہ اس سے (بھی) زیادہ قریب۔“ (البیان)

• امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ وہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو بارگاہ خداوندی کے قرب خاص سے مشرف فرمائے گئے تھے۔ کہا گیا ہے

کدنی سے قرب اور تدلی سے انتہائی قرب (نزدیکی) مراد ہے۔

- حضرت نقاش رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ وہ بندے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ نزدیک ہوا کہ قرب سے قریب تر ہوا اور اپنی قدرت اور عظمت سے جو چاہا دکھایا۔

(کتاب الشفاء صفحہ ۳۰۸، ۳۰۹ جلد اول از قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ)

- مولوی محمد انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدار الہی سے مشرف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ سرمدی سے آپ کو نواز اور اپنے فضل و احسان سے عزت افزائی فرمائی۔ (فیض الباری)
- سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

- پھر شاہد مستور ازلی نے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور خلوت گاہ راز میں ناز و نیاز کے وہ مقام ادا ہوئے جن کی لطافت و نزاکت بار الفاظ کی تحمل نہیں ہو سکتی۔ (سیرت النبی صفحہ ۳۶۲ جلد ۳)
- قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس جگہ جو خدا کا قرب یا خدا سے قریب مذکور ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے۔ اس سے مراد مکانی یا زمانی فاصلے کا قرب نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریب ہونا یا قرب خدا میں پہنچنا یہ آپ کی عظیم قدر و منزلت، مرتبہ کی بلندی، انوار معرفت کا ظاہر ہونا اور غیبی اسرار کا مشاہدہ کرنا اور قدرت حاصل ہونا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید احسان فرمانا، آپ کو مزید انفس دلانا آپ کیلئے کشادگی اور بزرگی کے اظہار کی خاطر ہے اور اس کی تاویل بھی اسی طرح کی جائے گی جس طرح اس فرمان رسالت کی تاویل کی جاتی ہے کہ ہمارا رب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ اس نزول سے مراد افضال، اجمال قبول اور احسان فرمانا ہے۔

اس تقرب والے ارشاد باری تعالیٰ کی وہی تاویل کی جائے گی جو ارشاد خداوندی من تقرب منی شبرا تقربت منذ راعا ومن اتانی بمشی اتیمہ ہرولہ (جو ایک بالشت میری طرف

آئے میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آئے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ یہاں بھی قرب سے اجابت قبولیت، احسان و کرم فرمانا اور مرادوں سے ہلنا جلد جموں لیاں بھرونا مراد ہے۔ (کتاب الشفاء صفحہ ۳۰۹، ۳۱۰ جلد اول طبع لاہور)

لما معین الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دنی جو کچھ اہل دنیا کے آثار تھے مٹا دیئے قدنی کی منزل میں انسان کے تمام احوال کو ختم کر دیا یہاں تک کہ غیبی تائید سے ستر الہی سے وراہ پہنچے اپنے قرب کے مقام میں صفت ظہری، میرے قرب میں پہنچے پس اون مٹی کے مقام پر بیٹھے درمیان سے شب و روز ہاتھ رہا، سوز ایک طرف ہو گیا اس قدر نزدیک پہنچے کہ بیت جلال و جمال ظاہر ہوئی، عزت و کبریت نے پکارا کہ اور آگے آئیے بسا طرب پر اس قدر بڑھے کہ حدوث و قدم مناسبت نہ رہی تمام پردے درمیان سے اٹھ گئے۔ فکان قاب قوسین، دو کماتوں کی مقدار، ایک صفت قدم حق اور ایک صفت حدوث، اگرچہ نزدیک پہنچ گئے لیکن ایک نہ ہوئے کیونکہ اتحاد کی صورت ممکن ہے۔ (معارج البیضاء (مترجم) صفحہ ۳۶۲ جلد ۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

آپ نے ہر مقام انبیاء کو ہر صاحب مقام کو بہ نسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالیٰ سے عنایت ہوا، پست کر دیا جب آپ اُن کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکتا اور ناموز شخص بنائے گئے (یہ عذابا محمد اس لئے تھی) تاکہ آپ کو وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا (اور کوئی مخلوق اس کو دیکھ نہیں سکتی)۔ (نثر المصنف صفحہ ۱۰۳)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

معراج کی رات جب دنی قدنی کے پردے اٹھے کوئی نہیں بتا سکتا کہ حقیقت کیا کھلی یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں دو ہستیاں تھیں، خدا اور اس کا رسول نہیں دونہ کہہ یہ نہ کہہ آپ ہی وہ نہ تھے (یعنی خدا نہ تھے) ارے حقیقت یہ ہے کہ آپ ہی وہ تھے۔ بریلوی مذہب

میں تو حید کا یہی تصور ہے۔ وہ الوہیت کے سوا اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت مانتے ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ) (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۶ حصہ اول)

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۵۹)

لغات: اول: ابتداء۔ آخر: انتہاء۔ ظاہر: عیاں۔ باطن: پوشیدہ۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہی اول، آخر، ظاہر اور باطن ہے۔ اسی کے جلوے یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج اسی ذات اقدس کی ملاقات کیلئے عرش معلیٰ پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔ جس طرح صبح کی روشنی چاند اور ستاروں پر غالب آجاتی ہے اور وہ صبح کی روشنی میں مدغم ہو جاتے ہیں شب معراج احدیت کے جلووں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کو اپنے جلووں میں سمیٹ لیا۔

• شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(سدرۃ المنتہی پر پہنچ کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو الوداع کہہ کر درخشاں لانے والے فرشتے کے ہمراہ عرش معلیٰ کی جانب پرواز کرنے لگے۔ اس کے بعد آپ تجلیات میں گم ہو گئے اور جو فرشتہ آپ کے ہمراہ آیا تھا (درفر لے کر) وہ پیچھے ہی آپ سے جدا ہو گیا۔ اس وقفے کے دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی جانب وحی فرمائی، اے آگے بڑھے اور خاص مقام قرب میں داخل ہونے کی اجازت بخشی۔ اس وقت پس آپ نے یعنی ذات باری کو دیکھا نہ کہ غیر کو۔ (جواہر انوار جلد اول صفحہ نمبر ۴۴۴، ۴۴۵)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانیوں کو ملاحظہ کر چکے تو اب قرب و اختصاص میں باریابی اور حضوری کا وقت آیا اور آپ آخر تک پہنچے اور تمام سے

اطلاعات نام ہو گیا آپ تجار و گئے کوئی فرشتہ اور انسان آپ کے ساتھ نہ رہا۔ حضرت حق جل جلالہ اسے دعا آئی اے ساری مخلوق سے افضل قریب ہو جائیے، اے احمد قریب ہو جائیے اے احمد قریب ہو جائیے پھر میرے رب نے مجھے اپنے سے اتنا قریب کیا اور میں اتنا نزدیک ہو گیا کہ ہوا کہ خود فرمایا:

ثم دنی فندلی فکان قلاب قوسین او ادنی۔

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ

(مدارج النبوة صفحہ نمبر ۳۰۵ جلد اول)

ہو الا اول ہو الا آخر ہو الظاہر ہو الباطن

یکل شیء عظیم لویح محفوظ خدا تم ہو

نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے تھے دو آخر

تم اول اور آخر ابتداء تم ہو انتہاء تم ہو

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی

خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو

مندرجہ بالا اشعار حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف مدارج النبوة کی عبارات کا منظوم ترجمہ ہے۔ تقریباً ۳۷۳ برس مدارج النبوة کو منظر عام پر آئے ہوئے گزر چکے ہیں مگر آج تک کسی مذہبی فرقہ کے عالم دین نے ان عبارات کی وجہ سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہیں بنایا۔

مگر سبحان اللہ! آج "مصنف رضائانی مذہب" کو ان عبارات کے منظوم ترجمہ

کے گرائی کی بجا آ رہی ہے "کیا پدی اور کیا پدی کا شور با" عبارات ملاحظہ ہوں۔

ہو الا اول والا آخر والظاہر والباطن وہو یکل شیء عظیم۔ وہی ذات اول و آخر اور ظاہر و

باطن ہے۔ اور وہی ہر شے کا جاننے والا ہے۔ یہ کلمات اعجاز اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کے حمد و ثناء پر

بھی مشتمل ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی کبریائی کے ذکر و بیان کے علم پر ارشاد فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت و صفت کو بھی شامل ہیں۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے ان اسماء اور صفات کے ساتھ آپ کی توصیف فرمائی۔ باوجود یہ کہ یہ اسماء صلی اللہ علیہ وسلم اور وحی مکتوا اور وحی غیر مکتوان دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی اسم گرامی قرار دے کر آپ کے حلیہ مبارک حسن و جمال اور کمال و اتصال آئینہ دار بنایا ہے۔ اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء صفت سے متصف ہیں۔ اس کے باوجود خصوصیت کے ساتھ ان میں سے کچھ صفات کو نامزد کر کے کہا: مثلاً نور، علم، حکیم، مومن، مجسمین، ولی، ہادی، رؤف اور رحم وغیرہ اور یہ چاروں مذکورہ اسماء صفت یعنی اول، آخر، ظاہر اور باطن بھی انہیں قبیل سے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اولیت

اب رہا یہ امر کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم صفت "اول" کیسے ہے تو اولیت اس بنا پر ہے کہ آپ کی تخلیق، موجودات میں سب سے اول ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے اول ماخلق المخلوق (اللہ تعالیٰ نے سب سے اول میرے نور کو وجود بخشا) (۲) کہ آپ مرتبہ نبوت میں بھی اول ہیں۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے، میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم اپنے خیمہ میں ہی تھے۔ (۳) یہ کہ آپ ہی روزِ یثاق سارے جہان سے پہلے جواب دینے والے تھے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا: **الست بربکم** (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) **قلوا بلی** (سب نے کہا ہاں)۔ (۴) یہ کہ آپ ہی سب سے پہلے ایمان لائے والے ہیں۔ چنانچہ فرمائی تو **اول من امن بالله وبذکر امرت والا اول المؤمنین** (اللہ پر جو سب سے پہلے ایمان لائے اور اس کے حکم کی تعمیل کی۔ ان میں سب سے پہلے مومن ہوں)۔ (۵) یہ کہ جب زمین شش ہوئی اور لوگ اس سے ظلمیں گے تو میرے لئے سب سے پہلے زمین شش ہوئی۔ (۶) یہ کہ (روزِ قیامت) سب سے پہلے میں ہی عجدہ کرنے کی اجازت

دیا گیا۔ (۷) یہ کہ باب شفاعت سب سے پہلے میرے لئے ہی کھلے گا۔ (۸) سب سے پہلے میں ہی جنت میں داخل ہوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان آخر

اس سبقت اور اولیت کے باوجود بعثت و رسالت میں آپ آخر ہیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: **ولکن رسول الله و خاتم النبیین** (لیکن آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں)۔ اور (۲) یہ کہ کتابوں میں آپ کی کتاب قرآن کریم آخری اور دینوں میں آپ کا دین آخری ہے چنانچہ فرمایا: **نحن الآخرون السابقون**۔ تمام مسلمانوں کے باوجود بعثت میں ہم آخری ہیں کیونکہ بعثت میں یہ آخریت و خاتمیت اور فضیلت میں اولیت و سابقیت کا موجب یہاں لئے کہ آپ ہی گزشتہ تمام کتابوں اور دینوں کے ماحی اور ناسخ ہیں۔

ان ظاہر و باطن

اب رہا آپ کا ظاہر و باطن ہوتا تو آپ ہی کے انوار نے پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے اس سے سارا جہان روشن ہے کسی کا ظہور آپ کے ظہور کی مانند اور کسی کا نور آپ کے نور کے ہم پل نہیں۔ اور باطن سے مراد آپ کے وہ اسرار ہیں جن کی حقیقت کا ادراک ناممکن ہے اور قریب و بعد کے لوگ آپ کے جمال و کمال میں کھو کر رہ گئے۔

ہر شے کے جاننے والے

وہو بکل شئی علیم (وہی ہر شے کا جاننے والا ہے) کا ارشاد بلاشبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کیلئے ہے کیونکہ فوق کل ذی علم علیم (ہر صاحب علم کے اوپر اور زیادہ جاننے والا ہے) کی صفت آپ ہی میں موجود ہے۔ (مدارج النبوة جلد اول صفحہ نمبر ۸۷)

• حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب عین (مرکز دائرہ تخلیق) کو پیدا فرمایا تو ان کے منصب کے لحاظ سے سب کا والی اور سلطان بنایا گیا اور انہیں جسمانی لحاظ سے متفرق کرنے کی وجہ سے ان کے نائب بنائے

پس جوان کا سب سے پہلا نائب ہوا وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پھر ان کی اولاد ہوتی ہے
نسل سلسلہ چلتا گیا جن سے ہر زمانے میں آپ کے خلفاء معین فرمائے گئے۔ یہاں تک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے ظہور کا وقت قریب آ گیا پس آپ ۵۷۰
نصف النہار کی طرح جلوہ افروز ہوئے پس ہر نور آپ کے نور میں داخل ہو گیا ہر حکم آپ کے حکم
میں غائب ہو گیا۔ اور تمام شریعتیں آپ کے تابع ہو کر رہ گئیں۔ اور آپ کی سیادت جو ہمیشہ
تھی وہ ظاہر و باہر ہو گئی۔

فہو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئی علیم۔

پس آپ اول، آخر، ظاہر اور باطن ہیں۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام
اشیاء کا علم دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ فرمان رسالت ہے: کہ مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے
ہیں۔ اور اپنے رب کے متعلق فرمایا کہ اپنے دست قدرت کو میرے دونوں کندھوں کے درمیان
رکھا تو میں نے دست قدرت کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی اور مجھے سب انگو
اور پتھلوں کا علم ہو گیا۔ پس آپ کو اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے تعلق اور نسبت الہی حاصل ہو گئی
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اول آخر ظاہر اور باطن ہے نیز ہر چیز کا علم
رکھنے والا ہے۔ (فتوح مکہ بحوالہ جہانگیر شاہ جلد اول صفحہ نمبر ۳۳۲، ۳۳۳، مطبوعہ لاہور)

مولوی محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی کے اشعار ملاحظہ ہوں۔

حبیب	غیب	نقیب	نجیب
حبیب	نسب	و نور	قدیم
بشیر	نذیر	سراج	منیر
خبیر	بصیر	دلیل	علیم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبیر یعنی صاحب اسرار ہیں۔ بصیر ہیں رہنما اور معلم

ہیں۔ (ماہنامہ "الرشید" لاہور دارالعلوم دیوبند نمبر ۵۳۰ جلد ۳ شمارہ نمبر ۳۰، فروری مارچ ۱۹۷۶ء ۱۳۹۶ھ)

دوسرے شعر کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دو اقول اور دو آخر نہیں ہو سکتے اسی طرح

ظہور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مفت اؤل و آخر کی حیثیت سے بھی کوئی ثانی نہیں۔ بلکہ آپ جملہ
امالات و کمالات کے لحاظ سے بے مثل، کامل اور اکمل ہیں۔

تیسرے شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان گنت مراتب
الامالات حاصل ہونے کے باوجود خدا کہنا جائز نہیں۔ مگر خدا سے جدا بھی نہیں یعنی آپ کمالات
الہی کا آئینہ اور صفات خداوندی کا مظہر اتم ہیں۔ اور آپ کے مرتبہ و مقام کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر
دہا ہے۔

حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع لازم جان اور محمد کو خدا کا غیر مرت
کہہ اور نہ خدا کو محمد کے اندر منحصر کر۔ جان تو کہ محمد خدا نہیں اور خدا، محمد، خدا، محمد، محمد اور
ہی ہے کمال اور اللہ زیادہ جانتا ہے حقیقت حال کو اور وہی ہے حال کی حقیقت۔
(رسالہ حضرت خواجہ محمد باقی نقشبندی صغیر نمبر ۳ مطبع پنجابی دہلی)

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام سرداروں کے سردار، آئینہ حق، اور میزان دین اور معیار
صدق اور کتاب الہی کے حامل اور خدا کے بندے ہیں۔ (مجموعات غزالی رحمۃ اللہ علیہ ۳۳۷ مطبع لاہور)
قاری محمد طیب دیوبندی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے مدرسہ خیر المدارس جالندھر
(انڈیا) کے پندرہویں سالانہ اجلاس منعقدہ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ کے اجتماع میں تقریر کرتے
ہوئے کہا:

پس جبکہ حضور سے زیادہ کسی نے بھی شون الہیہ کا حق ادا نہیں کیا اور آپ سے زیادہ
کوئی بھی ان سے قریب تر نہیں ہو سکا۔ تو ہون الہیہ کے مورد اکمل ثابت ہوئے آپ میں
ہمالی شان بھی علی وجہ الاتم آئی اور جلالی شان بھی علی وجہ الاکمل نمایاں ہوئی اور گویا آپ نے وہی
کچھ کیا جو صفات الہیہ کرتی ہیں۔ یعنی صفات الہیہ نے آپ کی ذات اقدس میں جلوہ گر ہو کر اپنا
کام انجام دیا ظہور صفات الہیہ کا ہوا اور مظہر آپ بنے نمایاں وہ ہوئیں اور آئینہ آپ ہوئے اسی

منظہریت تامہ کے پیش نظر قرآن عزیز نے آپ کے افعال کو خدائی افعال قرار دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیعت قرار دیا۔ فرمایا:

۱۔ جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ (القرآن)

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کنگریا پھینکنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پھینکنا فرمایا۔

اور آپ نے خاک کی مٹی نہیں پھینکی لیکن اللہ نے وہ پھینکی۔ (القرآن)

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بولنے کو اللہ نے اپنا بولنا قرار دیا۔

اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بتاتے ہیں ان کا ارشاد نوری وحی ہے جو جگہ جاتی ہے۔ (القرآن)

۴۔ حضور کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت قرار دیا۔

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ (القرآن)

غرض آپ کی ہر ادا خداوندی کا جلوہ اور ہر شان شان الہی کا پرتو ہے، بلا تشبیہ یوں کہ کہ حضور آئینہ حق نما ہیں جس میں شگون ربانی جلوہ گر ہیں فرق اتنا ہے کہ آئینہ سے باہر اصل ہے اور آئینہ کے اندر عکس ہے۔ مگر ہاں آئینہ کی تصویر تابع مطلق ہے۔ غرض حضور عکس ہیں انوار ربانی کے اور ظل ہیں تجلیات و کمالات الہیہ کے۔ ہاں معاذ اللہ حلول وغیرہ کا تخیل پیدا کریں کیونکہ آئینہ میں اصل خود حلول نہیں کر سکتا۔ اس کا عکس اور ظل جلوہ گر ہوتا ہے پس اصل اپنی ہی جگہ ہے اور ظل اپنی ہی جگہ، وہ اصل ہے اور یہ ظل کہلائے گا۔ وہاں وجود اصل ہے یہاں ظل ہے۔ وہاں ثبوت ہے یہاں محض ظہور ہے وہاں حقیقت ہے یہاں مجاز یعنی یہ ایک اکی اور ربی اشتراکیت ہے حقائق الگ الگ ہیں۔ (شان رسالت تقریر قاری محمد طیب صفحہ نمبر ۴۱۰)

ناشر مدرسہ خیر المدارس مبنی طبع باروم)

گمان امکان کے جھوٹے نقطہ تم اول آخر کے پھیر میں ہو

محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۵۹)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جس طرح دائرہ کے متعلق یہ بتانا نہایت مشکل ہے کہ اس کا اول آخر کیا ہے۔ اسی

طرح واقعہ معراج، ایک مختصر وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیت الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جانا انبیاء کرام کو نماز پڑھانا پھر ساتوں آسمانوں کو پار کر کے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچنا، اس مقام پر جبرئیل کا رک جانا، رُفرف کا آنا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص انوار و تجلیات کا مشاہدہ فرمانا، رب العزت کا دیدار کرنا اللہ تعالیٰ کا وحی فرمانا اور پھر واپس راتوں رات مکہ معظمہ میں تشریف لانا، ایک ایسا معجزہ ہے جس کو سمجھنے سے انسانی عقل و فہم عاجز ہے لیکن افسوس! حضرت انسان حقیقت معراج اور حقیقت محمدیہ کو سمجھنے کے پھیر میں شب و روز پڑا ہوا ہے۔

فاضل بریلوی نے انسان کو گمان امکان کا جھوٹا نقطہ قرار دیا ہے۔ حقیقت میں نقطہ ایک ہی ہے جس کو مرکز سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کے علاوہ باقی تمام نقطے عارضی اور فانی ہوں گے دائرہ کا وجود مرکز کا مرہون منت ہے۔

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اخص خصائص، اشرف فضائل و کمالات، اہم معجزات و کرامات میں سے اللہ تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسرئ و معجزات کے ساتھ مخصوص و مشرف فرمانا ہے کیونکہ کسی نبی یا رسول کو اس سے مشرف و کرم نہ کیا گیا۔ اور جس مقام علیا تک آپ کی رسائی ہوئی اور جو کچھ وہاں دکھایا گیا کوئی ہستی کبھی وہاں تک نہ تو پہنچی ہے اور نہ دیکھا ہے۔

(مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ نمبر ۲۸ مطبوعہ کراچی)

بعض لوگوں نے وجود صور کو جب دائرہ امکان عادی سے بعید جانا تو تاویل کی طرف گھوم گئے۔ حالانکہ ایمان اس کے سننے اور ماننے ہی کا نام ہے۔ جیسا کہ اس واقعہ معراج کے سلسلے میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا اور اسی دن سے آپ ”صدیق“ کے نام و لقب سے موسوم ہوئے۔ اور چند ایک ضعیف الاعتقاد مسلمان دائرہ ایمان سے نکل گئے۔ علم الیقین، عین الیقین سے پہنچتا ہے جب بھی کلام کرنا اور زبان تاویل اور اس کے امکان کا اثبات

ودلائل کلامیہ سے کھولنا عقل اور اس کے حیلوں میں گرفتار ہونا ایمان و بندگی سے بیدار ہونا
ایمانداروں کو خدا و رسول کے قول سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہے جو کچھ ہم ان سے نہیں
کریں گے۔ (مدارج النبوة جلد اول صفحہ نمبر ۲۹۰، ۲۹۱ طبع کراچی)

• قاضی عیاض مالکی اندکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واقفہ معراج و اسراء آپ کے ان خصائص سے ہے جس کے ذریعے آپ کے
درجات عالیہ و مقاصد رفیعہ کا اظہار ہوتا ہے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خبردار کیا
ہے اور صحیح احادیث و اخبار نے ان خصائص کی شرح کی ہے۔ (کتاب الشفاء صفحہ نمبر ۲۶ جلد اول)
• حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طلب دیدار کے بعد کن ترانی کا زخم کھا کر (جواب
پاکر) بے ہوش ہو گئے اور اس طلب سے تائب ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جو رب العالمین کے محبوب اور تمام موجودات اذنین و آخرین میں بہتر ہیں باوجود اس کے
جسمانی معراج کی نعمت سے مشرف ہوئے ایک عرش و کرسی سے گزر کر حد و زمان و مکان سے
بھی آگے تشریف لے گئے۔ (مکتوبات دفتر اول حصہ چہم مکتوب نمبر ۴۷)

• مولوی محمد انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

و اسری بہ رب فی السماء
کنور تجلی بلبل بیہم
واتاہ ماشاء من علاء
و اوچی الیہ یوحی رقیم
فاکرم بشان سنی بھی
و عز عزیز و جاہ قولیم

(ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر جلد ۳ ش ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸،

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

والله مالى السموات ومالى الارض وكان الله بكل شىء محيطاً

(سورة التّٰهٰ آیت نمبر ۱۴۶)

ترجمہ: ”اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور اللہ ہر شے کا مالک ہے۔“

محیط ہے۔“ (الہامیان)

● امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ یکتا والا ہے۔

و منفرد ہے۔ وہ بے مثل ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے کوئی اولاد نہیں۔ موجودات اور

اشیاء کی خصوصیات سے منزہ ہے وہ نہ عرض ہے نہ جسم۔ نہ صورت ہے نہ انتقال، وہ مکان اور

زمان کی حدود سے مبرا ہے اس کا تصور نہ دل میں سا سکتا ہے نہ عقل اس کا ادراک کر سکتی ہے اور

نہ ذہن اس کی حقیقت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ (خاص الکبریٰ صفحہ نمبر ۱۷ جلد اول)

● مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کیونکہ اللہ تعالیٰ مکان و زمان کی حدود سے مبرا ہے اس لئے یہ تمام کائنات اس کے

اپنے محبوب کیلئے پیدا کی ہے اور یہ سب کچھ ان کی ملک ہے۔

فقد روى الدليمي عن ابن عباس مرفوعاً وإتاني جبريل فقال يا محمد لولاك ما خلقت الجيرة

ولولاک ما خلقت النار و فی روایت ابن عساکر لولاک ما خلقت الدنيا۔

(الموضوعات الكبرى في صفحہ نمبر ۱۹۴ رقم الحدیث ۷۵۵)

نیز حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ الہی میں التجاء کرنے والی حدیث مبارک میں

ہے۔ رب عظیم نے فرمایا۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ تم کو پیدا کرتا نہ کائنات

کو۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک رقم الحدیث ۳۲۲۸ عن عمر بن الخطاب)

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب

نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

(عبدالقیوم بخش صفحہ نمبر ۷۴)

نور حق: اللہ تعالیٰ کا نور۔ علی رب: اللہ تعالیٰ کی نعمت (غنی اللارب) ملک: مالک

۱۰۰۰ روپے ہوتا۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حق تعالیٰ کا نور اور رب

اس کی نعمت ہیں اور تمام کائنات کے معرض وجود میں آنے کا سبب آپ ہی کی ذات اقدس

ہاں زمین و زمان غرضیکہ تمام کائنات کا پروردگار عالم نے آپ کو مالک بنایا ہے۔ اور مخلوق

۱۔ کوئی شے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت سے خالی نہیں۔

پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے:

قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين۔ (سورة المائدة آیت نمبر ۱۵)

”بے شک جلوہ گر ہوا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن

۵ پ۔ (البيان)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ان المراد بالنور محمد صلى الله عليه وسلم -

(تفسیر کبیر صفحہ نمبر ۳۹۵ جلد ۳ طبع مصر)

بے شک نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے

مول سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا کیا آپ نے فرمایا اے جابر سب سے پہلے اللہ

عالمی نے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔ اس لحاظ سے (مصنف عبدالرزاق) (المواہب اللدنیہ جلد اول)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها۔ (سورة ابراہیم آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ: ”اور اگر تم اللہ کی نعمتیں مگنوتو انہیں گن نہ سکو گے۔“ (البیان)

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ خدا کی

امت سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (کتاب النفاۃ صفحہ نمبر ۵۵ جلد اول)

مجلسه اول

نیز پروردگار عالم فرماتا ہے:

يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يَنْكُرُونَهَا - (سورۃ النحل آیت نمبر ۸۳)

ترجمہ: ”اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔“ (البیان)

حضرت زجاج رحمۃ اللہ علیہ اور سندی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”نعمۃ اللہ“ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں۔ یعنی کفار آپ کے معجزات دیکھ کر آپ نبی مانتے ہیں پھر عناداً انکار کرتے ہیں۔ (ارشاد امجد صفحہ نمبر ۳۲ شیخ مٹان)

• اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا:

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ -

(مکتوبات صفحہ نمبر ۱۵۲۳، دفتر سوم حصہ چہم مکتوب نمبر ۱۳)

یہ حدیث صوفیاء کی کتابوں میں پائی جاتی ہے جو کہ مفہوماً صحیح ہے۔

• ابن عساکر کی روایت میں ہے اے محبوب اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا

”لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا“ تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ (الموضوعات الکبریٰ صفحہ نمبر ۱۹۳)

• نیز اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مخاطب ہو کر فرمایا:

اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ تم کو پیدا کرتا نہ کائنات کو۔

(رواہ الحاکم فی المستدرک رقم الحدیث ۴۲۲۸)

• شیخ ابوالموہب شاؤلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يَا مَسِيْدُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنْتَ الْمَقْصُودُ مِنَ الْوُجُوْدِ وَاَنْتَ النُّوْرُ الَّذِي

مَلَأَ اَشْرَاقَهُ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ - (افضل اسلوٰۃ صفحہ نمبر ۱۱۸)

ترجمہ: اے میرے سردار اے اللہ کے رسول! آپ ہی کائنات کے وجود سے مقصود ہیں۔

اور آپ وہ نور ہیں کہ جس کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر دیا ہے۔

• شیخ اکبر محمدی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”فتوحات مکیہ“ کے خطبے میں

اپنے مخصوص انداز میں حمد باری تعالیٰ کے بعد فرماتے ہیں:

وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سِرِّ الْعَالَمِ وَنُكْتَةِ وَ مَطْلَبِ الْعَالَمِ وَرُودِ اَسْوَاطِ اَرْجَاسِ

عَالَمِ شَدَائِيٍّ مُجِيدٍ وَرَحْمَتِ عَالَمِ كَامِلٍ مَطْلُوبٍ وَمَقْصُودٍ هِيَ - (جواہر النکار صفحہ نمبر ۳۳۳ جلد اول)

• امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے شک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جل جلالہ کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے فرائض اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر حکم و زیر ارادہ و اختیار کر دیئے ہیں کہ جسے چاہیں (اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اذن سے) عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (الجواہر المہتمم)

• خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر چند کہ وہاب مطلق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن جس کسی کو فیض پہنچا ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلے سے پہنچا ہے اور مہمات ملک و ملکوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں۔ (مقامات امام ربانی صفحہ نمبر ۱۱۲)

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی

میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۶۳)

لغات: غنی: دولت مند۔ کریم: کرم کرنے والا۔

یہ مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہی ہوئی ایک نعت کا شعر ہے۔ فرماتے ہیں اے میرے کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی مجھ پر اس قدر نوازشیں ہیں جن کا کوئی شمار نہیں، اگر آپ نے اپنے غلام سے رُخِ زیبا موڑنا ہی تھا تو پہلے ہی اس قدر انعام و اکرام سے نوازتے جن کی وجہ سے مجھے آپ کی ذات کے سوا کسی سے التفات نہ تھا۔ یہ محبوب و محبت کی باتیں ہیں جن کو خشک زاہد سمجھنے سے قاصر ہے۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔۔۔۔۔ یہ اعلان سنتے ہی

اعلیٰ حضرت بریلوی پڑ جاتی ہے..... مگر اعلیٰ حضرت کی طبیعت کی وہ گفتہ حالی نہ رہی اور آپ کے کلام سے انگریز سرکار سے کہیں کہیں بیٹھا سا شکوہ بھی مترشح ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ انگریز سرکار سے ایک جگہ درخواست کرتے ہیں:

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی

میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۶ حصہ اول)

دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا

اب سفر بار ہے کیا ہوتا ہے

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۱۱)

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ موت کے وقت کی منظر کشی کرتے ہوئے بطور عجز و انکساری بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ یہ وقت آنے والا ہے تو دنیا کی طرف راغب نہ ہوتے اب ہم ایک مشکل سفر کی طرف روانہ ہو رہے ہیں رب العزت ہی جانتا ہے کہ اب کیا ہوگا۔

مصنف رضاخانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

ایک جگہ انگریز سے محبت کرنے پر کف حسرت ملتے ہیں۔ پھر یہ شعر لکھا ہے۔

(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۷ حصہ اول)

فتح باب نبوت پہ بے حد درود

ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۲۰۳)

لغات: فتح: کھولنا۔ باب: دروازہ۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اے نبوت کا دروازہ کھولنے والے آپ پر بے حد درود ہوں۔ یعنی آپ ہی سے نبوت کا آغاز ہوا اور آپ پر ہی رسالت کا دور ختم ہوا۔ یعنی آپ خاتم النبیین ہیں آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

امام احمد رضا بریلوی نے مندرجہ ذیل احادیث کا مفہوم اس شعر میں بیان فرمایا ہے،
عن ابی ہریرۃ قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی
اجت لک النبوة؟ قال: بین خلق آدم و نفع الروح فیہ۔

(دلائل النبوة صفحہ نمبر ۷ طبع مکہ مکرمہ، از ابی نعیم اسماعیل (۳۳۴ھ))

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

كنت أوّل النبیین فی الخلق و آخرهم فی البعث۔

”میں تخلیق میں سب انبیاء سے مقدم اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ

کی۔ (ترمذی)

زاہد مسجد احمدی پر درود

دولت جیش عسرت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۲۱۷)

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: مسجد احمدی یعنی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) کے زاہد و عبادت گزار (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) پر درود ہو۔ جس نے سچی والے قافلے کی (یعنی غزوہ جہوک کے موقع پر) مدد کی دولت سے اس پر لاکھوں سلام ہوں۔

(نوٹ): کبھی شاعر کو شعر کا وزن پورا کرنے کیلئے ایسا لفظ لگانا پڑتا ہے جو حقیقتاً صحیح بھی ہو اور وزن بھی پورا ہو جائے اس لئے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی ”احمد“ کی طرف نسبت کرتے ہوئے مسجد نبوی کو ”مسجد احمدی“ اپنے شعر میں استعمال فرمایا ہے۔

قرآن مجید ہے کہ حضرت مصطفیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان الفاظ میں بشارت دی۔

و مبشرا برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد۔ (سورۃ القف آیت نمبر ۶)

ترجمہ: ”اور ایک (عظمت والے) رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائے گئے ان کا نام احمد ہے۔“ (البیان)

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مامی کہ میرے ذریعے سے کفر کو (مٹایا) جائیگا۔ اس (بخاری، مسلم، ترمذی)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، انہیں ان کی پشتوں پر مطلع فرمایا:

وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھتے۔ مجھے ان سب کے آخر میں بلند روشن دیکھا، عرض کیا اے یہ کون ہے؟ فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد ہے۔

یہی ازل ہے اور یہی آخر ہے۔ اس (ابن مساکر)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

احمد خوں کہ عالمی بندہ اوست
یوسف روئے کہ شرمندہ اوست

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

غزوہ تبوک کو غزوہ عسرت اور جیش عسرت بھی کہتے ہیں کیونکہ اس لشکر والوں کو مشقت بھوک و پیاس بہت محسوس ہوئی۔ اس غزوہ میں تیس ہزار کا لشکر تھا اس میں سے دو تہائی لشکر کا سامان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فراہم فرمایا۔ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو جیش عسرت کیلئے سامان فراہم کرے اس کیلئے جنت ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت سے مشرف ہوئے۔ (مدارج النبوة)

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ ”مسجد احمد“ سے مسجد نبوی مراد ہے۔ اور زاہد مسند احمد سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ کا مسجد احمد (یعنی مسجد نبوی) کو مرزائیوں کی مسجد کہنا اور ہاں بوجھ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مرزائیوں کی صف میں کھڑا کرنا سراسر کفر ہے۔

اگر ”مصنف رضا خانی مذہب“ کے نزدیک احمدی کا لفظ مرزائی ہونے کی نشانی ہے (مگر مولوی محمد قاسم بانی دارالعلوم دیوبند کے متعلق بھی یہی لکھ کر طبع کیجئے جس نے لکھا ہے:

مدد کر اے کرم احمدی !
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی صفحہ نمبر ۸ طبع ممان)

تو کیا مولوی محمد قاسم مرزائیوں سے مدد طلب کرتے تھے۔ (بقول آپ کے)

مولوی محمد اسماعیل دہلوی کے پیر سید احمد کی سوانح عمری ”سوانح احمدی“ کے نام سے شائع ہوئی ہے تو کیا آپ کے اصول کے مطابق وہ مرزائیوں کی سوانح عمری ہے۔

کافی سلطان نعت گویاں ہے رضا
ان شاء اللہ میں وزیر اعظم

مولانا احمد رضا بریلوی شہید جنگ آزادی ۱۸۵۷ء مولانا کافی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت گوئی کے بڑے مداح تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ان کی شاعری کتاب و سنت کے مطابق ہے۔ اس لئے حضرت کافی کی مدح و تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کافی نعت گو شعراء کے سلطان ہیں۔

اور دوسرے مصرعہ میں بطور تحدیث نعت کے فرمایا کہ اگر مولانا کافی سلطان ہیں تو میں بھی انشاء اللہ وزیر اعظم ہوں یعنی مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے نعت گوئی کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ اور میدان نعت گوئی میں میری اور مولانا کافی کی حیثیت سلطان اور وزیر اعظم کی سی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

و اما بنعمہ ربک الفحدث۔ (سورۃ النبی آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ: ”اور اپنے رب کی نعمت کا (خوب) بیان فرمائیں۔“ (الہیمان)

- محدث ابن جوزی تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔ میرے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت شدہ کوئی بھی حدیث میرے سامنے بیان کی جائے تو میں بتا سکتا ہوں کہ یہ صحت و ضعف کے کس درجہ پر ہے۔ (مقدمہ الوفا مترجم صفحہ نمبر ۵)

آتے رہے انبیاء کما قبلہم
والخاتم حکم کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل عام
آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

(حدائق بخشش ص ۱۱۱)

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام آتے رہے جیسا کہ کہا گیا انہیں کتاب و سنت میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اور خاتم الانبیاء ہونا آپ کا حق تھا اس لئے آپ تمام انبیاء کرام کے بعد تشریف لائے۔ جب نزول قرآن کا اختتام ہوا تو آخر میں اللہ تعالیٰ نے آیت ”اکملت لکم دینکم“ نازل فرما کر اس پر مہر ثبت فرمادی۔

- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وصال کر جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ بلکہ خلفاء ہوں گے۔ (بخاری کتاب المناقب)

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کوئلے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹی ہوئی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب)

- رہا منصف رضا خانی مذہب کا یہ کہنا کہ اس رباعی سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا احمد

اللہ کے نزدیک فقط تشریح نبوت ختم ہوئی ہے غیر تشریح نبوت ختم نہیں ہوئی سراسر درونگلوئی ہے کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے جس کو اہلسنت کی طرف منسوب کر کے دھوکہ دیا گیا ہے۔ مولوی محمد اسام بانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی خاتمیت نبوی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تجدیر الناس صفحہ نمبر ۲۵ طبع دیوبند)

مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو احد صمد لا شریک لہ جاننا (ارض اول و مناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزاء ایمان ہے۔

”ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر نہ مکر بلکہ شبہ کرنے والا دشمن کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھتے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی البیرون ہے۔ الخ (فتاویٰ رضویہ جدیدہ صفحہ نمبر ۶۳۰ جلد ۵ طبع لاہور)

شکل بشر میں نور الہی اگر نہ ہو

کیا اس قدر خمیرہ ماہ و مدر کی ہے

(حدائق بخشش صفحہ نمبر ۱۲۶)

لغات: خمیرہ: گوندھا ہوا، ماہ: پانی۔ مدر: مٹی۔

کائنات کی ہر شے سے قبل اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو بلا واسطہ پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ جس کو مصنف عبدالرزاق نے روایت کیا ہے اور ان سے اکثر محدثین نے نقل کیا۔ ہمارے اس دعویٰ پر صریح دلیل ہے پھر اسی نور محمدی کو حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں ودیعت فرمایا جو پشت در پشت ہوتا ہوا ۱۲ ربیع الاول ۵۷۱ء کو قیامت تک کے لوگوں کیلئے رسول و ہادی بن کر بھل بشر جلوہ گر ہوا۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں اگر نور الہی یعنی تخلیق کیا ہوا نور محمدی لباس بشر میں نہ آتا تو پانی اور مٹی سے بنے ہوئے بشر کو اس قدر اعلیٰ مقام حاصل نہ ہوتا کہ فرشتے بھی اس کی تعظیم کیلئے سرنگوں ہو گئے اور بشر کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

• حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ عالم کے افراد میں سے کسی فرد کی پیدائش سے بھی نسبت نہیں رکھتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خلقت من نور اللہ (میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں) اور دوسروں کو یہ دولت حاصل نہیں ہوئی۔ (کتوبات امام ربانی صفحہ ۱۵۵ جلد ۳)

• حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور
نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور

(کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۸۸ طبع کراچی)

• امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ اس سے تھا کہ ان کی پیشانی مبارک میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا۔ (تفسیر کبیر)

• حضرت امام غزالی فرماتے ہیں:

جب نور الہی (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) جنس شخص میں بند ہوا تو اس بندش کے باعث وہ نور زیادہ ہوا اور حجم کے صغیر ہونے کے باعث دیکھنے والوں کی نظر میں آسان ہو گیا جیسے کہ آفتاب جب ابر میں آ جاتا ہے تو دیکھنے والے اسے آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور قلب آدم میں مرکب کیا تو اسی کے باعث حضرت آدم علیہ السلام بخود ملائکہ کے مستحق ہوئے۔ (محررات غزالی صفحہ نمبر ۳۲ طبع لاہور)

ع اشہاد پر وہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے

لغات: نور باری: اللہ تعالیٰ کا نور۔ حجاب: پردہ۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! اپنے چہرہ مبارک سے اشعرت کا پردہ اٹھائیے اور بحیثیت نور باری تعالیٰ (جو سب اشیاء سے پہلے تخلیق ہوا) اپنی زیارت سے شرف فرمائیے۔

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اقدس سے پاؤں مبارک تک سراپا نور تھے۔ اور آپ کے جمال و کمال کو دیکھتے وقت دیدہ حیرت اور چشم بینا خیرہ اور حیران ہو جاتی تھی آپ ہمدھویں کے چاند، آفتاب تاپاں کی طرح روشن اور تابناک تھے اگر آپ نے بشریت کا نقاب ہٹا دیا ہوتا تو کسی آدمی کو آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوتی۔ اور نہ آپ کے حسن حقیقت کا ادراک ممکن ہوتا آپ کا جو ہر نوری تھا جو آباء و اجداد کی اصلاط اور امہات ارحام سے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ اقدس سے لے کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کے رحم تک منتقل ہوتا رہا۔ (مدارج النبوة جلد اول)

• حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ

مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

(کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۲۰۵ طبع کراچی)

حسن یوسف پہ کشیں مصر میں انگشت زمان

مرکباتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

(مدائق بخشش صفحہ نمبر ۳۳)

لغات: حسن یوسف: حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال۔ کشیں: کٹ گئیں۔ مصر: ایک ملک کا نام۔ انگشت: انگلی۔ زمان: زن کی جمع، عورتیں۔ مردان عرب: عرب کے جانناز۔ شہدائی۔

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! حضرت یوسف علیہ السلام کے غیر معمولی حسن سے بے خود ہو کر مصر میں عورتوں نے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں اور آپ کے صرف نام سے مردانہ عرب سر کٹانے اور جان لٹانے کو تیار رہتے ہیں۔

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں ایک ایک لفظ ایک دوسرے مقابلہ میں آیا ہے اس سے فن اپنے پورے کمال کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔

- ۱۔ وہاں حسن ہے یہاں نام ہے۔
- ۲۔ وہاں کٹنا ہے جو عدم قصد پر دلالت کرتا ہے اور یہاں کٹنا جو قصد ارادہ بتاتا ہے۔
- ۳۔ وہاں مصر کہ اس کی تمدن، معاشرت، علم، تہذیب، شائستگی، شرافت، متانت، کا لفظ اور یہاں عرب کے زمانہ جاہلیت میں اسکی جہالت، سرکشی، خباثت، کجروی، قرد و خود سری کا اثر۔
- ۴۔ وہاں انگلی یہاں سر۔
- ۵۔ وہاں عورتیں یہاں مرد۔
- ۶۔ وہاں انگلیاں کٹیں جو ایک بار وقوع پذیر ہوتا بتاتا ہے اور یہاں کٹاتے ہیں جو استمرار (تکلیف) پر دلالت کرتا ہے۔

• حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابوطالب کے اس شعر کو پڑھا۔

وسلمہ حتی صرع حوله
ونزل عن ابنا ناکل

(زرگانی)

ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالہ کریں گے جب ان کے گرد لڑکر مرجائیں گے اور ہم ان کیلئے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو بھول جاتے ہیں۔

• اُحد کی لڑائی میں جب مسلمانوں کی لڑائی ہو رہی تھی تو کسی نے یہ خبر اڑا دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہو گئے۔ اس خبر سے جو اثر صحابہ پر ہوا تھا وہ ظاہر ہے۔ حضرت انس

رضی اللہ عنہ چلے جا رہے تھے کہ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نظر پڑے کہ سب حضرات پریشان تھے۔ حضرت انس نے پوچھا کہ کیا ہوا ہے کہ مسلمان پریشان نظر آ رہے ہیں ان حضرات نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے۔ حضرت انس نے کہا کہ پھر حضور کے بعد تم ہی زندہ رہ کر کیا کرو گے تم کو ہاتھ میں لیا اور چل کر مر جاؤ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خود ہاتھ میں تم کواری اور کفایت چنگے لگائے میں تمس گئے اور اس وقت تک لڑتے رہے کہ شہید ہو گئے۔ (حکایات صحابہ رضی اللہ عنہم)

عبارت نمبر ۳۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ لیتا ہے۔“

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ کرتا ہے کہ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

ان ربی استشار فی امتی ماذا الفعل بهم۔

ترجمہ: بے شک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا۔ (الاسم والاعنی)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

تف ہے ایسے رضا خانوں پر جو اس قسم کے باطل عقیدے رکھتے ہیں۔ ان (رضا خانی مذہب مفکر تیراے صد دوم)

الجواب: حضور بنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”بے شک میرے رب کریم نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب کیا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کیا اے میرے رب جو کچھ تو چاہے وہی کر۔ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ لیا میں نے وہی جواب دیا۔ اس نے تیسری دفعہ مجھ سے مشورہ طلب فرمایا، میں نے پھر وہی جواب دیا، میرے رب کریم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے شک میں تیری

امت کے معاملہ میں تجھے ہرگز رسوا نہ کروں گا اور مجھے بشارت دی کہ میرے ۷۰ ہزار امتی جنتیوں سے پہلے میری ہر امتی میں داخل جنت ہوں گے۔ ان میں سے ہزار کے ساتھ میرے اور ہوں گے جن سے حساب نہ لیا جائے گا۔ پھر میرے رب نے قاصد بھیجا کہ میرے صاحب دعا کرتیری دعا قبول کی جائے گی اور مانگ تجھے دیا جائے گا۔ میں نے اپنے رب کریم کے قاصد سے کہا کہ کیا میرا رب میری ہر مانگی ہوئی چیز دے گا؟ تو اس قاصد (فرشتہ) نے عرض کی کہ حضور اسی لئے تو رب تعالیٰ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے کہ آپ جو کچھ مانگیں گے آپ کو عطا فرمائے۔ الخ

(۱)..... (مشاعر صفحہ نمبر ۳۹۲ جلد ۵)

(۲)..... (کنز العمال صفحہ نمبر ۳۳۸ جلد ۱۱)

(۳)..... (خصائص کبریٰ صفحہ نمبر ۲۱۰ جلد ۲)

الحمد للہ! اہل سنت و جماعت کا عقیدہ اس حدیث نبوی کے عین مطابق ہے۔ اور ”معنف رضا خانی مذہب“ کا اس کو باطل عقیدہ سے تعبیر کرنا، حدیث نبوی پر طعن کرنا ہے جو کہ سراسر کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ کرنے کا مضموم

ہمارا آپس میں مشورہ طلب کرنا تو احتیاج و عاجزی کی بنا پر اور غلطی کے احتمال کو دور کرنے کیلئے ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشورہ طلب کرنا احتیاج و عاجزی اور ازالہ احتمال غلطی کیلئے قطعاً نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں غنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں کے مشورہ سے غنی ہونا تو ظاہر ہے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے ساتھ مشورہ فرمانے سے اس لئے غنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آسمان سے وحی آتی ہے، نیز یہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کائنات سے زیادہ علم اور عقل والے ہیں۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز کسی کے مشورہ کے محتاج نہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ”وشاور ہم فی الامر“ کرنے کا حکم فرمایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کریم کے

اور اللہ کی قیام میں اپنے غلاموں سے مشورہ فرمایا، صرف اس لئے کہ انہیں مشورہ کی تعلیم دیں۔ اور مشورہ کو ان کیلئے رحمت بنائیں اور انہیں استخراج رائے صحیح میں اجتہاد کی رغبت دلائیں اور ان سے مشورہ لے کر ان کی شان بڑھائیں اور ان کے دلوں کو خوش کریں۔ (مقالات کاظمی صفحہ نمبر ۶ جلد ۲)

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب آیت کریمہ ”وشاور ہم فی الامر“ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! خبردار ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں مشورہ سے غنی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت کیلئے رحمت بنایا ہے۔ (روح المعانی صفحہ نمبر ۷۰ جلد ۲)

صاحب تفسیر ابن جریر فرماتے ہیں:

حضرت ربیع سے روایت ہے ”وشاور ہم فی الامر“ نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورہ طلب امور میں حضور کے صحابہ سے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی آسانی آتی ہے صرف ان کے دلوں کو خوش کرنے کی خاطر۔ اسی مقام پر تفسیر ابن جریر میں ایک اور حدیث ہے جس کے الفاظ ہیں وان كنت عنهم غنيا اے حبیب آپ اپنے صحابہ کی تالیف کیلئے ان سے مشورہ طلب کر لیا کریں اگرچہ آپ ان سے غنی ہیں۔ (تفسیر ابن جریر ج ۲)

صاحب تفسیر کبیر فرماتے ہیں:

اے حبیب آپ ان سے مشورہ فرمائیں اس لئے نہیں کہ آپ ان کے محتاج ہیں لیکن جب آپ ان سے مشورہ فرمائیں گے تو آپ کے غلاموں میں سے ہر شخص وصال کے استخراج میں کوشش کرے گا۔ (تفسیر کبیر جلد ۲)

صاحب تفسیر نیشاپوری لکھتے ہیں:

باوجود اس بات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ علم اور

عقل والے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشورہ کا امر فرمایا۔ علماء نے اس کے کئی فائدے ذکر کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان سے مشورہ فرمانا ان کی علو شان رفعت قدر و منزلت اور ان کے اخلاص و محبت کے زیادہ ہونے کا موجب ہے۔
(تفسیر نیشاپوری پارہ ۴)

• نیز صاحب نیشاپوری فرماتے ہیں:

فرشتوں کو یہ خبر دینے میں یا یہ فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کاموں میں مشورہ کرنے کی تعلیم دے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کی وجہ سے مشورہ کرنے سے غنی ہے اور یا یہ فائدہ ہے کہ فرشتے یہ خبر سن کر اسے جعل فیہا کے ساتھ سوال کریں اور انہیں انہی اعلم مالا تعلمون کے ساتھ جواب دیا جائے۔ (تفسیر نیشاپوری پارہ اول)

ثابت ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مشورہ کی تعلیم دینے اور آدم علیہ السلام کی تعظیم و دیگر حکمتوں کی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے سے پہلے فرشتوں سے مشورہ لیا حالانکہ اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ نیز مشورہ لینا ہمیشہ احتیاج و عاجزی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ حکمتوں پر بھی مبنی ہوتا ہے۔



اب

مختلف علمائے اہل سنت کی تالیفات و تصنیفات کی

بعض عبارات پر اعتراض اور ان کا جواب

عبارت نمبر ۴۴ = مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں:

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) کا بچپن ہر طرح کی آلودگیوں سے مبرا تھا ابھی ۶۵ سال کی عمر تھی کہ ایک لہبا کرتہ زیب تن کئے گھر سے باہر تشریف لائے وہاں سے چند بازاری مروتوں کا گزر ہوا آپ نے انہیں دیکھ کر کڑکڑاتے دامن سے منہ چھپا لیا، ان میں سے ایک مروت نے طور پر کہا ”واہ صاحبزادے منہ چھپا لیا اور ستر کھول دیا“ آپ نے بردستہ ارہاماً ”نظر بکٹی ہے تو دل ہلکا ہے دل بہکتا ہے تو ستر بکٹی ہے۔“

یہ جواب سن کر وہ عورت لا جواب ہو گئی اور سننے والے آپ کی اس خدا داد و ذہانت اور حاضر جوابی سے محو حیرت رہ گئے۔

اے سعادت بزرگ ہازو نیست

نہ بخندہ خدائے بخندہ

(اشاد احمد رضا بریلوی قدس سرہ صفحہ نمبر ۲۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا مذکورہ بالا عبارت پر جاہلانہ تبصرہ

اس واقعہ سے احمد رضا خاں بریلوی کی حماقت کا ثبوت ملتا ہے یہاں یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ رضا خانیوں کے مجدد صاحب کی نظر اور ستر ۶۵ سال کی عمر میں ہیکٹے لگ گئی تھی، الخ (رضا خانی مذہب حصار اول صفحہ نمبر ۳۰)

جواب: اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن ہی سے دینی شعور جیسی نعمت سے نوازا تھا۔ (ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء)

مولانا علیہ الرحمۃ کے زمانہ بچپن کا یہ مذکورہ قول حقیقت ثابتہ پر مبنی ہے۔ جس پر کتاب و سنت اور اولیاء کا ملین کے ارشادات شاہد عادل ہیں۔

مگر مصنف رضا خانی مذہب کا اس قول کے متعلق بے بنیاد تبصرہ اس کی جہالت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ نہ خوف خدا، نہ آخرت کا ڈر۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم ذلک ازکی

لہم۔ (سورۃ النور آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ: ”(اے محبوب) آپ مسلمان مردوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے بہت پاکیزہ ہے۔“ (البیان)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

نظر نیچی رکھنا دل کو بہت زیادہ پاک کرتا ہے اور اطاعت و خیر میں اضافے کا ذریعہ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اگر تم نظر نیچی نہ رکھو گے بلکہ اسے آزادانہ ہر چیز پر ڈالو تو بسا اوقات تم بے فائدہ اور فضول بھی ادھر ادھر دیکھنا شروع کرو گے اور پھر رفتہ رفتہ تمہاری نظر حرام پر پڑنی شروع ہو جائے گی۔ اب اگر قصد احرام پر نظر ڈالو گے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور بہت ممکن ہے کہ تمہارا دل حرام شئی پر فریفتہ ہو جائے اور تم تباہی کا شکار ہو جاؤ۔ (منہاج العابدین صفحہ نمبر ۱۰۰)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

غیر محرم عورت کے حسن و جمال پر نظر ڈالنا طلح کے زہر میں بچے ہوئے تیروں میں ایک تیر ہے۔ تو جو شخص ایسا کرتا ترک کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سرور آمیز عبادت کا سزا بخائے گا۔ (منہاج العابدین صفحہ نمبر ۱۰۵)

حضرت صلی علیہ السلام نے فرمایا:

اپنے آپ کو نظر حرام سے پوری ضبط سے بچاؤ کیونکہ ایسی بد نظری دل میں شہوت کی گرمی کرتی ہے اور اس گناہ کا ارتکاب کرنے والے کو قفے میں جلا کر دیتی ہے۔ (منہاج العابدین صفحہ نمبر ۱۰۳)

حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ کسی عورت کی چادر پر نظر نہ ڈال کیونکہ اس سے دل میں شہوت پیدا ہوتی ہے۔ (کیا ہے سعادت، صفحہ نمبر ۳۶، امام غزالی)

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آنکھ کو نظر حرام سے روکنا شہوت سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(منہاج العابدین صفحہ نمبر ۱۰۳)

حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ ایک شاعر کا قول نقل کرتے ہیں۔ جب تم ہر وقت نظر نیچی رکھو گے اور اسے بے فائدہ اور لایعنی چیزوں پر نہیں ڈالو گے تو تمہارا سینہ و ساوس سے صاف رہے گا دل فارغ ہوگا اور خطرات سے راحت محسوس ہوگی۔ لہذا تمہارا نفس آفات سے سلامتی میں رہے گا اور کس حسنت کی طرف زیادہ توجہ دے سکو گے (منہاج العابدین صفحہ نمبر ۱۰۵)

شیخ عطاء علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہر وہ نظر جس سے دل میں خواہش پیدا ہو قلاح و خیر سے خالی ہے۔

(عارف المعارف صفحہ نمبر ۱۲۳ از شیخ شباب الدین عمر علیہ الرحمۃ)

عبارت نمبر ۳۵: مفتی غلام سرور قادری رضوی لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے وصال کے وقت بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ کو

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار پر انوار میں حاضری نصیب ہوئی۔ تمام صحابہ کرام اور اولیاء اللہ دربار اقدس میں حاضر تھے۔ لیکن مجلس پر سکوت کا عالم طاری تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی، میرے ماں باپ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احمد رضا کا انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے عرض کی کہ حضور احمد رضا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بزرگ مولانا شاہ احمد رضا قدس سرہ کی زیارت کے شوق میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور بریلی شریف پہنچے۔ مگر یہاں آکر انہیں معلوم ہوا کہ امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا قدس سرہ کا اسی روز ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو وصال ہو گیا تھا جس روز انہوں نے خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔ (الشاہ احمد رضا قدس سرہ صفر نمبر ۷۷)

اس واقعہ پر ”مصنف رضا خانی مذہب“ کا جابلانہ تبصرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی کہنے اور بد طینت کے انتظار کا کیا معنی! جبکہ تمام عشاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور کا انتظار فرمایا کرتے تھے۔ (رضا خانی مذہب صفر نمبر ۹ حصہ اول)

جواب: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

عبدالواحد بن آدم طوسی نے جو اس زمانہ (تیسری صدی ہجری) کے صلحاء اور اکابر اولیاء میں سے تھے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنے اصحاب کے برسر راہ منتظر کھڑے ہیں انہوں نے سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کس کا انتظار ہے؟ آپ نے فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) کا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے چند روز بعد ہی میں نے بخاری کی وفات کی خبر سنی۔ جب میں نے لوگوں سے وقت وفات کی تحقیق کی تو وہی ساعت معلوم ہوئی جس میں میں

آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں منتظر دیکھا تھا۔ (بستان احمد شین صفر نمبر ۷۷ مترجم طبع کراچی ماز شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) (ماصو جو اکیم فوجو ابنا)

ذرا اس واقعہ پر بھی تبصرہ کریں، جبکہ دونوں خوابیں ایک جھسی ہیں۔ تاکہ تمہاری طاہت آشکارہ ہو سکے۔

مہارت نمبر ۳۶: حضرت مولانا غلام محمود رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضرت علامہ شعرانی کبریٰ احمد صفر نمبر ۱۶۵ پر فرماتے ہیں: حضرت سید علی خواص کو میں نے سنا تھا انہوں نے فرمایا تھا، ہمارے نزدیک کوئی شخص مرد کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مرید کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو جو اسے برکھ سے لے کر جنت یا دوزخ میں پہنچنے تک لے۔ یعنی ہر مرید کے انقلابات نسبی اور انقلابات صلی ازل سے ابد تک نہ جانتا ہو۔ (نجم الرحمن صفر نمبر ۱۰۳، ۱۰۴ طبع لاہور)

”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بریلوی عارف کی پہچان“

عارف کی پہچان ان کے نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوصہ کو ہر وقت زیر

نظر رکھتا ہو۔ (رضا خانی مذہب صفر نمبر ۱۳۹ حصہ اول)

جواب: مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں قلعہ دیدار سنگھ کے ایک وہابی مولوی نے حضرت سید علی خواص علیہ الرحمۃ کے زیر بحث قول کا یہی مفہوم ”عارف کی پہچان ان کے (علماء اہلسنت کے) نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوصہ کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہو۔ اپنی کسی تعلیف میں لکھ کر شائع کیا تھا۔ مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ مولوی دیدار سنگھ کے اس مفہوم کو رسالہ نجم الرحمن میں لکھ کر تردید کی ہے۔ مولوی سعید احمد دیوبندی نے اپنے ہم مسلک دیوبندی مولوی کے قول کو مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ کی طرف نسبت کر کے دروغگوئی سے کام لیا ہے۔

مولوی الساری صفر نمبر ۲۶۶ جلد ۲، نظر الحسنین باحوال المصنفین صفر نمبر ۱۰۸ (ابوالفضل فیضی غفرلہ)

مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ نے اس قول کا جو رد کیا ہے ہم زیر بحث عبارت کے جواب میں لکھ رہے ہیں:

”لاحول والاقوة الا باللہ“ جہالت اور ضد سخت سخت مہلک بیماریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے عبارت بحوالہ کا مطلب تو صرف وسعت علم ہے جس طرح حدیث کا یہ تقدیر بذریعہ ملائکہ میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو یہ علم اور تعریف عطا فرما دیتے ہیں نہ کہ ملائکہ عورتوں کے اعضاء مخصوصہ اور تنقہوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر شخص کا روزی زندگی اور موت لکھ دیتے ہیں۔

ورنہ یہ زمین سے لپٹ کر نطفے والے حشرات الارض قسم کے راہب حضرات واللہ يعلم ما فی الارحام کا معنی بھی الیاذ باللہ یہی کریں گے۔

اور روایت ابو نعیم عن ابن عباس مرفوعاً لم یخلق ابواى قط علی الصفاح لم یزل اللہ یقلنی من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاهرة مصفی مہذبہا الحدیث و عنہ فی قوله تعالیٰ و تقلبک فی الساجدین، ای من لہی اخر جنتک منها۔

مواہب لدنیہ صفحہ نمبر ۱۳ جلد اول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء شعبۃ من الایمان۔

اگر وہابیہ تکلمہ ایمان کے اس شعبہ خاص سے بیک بنی و دو گوش نکال باہر نہیں گئے تو انہیں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے معانی میں ذرا شرم و حیا کرنے چاہئیں۔

(مجموع الحسن، صفحہ نمبر ۲۰۰ شیخ لاہور، مولانا غلام محمود نور اللہ مرقدہ)

تنبیہ: ہم ہر دول کے علم غیب کے قائل نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس یا حضرت خضر علیہ السلام یا کامل اولیاء اللہ جو صحیح معنوں میں ورثۃ الانبیاء ہیں۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، خبردار آسان سمجھ کر یہ نہ کہہ دینا کہ میں مرد کامل

ہوں، الخ (تذکرۃ الاولیاء، ترجمہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ)

اشعار اور ان کا جواب

میں سوچاؤں یا مصطفےٰ کہتے کہتے !

کھلے آنکھ صل علی کہتے کہتے !

حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے !

خدا مل گیا مصطفےٰ کہتے کہتے !

(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۷۰ احصاؤں)

تیسرے شعر کے ”لفظ حبیب خدا“ سے الظہر من الشمس ہے کہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں مانتے اور کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے۔
شعریوں ہے:

حبیب خدا کو ہڈی کہتے کہتے

جب یہاں اس شعر میں یہ احتمال واقع ہے تو مشہور قاعدہ ہے ”اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال“ اس لئے اس مصرعہ کو دلیل بنا کر مذہب حق اہل سنت و جماعت پر تنقید کرنا سراسر کم علمی ہے۔

الزام نمبر ۱۴: ”مصنف رضاخانی مذہب“ درج ذیل شعر لکھنے کے بعد لکھتا ہے۔

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا

تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

گویا رضاخانی امت کا خدا احمد رضا ہے الخ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳ احصاؤں)

جواب: ”مصنف رضاخانی مذہب“ نے اس سے آگے کا شعر تحریر نہیں کیا جس سے اس شعر

کا مطلب آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ دونوں اشعار اس طرح ہیں:

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا

تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

تیری نسل پاک میں پیدا کرے

کوئی تجھ سا دوسرا احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ)

شاعران اشعار میں امام احمد رضا کو (نعموز باللہ) خدا نہیں کہہ رہا بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ

الرحمۃ اور سب کے خدا سے دعا کر رہا ہے کہ (اے احمد رضا) تیری نسل پاک میں کوئی تجھ سا

عالم دین پیدا کرے۔

الترام نمبر ۱۵: مصنف رضا خانی مذہب نے درج ذیل اشعار لکھ کر اس پر جاہلانہ تبصرہ

کیا۔

امام برحق احمد رضا سلام علیک !

جناب نائب غوث الوری سلام علیک

ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہم کو

چھپائے ہم کو زیرِ ردا سلام علیک

ہمیشہ سر پر غلاموں کے یہ رہیں قائم

جناب مصطفیٰ احمد رضا سلام علیک

(مدارح اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۱۱۹)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ:

ان اشعار سے صاف ظاہر ہے کہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنے نبی ہونے کی

صراحت کر دی اور اس کی امت نے اسے نبی مان کر اس پر درود بھیج دیا اور سلام بھی پڑھا اور

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۲۷ حوالہ)

الجواب: اس جاہلانہ تبصرہ میں مصنف مذکور نے دو جھوٹ بولے ہیں:

۱۔ یہ شعار "حمد و مابریلوی کے نہیں بلکہ آپ کے کسی عقیدت مند نے آپ کی

شان میں تحریر کئے ہیں اور "ہاں نے مولانا علیہ الرحمۃ کو نبی کہا ہے۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

کا ذہن۔

شاعر نے مولانا نور اللہ مرقدہ پر سلام بھیجا ہے۔ لفظ درود کا اضافہ کر کے مولوی سعید

احمد بریلوی نے یہودیانہ فعل کا انکتاب کیا ہے۔

۲۔ نبی پر سلام بھیجنے کا مسئلہ

غیر نبی پر سلام بھیجنے کا مسئلہ ایک فروعی مسئلہ ہے بعض علماء جائز اور بعض علماء ناجائز

(ارادیت ہیں۔ علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دوسرے علماء نے اہل صلاۃ اور السلام میں فرق کیا ہے کہ سلام ہر مومن زندہ مردہ

فاب و حاضر کیلئے جائز ہے یہ اہل اسلام کی دعا ہے۔ (القول البدلی صفحہ نمبر ۸ طبع لاہور)

لہذا ایک فروعی مسئلہ کی بنا پر ایک دوسرے پر طعن و تشنیع سوائے جہالت کے اور کچھ

اہل اشعار کا ترجمہ یوں ہوگا۔

اے امام برحق (یعنی اے اہلسنت کے امام) احمد رضا آپ پر سلام ہو

شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی حسی حسینی بغدادی کے نائب آپ پر سلام ہو

جب میدان حشر میں گرمی آفتاب ستائے

ہم کو اپنی (رحمت) کی چادر میں چھپانا آپ پر سلام ہو

آپ ہمیشہ اپنے مریدوں اور متوسلین کیلئے زندہ رہیں

اے مصطفیٰ احمد رضا آپ پر سلام ہو

الترام نمبر ۱۶: "مصنف رضا خانی مذہب" نے درج ذیل اشعار لکھ کر اس پر جاہلانہ

تبصرہ کیا۔

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے

جام کوثر کا پلا احمد رضا

حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو

اپنے سائے میں چلا احمد رضا

(مدارح اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۱۲۷، ۱۲۸)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ:

رضا خانی امت کی یہ کتنی بڑی ناپاک جسارت ہے ولیری اور گستاخی ہے کہ وہ صلی اللہ علیہ السلام کو مصافی کوڑ بھجنے کی بجائے بریلی کے بڑے حضرت خان صاحب کو ساقی کوڑ بھجوا رہے ہیں۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۹۲ حصہ اول)

جواب: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

(ردوائن ملکہ، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۸ جلد ۳ ص ۱۸)

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری سفارش کریں گے۔ آپ نے فرمایا میں ایسا کروں گا میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں آپ کو کہاں تلاش کروں فرمایا سب سے پہلے مجھ کو ملی صراط کے پاس تلاش کرنا، میں نے عرض کیا کہ اگر میں ملی صراط پر آپ کو نڈل سکوں تو فرمایا میزان کے پاس مجھ کو ڈھونڈنا، میں نے کہا اگر میزان کے پاس بھی آپ کو نڈل سکوں فرمایا حوض کوثر کے پاس مجھے ڈھونڈنا، ان تین جگہوں کو میں نہیں چھوڑنے کا۔

(مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۳ جلد ۳ ص ۱۸)

• حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا میرا حوض عدن سے لے کر عمان بقاء تک کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اسکے گلاس آسمان کے ستاروں جتنے ہیں اتنے

(مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۳ جلد ۳ ص ۱۸)

جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کے وارث علماء اور شہداء اللہ تعالیٰ کے اذن سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث علماء، اولیاء کاملین اور شہداء آپ کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی مشیت، اذن اور آپ کی رضامندی سے مسلمانوں کو جام کوثر پلائیں گے۔

شاعر کہتا ہے کہ اے مولانا احمد رضا بریلوی آپ ایک عالم دین ہونے کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں اگر آپ کو جام کوثر پلانے پر متعین کیا جائے تو جب گرمی محشر کی وجہ سے یاس اپنے عروج پر ہو تو مجھے جام کوثر پلانا۔

اور جب قیامت کے روز آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہوگا تو اس سایہ میں ہمیں بھی اپنے ساتھ ساتھ لے جانا۔

الزام نمبر ۱: مولانا فیض احمد ایسی مدظلہ العالی بہاولپوری لکھتے ہیں:

قیل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے وہ اس لئے کہ لاؤڈ سپیکر کی خرابی معلوم کرنے کیلئے ہیلو ہیلو ون ٹو ٹھہری وغیرہ کہتے ہیں پھر مساجد میں ان کا رواج بلکہ اب تو مساجد کا لازمی جز سمجھا جا رہا ہے تو ہمارے اہلسنت نے انگریزی الفاظ کو مٹا کر درود شریف کا درود کیا تاکہ سپیکر کی بغض کا پتہ چل جائے۔ (اصلوٰۃ والسلام عند الاذان صفحہ نمبر ۵)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۲ حصہ اول)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

آپ رضا خانیوں کی جہالت کا اندازہ کریں کہ رضا خانی ملاں لکھتا ہے کہ ہم صلوٰۃ و سلام کو ہیلو ہیلو ون ٹو ٹھہری کی جگہ پڑھتے ہیں اس سے بڑھ کر صلوٰۃ و سلام کے ساتھ کیا مذاق ہوگا، الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۲)

الجواب: مولانا ایسی صاحب فرماتے ہیں کہ لاؤڈ سپیکر کی بغض معلوم کرنے کیلئے اگر ہیلو ہیلو ون ٹو ٹھہری کی جگہ درود شریف پڑھ لیا جائے تو مقصد بھی حل ہو جائے گا اور ثواب بھی مل جائے گا جبکہ ون ٹو ٹھہری کہنے سے مقصد تو حاصل ہو جائے گا مگر ثواب حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے فائدے والی بات پر عمل کرنا چاہیے۔

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرا امتی حضور قلب کے ساتھ مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر درود بھیجے گا دس درجات بلند فرمائے گا اور اس کے

نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا اور دس خطائیں مٹا دے گا۔ (القول البدیع (مترجم)

صفحہ نمبر ۱۹۳ طبع لاہور)

دیگر اعتراضات

- ۱۔ حقیقت یہ ہے کہ پوری دنیا میں صرف ایک مقام ہے کہ جہاں حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا ہے کہ آپ وہاں خود اسے سنتے ہیں وہ یہ کہ جب انسان روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر حاضر ہوتا ہے رات
- ۲۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں حضرت بلال اذان پڑھتے تھے اس کے اوّل و آخر صلوٰۃ والسلام کا پوند نہیں لگاتے تھے..... اس کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں بھی اذان کے اوّل و آخر صلوٰۃ والسلام کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی تیج تابعین کے دور میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے رات

۳۔ اذان سے قبل یا بعد درود شریف پڑھنا بدعت ہے۔ (خلاصہ)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۳ حصہ اوّل)

اعتراض نمبر ۲ کا جواب

علماء دیوبند کے پیرو مشہد حاجی امداد اللہ مہاجر کی لکھتے ہیں:

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی بارگاہ میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کا سفید کپڑے اور سبز چکڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی واسطے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی پائیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے اللھم صلی علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ اللھم صلی علی محمد کما هو اھلہ اللھم صلی

علی محمد کما تحب وترضاه اور سوتے وقت اکیس بار سورہ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف وہنی کروٹ سوتے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھ کر وہنی پھٹلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوتے۔ یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے گا۔ انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

(کلیات امدادیہ در سال ضیاء القلوب صفحہ نمبر ۶۱)

- پھر بعد میں (مولوی اشرف علی تھانوی نے) فرمایا: یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

(شکر الہدیہ صفحہ نمبر ۱۸ طبع کراچی)

(ماصو جو ایک فہم جو ہوتا)

اعتراض نمبر ۲ کا جواب

حالات کے تقاضوں کے پیش نظر مسائل میں تبدیلی آجاتا ایک امر واقع ہے اور کتب حدیث اور فقہ میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین کے زمانہ بہت ہی کم باطل فرقوں کا ظہور ہوا تھا۔ چونکہ اس دور میں ستر سے زائد گمراہ فرقے پیدا ہو چکے ہیں اس لئے اہلسنت کی مساجد کا تشخص قائم رکھنے کیلئے اذان سے قبل یا بعد وقفہ کے ساتھ درود شریف پڑھا جاتا ہے تاکہ باہر سے آنے والوں یا مقیم حضرات کو معلوم ہو جائے کہ یہ اہل سنت و جماعت کی مسجد ہے اور نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

علامہ طحاوی حنفی مصری لکھتے ہیں:

• زبان سے نماز کی نیت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین

عجس تحقیقی حثانی دیوبندی لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص بیٹھا ہوا تھا بے اختیار اس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آیا اور دل میں اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے تصور کر کے کہہ دیا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ..... اس میں کوئی گناہ نہیں (بدعت ایک گمراہی صفحہ نمبر ۳۲، ۳۳ طبع لاہور) (ابو الکلیل فیضی غفرلہ)

سے ثابت نہیں ہے۔ (حاشیہ الخطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صفحہ نمبر ۱۲۰ طبع کراچی)

اس کے باوجود یوبندی حضرات زبان سے نماز کی نیت کرتے ہیں اور مولوی فیصل احمد ملتانی یوبندی سابق شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان نے زبان سے نیت کرنے کو مستحب لکھا ہے۔ (دیکھیے نماز مدلل ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

• مولوی اشرف علی تھانوی یوبندی لکھتے ہیں:

عیدین کے خطبہ کے بعد دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین سے ثابت نہیں۔ (دیکھیے ہشتی زیور)

اس کے باوجود یوبندی آئمہ کرام عیدین کے خطبہ کے بعد دعا مانگتے ہیں۔

(ماہر جو انکم فہو جوامنا)

تیسرے اعتراض کا جواب

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(اذان سے قبل یا بعد) صلوٰۃ و سلام کے مستحب یا مکروہ یا بدعت یا مشروع ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے مستحب ہونے پر وافعلوا الخیر (نیکی کرو) کے فرمان الہی سے استدلال کیا گیا ہے یہ بات معلوم ہے کہ صلوٰۃ و سلام اجل القربات سے ہے خصوصاً احادیث اس پر براہین کرنے کے متعلق کثرت سے وارد ہیں۔ (مثلاً اذان کے بعد دعا کی فصل میں رات کے آخری تیسرے حصہ میں اور فجر کے قرب میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا ذکر تاکید کے ساتھ گزرا ہے)۔

درست بات یہ ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے، صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو اس کی حسن

نیت کی وجہ سے اجر ملے گا۔ (القول البدیع صفحہ نمبر ۳۳۱ مترجم طبع لاہور)

۱۔ ملتانی محمد عبداللہ یوبندی نے بھی زبان سے نیت کرنے کو مستحب لکھا ہے (خیر التواؤی صفحہ نمبر ۳۳۲ جلد ۲ طبع ملتان) حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان فجر سے قبل یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللھم انی احمدک و اسعیدک علی قریبش ان یقیموا دینک اس کے بعد اذان دیتے تھے (ابوداؤد باب الاذان فوق المنارة) علامہ و ازین ربوہ میں یوبندی مساجد میں اذان کے ساتھ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۰ مساکین محمد ابا احد من رجالکم ان یرحمی جاتی ہے تو جس طرح اذان کے ساتھ ختم نبوت والی آیت مبارکہ پڑھنی جائز ہے اسی طرح اذان کے ساتھ درود و سلام پڑھنا بھی جائز ہے (ابوالخلیل فیضی شغلہ)

بدعت کی تعریف

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

وہ بدعت ممنوع ہے جو کسی سنت کے خلاف ہو جس کا حکم دیا گیا ہو اور اگر ایسی

صورت نہیں ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (یعنی وہ بدعت حسنہ ہوگی)

• حیدر الاسلام حضرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہر ایک نو ایجاد بدعت کی ممانعت نہیں ہے بلکہ اس بدعت کی ہے جس کے مقابل

کوئی سنت قائم ہو اور باوجود کسی امر شریعت کے موجود رہے کہ اس کو دور کر دے بعض احوال

میں جب اسباب بدل جائیں بدعت کا ایجاد واجب ہو جاتا ہے

(احیاء علوم الدین صفحہ نمبر ۵ جلد ۲ طبع لاہور)

• علامہ سید محمد علوی مالکی کی حسی لکھتے ہیں:

بدعت ضالہ وہ فعل ہے جو کسی اصل شرعی کے تحت داخل نہ ہو (اگر کسی نئے کام کی

اصل کتاب و سنت میں موجود ہو تو وہ کام بدعت حسنہ کہلائے گا)۔

(املاح فکر و اعتقاد صفحہ نمبر ۱۵۲ مترجم)

”مصنف رضا خانی مذہب“ ذرا غور و خوض کے بعد بتائیں وہ کون سی سنت ہے جو

اذان سے قبل یا بعد میں وقفہ کے ساتھ درود شریف پڑھنے سے منقطع ہوتی ہے؟ (ہاتوا برہانکم ان

کلتکم صادقین)

الترام نمبر ۱۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”شکاری نبی“

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی احمد یار کجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جاء الحق میں لکھتے ہیں:

قل العما انا بشر مثلکم: اے محبوب فرما دو کہ تم جیسا بشر ہوں نیز اس آیت میں

کفار سے خطاب ہے، چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا گیا کہ اے کفار تم

مجھ سے گھبراؤ نہیں میں تمہاری جنس سے ہوں یعنی بشر ہوں، شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر

شکار کرتا ہے۔ (تفسیر جاء الحق صفحہ نمبر ۱۷۶، ۱۷۷) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۶۳ حصہ اول)

جواب نمبر ۱: ”جاء الحق“ دینی مسائل کی کتاب ہے جس کو تفسیر جاء الحق لکھ کر کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ”لعنہ اللہ علی الکاذبین“

جواب نمبر ۲: جناب مفتی احمد یار خاں نور اللہ مرقدہ یہ بیان فرما رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین (آلۃ) میں نور کا مصداق ہیں، محبوب رب العالمین ہیں امام الانبیاء والمرسلین ہیں، اس عظمت و جلالت کے باوجود فرماتے ہیں انما انا بشر مثلکم (آلۃ) اس میں حکمت یہ تھی کہ کفار اور مشرکین کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود تھا تا کہ قریب آئیں اور دولت ایمان سے مشرف ہوں۔ حضرت مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

زاں سب فرمود خود را ملکم
نا بگرد آید و کم گردند کم

اس حقیقت کو بیان کرنے کیلئے ایک مثال بیان کی کہ شکاری، جانور، کی سی آواز نکالتا ہے، اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ شکار قریب آجائے، مثال کے بیان سے مقصد کسی بات کو عام فہم انداز میں بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ جس چیز کیلئے مثال دی جارہی ہے مثال اس کا عین ہے اور ہو بہو اس پر صادق آتی ہے۔

• محدث حافظ ابن قیم جوزی (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

انه لا يلزم تشبيه الشئ بالشئ مساواته له (المنار المبین صفحہ نمبر ۶، طبع بیروت)

• حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پر لے درجے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔ (تحفۃ الثناء عشریہ (فارسی) صفحہ نمبر ۲۱۳ مطبوعہ ۱۳۰۳ھ ۱۹۸۳ء)

مفتی علیہ الرحمۃ کا مقصد صرف اس حقیقت کو مثال سے واضح کرنا ہے کہ کسی کو قریب

کرنے کیلئے اس جیسی آواز نکالی جاتی ہے۔ انہوں نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے شکاری کا لفظ قطعاً استعمال نہیں کیا۔

الزام نمبر ۱۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”نبی کو انسان کہنے والا کافر ہے“

احمد رضا بریلوی کی تفسیر کنز الایمان کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کو بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا ہے۔

(کنز الایمان مع تفسیر نعیم الدین صفحہ نمبر ۵ حاشیہ نمبر ۱۳) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳ حصہ اول)

جواب نمبر ۱:

کنز الایمان کے نام سے مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی قرآن حکیم کی تفسیر نہیں ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔ مولانا علیہ الرحمۃ نے قرآن کریم کا جو اردو میں ترجمہ کیا ہے اس کا نام ”کنز الایمان“ ہے اور اس پر صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کا حاشیہ ہے۔

جواب نمبر ۲:

مصنف رضا خانی مذہب نے حسب عادت کمال عبارت نقل نہیں کی۔

مصنف مذکور کی نقل کردہ عبارت

قرآن کریم میں جا بجا انبیاء کرام کو بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳ حصہ اول)

کمال عبارت

مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی قرآن کریم کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو لگتا ہے اس لئے قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کرام کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا دستور ہے۔

(کنز الایمان صفحہ نمبر ۵ حاشیہ ۱۳)

تشریح: اہل سنت و جماعت کے نزدیک انبیاء کرام کی بشریت کا انکار کفر ہے۔ اور ان کی بشریت تمام عیوب و نقائص سے منزہ و پاک ہے رہا انبیاء کرام کو اس لفظ سے یاد کرنا تو چونکہ لفظ لفظ بشر کہنے سے ان کے مقامات و کمالات کا اظہار نہیں ہوتا اس لئے ان نفوس قدسیہ کو اعلیٰ اکمل اور افضل البشر جیسے القابات سے یاد کرنا چاہیے۔ کیونکہ لفظ بشر کہنا اور بشریت کو حقارت کی نظر سے دیکھنا کفار کا طریقہ ہے جیسا کہ قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات مخفی نہیں۔

آستانہ علی پور مدینہ منورہ کی طرح مقدس ہے۔ مصنف رضا خانی مذہب درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

مدینہ بھی مطہر ہے، مقدس ہے علی پور بھی

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

(رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۵ حصہ دوم)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

آستانہ حبیب علی پور کو کسی اعتبار سے بھی مدینہ منورہ جیسے مقدس شہر جیسا سمجھنا بہت بڑی کمینگی ہے اس لئے (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۳۲۶ حصہ دوم)

جواب: شاعر کہتا ہے کہ مدینہ منورہ بھی مطہر ہے (اپنی شان کے لائق) اور علی پور بھی مقدس ہے (اپنی شان کے لائق) جدھر بھی جائیں اچھی بات ہے۔

اس شعر میں فقط لفظی مناسبت ہے کہ دونوں جگہ (اپنی اپنی شان کے اعتبار سے) مقدس و محترم ہیں۔ رسی مدینہ منورہ کی عظمت و رفعت اور خصوصیات تو وہ اپنی جگہ برقرار ہیں۔

مدینہ منورہ حرمین شریفین میں داخل ہے

نیز پروردگار عالم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ معظمہ سے ہجرت کا حکم دیا اور مدینہ منورہ میں قیام کا حکم فرمایا۔ جملہ کمالات ظاہر و باطن جو عالم قوت و استعداد میں امانت رکھے تھے ان سب کو درجہ فعلیت میں لایا اور اس شہر کو تمام فتوحات کا مبداء اور برکات

کرامتوں کی کنجی گردانا، اس کی خاک پاک کو آپ کے گوہر معطر شریف کیلئے صدف بنا کر لایا۔ تک اس زمین کا خط آپ کے وجود پاک سے شرف ہو کر فیض بخش ملک و ملکوت رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاک مدینہ میں شفا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطاں شہر مدینہ میں اپنی عبادت سے افسوس ہو گئے۔ (یعنی لوگوں کو برائی کی طرف اھینچنے کرنے میں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ منورہ میں انتقال کرے اس کیلئے میں قیامت کے دن شفیق ہوں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو لوگ سب سے زیادہ ہماری شفاعت کا شرف حاصل کریں گے وہ اہل مدینہ ہیں اس کے بعد اہل مکہ پھر اہل طائف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے بخار اور ہوائی امراض مدینہ منورہ سے جحفہ چلے جائیں۔

(جذب القلوب از شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) طبع کراچی مترجم)

یہ شہر مقدس دجال کے وجود اور نجاست سے محفوظ رہے گا۔ بخاری و مسلم کی روایت سے ثابت ہے کہ اس زمانہ میں مدینہ منورہ کی ہر گلی پر فرشتوں کی ایک جماعت مقرر ہوگی کہ اس کی حفاظت کریں۔

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے سے دس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ (کتاب صحاح ستہ)

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

قبر شریف سید عالم علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات مطلقاً اور بالعموم افضل و مکرم ہے اور شہر مکہ مکرمہ ہو یا خانہ کعبہ شریف اور خانہ کعبہ سوائے قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر مدینہ منورہ سے افضل ہے۔ (جذب القلوب الی دیار الحبیب صفحہ نمبر ۱۴ طبع کراچی مترجم)

”مصنف رضا مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”جیسی مسیح قتل ہو گئے“

سوال: مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کیلئے اتریں گے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئیں گے پس افضل کون؟

جواب: دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے، امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو قلیل ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور ان کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا حلالی مالا ہے۔ (جامع الفتاویٰ انوار شریعت صفحہ نمبر ۳۸۲)، (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۵۵ حصہ اول)

الجواب: مولانا نظام الدین ملتانی نے یہ الفاظ کسی عیسائی کے رد میں ذکر کئے ہیں کہ دوبارہ جیسی مسیح علیہ السلام کی تشریف آوری کو ان کے افضل ہونے کی دلیل وہی لوگ بنا سکتے ہیں کوئی اہل اسلام۔ یہ ایک الزامی جواب ہے لہذا اس کو گستاخی اور کفر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس ضمن میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ایک عیسائی کو اسی انداز میں الزامی جواب دینا اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے۔

پادری صاحب نے سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہیں، آپ نے فرمایا ہاں پادری صاحب نے کہا تمہارے پیغمبر نے بوقت قتل امام حسین علیہ السلام کی فریاد نہ کی حالانکہ حبیب اللہ کا محبوب زیادہ تر محبوب ہوتا ہے، خدا تعالیٰ ضرور مدد فرماتا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے جواب دیا۔ پیغمبر صاحب واسطے فریاد کے جو تشریف لے گئے پردہ غیب سے آواز آئی ہاں تمہارے نواسے پر قوم نے ظلم کر کے شہید کیا لیکن ہم کو اس وقت اپنے بیٹے جیسی کا صلیب پر چڑھانا یاد آیا ہوا ہے۔ سن کر پیغمبر صاحب خاموش ہو گئے۔ (مجموعہ کلمات عزیزی صفحہ نمبر ۴)

کیا کوئی عقل کا اندھا کہہ سکتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے حضرت جیسی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کر لیا۔ نیز انہوں نے قرآن کریم کے ارشاد کے برعکس ان کو رسول

اللہ تعالیٰ کا تسلیم کر لیا حالانکہ یہ کلام اللہ کی تکذیب ہے۔

پیر ۲۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے: ”شیطان کی وسعت“

اصحاب محفل میلا دو تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے، ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس کا دوبارہ مقامات میں پایا جاتا ہے۔ (انوار سلفہ صفحہ نمبر ۱۷۷)، (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۹۳ حصہ اول)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجم اطہر ایک ہی وقت میں بطور معجزہ مختلف مقامات میں حاضر ہونا ایک حقیقت ثابتہ ہے جیسا کہ اولیاء اللہ کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ (کتوبات صفحہ نمبر ۵۸ جلد دوم)

امام شعرانی نے ایک آن میں متعدد جگہوں میں مقبولان الہی کے موجود ہونے پر اللہ معراج سے استدلال کیا ہے پھر ایک بزرگ حضرت ابراہیم نامی کا واقعہ لکھا ہے کہ انہوں نے ایک جمعہ ایک ہی آن میں پچاس جگہ پڑھا اس کے علاوہ دیگر بزرگان دین کے واقعات ذکر فرمائے ہیں۔ (دور الفاضل صفحہ نمبر ۱۶۲ تا ۱۶۶)

اور مولانا عبدالسیح علیہ الرحمۃ کا یہ فرمانا:

کہ اصحاب محفل میلا دو تو زمین کی تمام پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں حاضر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے اے

اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجم اطہر حاضر ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمانیت اور بشریت کے بغیر حاضر و ناظر ہونا

بایں طور کہ عالم کا ذرہ ذرہ روحانیت و نورانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گاہ ہے۔
روحانیت و نورانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کیلئے قرب و بعد یکساں ہے کیونکہ عالم
زمان و مکان کی قید سے مقید ہے لیکن عالم امر ان قیود سے پاک ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی روحانیت و رحمت عالمین پر حاوی ہے زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے
نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے میرے سامنے ہر
رکھ دیا پس میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے دیکھتا
ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی اس پتیلی کو۔ (صحیح الترمذی، صفحہ ۲۸۷ جلد ۸، طبع بیروت)

• حضرت امام غزالی (متوفی ۵۰۵ھ) نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شخص واحد ہی نہ شمار کر لو اور بشریت کی نگاہ سے ان کی
طرف نظر نہ کرو تا کہ ان کو اجزاء بشر میں سے ایک جز دیکھو بلکہ ان کی اس صورت پر نظر کرو
اس وجود سے پہلے تھی تا کہ تمہیں ایک ایسا نور نظر آئے جس نے تمام موجودات کا احاطہ کر رکھا
ہے۔ (عبریات غزالی، صفحہ نمبر ۲۳۲ طبع لاہور)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

اب رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر و باطن ہونا تو آپ ہی کے انوار سے
پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے جس سے سارا جہان روشن ہے۔ (مدارج النبوۃ، صفحہ نمبر ۸ جلد اول)

فتاویٰ مظہری کا ایک فتویٰ اور اس کا جواب

سوال: رٹڈی کے کسبہ مال کو کوئی شخص اپنے مکان کے کرایہ میں لے سکتا ہے یا نہیں اور
مخض لیتا ہو وہ کسی کی دعوت کرے تو اس کی دعوت کھانی چاہیے یا نہیں؟

الجواب: اگر کسی اس مخض کو کرایہ اس مال سے ادا کرتی ہے جو اس نے ناجائز طریقہ سے
حاصل کیا ہے تو مکاندار کو چاہیے وہ ناپاک مال ہے اس کا اپنے صرف میں لانا حلال نہیں۔

وَلَا تَبْخُلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ

پہلے پتلے کو نہ بخلو برے چیز سے (ابو بکر، تفسیر غفرلہ)

وَلَقَوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَحِلُّ لِمَنِ الْمَكْلَبُ وَلَا حِلُّ لِمَنِ الْكَاهِنُ وَلَا

بِرَّ الْبَنَى۔ (رواہ ابوداؤد)

پس جو شخص خالص اس مال کو دعوت میں صرف کرتا ہے جو اس نے رٹڈیوں کی
کھانی سے حاصل کیا ہے تو اس کی دعوت قبول نہ کرنی چاہیے۔ (فتاویٰ مظہری، صفحہ نمبر ۲۹۱)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

اعلیٰ حضرت بریلوی تو فرما رہے ہیں کہ رٹڈیوں کا مال تبدیل کرنے سے حلال
ہے مگر مولوی مظہر اللہ کہہ رہے ہیں تبدیل فی نفس قطعی کے خلاف ہے اور رٹڈیوں کا مال ہر
مال میں حرام ہے الخ (رضا خانی مذہب، صفحہ نمبر ۱۸۵ حصہ اول)

مفتی مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(رٹڈی) نے جو مال ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہے (اور مالک مکان کو ادا کیا
ہے) مکاندار کو چاہیے وہ ناپاک مال ہے اس کا اپنے صرف میں لانا حلال نہیں (خلاصہ)
مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

(رٹڈی نے جو مال ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہے) اس شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام
(انکام شریعت، حصہ دوم)

اور تبدیلی مال سے مال پاک ہو جانا مفتی علیہ الرحمۃ کے اس فتویٰ میں موجود ہے
اولیٰ کی اس عبارت کو ”مصنف رضا خانی مذہب“ شیر مادر سمجھ کر ہڑپ کر گیا ہے۔ جس سے
اہل انفس ہے، کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور قبلہ مفتی علیہ الرحمۃ کے بیان میں کوئی تضاد
نہیں۔

مولانا مظہری کی وہ عبارت جس کو مصنف رضا خانی نے نقل نہیں کیا

ہاں اگر رٹڈیوں نے اس کو ناجائز کھانی سے کرایہ نہیں دیا (یعنی کسی شخص سے ادھار
لے کر دیا ہے) یا یہ شخص ان کے کرایہ کے علاوہ دوسرے پاک مال کو صرف کر رہا ہے یا رٹڈیوں

کا دیا ہوا مال بھی مخلوط ہے مگر پاک مال اس سے زائد ہے تو ان صورتوں میں اس شخص کی مال قبول کرنے میں حرج نہیں۔ اشیاء والنظار میں ہے: اذا كان غالب مال المهدى فلا بأس بقبولته واكل ماله لم تبين انه من حرام۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
(فتاویٰ مظہری صفحہ نمبر ۳۹۱)

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی کا فتویٰ

مال حرام سے امور خیر کرنا اور کھانا پینا اور اس کو تصرف میں لانا سب حرام ہے۔ مال کو امور حرام میں صرف کرے گی تو اور زیادہ گنہگار ہوگی اس طائفہ کو لازم ہے کہ کسی روپیہ قرض لے کر اس مال سے ادا کرے اور جس قدر اس کے پاس مال حرام ہے اس قدر قرض لے کر سب امور خیر کرے اور اس قرض کا ادا اسی مال حرام سے کر دے۔

(مجموع فتاویٰ جلد دوم صفحہ نمبر ۱۸ طبع کتب خانہ دارالافتاء)

الزام نمبر ۳۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ تالیف مقیاس حنفیت سے مندرجہ ذیل عنوان کے تحت ایک طویل عبارت سے دو مسئلوں پر جواب دیا ہے۔

”جماع کے وقت نبی کی حاضری“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم زوجین کے بھت (ہمسٹری) ہونے کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتے ہیں۔ (مقیاس حنفیت صفحہ نمبر ۲۸۲)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی محمد عمر اچھروی اپنی مایہ ناز تصنیف میں یوں لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میاں بیوی کے جماع کے وقت موجود ہوتے ہیں اور سب کے ساتھ رہے ہوتے ہیں الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶ حصہ اول)

الجواب: مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل مسلم شریف کی حدیث نقل کی

حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ (مگر سے) نکلے تو لڑکا فوت ہو گیا پھر جب ابوطلحہ واپس ہوئے تو فرمایا میرے لڑکے کا کیا حال ہے ام سلمہ نے عرض کی کہ پہلے سے آرام ہے۔ تو ام سلمہ نے عشاء کا کھانا چنا تو حضرت ابو طلحہ نے کھانا تناول فرمایا۔ پھر حضرت ابوطلحہ نے ام سلمہ سے ہمسٹری کی پھر جب فارغ ہوئے ام سلمہ نے لڑکے کے ملاحظہ فرمانے کیلئے عرض کیا تو وہ فوت ہو چکا تھا انہوں نے دفن فرمایا، پھر جمع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار اطہر میں حاضر ہوئے تو لڑکے کی فوجیدگی کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے رات کو جماع کیا ہے۔ ابوطلحہ نے عرض کیا کہ جی ہاں آپ نے دعا فرمائی، (ایسے صابرین شاکرین کو) یا اللہ برکت دے تو (آپ کی دعا سے) ام سلمہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ تو مجھے ابوطلحہ نے فرمایا اس بچے کو اٹھا لو حتیٰ کہ تو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لا اور بھیجیں اس نے بچے کے ساتھ بھجوریں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ (مسلم صفحہ نمبر ۲۰۹ جلد ۲)

اس کے بعد مولانا اچھروی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

حضرت ابوطلحہ نے بچے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے جماع کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوجین کے بھت ہونے کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ شل کرنا کاتین ایسے حالات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمائیں۔ (مقیاس حنفیت صفحہ نمبر ۲۸۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اور کھدیا ہے پس میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے لکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی پھیلی کو۔ (مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۸۷ جلد ۸ طبع بیروت)

پس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام دنیا کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ (یعنی ناظر ہیں) اور تمام دنیا آپ کے سامنے موجود ہے۔ یہ بھی آپ کے حاضر

ناظر ہونے کی ایک کیفیت ہے۔ رہا مصنف رضا خانی مذہب کا یہ لکھنا کہ مولانا محمد مراد صاحب لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میاں بیوی کے جماع کے وقت مومن اور مومنہ ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں اسلئے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۶۹ حصہ اول)

خط کشیدہ الفاظ مولانا احمد روی علیہ الرحمۃ نے تحریر نہیں کئے بلکہ ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے کذب بیانی، دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔ جبکہ مولانا احمد روی مرحوم نے صالحہ کلمۃ الفاظ میں تحریر کیا ہے:

یہ ایک علیحدہ امر ہے کہ آپ مثل کرنا کاتین ایسے واقعات سے اپنی نظر فرمائیں۔ (عیاس حقیقت صفحہ نمبر ۲۸۲)

نیز مصنف رضا خانی مذہب کا یہ لکھنا کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضور علیہ السلام کو علم غیب حاصل تھا آپ حاضر نظر ہیں تو وہ قطعاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۶۹ حصہ اول)

تو جواب اس کا یہ ہے کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الہیہ کوئی نہیں پہنچا سکتا۔ اور مخلوق کیلئے ایسا علم غیب ثابت کرنا واقعی کفر ہے۔

امام ابن حجر مکی (۷۳۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم نے جو کچھ اس آیت کے بارے میں کہا اس کی امام نووی علیہ الرحمۃ نے اس فتاویٰ میں تصریح کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الہیہ کو کوئی نہیں جان سکتا۔ (فتاویٰ حدیث صفحہ نمبر ۳۱۱ قدیمی کتب خانہ کراچی)

جبکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ جمیع معلومات الہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کسی مخلوق محیط ہو جانا عقلاً و نقلاً دونوں طرح محال ہے۔ بلکہ اگر تمام اولین و آخرین کے سب علوم کو کر لئے جائیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الہیہ سے اصلاً کوئی نسبت نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ لہجہ بھی نہیں ہو سکتی جو ایک یونہی کے ذہن لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ دس لاکھ یونہوں سے ہے۔ (الدولۃ المکیہ صفحہ نمبر ۳۱ طبع کراچی، از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور واقعی غیر خدا کو مع جسم ہر جگہ حاضر ماننا کفر ہے۔

(امام ۲۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا کو چھوڑو! پیر کو پکڑو“

بریلوی مذہب کے مولوی احمد یار خاں گجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جاء الحق میں لکھتے ہیں:

۱۔ پیر کا مرید کے پاس حاضر ناظر ہونا۔

۲۔ مرید کا تصور شیخ میں رہنا۔

۳۔ پیر کا حاجت روا ہونا۔

۴۔ مرید خدا کو چھوڑ کر اپنے پیر سے مانگے۔

۵۔ پیر مرید کو القا کرتا ہے۔

۶۔ پیر مرید کا دل جاری کر دیتا ہے۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

لیجئے اب تو خدا سے بھی چھٹی ہوئی، جو کچھ لینا ہو بس پیر کی چوکت سے مل جائے گا۔

(العیاذ باللہ)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲ حصہ اول)

جواب: مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ نے ”جاء الحق“ میں مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی تالیف ”امداد السلوک“ سے ایک عبارت نقل کر کے یہ نتائج اخذ کئے ہیں جن کو مصنف رضا خانی مذہب نے مفتی علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کر کے دجل و فریب سے کام لیا ہے۔ قارئین ”امداد السلوک“ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

مرید بھی یقین سے جانے کہ شیخ کی روح ایک جگہ میں قید نہیں ہے۔ مرید جہاں بھی ہو دور ہو یا نزدیک اگرچہ پیر کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں جب یہ بات پہنچے ہو گئی تو ہر وقت پیر کی یاد رکھے اور دلی تعلق اس سے ظاہر ہو اور ہر وقت اس سے فائدہ

لیتا رہے مرید واقعہ جات میں پھر کا محتاج ہوتا ہے، شیخ کو اپنے دل میں حاضر کر کے زبان حال سے اس سے مانگے پھر کی روح اللہ کے حکم سے ضرور القا کرے گی مگر پورا تعلق شرط ہے اور اس سے اسی تعلق کی وجہ سے دل کی زبان گویا ہو جاتی ہے اور حق تعالیٰ کی طرف راہ کھل جاتی ہے اور حق تعالیٰ اس کو صاحب الہام کر دیتا ہے۔ (امداد السلوک صفحہ ۶۸ طبع لاہور)

الزام نمبر ۲۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک اگر ولادت کے وقت قیام کرنا فرض اور واجب ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ ۱۶۶ حصہ اول)

جواب: ہمارے نزدیک ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا مستحسن و مستحب ہے۔
۱۔ مولانا عبدالمسیح رامپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تحقیق اس مسئلہ قیام کی یہ ہے کہ ہم اس کو مستحسناً میں سمجھتے ہیں مذہب جمہوری کی ہے اور اسی پر عمل ہے تمام بلاد اسلامیہ میں۔ (انوار سائلہ صفحہ نمبر ۲۴، بھٹائی دہلی)

۲۔ مفتی احمد یار خاں گجراتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قیام میلاد کو بھی عام مسلمان مستحب سمجھتے ہیں لہذا مستحب ہے۔

(جامع الحق ص ۲۵۳ شریعی کتب خانہ گجرات)

ممانعت قیام کی احادیث کا مفہوم

۱۔ صحابہ کرام جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہ ہوتے تھے۔

۲۔ جس کو پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈے۔

۳۔ عجمی لوگوں کی طرح کھڑے نہ ہوا کرو۔ (مشکوٰۃ باب التیام)

جواب: ان احادیث میں مطلق قیام سے منع نہیں کیا گیا بلکہ حسب ذیل امور سے ممانعت ہے۔

۱۔ اپنے لئے قیام چاہنا۔

۲۔ لوگوں کا دست بستہ سامنے کھڑا رہنا اور پیشوا کا درمیان میں بیٹھا رہنا۔

اس قسم کے قیام اہل سنت کے نزدیک بھی منع ہیں۔

قیام کی اجازت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قریظہ، سعد کے فیصلے پر راضی ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ (بخاری شریف صفحہ نمبر ۳۳۹ جلد ۳ مترجم طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) قدس سرہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اس حدیث کی وجہ سے جمہور علماء نے علمائے صالحین کی تعظیم کرنے پر اتفاق کیا ہے نووی نے فرمایا کہ بزرگوں کی تشریف آوری کے وقت کھڑا ہونا مستحب ہے الخ

(ایضاً المدحیات کتاب الادب باب التیام)

• حضرت عمر مد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا ”میں مہاجر سوار کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ آپ نے یہ الفاظ دوسرے فرمائے۔ (عوارف العارف صفحہ نمبر ۱۹۰ مترجم طبع لاہور ۱۹۶۲ء، شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ)

شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نور اللہ مرقدہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

اگر کوئی (کسی بزرگ ہستی کے خیر مقدم کیلئے) کھڑا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ

مسنون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے کہ جب حضرت جعفر آئے

تھے تو آپ ان کیلئے کھڑے ہوئے تھے۔ (عوارف العارف صفحہ نمبر ۱۹۰ مترجم طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

• غیر خدا کی عظمت کرنا، کھڑے ہو کر مصافحہ کر کے جھک جانا ہر طرح جائز ہے۔

(عائلیہ کتاب الکرامۃ باب ملاقات السلوک)

(ف) اس جگہ جھکنے سے مراد حد رکوع سے کم جھکنا ہے تا حد رکوع جھکنا جائز ہے۔

• آنے والے کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز بلکہ مستحب ہے جیسے کہ قرآن کریم پڑھنے

والے کو عالم کے سامنے کھڑا ہونا جائز ہے۔ (درمختار جلد ششم کتاب الکرامۃ)

اس عبارت کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قرآن پڑھنے والے کا آنے والے کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا مکروہ جبکہ وہ تعظیم کے لائق ہو۔
الزام نمبر ۲۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاضر ناظر ہیں“

اسے میرے یسوع میں ایمان رکھتا ہوں تو ہر جگہ موجود ہے۔

اہل بدعت رضا خانیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ناظر ہیں، اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک یا مجلس میلاد منعقد ہوتی ہے وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ناظر ہوتے ہیں۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۲ حصہ دوم)

الجواب: عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع بمعہ جسم ہر جگہ حاضر ناظر ہے جبکہ اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں۔

مسئلہ حاضر و ناظر اور اہل سنت کا موقف

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں جسمانیت اور بشریت کے ساتھ نہیں بلکہ بایں طور کہ عالم کا ذرہ ذرہ روحانیت و نورانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گاہ ہے اور روحانیت اور نورانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمیۃ کیلئے قرب و بعد یکساں ہے کیونکہ عالم خلق زمان و مکان کی قید سے مقید ہوتا ہے لیکن عالم امر ان قیود سے پاک ہے۔ لہذا بیک وقت متعدد مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف فرما ہونا اور ایک ہی وقت دور دراز مقامات کثیرہ اور امکانہ متعددہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اہل اللہ کا دیکھنا اور حکم کھلا بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہونا دلائل کی روشنی میں ایسا واضح امر ہے جس کا انکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔

• حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شخص واحد ہی نہ شمار کر لو اور بشریت کی نگاہ سے ان کی طرف نظر نہ کرو تا کہ ان کو اجزاء بشر میں سے ایک جزو دیکھو بلکہ ان کی اس صورت پر نظر کرو جو

اس وجود سے پہلے تھی تاکہ تمہیں ایک ایسا نور نظر آئے جس نے تمام موجودات کا احاطہ کر رکھا ہے۔ (عربات غزالی صفحہ نمبر ۲۳۳ طبع ۱۱ مور)

• امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
 اب رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر و باطن ہونا تو آپ ہی کے انوار نے پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے جس سے سارا جہان روشن ہے۔ (مدارج النبوة صفحہ نمبر ۸ جلد اول)
 رہا آپ کا متعدد مقامات پر جلوہ افروز ہونا امر واقعہ ہے جس کا انکار نہیں کرے گا مگر جاہل اور حاسد۔ اور آپ سے بغض و عناد رکھنے والا۔

• حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

البتہ وقت قیام کے اعتقاد و تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمائا ذات بابر کات کا بعید نہیں۔ (شائم امدادیہ صدقہ اشرف علی قانوی)

• امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ان تمام نقول اور احادیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جسم مبارک اور روح اقدس کے ساتھ زندہ ہیں اور بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطراف زمین اور ملکوت اعلیٰ میں جہاں چاہتے ہیں سیر اور تصرف فرماتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اسی ہیبت مبارک کے ساتھ ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے۔

(الغایۃ للفتاویٰ صفحہ نمبر ۳۱۹ جلد طبع لبنان)

• مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے تفسیر روح المعانی سے ایک عبارت فتح المہلیم میں نقل کی ہے اور یہ تسلیم کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اپنی قبر شریف میں رونق افروز ہونے کے بیک وقت متعدد مقامات پر دیکھے جاتے ہیں۔ (فتح المہلیم جلد اول صفحہ نمبر ۳۰۵ طبع مدینہ پریس بجنور)
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی فی قبرہ الشریف بمصر فی الکون باذن اللہ تعالیٰ کیف شاء (حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہے ہیں تصرف فرماتے ہیں) (المہند علی المہند صفحہ نمبر ۱۳۱ طبع لبنان) (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

مولوی محمد انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

اور میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاسمے ہوئے بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ممکن ہے جس کو اللہ تعالیٰ یہ نعمت عطا فرمائے جیسا کہ سیوطی سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیس مرتبہ دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کے متعلق سوال کیا پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصحیح کے بعد سیوطی نے ان کو صحیح کر لیا۔ (فیض الباری جلد اول صفحہ نمبر ۳۰۴ طبع قاہرہ)

الترجمہ نمبر ۲۶:

”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”رضا خانی مذہب میں اللہ تعالیٰ کو ماننے والے بے دین ہیں“

رضا خانی ملا احمد یار گجراتی اپنی تصنیف جاء الحق میں یوں لکھتے ہیں کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ موجود مانے وہ بے دین ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ ”خدا کو ہر جگہ میں (موجود) ماننا بے دینی ہے ہر جگہ میں (موجود) ہونا تو رسول خدا کی شان ہو سکتی ہے۔“ (جاء الحق صفحہ نمبر ۱۶۲)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۵ حصہ دوم)

”ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔“ (جاء الحق صفحہ نمبر ۱۶۱)

الجواب: ہم دونوں عبارتوں کو سیاق و سباق سے نقل کرتے ہیں جس سے مصنف کا دجل و فریب خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ اور ”جاء الحق“ کی عبارتوں کا مفہوم آسانی سے سمجھ میں آجائے گا۔

اعلاء عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں امام جلال الدین سیوطی کے خط کا ایک ورق آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کے پاس دیکھا جو کہ آپ نے اس آدمی کے سوال کے جواب میں لکھا تھا اس میں امام سیوطی نے خود ذکر کیا کہ میں ۵۰ بار عالم بیداری میں بالمشافہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہو چکا ہوں (تحفہ فیض) (میزان الشریعہ الکبریٰ صفحہ نمبر ۴۴ جلد اول)۔ (لوغۃ الانوار اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر ۱۰ طبع بیروت) یہ کشمیری جی کا وہم یا قوت حافظہ کا زور ہے ۵۰ کو ۲۴ بنا دیا یہ تو امام سیوطی نے بوقت ضرورت اس نعت عقلی کا اظہار کیا عظیم و خیر ذات جانے اس اظہار کے بعد نفی بارگرم ہوا (ابو یحییٰ فیضی غفرلہ)

الترجمہ نمبر ۱۶۱ ادائی مکمل عبارت

ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ کتب مقدسہ میں ہے ”لا یجوز علیہ زمان ولا یشتعل علیہ مکان“ خدائے تعالیٰ پر نہ امانہ گزرے کیونکہ زمانہ خلقی اجسام پر زمین میں رو کر گزرتا ہے انہیں کی عمر ہوتی ہے چاند سورج مارے حور و فغان فرشتے بلکہ آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام معراج میں حضور علیہ السلام زمانہ سے علیحدہ ہیں اور نہ کوئی جگہ خدا کو گھیرے خدائے تعالیٰ حاضر ہے مگر بغیر جگہ کے اسی لئے قسم استوی علی العرش کو تشاہات سے مانا گیا ہے اور ہر کسل ششی علم وغیرہ آیات میں مفسرین (ماتے ہیں علما و قدرۃ یعنی اللہ کا علم اور اس کی قدرت عالم کو گھیرے ہوئے ہے۔

صفحہ نمبر ۱۶۲ ادائی مکمل عبارت

خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ زمان و مکان سے پاک ہے) ہر جگہ ہونا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہو سکتی ہے۔ اور اگر مان بھی لیا جائے بغرض محال تو بھی حضور علیہ السلام کی یہ صفت عطائی، حادث مخلوق قبضہ الہی میں ہے اور خدا کی یہ صفت ذاتی قدیم غیر مخلوق ہے کسی کے قبضے میں نہیں اتنے فرق ہوتے ہوئے شرک کیسا؟

”مصنف رضا خانی مذہب“ کی پیش کردہ آیات کا جواب

- ۱۔ وما كنت لদিهم ان اتوان کے پاس نہ تھا جبکہ وہ اپنی قلمیں پھینک رہے تھے ان
- ۲۔ وما كنت لادیهم ان اتوان نہیں تھا ان کے پاس جب وہ ٹھہرانے لگے اپنا کام ان
- ۳۔ وما كنت بهجالب الغریب ان طور کے غریب جانب جبکہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو احکام کی دینی پہنچائی تھی نہ تو تو موجود تھا اور نہ دیکھنے والوں میں سے تھا۔ (وغیرہ)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۲ حصہ دوم)

اس کا جواب یہ ہے کہ معترض کو یہ سب الجھنیں اس لئے پیش آئیں کہ وہ حاضر و ناظر کے مسئلہ میں اہل سنت کے مسلک کو نہیں سمجھ سکا ان آیات کا کوئی لفظ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر، جسم مثالی کے ساتھ۔

والہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے مسئلہ میں معارض نہیں۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ اور آیات قرآن کا مفاد یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اپنی جسمانیت کے ساتھ ان مقامات پر موجود تھے۔ اب آپ بتائیں کہ جسمانی طور پر موجود نہ ہونا روحانی طور پر موجود ہونے کے کس طرح معارض ہو سکتا ہے۔

• علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ اس سال رسل اور ان کے زمانہ رسالت کے واقعات پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر و ناظر و موجود نہ ہونا عالم جسمانی کے اعتبار سے ہے۔ یعنی ان واقعات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمانی حضور نہ تھا اور اگر عالم روحانی کے اعتبار سے نظری جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر اپنے زمانہ تک ہر رسول کی رسالت اور تمام واقعات پر حاضر ہیں یہاں تک کہ حضور نے اپنی جسمانیت مطہرہ کے ساتھ ظہور فرمایا لیکن یہ ایسی باتیں ہیں جس کے ساتھ اہل عناد کو خطاب نہیں کیا جاسکتا۔
(تفسیر صاوی، سورہ قصص)

اعلام شہیر احمد عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں: یعنی تو اس وقت کے واقعات تو ایسی صحت و صفاتی اور وسط و تقصیل سے بیان کر رہا ہے جیسے وہیں طور کے پاس کھڑا دیکھ رہا ہو حالانکہ تمہارا موقع پر موجود نہ ہونا ظاہر ہے اور ویسے بھی سب جانتے ہیں تم اتنی ہو کسی عالم کی صحبت میں بھی نہیں رہے نہ ٹھیک ٹھیک صحیح واقعات کا کوئی جید عالم کہ میں موجود تھا پھر فوراً کرنے کا مقام ہے کہ یہ علم کہاں سے آیا حقیقت یہ ہے کہ اقوام دنیا پر مدتیں اور قرآن گزر گئے مرد و عورت سے وہ علوم و معارف و مندرج ہوتے جا رہے تھے اور وہ ہدایات حق جاری تھیں لہذا اس عظیم و خیر کا ارادہ ہوا کہ ایک ای کی زبان سے بھولے ہوئے سبق یاد دلانے جائیں اور ان عبرت ناک و موعظت آمیز واقعات کا ایسا صحیح و نو دنیا کے سامنے پیش کر دیا جائے جس پر فکر کر کے بے اختیار ماننا پڑے کہ اس کا پیش کرنے والا موقع پر موجود تھا اور اپنی آنکھوں سے من و عن کیلیات کا مشاہدہ کر رہا تھا پس ظاہر ہے کہ تم تو وہاں موجود نہ تھے بجز اس کے کیا کہا جائے کہ جو خدا آپ کی زبان سے بول رہا ہے اور جس کے سامنے ہر غائب بھی حاضر ہے یہ بیان ای کا ہوگا (تفسیر عثمانی صفحہ نمبر ۵۵۱ حاشیہ نمبر ۱۱۱۱ اور) (ابوالکلیل فیضی غفرلہ)

”مصنف رضا خانی مذہب“ کی پیش کردہ دوسری آیت کا مفہوم

الم تر ان الله يعلم الخ

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے، میں آدمیوں کا مشورہ نہیں ہوتا مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کا مگر ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کا اور نہ زیادہ کا مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔
(سورۃ الجاثیہ آیت نمبر ۱)

تفسیر: منافقین اسلام کی روز افزوں ترقی سے بڑے ہراساں تھے ان میں یہ بات تو نہ تھی کہ کھل کر مسلمانوں کی مخالفت کریں لیکن ان کا حبث باطن انہیں اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور منصوبے بنانے میں مصروف رکھا کرتا تھا جہاں کہیں تین چار مل بیٹھتے بڑی رازداری سے مسلمانوں کو پریشان کرنے، ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو مفلوج کرنے، ان کی صفوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کیلئے کھر پھر شروع کر دیتے اور یہ خیال کرتے کہ ان سرگوشیوں کی کسی کو خبر نہیں اور ان کی سازشوں پر کوئی آگاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس غلطی پر انہیں متنبہ فرما رہا ہے کہ تم سراسر غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو، تمہاری تعداد کتنی ہی ہو میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تمہاری سرگوشیوں کو خوب سن رہا ہوں۔ قیامت کے روز تمہاری ایک ایک شرارت پر تمہیں آگاہ کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا چوتھا یا چھٹا ہونے سے مراد بندوں کا دیکھنا اور ان کی گفتگو سننا مراد ہے۔

الترام نمبر ۲۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے درج ذیل عنوانات کے تحت مختلف صفحات پر لکھا ہے۔

- ۱۔ ابوالفتح ہر گھر میں موجود۔ (صفحہ نمبر ۳۸ حصہ دوم)
- ۲۔ سیدی فتح محمد کا تمام مجالس میں حاضر ہونا۔ (صفحہ نمبر ۳۹ حصہ دوم)
- ۳۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ہر جگہ موجود۔ (صفحہ نمبر ۳۹ حصہ دوم)

۴۔ سید عبداللہ صوفی جنگل میں حاضر۔ (صفحہ ۳۹۰ ص ۲۰۰)

۵۔ ایک بزرگ وقت واحد میں ستر جگہ جاسکتا ہے۔ (صفحہ ۳۰۰ ص ۲۰۰)

پھر اپنی خبیث عادت کے مطابق جاہلانہ تبصرہ کیا ہے اور مذہب حق اہل سنت و
خوب طعن و تنقیح کی ہے۔

جواب: مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

محمد الحضری مجذوب..... کی کرامتوں میں سے ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس
شہروں میں خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں
شب باش ہوتے تھے اس (جمال الاولیاء صفحہ نمبر ۱۸۸) شریعتیہ اسلامیہ پبلیکیشنز لاہور

(ماحول جو انکم فوجوانا)

الزام نمبر ۲۸: "معصوم رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے"

مولوی عبدالسمیع بریلوی لکھتے ہیں:

ملک الموت تو ایک فرشتہ مقرب ہے، دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔

(انوار سلفہ صفحہ نمبر ۱۷۷)

رضا خانی ملا مفتی احمد یار خاں گجراتی شیطان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

جب رب نے گمراہ گر (شیطان) کو اتنا علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سارے عالم کے بادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا تاکہ وہ
نیاری سے کمر و نہ ہو۔ (تفسیر نور العرفان)

"معصوم رضا خانی مذہب" کا جاہلانہ تبصرہ

قارئین کرام!

یہ ہے رضا خانی مذہب کی تعلیم کہ خدا تعالیٰ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ماننے والے کو کافر

یہ کہ کو اور شیطان ملعون کے ہر جگہ حاضر و ناظر ماننے والے کو پکا سچا مسلمان سمجھوانا
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳ ص ۲۰۰)

مولانا عبدالسمیع رامپوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا یہ
اللہ تعالیٰ کی صفات اسی طرح اور اسی حقیقت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے دوسرے
کوئی اور خصوصیت کے معنی یہ ہیں کہ یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ اور روئے
ملک الموت پر موجود ہو جانا کچھ خاصہ مخصوص خدا کے ساتھ نہیں۔

ملک الموت قابض ہے جمیع ارواح جن و انس و بہائم اور جمیع مخلوقات کا اور اللہ تعالیٰ
ہے دنیا کو اس کے آئنے مثل چھوٹے خوان کے۔

(۱)۔ (تفسیر معالم الخلیل)

(۲)۔ (رسالہ برزخ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ)

(۳)۔ (شرح مواہب، علامہ ذرقانی علیہ الرحمۃ)

ادھر سے لے لیتا ہے جان کو اور ادھر۔ اب خیال کرو کہ ایک آن میں مشرق سے
اب تک کس قدر چوٹی پھر کیڑے کیڑے اور چمچ پرند اور آدمی مرتے ہیں ہر جگہ ملک
موت موجود ہوتا ہے۔

نیز ملک الموت وقت موت میت کے سر ہانے کھڑا ہو جاتا ہے مومن کے بھی اور کافر
کے بھی (مختصر)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے تذکرۃ الموتی میں طبرانی اور ابن مندہ سے
روایت کی ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا کہ ایسا کوئی
کافر نہیں ایک یا بد آدمیوں کا جس کی طرف مجھ کو توجہ نہ ہو، رات دن دیکھتا رہتا ہوں اور ہر
لے لے کر کو ایسا پچھتاہوں کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو اس قدر نہیں پہچانتے۔

(تذکرۃ الموتی، مکتبہ دار (حزیم) صفحہ نمبر ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶ لاہور)

صاحب درمختار لکھتے ہیں: کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور ان کا بیٹا
ان کے ساتھ رات کو رہتا ہے۔ علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی

آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچا لیا، بعد اس کے لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے شیطان کی بات کی قدرت دی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے۔
ان احادیث نبویہ اور بزرگان دین کے ارشاد کی روشنی میں اگر مولانا صاحب راہپوری علیہ الرحمۃ نے درج ذیل عبارت لکھ دی ہے تو کون سا جرم کیا ہے جس کی وجہ سے اللہ نے آسمان سر پر اٹھا لیا اور غلط عقائد و نظریات قائم کر کے اہل سنت پر طعن و تخریب کر دیا ہے۔
خوف خدا، نہ حشر کا ڈر۔

ملک الموت علیہ السلام ایک مقرب فرشتہ ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔
(انوار مرقہ ص ۱۱۱)

اور قبلہ مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل عبارت کا بھی جی بھرا ہے کہ جب رب کریم نے شیطان کو اتنا علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ بحیثیت علم موجود ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام عالم کیلئے ہادی اور مزی ہیں کراتے ہیں اگر ان کیلئے محیط زمین کا علم مان لیا جائے تو کوئی خلاف شرع بات ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عز و جل نے میرے سامنے دنیا کو رکھ دیا ہے پس میں ان کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے دیکھ رہا ہوں جیسا اللہ ہاتھ کی اس پتیلی کو۔ (مجمع الزوائد، صفحہ ۲۸ جلد ۸ طبع بیروت)

اس وضاحت کی روشنی میں مفتی احمد یار رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔

قبلہ مفتی علیہ الرحمۃ کی عبارت

جب رب نے گمراہ گر (شیطان) کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بتایا تاکہ وہ ایٹاری سے کمزور نہ ہو۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ نمبر ۳۳۳)

(نوٹ: رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳، ۳۵ حصہ دوم پر کئے گئے اعتراضات کا جواب ام اور ام)

اللہ تعالیٰ نے چکے ہیں۔ (دیکھئے صفحہ ۹۱۲۸)

عالم میر میر علی شاہ گولڑوی نور اللہ مرقدہ کی پہلی عبارت کا جواب

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۳ حصہ دوم)

میر میر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قل لا یعلم الخ اور اسی قسم کی دوسری آیات کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی اور لامتناہی علم کا ذکر ہے اور اس کے بعد وہ عبارت ذکر کی ہے جس کو مصنف رضا خانی مذہب نے نقل کیا ہے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کے علم لامتناہی، الہی اور بلا واسطہ پر علم غیب کا اطلاق ہوتا ہے اس حیثیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم عطائی اور متناہی پر علم غیب کا اطلاق نہ ہوگا۔ پھر آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

پس تمام وہ اخبار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہیں اور غیب کی باتیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اعلام اور جوتوانے سے بتائی ہیں ان آیات کے متناہی نہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب نہیں جانتے تھے اس لئے کہ آپ سے متقی وہ علم غیب ہے جو بلا واسطہ ہو۔ الخ (اعلام اللہ صفحہ نمبر ۱۷۳)

نیز آپ نے علم غیب کے مسئلہ میں اپنا عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب یہ حسب نصوص قرآنیہ اور علم ماکان و مایکون کا از روئے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام من جانب اللہ عطاء ہوا۔ علم غیب کلی اور بالذات علی سبیل الاستمرار، خاصہ خدائی ہے، عز اسمہ اور علم غیب علی قدر الاعلام والاعطاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوا۔ اور آپ کو "عالم الغیب" علم و عطائی و وہابی" کہا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ میر میر صفحہ نمبر ۱۳)

عبارت نمبر ۲ کا جواب

قبلہ میر میر علی شاہ علیہ الرحمۃ انبیاء و اولیاء سے استمداد لینے کے جواز میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پس معلوم ہوا کہ جو لوگ آیات و احادیث کو بطور شاہ و دلیل پیش

کرتے ہیں اور کالمین کے ارواح سے استعانت کی ممانعت میں ان آیات و احادیث کی ثابت کرتے ہیں۔ نیز یہ ثابت کرنے کے لیے ان ارواح کالمین کو اپنے فریاد کرنے والوں کے حالات پر کوئی اطلاع نہیں ہوتی۔ نیز وہ ان آیات و احادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے تابعین سے نفی علم غیب اضافی کی ثابت کرتے ہیں جاہل اور بے علم ہیں اور عقائد کے بالکل ناواقف ہیں اب ان آیات اور احادیث کو پیش کیا جاتا ہے جو ان جہال کے دلائل ہیں۔ پھر قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ان آیات و احادیث کو نقل فرمایا ہے جن کو "مصنف رضا خانی مذہب" نے غلط رنگ دے کر پیش کیا ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۹۱ حصہ دوم)

اس کے بعد آپ نے ان کا جواب ارشاد فرمایا: ان آیات و احادیث کے متعلق تاویل ہے کہ نصوص مذکورہ کا مفاد علم غیب حقیقی کا اختصاص (خصوصیت) بحق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور دعوت غیر (یعنی غیر اللہ کو پکارنے) سے مراد دعوت بطریق عبادت ہے۔ اور علم و امداد کی الٰہی بھی بطریق اصالت ہے۔ ورنہ بصورت عدم روایت معاملہ حالیۃ الامر حسب تقاضائے اہل حدیث "واللہ لا ادری" اس پر طویل بحث کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہاں انکل بک سے جاننے کی نفی ہے۔ پھر اثبات میں احادیث نبویہ پیش کی ہیں کہ آپ آئندہ حالات سے اللہ کی عطا سے بالکل باخبر تھے۔ (اعلام بکرمہ اللہ صفحہ نمبر ۱۸۲)

الزام نمبر ۲۹: "مصنف رضا خانی مذہب" نے درج ذیل عنوان کے تحت "احکام شریعت" کی ایک عبارت نقل کر کے اس پر اپنا جاہلانہ تبصرہ کیا ہے "بند اور گدھے سے نکاح" عبارت: مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عز و جل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریات دین میں سے کسی شئی کا منکر ہے جیسے آج کل کے وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، چکڑ الوی، جموئے صوفی کہ شریعت پر ہستے ہیں۔

حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا، اس کا نکاح کسی مسلم

کا فرمودہ اسکے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب غرض انسان حیوان کی سے نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہو گا محض زنا ہو گا، مرتد مرد ہو یا عورت (احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۱۲ حصہ اول) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۶۹) الجواب: اس عبارت میں لفظ انسان حیوان بطور مبالغہ استعمال ہوا ہے جس سے انتہائی ذلت و شدت اور ناممکن ہونے کا اظہار کرنا مقصود ہے اور اس کا تعلق مبالغہ کی قیصری قسم سے ہے جسکو مبالغہ لفظ کہتے ہیں جو عقلاً اور عادتاً ناممکن ہوتا ہے (فرہنگ عامہ صفحہ نمبر ۵۴۲ ناشر مکتبہ قومی زبان اسلام)

• علامہ خطیب بغدادی (م ۶۳۳ھ) اپنے ممدوح کے متعلق فرماتے ہیں:

ومن سرى و ظلام الليل معسكر

والليل يضحك والموجان من فيه

(بستان اللہ ثین صفحہ نمبر ۱۲۰ مترجم طبع کراچی)

ترجمہ: اور جو رات کو ایسے وقت سفر کرے کہ تاریکی تہ بہ تہ ہو گئی ہو، تو میرے ممدوح کا چہرہ اس کو چاند کی روشنی سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔

اور یہ بات ناممکن ہے اور عقلاً محال ہے فقط ممدوح کے چہرے کی تابانی بیان کرنا مقصود ہے۔ نیز زیر بحث عبارت میں مرتدین کی تذلیل کرنا مقصود ہے۔

الزام نمبر ۳۰: مصنف رضا خانی مذہب نے "ملفوظات اعلیٰ حضرت" سے ایک ادھوری عبارت لکھ کر درج ذیل جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

"اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیر قدرت ہوتا تو ضرور یہ بھی عطا فرماتا۔"

(ملفوظات صفحہ نمبر ۳۹ جلد ۲ طبع کراچی)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی اجازت نہیں دی تو یہ خدا کے اختیار ہی میں نہ تھا وہ اس پر قادر نہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی اجازت دے یہ بات زیر قدرت ہوتی تو وہ اس کی بھی اجازت دے دیتا ہے۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۶ حصہ اول)

الجواب: مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میرے ایک وعظ میں ایک نفیس کلمہ مجھ پر القا ہوا تھا اسے یاد رکھو کہ جملہ فضائل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے معیار کامل ہے۔ وہ یہ کہ کسی منعم کا دوسرے کو کوئی نعمت نہ دینا چاہی طور پر ہوتا ہے۔ یا تو دینے والے کو اس نعمت پر دسترس نہیں یاد دے سکتا ہے مگر بخل مانع ہے یا جسے نہ دی وہ اس کا اہل نہ تھا۔ یا وہ اہل بھی ہے مگر اس سے زائد اسے اور کوئی اور محبوب ہے اس کیلئے بچا رکھی۔ الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیر قدرت ربانی نہیں (یعنی الوہیت عطائی نہیں ہو سکتی) باقی تمام کمالات تحت قدرت الہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین ہر جود سے بڑھ کر جواد اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر فضل و کمال کے اہل اور حضور سے زائد اللہ عزوجل کو کوئی محبوب نہیں کہ الوہیت کے نیچے جتنے فضائل جس قدر کمالات جتنی نعمتیں جس قدر برکات ہیں مولیٰ عزوجل نے سب علی وجہ کمال پر حضور کو عطا فرمائیں اگر الوہیت عطا فرماتا بھی زیر قدرت ہوتا ضرور یہ بھی عطا فرماتا، جیسے ارشاد ہوا (ترجمہ) اگر ہم بیٹا چاہتے تو ضرور اپنے پاس سے اگر ہمیں کرنا ہوتا۔ (القرآن) گویا ارشاد ہوتا ہے اے نصرانیو تم مسیح کو اور یہود تم عزیر کو اور عرب کے مشرک تم ملائکہ کو ہماری اولاد ٹھہراتے ہو ہمیں اگر اپنے لئے بیٹا بنانا ہوتا تو انہیں کو نہ بناتے جو سب سے زیادہ ہمارے مقرب ہیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (ملفوظات صفحہ نمبر ۱۶۲ جلد ۲)

• اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ويعم نعمته عليك۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۶)

ترجمہ: ”اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے گا“۔ (البیان)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہر نعمت یکہ داشت خدا شد براو تمام۔ (مدارج النبوۃ)

”مصنف رضا خانی“ خداوند قدوس کو حاضر تا ظہر جان کر جواب دے کہ اس عبارت میں کون سی بات قابل گرفت ہے، فقط عوام کو دھوکہ دینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ خدا سے ڈرو

کل بروز محشر خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گے۔

اعتراض: مصنف رضا خانی مذہب درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”مولوی احمد رضا بریلوی کا فتویٰ“

کلب علی، کلب حسن، کلب حسین، غلام علی، غلام حسین، غلام جیلانی، غلام الدین، محی الدین، تاج الدین، شمس الدین، بدر الدین، نور الدین، فخر الدین، شمس الاسلام، بدر الاسلام وغیرہ ذلک سب نام کو سب علماء کرام نے سخت ناپسند رکھا ہے۔ اور مکروہ و ممنوع لکھا ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۸ حصہ اول)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

لہذا غلام علی اوکاڑی، غلام حسین مگر جوی، غلام حسین فریدی ساہیوال، غلام حسین دیپالپور اور ان کے علاوہ ان سب رضا خانیوں کو اپنے نام نہاد محمد و احمد رضا بریلوی کی تقلید کرتے ہوئے اپنے نام تبدیل کر لیتے چاہئیں۔ ورنہ احمد رضا کی تقلید کا قلاوہ پھینک دیں الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۸ حصہ اول)

الجواب: مصنف رضا خانی مذہب نے احکام شریعت صفحہ نمبر ۷ کے دو جملوں کو ملا کر ایک جملہ بنا کر دھوکہ دینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ جن سے عبارت کا مفہوم بدل گیا ہے۔

پہلی عبارت کا مفہوم

مولانا احمد رضا نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: کلب علی، کلب حسن، غلام علی، غلام حسین کلب حسین وغیرہ اسماء کے ساتھ ”لفظ محمد“ کا اضافہ کرنا جائز نہیں۔

اور اسی میں ادب ہے، نہ کہ آپ نے غلام علی، غلام حسین، کلب حسین وغیرہ نام رکھنے سے منع فرمایا۔

دوسری عبارت کا مفہوم

امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: غلام الدین، محی الدین، تاج

الدین اور اسی طرح وہ تمام نام جن میں مسلی کا معظم فی الدین بلکہ معظم علی الدین ہونا لکھے، جیسے
عس الدین، بدر الدین، نور الدین، فخر الدین، عس الاسلام، محی الاسلام، بدر الاسلام وغیر
ذلک۔ سب کو علمائے اسلام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ ممنوع رکھا۔ اکابر دین قدس اسرار ہم
کہ امثال اسلامی سے مشہور ہیں یہ ان کے نام نہیں، القابات ہیں کہ ان مقامات رفیعہ تک
وصول کے بعد مسلمین نے توصیفاً انہیں ان القیوں سے یاد کیا۔ جیسے عس اللہ جلوا فی فخر الاسلام
یزدوی، تاج الشریعہ، صدر الشریعہ، یونہی محی الحق والدین حضور بن نور سیدنا غوث اعظم۔ محسن
الحق والدین حضرت خواجہ غریب نواز، وارث النبی سلطان الہند حسن بخاری، شہاب الحق والدین
عمر سہروردی، بہا والحق والدین نقشبند، قطب الحق والدین بختیار کاکی، شیخ الاسلام فرید الدین
مسعود، نظام الحق والدین سلطان الاولیاء، محبوب الہی، محمد نصیر الحق والدین چراغ دہلوی محمود
وغیر ہم رضی اللہ عنہم اجمعین ولفعتا بہر کا ہم فی الدنیا والدین الخ

• رد المحتار میں ہے: مصنف کے قول لا یمافیہ ترکیب سے معلوم ہوتا ہے منع مشی
الدین و عس الدین کے علاوہ انہیں اس میں جھوٹ بھی ہے الخ

(احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۷۷، ۷۸ طبع کراچی)

عبارت نمبر ۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

ایلیس کا علم، علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ (خالص الاعتقاد صفحہ ۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

اس عبارت کے معنی اس کے سوا کیا ہے کہ ایلیس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
وسیع ہے مگر وسیع تر نہیں الخ (رضا خانی مذہب صفحہ ۹۳ حصہ اول)

جواب: مولانا احمد رضا بریلوی نور اللہ مرقدہ نے مولوی غلیل احمد انصاری دیوبندی کی درج
ذیل عبارت کا رد کیا ہے جس میں وہ شیطان کیلئے زمین کا علم محیط نفس قطعی سے مانتے ہیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے زمین کا علم محیط ماننے کو نصوص قطعیہ کے خلاف اور شرک

سے تعبیر کرتے ہیں۔

”ابی اصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر
عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل قیاس قاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ
ہے۔ شیطان، ملک الموت کی یہ وسعت نفس سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی
نفس قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کیا جائے۔“

(برائین قاعدہ صفحہ ۱۵۱، معذہ مولوی غلیل احمد انصاری صدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی)

عبارت نمبر ۳۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے کہ رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے۔

کہ اولیاء کرام کو بھی خدائی قدرت حاصل ہے العیاذ باللہ، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

اولیاء از عرش تا تحت العرشی دیکھتے ہیں۔ (لمرعات صفحہ ۳، جلد اول)

جواب: یہ مرتبہ تمام اولیاء اللہ کو حاصل نہیں، خواص اولیاء کا ملین کا مرتبہ ہے۔

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

• خبردار آسان سمجھ کر یہ نہ کہہ کہ میں مرد کامل ہوں جب تک کہ ستر برس تک اپنا معاملہ

ایسا نہ دیکھے کہ بغیر اول خراسان میں کہے، سلام کعبۃ اللہ میں کہے۔ اوپر سے عرش تک دیکھے

بچے سے تحت العرشی تک دیکھے الخ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۵۸)

• حضرت حارث ابن نعمان اور حارث ابن لقمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

ایک بار میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے مجھ سے سوال فرمایا کہ اے حارث تم نے کس حال میں دن پایا۔ میں نے عرض کیا کہ سچا

مؤمن ہو کر فرمایا تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے میں نے عرض کیا: میں گویا عرش الہی کو ظاہر

دیکھ رہا ہوں اور گویا جنتیوں کو ایک دوسرے سے جنت میں ملتے ہوئے اور دوزخیوں کو دوزخ

میں شور مچاتے دیکھ رہا ہوں۔ (جامع کبیر از امام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ)

الزام نمبر ۳۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”فرمان نبوی سے تصادم“

حامی، شرک و بدعت ماحی، توحید و سنت آدم نما، اہلسنن مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی تصنیف عرفان شریعت میں اپنی جہالت اور حماقت کا یوں ثبوت دیتے ہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے۔“

(عرفان شریعت صفحہ نمبر ۸۳)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۹۰ حصہ اول)

الجواب: مولانا احمد رضا بریلوی نور اللہ مرقدہ سے کسی شخص نے چند سوال کئے تھے جن میں سے ایک سوال یہ تھا ”کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو میرا ہی ہوتا؟“

مولانا علیہ الرحمۃ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں: ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کیلئے ثبوت چاہیے بے ثبوت نسبت جائز نہیں اور قول مذکور ثابت نہیں۔

(عرفان شریعت صفحہ نمبر ۹۱ طبع کراچی)

اس قدر صریح وضاحت کے باوجود فاضل بریلوی پر طعن و تشنیع کرنا جہالت و حماقت

اور بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

الزام نمبر ۳۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”فخر عالم کہتا ہے ادبی ہے“

مولوی احمد رضا خاں بریلوی ایک مسئلہ کے جواب میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے ادبی ہے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تصد امیری طرف سے محمدی بات نقل کرے تو چاہے کہ وہ روزِ محشر میں داخل ہونے کیلئے تیار ہو جائے (سنن دارمی صفحہ نمبر ۹۰ مترجم طبع کراچی) امام ابن حجر کی لکھتے ہیں: امام نووی نے شرح مہذب میں نقل کرتے ہوئے اس شیخ و امام سے جن کی جلالت و صلاحیت و امامت پر اجماع ہے یعنی ابو محمد جوینی علیہ الرحمۃ جن کے تعارف میں کہا گیا ہے کہ اگر اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت میں کسی نبی کو بھیجا جائے تو وہ ابو محمد جوینی ہوتے (کنز الدقائق صفحہ نمبر ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱

خلافت دیتے ہیں، آپ نے فرمایا لوگ دل میلا کھٹلا لاتے ہیں اور انہیں مجاہدے کی ضرورت ہوتی ہے مگر یہ شفاف دل لے کر آئے ہیں اور انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی جو بیعت ہوتے ہی قائم ہوگئی اور تم احمد رضا کو کیا جانو، مجھے پہلے اس بات کا فکر رہتا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ نے پوچھا کہ اے آل رسول احمد میرے پاس کیا لائے ہو تو کیا جواب دوں گا مگر اب یہ فکر بھی دور ہو گیا اگر اللہ پوچھے گا تو میں احمد رضا کی ذات پیش کروں گا۔ (عرفان شریعت صفحہ نمبر ۳)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۳، حصہ دوم)

الجواب: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ فاضل بریلوی اور ان کے والد گرامی کے پیرو مشد نے ان کے تصفیہ قلب اور استطاعت کی بنا پر بیعت فرماتے ہی ان کو خلافت جیسے اہم منصب سے نوازا "مصنف رضا خانی مذہب" کو اس پر اعتراض کرنے کیا حق حاصل ہے۔

• شیخ غلام علی شاہ علوی لکھتے ہیں:

کہ میں نے اپنے کانوں سے مرزا مظہر جان جاناں سے سنا وہ قاضی ثناء اللہ کو اپنے لئے ذریعہ مغفرت ٹھہراتے تھے۔

ی فرمودند اگر خدا تعالیٰ بروز قیامت از بندہ پرسید کہ بد درگا و ماتخذ چہ آوردی؟ عرض کنم ثناء اللہ پانی پتی را۔ (مقامات مظہری صفحہ نمبر ۷۶)

ترجمہ: فرمایا کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز مجھ سے پوچھا کہ ہمارے دربار میں کیا اتخذ لائے ہو؟ تو عرض کروں گا ثناء اللہ پانی پتی کو لایا ہوں۔

(ما جو ابکم فہو جابنا)

احرام نمبر ۳۴: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"خدا تعالیٰ کو کذاب سمجھو"

خدا کو جھوٹا کذاب سمجھے یا رسول کو گالیاں دے تب بھی اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب خدا کو جھوٹا کذاب سمجھے، چاہے رسول کو سبزی

سبزی گالیاں دے اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ (تمہید الایمان صفحہ نمبر ۲۶)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۳، حصہ دوم)

الجواب: مصنف رضا خانی مذہب نے "تمہید الایمان" کی مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ فقط دو طور لکھ کر اس پر جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔ ہم مکمل عبارت لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں جس سے قارئین کرام پر خود مصنف مذکور کا دجل و غریب ظاہر ہو جائے گا۔

مولانا احمد رضا بریلوی، ضروریات دین کی اہمیت اور وہابیہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فقط لا الہ الا اللہ کہہ لینا ہی کافی نہیں بلکہ ضروریات دین پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ پہلے انہی جواب دیا ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ دینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، جس طرح ایک آدمی کا بیٹا اس کو جو کچھ برا بھلا کہے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، اسی طرح "فقط لا الہ الا اللہ" کہنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر بہتان تراشی کرنے کے بعد بھی بندہ مسلمان کا مسلمان ہی رہے گا۔ یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ کلمہ پڑھنے کے بعد ضروریات دین پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ "معاذین و دشمنان دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر کو مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم و ایمان کے ساتھ تسخیر کرتے ہیں اور براہ و افراد تلمیذ و شیوہ اہلس وہ باتیں بتاتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے پس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا جل جلالہ کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سبزی سبزی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے۔

(۱)۔۔۔ (تمہید الایمان صفحہ نمبر ۸۰ طبع کراچی ۲۰۰۳ء)

(۲)۔۔۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۲۶)

فرمان خداوندی ہے کیا لوگوں نے گمان کر لیا ہے کہ وہ اس کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے الخ۔ (البیان)، (سورۃ النکبت آیت نمبر ۲)

احرام نمبر ۳۵: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"اولیاء اللہ غیب دان ہیں"

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام بھی اللہ تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہیں۔ اور جب چاہیں اپنی مرضی سے ہر بات کو معلوم کر سکتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

اولیاء اللہ عالم الغیب ہیں اللہ تعالیٰ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہے جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر سکتے ہیں غیب کی بات معلوم کرنا ان کے اختیار میں ہے۔

(الامن والاعلیٰ صفحہ نمبر ۲۰۵)۔ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۵۵ ص ۱۷۱)

جواب: مصنف مذکور نے اس مقام پر تین جھوٹ بولے ہیں

جھوٹ نمبر ۱..... اولیاء کرام بھی اللہ تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہیں۔

جھوٹ نمبر ۲..... "الامن والاعلیٰ" سے جو عبارت نقل کی ہے یعنی اس طرح عبارت

منقول نہیں۔

جھوٹ نمبر ۳..... "الامن والاعلیٰ صفحہ نمبر ۲۰۵ کی عبارت کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے علم غیب سے ہے۔

وضاحت: فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ "الامن والاعلیٰ" میں حدیث ۱۶۹ کے تحت

لکھتے ہیں: محمد بن اسحاق ثقہ امام السیر والمغازی نے ابو جزدہ یزید بن عید سعدی سے روایت کی کہ جب غزوہ حنین میں مشرکین بھاگ گئے مالک بن عوف (کہ اس لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزین ہوئے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ایمان لا کر حاضر ہوں تو ہم اس کے اہل و مال اسے واپس دیں یہ خبر مالک بن عوف کو پہنچی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ حضور مقام ہجرانہ سے نہایت فرما چکے تھے۔ سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اہل و مال انہیں واپس دیئے اور سوانٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا فرمائے۔ پھر انہوں نے درج ذیل اشعار حضور اکرم کی شان اقدس میں پڑھے۔

ما ان رايت ولا سمعت بواحد

فی الناس کلہم کمثل محمد

اوفی واعطی للجزیل لمجد

ومنی تشاء بخبرک عمالی غد

ترجمہ: میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نہ کوئی دیکھا نہ سنا۔

سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل کو نفع کثیر عطا بخشنے والے اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتا دیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ان کی قوم ہوازن اور قبائل شمال و سلمہ و فہم پر سردار فرمایا۔..... معافی نے کتاب انجلیس والا نیس میں بطریق حرامی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ مالک بن عوف رضی اللہ عنہ رئیس ہوازن اسلام لا کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا قصیدہ نعتیہ سنایا (جس میں اسی مضمون کے شعر ذکر کئے) فقال لہ خیر اوساہ حلتہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں کلمہ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا۔ (الاصابہ صفحہ نمبر ۳۵ جلد ۵ شیخ بیروت)

مولانا احمد رضا بریلوی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ صحابی رسول نے یوں فرمایا کہ جب تو چاہے وہ تجھے غیب کی خبر دیں گے یہاں سائل مطلق مخاطب ہے کہ باشندہ معین نہ اس کے پوچھنے کا وقت محدود نہ غیر معرفہ بلکہ کمرہ غیر مخصوص، تو حاصل یہ ٹھہرے گا کہ جو شخص چاہے، جس وقت چاہے جس آئندہ بات کو چاہے حضور بتا دیں گے یہ اسی کی شان ہو سکتی ہے جو بالفعل تمام آئندہ باتوں کو جانتا ہوا اطلاع غیب اس کے ارادہ خواہش پر کروی مئی ہو کہ جب چاہے معلوم کر لے ورنہ یہ اطلاق ہرگز صادق نہیں آ سکتا۔ الخ

(الامن والاعلیٰ صفحہ نمبر ۲۰۳ ص ۲۰۵ (خلاصہ) طبع لاہور)

• حضرت امام غزالی (المتوفی ۵۰۵ھ) رحمۃ اللہ علیہ نبوت کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ترابعھا ان لہ صفة بہا یدرک ماسیکون فی الغیب۔

(زرقانی شرح مواہب صفحہ نمبر ۲۰۱ جلد اول)

الاصابہ فی تمجید النبی صفحہ نمبر ۳۵، ۳۶ جلد ۵ (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

ترجمہ: چہارم یہ کہ نبی کیلئے ایک مفت ہوتی ہے جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لے
ہے یہی اصل حقیقت جس کو مصنف رضا خانی مذہب نے غلط رنگ دے کر پیش کیا تھا۔

الزام نمبر ۳۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

۱۔ ”خدا حاجت روایا جبرئیل علیہ السلام“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷، ص ۷۰)

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاجت روا ہیں: عبارت ملاحظہ ہو،

”جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں۔“

(ملفوظات احمد رضا صفحہ نمبر ۱۱۱)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷، ص ۷۰)

۲۔ ”خدا حاجت روا یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔“

بریلوی امت کا عقیدہ ہے کہ امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام
خلوقات کے حاجت روا، مشکل کشا، وافع البلاء ہیں، حتیٰ کہ حضرت جبرئیل کے بھی حاجت روا
ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا و مشکل کشا و وافع البلاء ماننے میں کس
مسلمان کوتاہ ہو سکتا ہے وہ تو جبرئیل علیہ السلام کے بھی حاجت روا ہیں (ملفوظات احمد رضا صفحہ ۱۱۱)
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷، ص ۷۰)

الجواب: مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں حدیث میں ہے جب کوئی مقبول بندہ
رب عزوجل کی طرف اپنی کسی حاجت کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے اور گڑگڑاتا ہے جبرئیل امین علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے، اے جبرئیل اس کی حاجت رہنے دو کہ مجھے اس کا گڑگڑانا اور
میری طرف منداٹھانا اچھا معلوم ہوتا ہے اور جب کوئی فاسق اپنی حاجت کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے
ارشاد ہوتا ہے، اے جبرئیل! اس کی حاجت جلدی روا کرو کہ مجھے اپنی طرف اس کا منداٹھانا
اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

اس کے بعد مولانا علیہ الرحمۃ اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس حدیث میں
ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں، پھر حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو حاجت روا، مشکل کشا و وافع البلاء ماننے میں کس کوتاہ ہو سکتا ہے! وہ تو جبرئیل

کے بھی حاجت روا ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم (ملفوظات صفحہ نمبر ۹۹ جلد اول)

• اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام اور بعض اولیاء کاملین کو
اپنے اپنے منصب و مقام کے مطابق لوگوں کی حاجت روائی، مشکل کشائی اور بلیات کو دفع
کرنے کی قوت و طاقت عطا فرمائی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اذن سے لوگوں کی حاجت
روائی اور مشکل کشائی فرماتے ہیں اس لحاظ سے ان کو مشکل کشا اور حاجت روا کہنا جائز ہے۔

• حضرت سید علی المعروف داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیکن جو اولیاء اللہ مشکلات کو حل کرنے والے اور حل شدہ کو بند کرنے والے بارگاہ
حق تعالیٰ کے لشکر ہیں وہ تین سوا فرد ہیں ان کو اختیار کہتے ہیں، چالیس اور ہیں جن کو ابدال کہتے
ہیں اور سات اور ہیں ان کو ابرار کہتے ہیں اور چار اور ہیں ان کو اوتار کہتے ہیں تین اور ہیں جن کو
نقباء کہتے ہیں۔ اور ایک وہ ہوتا ہے جسے غوث اور قطب بھی کہتے ہیں الخ

(کشف المحجوب صفحہ نمبر ۲۰۶ طبع لاہور)

میز فرماتے ہیں: اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی طرف سے مدبران و تدبیر کرنے والے اور
جہان برگزیدہ حضرات ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں حاکمان عالم بنا کر اس کا صل و عقد وسط و کشادان
کے ساتھ واسطہ کرو یا ہے۔ جہان کیلئے احکام انہیں کے ارادوں پر موقوف فرمایا ہے۔

(کشف المحجوب (اردو) صفحہ نمبر ۲۱ طبع لاہور)

• مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

جاننا چاہیے کہ اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جن کے متعلق خدمت و ارشاد و
ہدایت و اصلاح قلوب و تربیت نفوس و تعلیم طرق قرب و قبول عند اللہ ہے اور یہ حضرات اہل
ارشاد کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح معاش و انتظام امور
دنویہ و دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن الہی ان امور کی درستی کرتے ہیں اور یہ
حضرات اہل بحون کہلاتے ہیں الخ (الکشف صفحہ نمبر ۳ طبع دہلی)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جس نے کسی سے دنیا کی غیبتوں میں سے کوئی غیبتی ذکر کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کی غیبتوں میں سے

کوئی سختی ڈور کرے گا۔ (ترمذی ابواب البر والصلة)

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مسلمان کی حاجت روائی کرے وہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام عمر حق تعالیٰ کی عبادت کی۔

(کیسے سعادت صفحہ نمبر ۲۳۸ طبع لاہور)

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سات دن میں سے ایک ساعت کسی مسلمان کی حاجت روائی کی اگرچہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو لیکن اس کا یہ فعل مسجد میں دو مہینہ اعکاف کرنے سے زیادہ بہتر ہے الخ (کیسے سعادت صفحہ نمبر ۲۳۸ ترجمہ اردو)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خواب میں مشابہت رکھنے والے تیس اشخاص زمین پر ضرور ہوں گے انہیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائے گی اور انہیں کے سبب رزق پاؤ گے، اور انہیں کی برکت سے مینہ پڑے گا۔ (رواہ ابن حبان فی تاریخ)

• حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے ان کے دل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا ان کا لقب ابدال ہوگا۔ (رواہ ابی نعیم فی الحلیہ)

• حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اطلبوا الخیر والحوائج من حسان: بھلائی اور حاجتیں خوبصورت چہرے والوں سے مانگو۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

(ف) یہ خوبصورت اور روشن چہروں والے اولیاء کرام ہیں کہ حسن ازالی جن سے محبت فرماتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض وہ بندے ہیں جنہیں دیکھ کر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے۔ (الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری ص ۲۵۶)

• حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ماموں ہند بن ابی ہالہ

نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی شان اور معزز آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا الخ (ترمذی مع شام ترمذی صفحہ نمبر ۸۴ جلد دوم حرم)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روشن چہرے والوں (اولیاء کرام) سے حاجتیں طلب کرو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدرجہ اتم حاجات طلب کرنا جائز ہوگا اور ان کو حاجت روا کہنا بھی صحیح و درست ہوگا۔

الزام نمبر ۳۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے۔“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حصہ دوم) رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کرتا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو: فقال یا ابن اخی ان ربک الذی تعبدہ لیطیعک فقال وانت یا عماہ لوطیعہ لیطیعک (ترجمہ) عرض کی اے میرے بھتیجے بے شک حضور کا رب حضور جس کی تم عبادت کرتے ہو حضور کی اطاعت کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یونہی معاملہ فرمائے گا۔ (الامین والعلی صفحہ نمبر ۸۴) نوٹ حوالہ غلط ہے۔ بلکہ صفحہ نمبر ۱۳۱ ہے (مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

الجواب: مصنف مذکور نے حسب عادت بددیانتی کا ارتکاب کرتے ہوئے سیاق و سباق کو چھوڑ کر عبارت نقل کی ہے۔ مکمل عبارت یوں ہے:

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابو طالب بیمار پڑے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کو تشریف لے گئے، ابو طالب نے عرض کی۔ اے بھتیجے میرے اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی کی دعا کیجئے، سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی الہی میرے چچا کو شفا دے، یہ دعا فرماتے ہی ابو طالب اٹھ کھڑے ہو گئے جیسے کسی نے بندش کھول دی حضور سے عرض کی اے میرے بھتیجے بے شک حضور کا رب جس کی تم عبادت کرتے ہو حضور کی اطاعت کرتا ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس کلمہ پر انکار نہ فرمایا

بلکہ اور تائیداً و تائیداً ارشاد فرمایا کہ اے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یونہی معاملہ فرمائے گا۔ (ابن عدی بن مسریق الترمذی بلکہ ابن ثابت البستانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ (الاسن و اعلیٰ صفحہ نمبر ۱۷۱۸۲)

یہاں اطاعت کے معنی ہیں ہر مراد محبوب حسب مراد محبوب فوراً موجود فرمادیتا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یونہی معاملہ فرمائے گا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے چچا اگر تو اس کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لے آئے اور اس کے احکام کی اطاعت (فرمانبرداری) کرے تو تو بھی جو دعائے مانگے گا، اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت بخشے گا۔ حدیث قدسی ہے، اگر میرا مقبول بندہ مجھ سے مانگے گا تو میں ضرور اس کا سوال پورا کروں گا (بخاری) نیز یہ فرمان نبوی ہے اور اس پر طے کرنا، کفار و مشرکین کا شیوہ ہے۔

الترام نمبر ۳۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور

کی سرکار سے“ (الاسن و اعلیٰ صفحہ نمبر ۱۱۹)

مصنف مذکور کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانی عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر مخلوق کے دروازے پر اپنی جبین نیاز جھکاؤ کیونکہ حضور حاکم ہیں اور خدا تعالیٰ محکوم ہیں۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ صدم)

الجواب: یہ امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی ہے جس کو مصنف مذکور نے مکمل نقل کیا ہے، مکمل عبارت یوں ہے:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خزانہ راز الہی و جائے نفاذ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی، مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ

الاکمال ابن عدی رحمہ اللہ ص ۲۵۶ جلد ۱ طبع بیروت (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

علیہ وآلہ وسلم، خیر دار ہو میرے ماں باپ قربان ان پر جو بادشاہ و سردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی آب و گل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں ہے۔ (مواب لدنیہ صفحہ نمبر ۵۶ جلد اول طبع بیروت)

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اور ہاں کیونکہ کوئی جہاں میں ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الہی کسی کے پھیرے سے نہیں پھرتا۔ یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

(الاسن و اعلیٰ صفحہ نمبر ۱۱۹)

• ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتی ہیں، یا رسول اللہ! میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی و شبابی کرتا ہوں۔ (بخاری، مسلم، سنن نسائی)

الترام نمبر ۳۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان سے لکھتا ہے:

”اولیاء کرام مالک یا مملوک“

اولیاء کرام ہمارے مالک ہیں ہم ان کے مملوک ہیں۔ (الاسن و اعلیٰ صفحہ نمبر ۹۱)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ صدم)

الجواب: یہاں پر بات خالق اور مخلوق کی نہیں ہو رہی بلکہ مخلوق کا تذکرہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو ایک خاص مقام عطا فرمایا ہے۔ عوام الناس ان کو اپنا رہبر، پیشوا اور آقا مانتے ہیں اور خود کو ان کا خدمتگار و غلام اور نیاز مند بتلاتے ہیں۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اولیاء کرام ہمارے مالک (آقا) ہیں ہم ان کے مملوک (خدمتگار) ہیں۔

اقوال نبوی جی لکھتے ہیں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے لئے تمام نعمتوں کے واسطے ہیں حتیٰ کہ ہم کو جو روٹیاں دو تو تیل رہی ہیں اور حاکمیت اور تمدنی اور ہمارے علوم یہ سب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بدولت ہیں

(میلاد النبی صفحہ نمبر ۱۳ طبع لاہور ۱۹۸۱ء) (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

قارئین کرام!

بتائیں اس عبارت میں کوئی بات شرک و کفر ہے جس کی وجہ سے مصنف مذکور بالا

ہو رہا ہے۔

الزام نمبر ۳۰: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خزانوں کی کتبیاں اللہ کے پاس نہیں“

خداوند تعالیٰ نے خزانوں، زمین کی کتبیاں، دنیا کی کتبیاں، نصرت کی کتبیاں، جنت

کی کتبیاں، دوزخ کی کتبیاں، ہر شے کی کتبیاں، آپ کو دے دیں۔ (الاسن والعلیٰ صفحہ نمبر ۶۵)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانی عقیدہ ہے کہ جنت و دوزخ، غرض کہ غیب کے خزانوں کی کتبیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں بریلویوں کو اس جرأت پر داد دیجئے کہ کس دلیری کے ساتھ قرآن پاک کی واضح آیات کا انکار کر رہے ہیں اور رضا خانوں کا عقیدہ مذہب اسلام کے خلاف ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۱ حصہ دوم)

الجواب: فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے امام احمد شین شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) کی تالیف مدارج النبوة سے یہ عبارت نقل کی ہے جس کو خیانت کے ساتھ مصنف مذکور نے نقل کیا ہے، مکمل عبارت درج ذیل ہے جس کو غور کے ساتھ پڑھنے سے ”مصنف رضا خانی مذہب“ کے قائم کردہ اوہام باطلہ کا خود بخود دالہ ہو جائے گا۔

آمدہ است کہ ایستادہ میکندہ اورا پروردگاروے میخس عرش و دروایچہ بر عرش و دروایچہ بر کرسی وے سپاروے کلید جنت۔ (مدارج النبوة صفحہ نمبر ۲۷ جلد اول طبع کھر)

ترجمہ: ”مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عرش کی دامنیں جانب کھڑا کرے گا ایک روایت میں ہے کہ کرسی پر کھڑا کرے گا اور جنت کی چابی آپ کے سپرد فرمائے گا۔“

مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ملاحی انصاف کی نگہی سے دیدہ عقل کے کواڑ کھول کر یہ کتبیاں دیکھیے جو مالک الملک شہنشاہ قدیر جل جلالہ نے اپنے نائب اکبر خلیفہ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں، خزانوں کی کتبیاں زمین کی کتبیاں دنیا کی کتبیاں نصرت کی کتبیاں لفتح کی کتبیاں تاری کتبیاں۔ (الاسن والعلیٰ صفحہ نمبر ۶۵ طبع نوری کتب خانہ لاہور)

علامہ ابن حجر کی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

وہ (نبی کریم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عز و جل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل و علا اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں مطیع ان کے ارادے کے زیر فرمان کر دیئے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ (جوہر منظم بحوالہ الاسن والعلیٰ صفحہ نمبر ۱۰۲)

کیا ان علمائے اسلام کے عقیدے اسلام کے خلاف تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بارگاہ نبوی میں مقام

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔ (الاقاضات الیومہ صفحہ نمبر ۱۰۸ جلد طبع مکتان)

الزام نمبر ۳۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”احکام شریعت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں نہیں“

احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں چاہیں ناجائز فرمائیں جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں۔ (الاسن والعلیٰ صفحہ نمبر ۱۵۱)

صاحب رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

..... یاد رکھیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کا شریعت محمدی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رائج (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۱ حصہ دوم)

الجواب: یہ حضرت علیؓ خواص رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان عالی ہے جس کو علامہ شعرانی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے: یعنی حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا اوب اللہ عزوجل کے ساتھ یہ نسبت اور آئمہ کے زائد ہے اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ کہ قرآن عظیم سے، تو امام صاحب نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرض میں فرق اور تمیز کر دیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی طرف سے (اللہ تعالیٰ کی مشیت سے) فرض کر دیا، جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں اس میں بارگاہ وحی و تشریع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا: ترجمہ (عربی عبارت) یعنی حضرت عزت جل جلالہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں۔ جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! گیاہ اور خرک اس حکم سے نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی اس کا کاٹنا جائز کر دیا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ کر دیں۔

(میزان الشریعہ الکبریٰ صفحہ نمبر ۶۰ جلد اول طبع بیروت)

(ماحول جو یکم فیو جوبائے)

۱۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں وہی بات القا کرتا ہے جو اس کی فضاہ کے مطابق ہوتی ہے اور حضور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ۱۲

۲۔ حدیث نمبر ۱۰۰۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! مگر اذخر کو کہ وہ تارے ستاروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر اذخر۔ (یعنی اذخر کا کاٹنا منع نہیں ہے)۔

(بخاری و مسلم) بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

الزام نمبر ۳۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”آسمانوں اور زمین کا مالک کون“

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں اور زمین کے مالک ہیں عبارت ملاحظہ ہو: حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک ہیں۔ (الاسم والصلی صفحہ نمبر ۸۵)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق اور زمین و آسمان کا مالک سمجھو حالانکہ رضا خانیوں کا یہ عقیدہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اور امام الانبیاء نے اسی بات کی تعلیم دی کہ تمام مخلوق اور زمین و آسمان اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی اس کا خالق ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۵ حصہ دوم)

الجواب: اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے وجوب وجود، استحقاق عبادت، خالقیت با اختیار و تدبیر کائنات کلی و جزوی اس کی ذات سے مختص ہیں۔ (عقائد اہلسنت از مولانا حشمت علی خاں)

یہاں بات خالقیت کی نہیں بلکہ مالکیت کی ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا ملک (جس قدر چاہے) عطا فرما دیتا ہے اور اس کی مالکیت عطائی، حادث اور محدود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ تمام ملک اللہ تعالیٰ کے ہیں جس قدر چاہتا ہے (اپنے بندوں کو) ملک

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

حدیث نمبر ۲۰۰۰ اگر ضعیف کے ضعف، مرئیس کے مرض کا پاس نہ ہو تو میں نماز کو پیچھے بنا دیتا یعنی تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا (المجموع الکبیر صفحہ نمبر ۳۰۹ جلد ۱۱) علامہ شعرانی (م ۷۹۳ھ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شریعت کی کئی قسمیں ہیں ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی، شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے مازوں فرمایا کہ خود اپنے رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمائیں مردوں پر رشیم کا پہننا حضور نے اسی طور پر حرام فرمایا اور اسی طرح حرمت مکہ سے گیاہ اذخر کو مستثنیٰ فرما دیا۔ اسی باب سے ہے کہ جب حضور نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا نہ اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے نہ ہو سکتا (میزان الکبریٰ صفحہ ۶۷ جلد اول طبع بیروت، از علامہ شعرانی)، (ابو الجلیل فیضی خفر لد)

عطا فرماتا ہے الخ (القرآن) دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: بے شک زمین اللہ کی ہے جس کو چاہتا ہے (اپنے بندوں میں سے) وارث بنا دیتا ہے۔ (القرآن)

• علامہ محمد بن احمد خطیب قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

الا بانی من کان ملکاً و سیداً
و ادم بین الماء والطين واقف

خبردار ہو میرے ماں باپ قربان ان پر جو بادشاہ ہیں اور سردار، اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی آپ وگل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ (مواہب لدیہ صفحہ نمبر ۵۶ جلد اول)

• حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نبی نہیں جس کے وزیر نہ ہوں دو آسمان میں فرشتوں سے اور دو زمین والوں میں سے تو میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں زمین والوں میں سے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما)۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۳۶ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ اور)

معلوم ہوا زمین اور آسمانوں کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکمیت عطا فرمائی ہے اور آپ تمام مخلوق کے آقا و سردار ہیں۔

الزام نمبر ۳۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے یا حضور“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۵)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام بندوں کے گناہوں کو بخشتے والے ہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گناہ بخشتے ہیں“۔ (الامن والعلی صفحہ نمبر ۵۳)

الجواب: سنن داری میں ہے: ذکوان ابو صالح کہتے ہیں کہ کعب جس کے پہلے مضمون میں یوں مقول ہے کہ محمد اللہ کا رسول ہے جو مقبول بندہ ہے نہ سخت مزاج ہوگا اور نہ سخت دل ہوگا اور نہ بازار میں چیخ کر بات کرے گا، برائی کے بدلے برائی نہ کرے گا لوگوں کے قصور معاف

کرے گا اور خطا بخش دے گا اسکی پیدائش مکہ میں ہوگی الخ (سنن داری صفحہ نمبر ۴۸ مترجم طبع کراچی)

تو زیر بحث عبارت ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گناہ بخشتے ہیں“ کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ برائی کریں، حضور برائی کے بدلے ان سے بھلائی کریں گے، ان کے قصور معاف کر دیں گے اور ان کی خطائیں بخش دیں گے، اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے رہا کبیرہ گناہ کا معاف کرنا تو یہ رب العزت کا منصب ہے جس کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔

الزام نمبر ۳۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا حاجت روایا حضور“

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی حاجت روائی فرماتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو، ”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا و

آخرت کی مرادیں سب حضور کے اختیار میں ہیں۔ (برکات الامداد صفحہ نمبر ۱۵)

الجواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو مخلوق کی حاجت روائی کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت کے تحت لوگوں کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ مقام بدرجہ اتم حاصل ہے۔ اس مسئلہ میں ہم اوراق گزشتہ میں سیر حاصل بحث کر چکے ہیں۔

الزام نمبر ۳۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ عطا کرکل نہیں“

رضا خانی مذہب کے مطابق اللہ تعالیٰ عطا کرکل نہیں کیونکہ وہ عطا کرکل اس وقت ہو سکتا تھا جب رضا خانیوں کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا بنا دیتا ہے۔ اور خود کسی خانقاہ شریف میں چھپ کر کنارہ کش ہو جاتا، چنانچہ مولوی احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

- ۱۔ اگر الوہیت عطا فرماتا بھی زیر قدرت ہوتا تو یہ بھی ضرور عطا فرمادیتا۔
(ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۳۳ حصہ ۲)
- ۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر محال بالذات ہے تحت قدرت ہی نہیں، ہوسنی نہیں سکتا۔ (ملفوظات صفحہ نمبر ۷۶ حصہ ۳)
- ۳۔ الوہیت ہی وہ کمال ہے جو زیر قدرت ربانی نہیں۔ (ملفوظات صفحہ نمبر ۳۲ حصہ ۲)
(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۲ حصہ دوم)

الجواب:

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

جو مملکت و مخلوقات احاطہ ربوبیت الہیہ میں داخل ہے جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی دعوت سے خارج نہیں ہوگا۔ جیسا کہ واحد عددی کا بحیثیت اولیت ثانی یا ثالث ہونا محال ہے ویسا ہی بحیثیت عموم و دعوت مذکورہ و اولیت خلق و ختم نبوت و افضلیت مطعلقہ و خلافت کبریٰ و اولیت فی الشفاعة و فی دخول الجبر و اصلات فی کل فضل و وساطت فی کل عیبتہ و غیر ہامفات کثیرہ ناممکن الا شراک کے آپ کی نظیر محال و متمنع ہے۔ (عقائد اہل سنت صفحہ نمبر ۳۸، ۳۹ مطبوعہ اعظمیہ)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر“۔ (البیان)

تمام اہل اسلام کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہ ہوگا اور یہی اللہ تعالیٰ کا کامل و اکمل و اعلیٰ حکم ہے، وہ اپنے اس حکم کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر پیدا ہونا محال ہے اور محال تحت قدرت نہیں۔

• ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

انہ لا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرة علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرة و عند المعتزلة انہ یقدر و لكن یعقل (شرح نقض اکبر صفحہ نمبر ۱۳۸ طبع کراچی)
یعنی اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر ہونا نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہے اور یہ کہ محال تحت قدرت نہیں ہے۔ لیکن معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ قادر ہے کرتا نہیں۔

عقائد حافظیہ میں ہے

کہ موصوف نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ ساتھ قدرت کے ظلم، بے وقوفی اور جھوٹ پر، اس واسطے کہ مقرر یہ چیزیں محال ہیں اور محال نہیں ہے داخل تحت قدرت کے۔ پس یہ چیزیں نہیں ہیں داخل تحت قدرت کے اور جو چیزیں داخل تحت قدرت کے نہ موصوف ہوگا اللہ تعالیٰ ساتھ اس کے۔

شرح عقائد جلالیہ میں ہے

اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا خلاف نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے ”ان اللہ لا یخلف الميعاد“ ہے شک اللہ تعالیٰ نہیں خلاف کرتا وعدہ کے۔

پس اگر ہوتا ارادہ ازل میں نبی دوسرے کا نہ فرماتا اللہ تعالیٰ مطلقاً خاتم الانبیاء بلکہ کفایت کرتا قول اپنے پر ”محمد رسول اللہ“ فقط اور جو کہ اس کے ازل میں نبی ہیں وہ خارج ہے تحت قدرت کے۔ (بہار المؤمن صفحہ نمبر ۲۰ طبع اعظمیہ)

لہذا امام احمد رضا بریلوی کی زیر بحث عبارت سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نفی کرتا اور یہ لکھتا کہ اللہ تعالیٰ جتنا نہیں، سراسر بہتان عظیم ہے۔ اسی طرح الوہیت محال ہے اور محال زیر قدرت نہیں ہوتا، اس سے اللہ تعالیٰ کا عجز لازم نہیں آتا۔

نیز امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ اگر الوہیت زیر قدرت ہوتی تو یہ مقام بھی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمادیتا، چونکہ الوہیت زیر قدرت نہیں اس لئے الوہیت فقط اور فقط اللہ تعالیٰ ہی کیلئے خاص ہے۔

عبارت نمبر ۳۹: اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا ارنج (ملفوظات حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۸۹ طبع ۱۱۱۰ھ) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۳ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: ”رضا خانی مذہب“ میں اس عبارت کو ایک شعر کی صورت میں لکھ کر کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۳ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۲: امام احمد رضا بریلوی نے ”بیعت“ پر بحث کرتے ہوئے۔ ”سبع سنابل“ سے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ مصنف رضا خانی مذہب نے سیاق و سباق چھوڑ کر چند الفاظ نقل کر کے اس پر جاہلانہ تبصرہ کیا ہے مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

بیعت کے معنی بیک جانا، سبع سنابل شریف میں ہے ایک صاحب کو مزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا۔ جلاد نے تلوار کھینچی، یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے، جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں، فرمایا تو اپنا کام کر، میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا اس کا نام ارادت ہے اگر اس طرح صدق و عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اس کو فیض ضرور آئے گا ارنج

(ملفوظات صفحہ نمبر ۱۸۹ حصہ دوم)

مقصود ان الفاظ کے بیان کرنے کا فقط یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد مرید کی کیا کیفیت ہونی چاہیے۔ فرماتے ہیں کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا، قبلہ توجہ گاہ کو کہتے ہیں یعنی جس طرح نماز میں یا کعبہ کا طواف کرتے ہوئے انسان اپنی توجہ کعبۃ اللہ کی طرف مبذول کرتا ہے اسی طرح مرید کو چاہیے کہ روحانی طور پر اپنی توجہ شیخ کامل کی طرف رکھے تو ”انشاء اللہ“ مرید ضرور فیض حاصل کرے گا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

مرید بھی یقین سے جانے کہ شیخ کی روح ایک جگہ میں مقید نہیں مرید جہاں بھی ہو، دور ہو یا نزدیک اگر چہ مرید کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں جب یہ بات

پختہ ہوگئی تو ہر وقت پیر کی یاد رکھے اور دلی تعلق اس سے ظاہر ہو اور ہر وقت اس سے فائدہ لیتا رہے مرید واقعہ جات میں پیر کا محتاج ہوتا ہے شیخ کو اپنے دل میں حاضر کر کے زبان حال سے اس سے مانگے پیر کی روح اللہ کے حکم سے ضرور القا کرے گی لیکن پورا تعلق شرط ہے ارنج (امداد السلوک صفحہ نمبر ۱۰۱)

عبارت نمبر ۵۰: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”سانپ کا محفل میلا د میں آنے کا ثبوت“

مرزاؤا کر بیک فرماتے ہیں: مجلس میلا د شریف تھی جب خوب مجمع ہو گیا ایک سانپ تیزی سے آیا اور منبر کے نیچے بیٹھ گیا جب تک مجلس شریف ہوتی رہی بیٹھا ستار ہا بعد ختم چلا گیا، نہ آتے کسی کو آزار پہنچایا نہ جاتے۔ لوگوں نے بہت چاہا کہ اسے مار دیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سب کو باز رکھا ارنج (ملفوظات صفحہ نمبر ۳۶ حصہ ۲) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۹ حصہ دوم)

الجواب: جنوں کا مختلف صورتوں میں نیک محافل میں آنا ایک امر واقع ہے ممکن ہے کہ یہ سانپ بھی کوئی نیک جن ہو جو سانپ کی شکل اختیار کر کے محفل میلا د کی مجلس میں آیا ہو۔

• حضرت ابو نظر بن عمر ابجد اوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو انہوں نے حاضری میں اپنے معمول سے زیادہ دیر لگائی، جب جنات حاضر ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم جس وقت غوث الثقلین کی مجلس میں حاضر ہوں تو ہم کو اس وقت نہ بلایا کریں، میں نے ان سے دریافت کیا، کیا تم بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا، حضرت کی مجلس میں انسانوں کی نسبت ہم لوگ بکثرت حاضر ہوتے ہیں ارنج (فتاویٰ الجواہر الامجدیہ ج ۱ صفحہ ۱۰۱)

الزام نمبر ۳۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لسان کے مر فیض تھے۔“

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۱ حصہ دوم)

رضا خانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کو بعض آیات کا نسیان ہوا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:

انا علینا بیانہ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔

(ملفوظات احمد رضا صفحہ نمبر ۱۰)

اب اہل بدعت ہی سوچیں کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں کی تو

اور کیا ہے؟ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۱ حصہ دوم)

الجواب:

اہل سنت و جماعت کا مذہب

۱۔ جب اللہ تعالیٰ کوئی قانون یا حکم بذریعہ قرآن و حدیث نافذ کرتا چاہتا ہے تو اس کے اسباب و ذرائع پیدا کر دیتا ہے۔

۲۔ علم کے باوجود اللہ تعالیٰ کسی حکمت کی بنا پر کسی امر خاص کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ دیتا ہے۔

۳۔ یا کوئی خاص بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھلا دیتا ہے۔ کسی حکمت کی بنا پر (خواہ اسے سمجھیں یا نہ سمجھیں) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ذہول و نسیان کا طاری ہونا ہمارے نزدیک جائز ہے۔

• حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انی لانسى او انسى لامن ین (موطا امام مالک صفحہ نمبر ۸۴ طبع کراچی)

مجھ کو نسیان نہیں ہوتا لیکن نسیان کر دیا جاتا ہے تاکہ اس کے متعلق احکام سنت قرار پائیں۔ مولوی وحید الزماں غیر مقلد وہابی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: اور لوگوں کا بھولنا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے اور خدا کی یاد سے غافل کر دیتا ہے اور اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطان کا زور نہ چلا تھا بلکہ اللہ جل جلالہ کی آپ کے بھول جانے یا بھلا دینے میں یہ حکمت تھی کہ امت کو کبھی کے مسائل معلوم ہو جائیں مگر آپ نماز میں نہ بھولنے تو لوگوں کو یہ مسئلہ کیونکر معلوم ہوتے (موطا امام مالک صفحہ نمبر ۸۸ طبع اسلامی اکادمی لاہور) (ابو جلیل فیضی مفرقہ)

قاضی عیاض مالکی اندلسی (م ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

• نبی کریم پر نسیان و سہو کی حالت اقادہ علم اور بیان شرع کا سبب ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں خود بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے سنت بن جائے بلکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ میں خود نہیں بھولتا مگر بھلایا جاتا ہوں تاکہ اسے سنت بناؤں۔

آپ کو سہو پر ثبات نہیں رہتا بلکہ فوراً محسوس ہو جاتا ہے تاکہ اشتباہ جاتا رہے اور حکمت کا فائدہ ظاہر ہو جائے۔ (الافتاء، مترجم) صفحہ نمبر ۲۰۴ جلد ۲)

• امام محمد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی، صاحب قاموس (م ۸۱۷ھ) فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مسلمہ پر دیگر احسانات کے علاوہ نماز میں گاہے بگاہے سہو و نسیان بھی ایک احسان ہے جو تشریح کی خاطر معرض وجود میں آیا الخ

(سفر سعادت) (اردو) صفحہ نمبر ۴۲ طبع لاہور

اب قارئین کو ملفوظات کی عبارت آسانی سے سمجھ میں آجائے گی جس کو مصنف مذکور نے غلط رنگ دے کر پیش کیا ہے۔

”قرآن عظیم کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا اگرچہ معافی ان الفاظ کے ساتھ ہیں لیکن ان معافی کا علم میں ہونا کیا ضرور، نبی کلام الہی کے سمجھنے میں بیان الہی کا محتاج ہوتا ہے“ ”ثم ان علینا بیانہ“ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا (معنی سمجھنے میں) نسیان ہوا ہو۔ الا ماشاء اللہ۔ (ملفوظات صفحہ نمبر ۲۵۲)

الزام نمبر ۳۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”احمد رضا بریلوی کا دعویٰ نبوت“

مولوی احمد رضا نے مرنے سے قبل اپنے اعزاء کو وصیت کی کہ جب میرا جنازہ اٹھاؤ تو جنازے کے آگے چلتے ہوئے مجھ پر درود پڑھیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۹ حصہ دوم)

ج۔ میرا جنازہ لے کر جاؤ جنازہ کے آگے پڑھیں: تم پہ کروڑوں درود اور ذریعہ
قادری (یعنی کہ بلند آواز) (وصایا شریف صفحہ ۹)، (رضاخانی مذہب صفحہ ۲۲۹) (صدوم)
الجواب: مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ کلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پر یوں درود شریف نظم کیا ہے۔

کعبے کے بدو الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الدجی تم پہ کروڑوں درود
شافع روز بڑا تم پہ کروڑوں درود
دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

(حدائق بخشش صفحہ ۱۳۰)

آپ نے اپنے احباب کو وقت وصال وصیت کی کہ جب میرا جنازہ گھر سے اٹھایا
جائے تو طریقہ قادیانی کے مطابق ذرا بلند آواز سے وہ درود شریف جو کہ میں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نظم کیا ہے جس کا پہلا شعر ہے:

کعبے کے بدو الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الدجی تم پہ کروڑوں درود

جنازہ کے آگے پڑھتے جانا۔

بتائیے اس عبارت میں کون سی بات قابل گرفت اور شریعت کے خلاف ہے اور اس
عبارت سے یہ مطلب نکالنا کہ میری ذات پر درود پڑھتے جانا سراسر جہالت، دجل و فریب اور
دروغگوئی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور یہ لکھنا کہ مولوی احمد رضا نے دعویٰ نبوت کیا ہے یہ بہتان عظیم ہے
اس کے سوا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لے اللہ علی کا ذمہ۔

امام احمد رضا خاں محدث بریلی شریف نے اپنی زندگی کے شب و روز مگرین ختم نبوت و مگرین عظمت مسطفی صلی
اللہ علیہ وسلم و صحابہ و آل اطہار و اولیاء و کرام علیہم الرضوان کی سرکوبی کرتے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس
دیجے ہوئے زارے۔ نبوت کا شوق ملائے دلیو بند کے دل میں انگڑائیاں لیتے مگر نمبر نظام قادیانی دجال لے گیا
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

الزام نمبر ۳۸: مولوی احمد رضا خاں بریلوی مدینہ طیبہ جیسے مقدس شہر کی بایں الفاظ میں
توجین کرتے ہیں۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

”مگر مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے آئندہ کے نزدیک مکروہ ہے“

(امکام شریعت حدود صفحہ نمبر ۸۳)

اس سے بڑھ کر خاں صاحب بریلوی کو مدینہ طیبہ کے ساتھ کیا بغض ہوگا۔

(رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۳) (صدوم)

بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا

چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں (۱) یہ نبوت کا آپ پر فیضان ہوتا ہے اور یہ نقل (یوحہ) ہے جو حضور کو وحی کے
وقت محسوس ہوتا تھا تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے (سوانح قادیانی صفحہ نمبر ۲۵۲ جلد اول)۔
(۲) مولوی محمد قاسم نانوتوی کی قبر میں کسی نبی کی قبر میں واقع ہے (بشیرات دارالعلوم صفحہ نمبر ۲۶)۔ (۳) سن لائق
وحی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلا ہے اور قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات
موقوف ہے میرے اتباع پر (تذکرۃ الرشید صفحہ نمبر ۱۷ جلد ۲)۔

(۳) وفات سرور عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی مگر نظیر ہستی محبوب سبحانی

(مرثیہ مکتوی صفحہ نمبر ۱۶)

(۵) قادیانی کی قیادۃ کل بھی پڑھا چکے ہیں (الامہ صفحہ نمبر ۳۳ طبع ۱۳۳۵ھ)۔ (۶) مولانا (الیاس) فرماتے
تھے کہ جب میں ذکر کرتا تھا تو مجھے ایک بوجہ سامحوں ہوتا تھا تو حضرت (گنگوہی) سے کہا تو حضرت فرما گئے اور
فرمایا کہ مولانا محمد قاسم نے یہی حکایت حاتی صاحب (اپنے پیر و مرشد) سے فرمائی تو حاتی صاحب نے فرمایا کہ
اللہ آپ سے کوئی کام لے گا (دینی دعوت صفحہ نمبر ۵۴ طبع کراچی) مولوی الیاس کی بانی کہتی تھی کہ مجھے تجھ سے
(الیاس) صحابہ کی خوشبو آتی ہے۔ حیرت کے ساتھ مجھے صحابہ کی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں (دینی دعوت صفحہ
نمبر ۵۴)۔ (۷) تم مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو (مکتوبات الیاس صفحہ نمبر ۵۰)
(۸) مولوی الیاس کی موت پر مولوی منظور نعمانی نے مسجد کے نیچے درخت کے تلے و امام الارسل قد غلت من قبلہ
الرسل کے مضمون پر ایک برغل اور موڑ تقریر کی (دینی دعوت صفحہ نمبر ۵۷ طبع کراچی)

قادیانی کرام آپ آیتہ مبارکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے
موقع پر خداداد فرمائی تھی اور صحابہ کرام کو یقین دلایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وصال فرما گئے تو مولوی الیاس کی
موت پر اس آیت کو پڑھنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ مولوی الیاس کا منصب کسی طرح ایک رسول کے منصب سے کم
نہیں (نمودۃ باللہ من ہذا الخرافات) ہم تو ایسے لوگوں پر چار حرف بھیجتے ہیں (ابو الخلیل فیضی غفرلہ)

الجواب: یہ عبارت مولانا احمد رضا بریلوی نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمائی ہے۔ مصنف مذکور نے خیانت کرتے ہوئے مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ ہم سوال مع جواب نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جس سے مسئلہ کی خود وضاحت ہو جائے گی۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے اگر ہجرت ہی کرنا (یعنی کفار کے غلبہ ہند سے) ہے تو بجائے کابل کے مدینہ منورہ کو ہجرت کروں گا یہ تو ہوگا کہ مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ملے گا۔ اور یہ کہتا ہے دین مدینہ منورہ سے نکلا ہے اور پھر اسی طرف پلٹ جائے گا۔ پس اس جگہ سے کون سی جگہ افضل ہے الخ

الجواب: زید کے بالائی خیالات سب صحیح ہیں بے شک مدینہ منورہ سے کسی شہر کو نسبت نہیں ہو سکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: **الحمدینۃ خیر لہم ولو کالو ا یعلمون** مدینہ منورہ ان کیلئے سب سے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ مگر مدینہ طیبہ میں عبادت ہمارے آئمہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ حفظ آداب نہیں ہو سکے گا الخ (احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۳۶)

مدینہ منورہ میں آداب کی پوری پابندی نہ ہونے کی وجہ سے عوام الناس کیلئے آئمہ کرام نے مدینہ منورہ میں عبادت کو مکروہ کہا ہے۔ جو شخص پابندی آداب ملحوظ خاطر رکھے اس کیلئے کراہت نہیں، کیونکہ ہندوستان کے متحدہ علماء کرام نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور وہیں پروصال ہوا۔

الترام نمبر ۳۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”نسبت سے جنت لڑگئی“

مولوی احمد رضا خان: بریلوی کا ملحوظ ملاحظہ ہو کہ جنت کا دار و مدار نسبت پر ہے نہ کہ اعمال صالحہ ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

ایک عالم کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ

کیا معاملہ ہوا، فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کہنے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے، مانیں یا نہ مانیں یہ ان کا کام، سرکار نے فرمایا کہ بھونکتے جاؤ اس قدر نسبت کافی ہے لاکھ ریاضتیں، لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے۔ (ملفوظات احمد رضا حصہ ۲ صفحہ نمبر ۴۱)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۷ حصہ دوم)

الجواب: مولانا عبدالکریم رضوی چٹوڑی نے عزالت نشینی (گوشہ تجلی) کے متعلق کچھ عرض کیا، اس پر مولانا احمد رضا بریلوی نے ارشاد فرمایا: آدمی تین قسم کے ہیں:

(۱) مفید۔ (۲) مستفید۔ (۳) منفرد۔

مفید: وہ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔

مستفید: وہ کہ دوسروں سے فائدہ حاصل کرے۔

منفرد: وہ کہ دوسرے سے فائدہ لینے کی اسے حاجت نہ ہو اور نہ دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہو۔

مفید اور مستفید کو عزالت گزینی حرام ہے اور منفرد کو جائز بلکہ واجب، امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو پہاڑ پر گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے تھے وہ خود فائدہ حاصل کئے ہوئے تھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی ان میں قابلیت نہ تھی ان کو گوشہ نشینی جائز تھی اور امام ابن سیرین (رحمۃ اللہ علیہ) پر عزالت حرام تھی۔ اس کے بعد امام احمد رضا فاضل بریلوی نے امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک عالم کا خواب کا واقعہ بیان فرمایا جس کو مصنف مذکور نے نقل کیا ہے۔

جس کے بیان کرنے کا فقط یہ مقصد ہے کہ ایک عالم کو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پہنچانے کیلئے کس قدر تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس کا کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مشن کو جاری و ساری رکھے

چاہے کوئی مانے یا نہ مانے۔ پھر راہی اور کتے کی مثال پیش کی کہ کتا بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے خبردار کرتا ہے ماننا یا نہ ماننا ان کا کام۔

اور اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں آپ نے خود ارشاد فرمایا: "العلماء ورثۃ الانبیاء" تو جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نسبت حاصل ہو جائے ہزاروں مجاہدوں اور چالوں سے بہتر ہے۔

نیز مصنف مذکور کا یہ کہنا کہ مولانا احمد رضا خان کے نزدیک اعمال کی کچھ حیثیت نہیں فقط نسبت سے کام بن جائے گا۔ بہتان کے سوا کچھ نہیں۔

الزام نمبر ۵۰: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے" (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۵ حصہ دوم)

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے رسالہ قمر التمام میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے پیچھے چلتے تھے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"..... غالب اوقات صحابہ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے چلتے۔" (قمر التمام صفحہ نمبر ۲۲)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۵ حصہ دوم)

الجواب: قمر التمام کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام غالب اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کسی حکمت کی بنا پر آپ کے آگے آگے چلتے تھے۔ بتائیے اس میں کون سا امام احمد رضا محدث بریلی شریف بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیفیت تو اس وقت کی تھی جب صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاتی ہوتے اور جو ہمراہ رکاب سعادت اقتساب ہوتے تو وہاں باوجود ان وجوہ کے ایک اور بھی تھی کہ غالب اوقات صحابہ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پیچھے چلتے، آگے آپ نے چار احادیث ذکر کی ہیں (۱) حضرت ہند بن ابی ہالہ روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کو اپنے آگے چلاتے (شمال ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ (۲) حضرت عبداللہ عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آدمی بھی حضور کے پیچھے چلے ہوں (مسند احمد صفحہ نمبر ۱۶۵ جلد ۲)۔ (۳) حضرت جابر سے روایت ہے کہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

کی بات قابل گرفت ہے جبکہ خالق کائنات نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور حکم ماننے کا ایمانداروں کو حکم دیا ہے۔ جس پر درج ذیل آیات قرآنی شاہد ہیں۔

۱۔ قل اطیعوا اللہ والرسول۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۲)

۲۔ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۹۲)

الزام نمبر ۵۱: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور علیہ السلام اپنے رب کے وزیر اعظم ہیں"

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تبارک و تعالیٰ کے وزیر اعظم ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

"..... پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں، بلاشبہ ملک جبار ذوالاقتدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام لے کر بھیجے۔"

(فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۳۲)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۵ حصہ دوم)

الجواب: امام احمد رضا بریلوی سائل کی درج ذیل روایت:

کہ روزی وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم در مسجد مدینہ منورہ نشست بودند و ہاتھامی اصحابان صفار و کہار وعظ وحدیث شریف بیان میفرمودند کہ وحی جبرئیل علیہ السلام در خدمت وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم در آمد وغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم از سبب بیان حدیث و وعظ بطرف وحی علیہ السلام متوجہ نشدند و وحی علیہ السلام در دل خود وسوسہ و کدورت بسیار در خاطر کردند الخ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۵۶۰۵)

کاردار اور وضاحت کیلئے ملک جبار اور وزیر اعظم کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چلتے اور پشت اقدس فرشتوں کیلئے چھوڑ دیتے (سنن ابن ماجہ صفحہ نمبر ۳۲، مسند احمد صفحہ نمبر ۳۰۲ جلد ۳، موارد القلمان صفحہ نمبر ۵۱۵ رقم الحدیث ۲۰۹۹)۔ (۴) امام دارمی نے بہ اسناد صحیح مرفوعہ روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری پیچھے فرشتوں کیلئے چھوڑ دو (سنن دارمی صفحہ نمبر ۳۹ جلد اول) اب بتائیے کان ہی بے ادبی ہے ملاں جی امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بغض و عناد رکھ کر اس قدر غیظ و الحواس ہو گئے کہ ان کی مہارت سمجھ نہیں سکتے، سمجھیں کیسے دماغ میں جو دیو ہے (ابو الخلیل فیضی شفر لہ)

پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں (بلا تشبیہ) ملک جبار ذوی الاقدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام دے کر بھیجے اور وزیر اس وقت رعایا سے مشغول رہے فرمان سلطانی کی طرف التفات نہ کرے اس میں معاذ اللہ فرمان کو گویا ہلکا جاننے کا پہلو نکلتا ہے اسخ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۵۹)

”مصنف رضا خانی مذہب“ کا مذکورہ عبارت پر بے بنیاد تبصرہ اس کی جہالت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ امام احمد رضا بریلوی نے ہرگز ہرگز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا وزیر اعظم نہیں کہا بلکہ سمجھانے کیلئے ایک مثال پیش کی ہے۔ مثال پیش کرنے سے قبل لفظ بلا تشبیہ موجود ہے جس کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تشبیہ اور مثال سے پاک ہے اور مثال فقط انسانوں کو سمجھانے کیلئے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”یضرب اللہ الامثال للناس“ مثالیں انسانوں کیلئے ہیں۔

اور لفظ ”بلا تشبیہ“ کو بلاشبہ میں تبدیل کر کے مصنف مذکور نے بددیانتی اور یہودیانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مصنف رضا خانی مذہب کی نقل کردہ عبارت

پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں بلاشبہ ملک جبار ذوی الاقدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام لے کر بھیجے اسخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۲ ص ۷۲)

اصل عبارت

پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں (بلا تشبیہ) ملک جبار ذوی الاقدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و احکام لے کر بھیجے اسخ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۵۹ طبع کراچی)

الزام نمبر ۵۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”ہر قسم کی نعت خدا سے ملتی ہے یا حضور سے؟“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۲ ص ۷۲)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں محروم کر دیں یہ سب اختیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

بے شک نبی علیہ السلام اللہ تعالیٰ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے ثمرانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور زیر حکم ارادہ و اختیار کر دیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۱۹)

بریلویوں کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اسخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۳ ص ۷۳)

الجواب: امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خزانہ الہیہ کو (اپنی مشیت اور اذن سے) تقسیم کرنے کا اختیار دیا ہے پھر آپ نے اس عقیدہ کے اثبات میں حدیث پاک اور بزرگان دین کے اقوال نقل کئے ہیں انہیں اقوال میں سے ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حافظ ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے ثمرانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم ارادہ اختیار کر دیئے جسے عطا فرمائیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔“

(الجوہر المہلک فی زیادۃ تہذیب المکرم صفحہ نمبر ۳۳ طبع مصر)

علمائے اسلام کے عقائد و نظریات کو قرآن و سنت کے خلاف کہنا بدعتی کے سوا کچھ نہیں۔

علامہ ابن حجر کی (م ۹۷۷ھ) علیہ الرحمۃ کا علمی مقام

علامہ شہاب الدین غلامی حنفی (۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں: علامۃ الدہر خصوصاً المجاز قاذا نثرت حلل الفضل وجوہ الی قہلۃ ان حدیث عن الفقہ والمحدث اسخ (ریحۃ الاطباء صفحہ نمبر ۱۶۳)

• شیخ نجم الدین غزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ متاخرین علماء کے مستند علیہ ہیں اور فتویٰ دینے میں رافعی و نووی اور متاخرین میں قاضی ذکر بیہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اعلیٰ کے کلام کی طرف مراجعت کی جاتی ہے اور یہی مکہ کے فقیہ و اعظم اور محدث تھے۔

• علامہ شوکانی (غیر مقلد) لکھتے ہیں: وہ زاہد تھے دنیا کو بیچ بکھتے تھے اور سلف کے طریقہ پر تھے۔ بھلائی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے تھے مرتے دم تک ان باتوں پر عمل کرتے رہے۔

تقریباً ۳۱ سے زائد بلند پایہ تصانیف یادگار چھوڑیں۔

(فوائد بحالہ صفحہ نمبر ۳۳۱ تا ۳۳۲ طبع کراچی)

اگر مولانا احمد رضا بریلوی بحیثیت ناقل گمراہ ہیں تو صاحب عبارت علامہ ابن حجر کی کے متعلق بھی قلم کو جنبش دیجئے۔

زیر بحث مسئلہ کے مختصر دلائل

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں، عرض کی کہ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو فرمایا بھلا اور کچھ، پس عرض کی میری مراد تو یہی ہے، فرمایا تو میری اعانت کراپنے نفس پر کثرت بخود سے۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، بیہقی)

• ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۳ھ) علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عز و جل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ عطا فرمائیں۔ پھر اکسا، ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عز و جل نے حضور کی چاکیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

از اطلاق سوال کہ فرمود سل، بخواہ تخصیص نکرد، بطلب خاص میشود کہ کارہمہ بدست است کرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ خواہد و ہرکارا خواہد باذن پروردگار خود بدہد۔

(مجموع الفتاویٰ صفحہ نمبر ۳۹۶ جلد اول)

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "الاعمال قاسم واللہ يعطی" اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

• حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مولانا شریف میں حاضری دی تو وہاں چشم دل سے مشاہدہ کیا کہ وجود مبارک عرش سے فرش تک مرکز جمیع کائنات ہے ہرچند کہ وہاب مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن کسی کو فیض پہنچا ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلے سے پہنچا ہے اور مہمات ملک و ملکوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں اور معلوم ہوا کہ ساری خدائی کوانعامات شب و روز روضہ مطہرہ سے پہنچتے ہیں۔ (مقامات امام ربانی صفحہ نمبر ۱۱۴ مترجم)

انعام نمبر ۵۳: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان (شیخ عبدالقادر جیلانی) میں مقبلی ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... "جن طرح ذات حق احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تجلی فرمائیں"۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۱۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

حضرات انبیاء علیہم السلام کی صفات ایک امتی میں ماننا سراسر جہالت اور شریعت محمدی سے بعد اختیار کرنا ہے اور جو صفات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہیں وہ ایک امتی میں تصور کرنا اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدید توہین ہے ارج

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۷ حصہ دوم)

الجواب: مصنف مذکور نے خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے نامکمل عبارت نقل کی ہے۔ مکمل

عبارت ملاحظہ ہو۔

حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور اقدس انور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنی جمع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متجلی ہیں جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تجلی فرما ہے۔ تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے اور تعظیم سرکار رسالت عین تعظیم حضرت عزت ہے الخ

(فتاویٰ افریغہ صفحہ نمبر ۱۱۶ طبع کراچی)

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم و اکمل ہیں اور اس کے جمال و جلال اور کمال کا آئینہ ہے۔

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

خیر الوری امام رسل مظہر اتم

او از خدا و ہر چہ از مشتقی ازو

(اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۱۴ طبع کراچی)

آپ بہترین مخلوق امام الانبیاء اور مظہر کامل ہیں آپ خدا سے ہیں (یعنی سب سے بلا واسطہ آپ (نور محمدی) کو پیدا فرمایا۔ اور دوسری چیزیں آپ سے ہیں (یعنی باقی تمام چیزیں آپ کے طفیل پیدا ہوئیں)۔

• حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور رحمت کاملہ نازل ہو اس ذات پاک پر جو اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم و اکمل ہیں اور اس کے حسن و جمال کی جلوہ گاہ ہیں جن کا نام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ واصل ہیں۔ (انفاس رحمۃ بحوالہ تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۲۹)

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

اور بہترین تھے اس کے حبیب پر جو اللہ تعالیٰ کے جمال و کمال کا آئینہ ہیں

اور خزانہ بخشش کی کھنچی ہیں۔ (انفاس رحمۃ بحوالہ تسکین الخواطر صفحہ نمبر ۳۰)

• حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام سرداروں کے سردار آئینہ حق اور میزان دین اور معیار صدق اور کتاب الہی کے حامل اور خدا کے بندے ہیں۔ (مجموعات غزالی صفحہ نمبر ۲۳ طبع لاہور)

• قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں: غرض آپ کی ہر ادا خداوندی کا جلوہ اور ہر شان شان الہی کا پرتو ہے بلا تشبیہ یوں کہو کہ حضور آئینہ حق نما ہیں جس میں شگون ربانی جلوہ گر ہیں فرق اتنا ہے کہ آئینہ سے باہر اصل ہے اور آئینہ کے اندر عکس ہے۔ مگر ہاں آئینہ کی تصویر تابع مطلق ہے۔ غرض حضور عکس ہیں انوار ربانی کے اور عکس ہیں تجلیات و کمالات الہیہ کے، ہاں معاذ اللہ حلول وغیرہ کا تخیل نہ پیدا کر لیا جائے۔ کیونکہ آئینہ میں بھی اصلی نور حلول نہیں کر سکتا اس کا عکس اور عکسی جلوہ گر ہوتا ہے پس اصل اپنی ہی جگہ ہے اور عکس اپنی ہی جگہ وہ اصل ہے یہ عکس ہی کہلائے گا۔ وہاں وجود اصلی ہے یہاں ظل ہے وہاں ثبوت ہے یہاں محض غمہور ہے وہاں حقیقت ہے یہاں بھانج ہے یعنی یہ ایک ربی اور ایک اشتراک ہے حقائق الگ الگ ہیں (شان رسالت، قاری محمد طیب، مہتمم دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱

درحقیقت رسالت پناہ کا کمال ہے۔ (اخبار ۱۱۱ خیار صفحہ نمبر ۲۶، ۲۷ مترجم)

الزام نمبر ۵۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خالق حاجت روایا مخلوق“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۲ حصہ دوم)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں۔ سب مرادیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار میں ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... قال فاعني على نفسك بكثرة السجود والحمد لله هذه حديث جليل ونفيس حديث صحيح اپنے ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعمیٰ فرمایا میری اعانت کراہی کو استعانت کہتے ہیں یہ درکنار حضور کا مطلق طور پر سئل فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت دور فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تعقید و تخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔

(فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۱۸)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۲ حصہ دوم)

الجواب: مصنف مذکور نے فتاویٰ افریقہ سے خیانت کے ساتھ یہ عبارت نقل کی ہے: اصل عبارت ملاحظہ ہو: مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

(اب سیکھے برکات الامداد سے صفحہ نمبر ۵۵ حدیث نمبر ۱۲) صحیح مسلم والیوداؤد وابن ماجہ، معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب السمری رضی اللہ عنہ سے ہے حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں، عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو، فرمایا بھلا اور کچھ عرض کی پس میری مراد تو یہی ہے فرمایا تو میری اعانت کراپے نفس پر کثرت سجود سے (عربی الفاظ)

الحمد للہ! یہ جلیل نفیس حدیث صحیح اپنے ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعمیٰ فرمایا کر میری اعانت کراہی کو استعانت کہتے ہیں یہ درکنار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلق طور پر سئل فرمانا مانگ کیا مانگتا ہے جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے

صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روایا فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تعقید و تخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔ اس کے بعد امام احمد رضا نے اس حدیث کے تحت شارحین حدیث نے جو تحریر کیا ہے وہ قلمبند کیا ہے۔

۱۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے پیچھے فرماتے ہیں: از اطلاق سوال کہ فرمود سئل بخواہ تخصیص نہ کرو، بطلو بے خاص می شود کہ کار ہمہ بدست ہست و کرامت اوست صلی اللہ علیہ وسلم ہر چہ خواہد و ہر کر خواہد یا ذن پروردگار خود بدہد۔

۲۔ ملاحظہ قاری علیہ الرحمۃ الباری مرآۃ میں فرماتے ہیں: غرض من اطلاق صلی اللہ علیہ وسلم..... یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مانگتے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عز وجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ عطا فرمائیں، پھر لکھا ہے یعنی امام ابن سبع وغیرہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ تعالیٰ نے حضور کی جاگیر کر دی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔ (فتاویٰ فریقہ صفحہ نمبر ۱۲۳، ۱۲۴)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اپنے خزانہ کا (جو مخلوق کے قابل ہیں) کا مالک و مختار بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی مشیت کے تحت جس کو چاہیں جب چاہیں عطا فرما سکتے ہیں۔ اس عقیدہ پر طعن کرنا گویا حدیث پاک اور بزرگان دین کے اقوال پر طعن کرنا ہے جو سراسر گمراہی و بے دینی ہے۔

الزام نمبر ۵۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ آدمیوں کے مالک نہیں“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۲ حصہ دوم)

..... ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں“۔ (الاسماعیلی)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۲ حصہ دوم)

الجواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کونین کا مالک بنایا ہے۔

اور آپ کی یہ ملکیت عطائی اور حادث ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت و ملکیت کی نفی نہیں ہوتی۔ فرمان خداوندی ہے: ”تمام ملکوں کا مالک ہے جس کو چاہتا ہے اپنا ملک عطا فرما دیتا ہے“ (مفہوم) معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں اور وہ حضور کے غلام و خادم ہیں (نوٹ) اوراق گزشتہ پر اس مسئلہ کی ہم وضاحت کر چکے ہیں۔

الزام نمبر ۵۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”قرآن نور یا احمد رضا خاں بریلوی“

رضا خانی اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں اس قدر غلو سے کام لیتے ہیں کہ ہر کتاب کی پیشانی پر احمد رضا کو حضور پر نور لکھتے ہیں جیسا کہ وصایا شریف اور ملفوظات پر بھی موجود ہے اس کے علاوہ تقریباً ہر کتاب پر موجود ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

۱۔ حضور پر نور اعلیٰ حضرت بریلوی مجدد مائتہ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (احکام شریعت)

۲۔ ملفوظات حضور پر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۹۳ حصہ دوم)

الجواب: نور سے مراد ہدایت کا نور ہے۔

پرنور سرپا نور یعنی آپ کی ذات انسانوں کیلئے مینارہ نور ہے۔

• حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر مرشد کے متعلق لکھتے ہیں:

حضرت پیر مرشد برحق عارف نور مطلق شیخ المشائخ والا ولیا عالم

(کلیات امداد پیر مؤلف نمبر ۱۵۷)

(ماہر جو بکرم تھو جواہر)

الزام نمبر ۵۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”فاضل بریلوی کا چاہلانہ عقیدہ“ (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۱۹۹ حصہ دوم)

مولوی احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

..... ”اللہ عزوجل نے بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نور سے پیدا کیا جو میں

ذات الہی سے یعنی اپنی ذات سے بلا واسطہ پیدا فرمایا۔“ (مجموعہ رسائل حصہ اول)

(رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۱۹۹ حصہ دوم)

الجواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا فرمایا: آپ نے

ارشاد فرمایا اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا الخ

(۱)۔ (مواہب لدنیہ جلد اول مؤلف نمبر ۹، طبع معراج از امام قسطلانی (۱۰۳۳ھ))

(۲)۔ (سیرت حلبیہ جلد اول مؤلف نمبر ۵۰، از ابوالحسن نور الدین علی بن ابیہریم

الحلی القاسری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۳۳ھ)

(۳)۔ (زرقاتی شرح مواہب مؤلف نمبر ۳۶، جلد اول طبع مصر ۱۳۳۵ھ، از شیخ

محمد بن عبدالباقی زرقانی مکی (۱۱۳۳ھ))

(۴)۔ (تجربات غزالی از امام محمد غزالی (۵۰۵ھ)) مؤلف نمبر ۲۲۸، طبع لاہور

• امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

من نورہ: یعنی ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی،

ذات رسالت کیلئے مادہ ہے۔ جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا یا عیاذ باللہ، ذات الہی کوئی حصہ یا کل

ذات نبی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جسے اور نکڑے اور کسی کے ساتھ تھہ ہونے یا کسی شے میں حلول

ہونے سے پاک و منزہ ہے۔ (صلوۃ الصفا مؤلف نمبر ۴۷)

• علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس حدیث میں نورہ کی اضافت

بیانیہ ہے اور نور سے مراد ذات ہے (زرقاتی جلد اول) حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک یعنی ذات مقدسہ کو اپنے نور یعنی ذات مقدسہ

سے پیدا فرمایا، اسکے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کی ذات، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ذات کا مادہ ہے (نحوذ باللہ) حضور کا نور، اللہ کے نور کا کوئی حصہ یا نکڑا ہے۔

(رسالہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤلف نمبر ۹)

• مدرسہ خیر المدارس ملتان کے سابق مفتی محمد انور دیوبندی لکھتے ہیں: آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو جو نور من نور اللہ کہا جاتا ہے یا نور اللہ کہا جاتا ہے یہ اضافت محض تشریفی ہے۔ یہ

مطلب نہیں کہ ذات خداوندی سے ایک جز لے کر اسے ذات نبوی کیلئے مادہ قرار دیا گیا اور ایسا

کہنا بالکل غلط ہے۔ (خیر الفتاویٰ صفحہ ۳۶ جلد اول)

• مولوی اشرف علی تھانوی حدیث جابر کے الفاظ من نورہ کا مطلب لکھتے ہیں: نہ بایں معنی کہ نورانی اسکا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔

(نشر المصنف صفحہ ۶ ہشتر تاج کتب لاہور)

• امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یہ حدیث (نور) بہت سے معانی کا مجموعہ ہے اس کا انکار وہی کرے گا جو کمالات نبوت سے واقف نہ ہوگا۔

(بہار غزالی صفحہ ۲۲۸)

اس لئے مولانا احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے عقیدہ کو جاہلانہ کہنا خود جاہل ہونے

کی دلیل ہے۔

الزام نمبر ۵۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”یہ کہ ہاتھ خضر علیہ السلام کے ہاتھ سے بہتر ہے“ (رضا خانی مذہب صفحہ ۲۲۱ ص ۲۰۰)

..... ”حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان کے مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔

(لغویات اعلیٰ حضرت صفحہ ۵۱ ص ۲)

الجواب: فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ بیعت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنی پورے طور سے بکنا ہے۔ (یعنی بیعت ہونے کے بعد کسی اور کی طرف التفات نہ کرے ہاں بزرگان دین کی زیارت کر سکتا ہے) بیعت اس شخص سے کرنا چاہیے جس میں چار باتیں ہوں۔

۱۔ سنی صحیح العقیدہ ہو۔

۲۔ کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب

سے نکال سکے۔

۳۔ اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو۔

۴۔ فاسق ملعون نہ ہو۔

اسی سلسلے میں آپ نے ارشاد فرمایا: لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں، بیعت کے معنی نہیں جانتے (مرید کی اپنے شیخ کے ساتھ پچھلی وابستگی بیان کرتے ہوئے فرمایا) کہ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان کے مرید نے عرض کی، یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔ (لغویات صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴ ص ۲۰۰)

بیعت باطنی کی ایک مثال

قطب دوراں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن شیخ مراد آبادی (م ۱۳۱۳ھ) کے پاس ایک شخص آ رہا تھا راستے میں ندی پڑتی تھی اس کا گھوڑا دلہل میں پھنس گیا جب وہ شخص ڈوبنے لگا تو اس نے آپ کو یاد کیا اور آپ کی امداد و استعانت کا طلب گار ہوا، گھوڑا فوراً دلہل سے نکل آیا جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ حجرے میں چادر اوڑھے بیٹھے تھے اس شخص کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ یہ فرما کر اپنی پشت اس شخص کو دکھائی۔ پشت مبارک پر گھوڑے کے چاروں سم کے نشان مع کچھ موجود تھے۔

(جدید تذکرہ اولیائے پاک و ہند صفحہ ۳۹۲، از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب طبع لاہور)

(ما صوجو بکم فہو جوا بنا)

الزام نمبر ۵۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”عقیدہ ختم نبوت پر حملہ“ (رضا خانی مذہب صفحہ ۲۲۲ ص ۲۰۰)

مولوی احمد رضا بریلوی رقمطراز ہیں:

حضور کی صحبت میں سب لوگ نئی ہو سکتے تھے قریب تھا کہ یہ امت ساری کی ساری

نہی ہو جائے۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۳۲)

مسئلہ ہندوستان مرزا غلام احمد قادیانی جزوی رسی اشتراک رکھنے والے فاضل بریلوی اسی طرح انگریز سرکار کے خادم تھے جس طرح مرزا قادیانی..... اللہ تعالیٰ کے قلعہ بندوں کو بدنام کیا۔ جن میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ہانی دارالعلوم دیوبند بھی ہیں الخ (رضائاتی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۲ ص ۳۳۲)

الجواب نمبر ۱: مولانا احمد رضا بریلوی ایک حدیث پاک کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکا اور میں نے دعا قیامت کیلئے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سر چار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور اول میں مرقد اطہر سے انھوں کا اور کچھ فخر مقصود نہیں اور میرے سنی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت، تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں۔ ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اثر وضو سے درخشندہ رخ تابندہ اعضاء، امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت محمدی کی ساری ساری انبیاء ہو جاتے۔ (رواہ احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، طبرانی، ابوالحلی) (عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

الجواب نمبر ۲: مصنف مذکور نے فتاویٰ افریقہ سے عبارت نقل کرتے وقت خیانت سے کام لیا ہے۔

مصنف مذکور کی نقل کردہ عبارت

..... ”حضور کی محبت ہی سب لوگ نبی ہو سکتے تھے قریب تھا کہ یہ امت ساری کی ساری نبی ہو جائے۔“ (رضائاتی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۲ ص ۳۳۲)

فتاویٰ افریقہ کی اصل عبارت

..... ”اثر وضو سے درخشندہ رخ تابندہ اعضاء سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیاء ہو جائے۔“ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۳۲)

بجز اس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں: بعزہ اللہ علی الکاذبین۔

الجواب نمبر ۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا..... جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اثر وضو سے درخشندہ رخ تابندہ اعضاء امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیاء ہوتی۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۳۲)

خط کشیدہ الفاظ سابقہ امتوں کے الفاظ ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ مگر آپ نے ان الفاظ کو سن کر ان پر کوئی جرح نہیں فرمائی، مصنف مذکور کو ان پر جرح اور تنقید کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔

الجواب نمبر ۴: یہ الفاظ بطور مبالغہ استعمال ہوئے ہیں جن سے امت محمدی کی تعریف و توصیف کرنا مقصود ہے۔

الناچور کو تو ال کو ڈانٹے

مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی محمد قاسم مسئلہ ختم نبوت میں ہم نوا ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت اور مرزا نیوں کا موقف

پس احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت (ماکان محمد ابداً خاتماً) پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے

جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے ارج
(احمدیت کا بیخام صفحہ نمبر ۹۰، پبلشر: عبداللہ دین، حیدرآباد دکن، بار دوم ۱۹۵۰ء)

مسئلہ ختم نبوت اور دیوبندیوں کا موقف

مولوی محمد قاسم بانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے اور اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے، (تحدیر الناس صفحہ نمبر ۳) اجرائے نبوت کا دروازہ کس نے کھولا جس کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی داخل ہوا

۱۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا۔ (تحدیر الناس صفحہ نمبر ۱۳)

نیز لکھتے ہیں: ہاں اگر خاتمیت بمعنی انصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس سمجھد ان نے عرض کیا ہے تو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی افراد مقدورہ پر بھی آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحدیر الناس صفحہ نمبر ۲۳)

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی یا آپ کی صفت کے ساتھ پورا صلوٰۃ و سلام لکھنا واجب ہے صلعم یا ص لکھنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ بعض فقہاء نے اس کو کفر کہا ہے (ابو یوسف وغیرہ)

”مصنف رضا خانی مذہب“ ذرا ہوش و حواس کو برقرار رکھتے ہوئے جواب دے کہ

انگریز کے خادم مولانا احمد رضا بریلوی تھے، یا مولوی محمد قاسم نانوتوی جس نے اجرائے نبوت کا دروازہ کھول کر مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کیا۔

الزام نمبر ۶۰: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت طنز لکھتا ہے:

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دے کے پیچھے“

رضا خانی ملاں مولوی احمد رضا خاں بریلوی کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا نائب جابت کرنے کیلئے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

..... ”حضرت میاں شیر محمد شریقی کو خواب میں حضرت غوث پاک کی زیارت ہوئی میاں صاحب نے عرض کیا حضور اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے اور ارشاد ہوا، فرمایا بریلی میں احمد رضا خاں، بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور حضور اعلیٰ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے واپس آکر فرمایا، میں نے دیکھا کہ ایک پردے کے پیچھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔

(عرقان شریعت صفحہ نمبر ۳)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۰ حصہ دوم)

اس واقعہ کو لکھ کر حسب عادت مصنف مذکور نے غلط اور جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

الجواب: اس واقعہ کو اور بھی بہت سے علمائے اہل سنت نے اپنی اپنی تصانیف و تالیفات میں نقل کیا ہے جس سے مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتائی الرسول اور نائب غوث اعظم

۱۔ قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان محض نبوت ہی نہیں تھی بلکہ نبوت بخشی بھی تھی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہو فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا۔ (آفتاب نبوت صفحہ نمبر ۸۲) مزید لکھتے ہیں ختم نبوت کے یہ معنی لیٹا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو جو کہ دینا ہے (خطبات حکیم الاسلام صفحہ نمبر ۵۵ جلد اول طبع ملتان) مولوی عبداللہ درائے پوری دیوبندی مرزا غلام احمد قادیانی دجال سے شرح صدر کیلئے دعا کرتا رہا اور مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھتا رہا تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (سوانح عبدالقادر درائے پوری صفحہ نمبر ۲۳۵۶ طبع کراچی) دیوبندی مرزائی بھائی بھائی (ابو یوسف وغیرہ)

رحمۃ اللہ علیہ ثابت کرنا مقصود ہے۔ نیز یہ خواہش اور مشاہدہ بھی اس دلی کمال کا ہے جس کی ولایت کے علماء دیوبندی بھی قائل ہیں۔ (دیکھیے ماہنامہ الرشید وار علوم دیوبند)

الزام نمبر ۶۱: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"اصل وطن بریلی ہے" (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۱)

بریلیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل وطن بریلی شریف ہے جہاں ابولولوا احمد رضا کی پیدائش ہوئی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

حضور علیہ السلام کا وطن بریلی ہے۔ (تمہید الایمان بحوالہ فقہ المودین صفحہ نمبر ۲۱)

حضرات اہل باہوش انسان اس بات سے واقف ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل وطن مکہ مکرمہ ہے۔۔۔۔۔ وطن اصل مکہ مکرمہ کی بجائے بریلی کے شرک کے اڈے کو قرار دینا یا وہ گوئی نہیں تو اور کیا ہے؟ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۱ حصہ دوم)

الجواب: آج سے کافی عرصہ پہلے جو تمہید الایمان شائع ہوئی تھی اس کی ابتداء میں مولانا احمد رضا بریلوی کے حالات لکھے ہوئے تھے جن میں ایک فقرہ یہ تھا۔

"حضور اعلیٰ حضرت کا وطن بریلی ہے"

اس فقرہ میں خیانت کی کہ "اعلیٰ حضرت" کی جگہ علیہ السلام لکھ کر لفظ حضور کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف کردی اور فقرہ یوں بنادالا:

"حضور علیہ السلام کا وطن بریلی ہے" (لغۃ اللہ علی الکاذبین)

الزام نمبر ۶۲: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"شفاعت کی حاجت نہیں" (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۳ حصہ دوم)

مولوی احمد رضا بریلوی کا عقیدہ ہے کہ یوم المشرق وغیرہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کی کیا ضرورت ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... "کہ محتاج ہی نشاء شفاعت ہے جہاں محتاجی نہ ہو خود اپنے حکم سے جو چاہے کر دیا جائے تو شفاعت کی کیا حاجت ہو"۔ (قادیانی فریہ صفحہ نمبر ۱۳۸)

اب رضا خانی سوچیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا کون منکر ہوا الخ
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۳ حصہ دوم)

الجواب:

مسئلہ شفاعت اور اہل سنت و جماعت کا موقف

• محبوبیت و شفاعت جو کہ تمام ادیان و شرائع میں خواص بشر کیلئے ثابت کی گئی اس کو ایسا منصب خیال کرنا کہ جس سے عہد خود بخود رہ کر تصرفات الہیہ کو (معاذ اللہ) مزاحمت سے روک سکے شرک ہے اور رضائے الہی اور اس کی اجازت پر موقوف سمجھنا اور اس میں درحقیقت عنایت الہیہ کا ظہور جاننا ایمان و توحید ہے۔

• شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحق اہل کیا راجح ہے اور آپ کی شفاعت مقبول ہے۔ جن آیات میں نفی شفاعت واقع ہے وہ مقید بعدم رضا و اجازت الہی ہے۔ "مصنف رضا خانی مذہب" حسب عادت مکمل عبارت نقل کی ہے مکمل عبارت ملاحظہ ہو۔

"زید گمراہ کی یہ شدید جہالت و ضلالت قابل تماشا کہ دربار الہی میں محتاج ہونے کی نفی شفاعت کی دلیل ٹھہرایا حالانکہ محتاجی ہی نشاء شفاعت ہے جہاں محتاجی نہ ہو خود اپنے حکم سے جو چاہے کر دیا جائے شفاعت کی کیا حاجت ہو۔ پھر انبیاء و اولیاء سب کی شفاعت سے مطابق انکار صریح بعد نبی اور بحکم فقہا موجب انکار ہے" الخ (قادیانی فریہ صفحہ نمبر ۱۳۸)

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے مگر انبیاء و اولیاء اللہ تعالیٰ کے مقبول اور برگزیدہ بندے ہونے کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ انبیاء و اولیاء کی شفاعت کا انکار کرنا بدعتی ہے الخ

• نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سفارش کریں گے۔ انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔ (رواہ ابن ماجہ عن عثمان بن عفان، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۸۷ جلد ۳ مترجم)

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا میری شفاعت میری امت کے اہل کبار (گنہگاروں) کیلئے ہوگی۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۷۵ جلد ۲)

مصنف مذکور کا یہ کہنا کہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ شفاعت کا انکار کرتے ہیں
مراسر جھوٹ اور دروغگوئی ہے۔

الزام نمبر ۶۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی ہیں“

مولوی احمد رضا بریلوی اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی

ہیں فرمایا کہ

..... ”اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کا احترام و اکرام بجالاؤ۔“

(ازبدۃ الزکیۃ فی تحریم الحجۃ صفحہ نمبر ۷۷)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۱، ۲۵۰ صہ دوم)

الجواب: یہ امام احمد رضا بریلوی کا فرمان نہیں بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد
گرامی ہے آپ نے فرمایا: ”اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم بجالاؤ۔“

یعنی عبادت کے لائق فقط اور فقط اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک ہے اور میں
خالق نہیں بلکہ مخلوق ہوں اس ناطے سے میری تعظیم و تکریم کرو، اب مخالفین ہی بتائیں کہ بھائی
کہنے میں تعظیم و اکرام ہے یا: امام الانبیاء شفیع المذنبین، محبوب کبریا وغیرہ کہنے میں تعظیم کا پہلو پایا
جاتا ہے۔

نیز اس حدیث میں ہے کہ اپنے بھائی کی تعظیم کرو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
تو نہیں فرمایا کہ مجھے بھائی کہو۔

الزام نمبر ۶۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”تعبیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض کی دلیل“

مولوی احمد رضا بریلوی کی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عداوت ملاحظہ ہو،

اسناد احمد صفحہ نمبر ۶ جلد ۶ طبع بیروت (ابو الجلیل فیضی مقرر)

لکھتے ہیں کہ

..... ”اس نیت سے درود شریف نہ پڑھو کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت نصیب ہو۔“ (وحدیہ کریمہ صفحہ نمبر ۱)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۱ صہ دوم)

الجواب: فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ چند مختصر درود شریف لکھنے کے بعد فرماتے ہیں (بعد نماز
عشاء) طاق بار جتنا بھد سکے حصول زیارت اقدس کیلئے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خالص تعظیم
شان اقدس کیلئے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو۔ آگے انکا کرم بے حد
واجب ہے۔

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب

کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

(الوحدیۃ، الکریمہ صفحہ نمبر ۱۳۱، ۱۳۰ طبع لاہور)

قارئین کرام!

بتائیں اس میں کون سی بات قابل گرفت تھی جس کو مصنف مذکور نے لکھ کر بغض

رسول کی دلیل قرار دیا ہے۔

الزام نمبر ۶۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”نالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے“

بریلوی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لغزش

یا بھول پر متنبہ کرنے اور ادب سکھانے کیلئے نالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا (العیاذ

باللہ) اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

..... مولانا کو شایان ہے کہ اپنے محبوب نبی علیہ السلام کو جس عبارت سے (چاہے)

تعبیر فرمائے، یوں خیال کرو کہ زید نے اپنے بیٹے عمر کو اس کی لغزش یا بھول پر متنبہ کرنے ادب

دینے کیلئے نالائق، احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ نمبر ۲۳ جلد ۳)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۳ صہ دوم)

الجواب: مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمام کائنات عالم کا خالق و مالک

ہے۔ تمام کائنات بلکہ انبیاء کرام بھی اسی کے در کے محتاج ہیں۔ چونکہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں اور ان پر عتاب کا ہونا برحق ہے۔

عتاب کا مفہوم

غضب کے معنی ہیں "شدت" جو عین نفس کے ساتھ کبھی با ارادہ انتقال ہوتا ہے اور کبھی بصورت غصہ، جو غصہ ارادہ انتقام کے بغیر ہوا سے لفظ عتاب سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ مگر یہ عتاب ملامت اور مذمت کیلئے ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ کسی نبی کو ایسا عتاب نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ نبوت عطا فرما کر اپنے نبی کو ملامت یا مذمت کا ہدف بنائے البتہ بظاہر خلاف اولیٰ کام پر انبیاء علیہم السلام کی طرف صورتاً عتاب متوجہ ہوا مگر حقیقت میں وہ محبت، بھرا خطاب ہے۔ اہل لغت نے عتاب کے معنی "مخالفتہ الادال" لکھے ہیں یعنی محبوب کی لاپرواہی یا بے توجہی پر محبت بھری غصگی کا اظہار۔ (امتحان مع البیان صفحہ ۳۳۳) (اعلام سید احمد سعید کاشمی)

ایسی حالت میں رب العزت، اہل شانہ جن الفاظ سے یاد فرمائے (انبیاء کرام کو) وہ مالک و مختار ہے لیکن امتی کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کیلئے وہی الفاظ استعمال کرے۔

خاصی میاض مالکی اندکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

• اور بعض متکلمین فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی لغزشیں ظاہر میں تو لغزشیں ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ان کی کرامتیں اور قرب ہیں۔ (فتاویٰ صفحہ ۲۳۳ مترجم جلد ۲)

نیز فرماتے ہیں:

بعض علماء نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سے ایک ذرہ بھر لغزش پر بھی گرفت ہو جاتی تھی کیونکہ خدا کی بارگاہ میں ان کی بڑی منزلت ہوتی ہے۔ (فتاویٰ صفحہ ۲۳۳ مترجم جلد ۲)

اس کے بعد قاضی، بیوی نے عوام الناس کو سمجھانے کیلئے باپ اور بیٹے کی مثال دی ہے کہ باپ اپنے بیٹے کو متنبہ اور ادب سکھانے کیلئے جو چاہے الفاظ استعمال کرے مگر

دوسروں کو اس کے بیٹے کے حق میں کہنا درست نہیں۔

انوار نمبر ۶۶: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"احمد رضا خان بریلوی کا سفیر بھوٹ"

احمد دین فرماتے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دفتر میں قیامت تک کے مریدین کے نام ہیں۔ جس قدر قلمی میں ہیں یا آنے والے ہیں حضور پر نور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رب عزوجل نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا ہے کہ منہجائے نظروں سے تھا اور اس میں قیامت تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا وہ ہتھم لک میں نے سب جنہیں بخش دیئے۔ (مخبرات احمد رضا بریلوی صفحہ ۷۷ جلد ۲) (رضا خانی مذہب صفحہ ۲۸ حصہ دوم)

الجواب: حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان عالی امام الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف زیہ الاکار صفحہ ۱۱۰ طبع لاہور ۱۳۱۳ھ پر نقل کیا ہے۔

• علامہ ازہری صاحب بیہ الاسرار نے بھی شیخ ابوالقاسم عمر بزاز سے روایت کیا ہے۔

عبارت نمبر ۱۵:

- ۱۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے سورۃ احزاب کی پہلی آیت یا ایہا النبی کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)
- ۲۔ سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۲۸ یا ایہا النبی کا ترجمہ اے غیب بتانے والے (نبی)
- ۳۔ اسی طرح سورۃ تحریم کی آیت نمبر ۹ یا ایہا النبی کا ترجمہ اے غیب بتانے والے (نبی) (رضا خانی مذہب صفحہ ۲۹۳ حصہ دوم)

الجواب:

نبی اور رسول کی تعریف

نبی اور رسول وہ انسان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ احکام کیلئے مخلوق کی طرف مبعوث فرمایا۔ (شرح معانی اسمی اعلام محمد دینی)

احکام عملی ہوں جیسے عبادات و معاملات وغیرہ یا اعتقادی مثلاً مرنے کے بعد الٹنا۔

فرشتوں، جنت، دوزخ پر یقین رکھنا اور وہ تمام امور جو لوگوں سے غائب ہیں جن کی تبلیغ کیلئے نبی مبعوث ہوتا ہے اور ان سب امور غیبیہ کی انہیں خبر دیتا ہے اس تعریف سے ظاہر ہو گیا کہ غیب کی خبر دینے والے کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔

امام نسفی "بالغیب" کے تحت لکھتے ہیں: یعنی غیب سے مراد ہر وہ چیز ہے جو لوگوں سے غائب ہو۔ جن کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دی ہو۔ مرنے کے بعد اٹھنا، حشر و نشر، حساب اور اس کے علاوہ۔

امام قرطبی نے الذین یؤمنون بالغیب میں لفظ "غیب" کی تفسیر میں متعدد اقوال نقل کرتے ہوئے فرمایا ایک قول یہ ہے کہ یہاں "الغیب" سے مراد قرآن اور اس کے غیوب ہیں۔ دوسرے علماء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی غیب کی وہ سب خبریں مراد ہیں جو انسانی عقول سے بالاتر ہیں، جیسے علامات قیامت، عذاب قبر، حشر و نشر، بل صراط، میزان، جنت اور دوزخ۔

تمام اقوال کے بعد ابن عطیہ کا محاکمہ نقل فرماتے ہیں: یعنی ان تمام اقوال میں کوئی تعارض نہیں۔ بلکہ ان سب چیزوں کو غیب کہا جاتا ہے۔

جولالین میں ہے (الغیب) یعنی غیب ہر وہ چیز ہے جو لوگوں سے غائب ہو، جیسے مرنے کے بعد اٹھنا اور جنت و دوزخ الخ

امام لغت صاحب قاموس فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والے کو نبی کہتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: نبوة اللہ تعالیٰ اور اس کے ذوی العقول بندوں کے درمیان سفارت کا نام ہے جو ان کے تمام دنیوی و اخروی امور سے ہر قسم کی خرابی دور کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ اور اس کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایسی خبریں دیتا ہے جن کی وجہ سے پاکیزہ اور عقول کو تسکین و طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ (المفردات القرآن)

صاحب لسان العرب اور صاحب تاج العروس فرماتے ہیں: یعنی فراء نے کہا نبی وہ

ہے جس نے اللہ کی طرف سے خبر دی۔ اس کا مترادف متروک ہو گیا الخ

(لسان العرب جلد ۱ تاج العروس جلد ۱)

معلوم ہوا کہ آج تک کسی اہل حق نے نبی کا ترجمہ "غیب دان" کے لفظ سے نہیں کیا۔ نبی اس مقدس انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ ہو کر غیب کی خبریں دینے والا بلند مرتبہ ہو۔ اعلیٰ حضرت نے لفظ نبی کا ترجمہ فرماتے ہوئے جہاں بھی غیب کی خبریں دینے والا ارقام فرمایا تو ان ہی مرادوں کے لحاظ سے ہے اور اس معنی کے پیش نظر اعلیٰ حضرت کا ترجمہ یقیناً صحیح ہے۔

الترام نمبر ۶: مصنف رضا خانی مذہب لکھتا ہے:

اب اختیارات کلی کی ایک من گھڑت کہانی احمد رضا خان بریلوی کی زبانی سیکے وہ لکھتے ہیں کہ: ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دکان پر کھڑا کچھ رہا تھا ایک روپیہ دے دو، وہ نہ دیتا تھا فقیر نے کہا روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دکان الٹ دوں گا اس تھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو گئے اتفاقاً ایک صاحب دل کا گزر ہوا جن کے سب لوگ معتقد تھے۔ انہوں نے دکاندار سے فرمایا: جلد روپیہ اے دو، ورنہ دکان الٹ جائے گی۔ لوگوں نے عرض کی حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے۔ فرمایا میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی، معلوم ہوا کہ بالکل خالی ہے پھر اس کے شیخ کو دیکھا اے بھی خالی پایا پھر اس کے شیخ کو دیکھا انہیں اہل اللہ سے پایا۔ اور دیکھا کہ وہ خطر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دکان الٹ دوں تو بات کیا تھی کہ شیخ کا دامن قوت سے پکڑے ہوئے تھا۔

(ملفوظات احمد رضا خاں صفحہ نمبر ۷۶، ۷۷، ۷۸، جلد ۲)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۶ حصہ دوم)

الجواب: یہ اہل اللہ کی باتیں ہیں "مصنف رضا خانی مذہب" کو باطن ان کو کیا سمجھے۔ نیز اللہ کے بندوں پر طعن و تشنیع کرنا سوائے بد بختی کے اور کچھ نہیں، اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس نے میرے ولی کو تکلیف دی میں اسے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ (منہجونا) (مشکوٰۃ شریف)

- (۱) الدولۃ المکیہ - (۲) مجموعہ رسائل اعلیٰ حضرت - (۳) خالص الاعتقاد -
(۴) بیمار شریعت - (۵) جاء الحق - (۶) متاسر حشریت وغیرہ کی عبارات کا جواب جن کا تعلق
"مسئلہ علم غیب" سے ہے۔ (رضا خانی مذہب مفسر نمبر ۲۹۸ تا ۳۰۲)

مسئلہ علم غیب اور اعلیٰ سنت کا موقف

بہ نسبت علوم اولین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اعلیٰ و اکمل ہے اور آخر عمر
مبارک تک ملکوت سماوی و ماضی و تمام مخلوقات و جملہ اسائنہ و آیات کبریٰ و امور آخرت و
اشرار ساعت و احوال سعد و اشتیاء علم ماکان و مائکون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے تمام علوم بشریہ
و ملکیت سے آپ کا علم اعلیٰ و اکمل ہے تیغ جزئیات و غیب کا علم جس میں خاص وقت قیامت کا علم
بھی شامل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے۔

علم الہی (علیٰ جلالہ) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے علم میں امور ذیل قاریق

ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا علم مستقار است
بالواسطہ بالعرض حطا کی اور وہی کہتے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا علم واجب اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ممکن ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا علم لازمی سرمدی اور ابدی حقیقی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم عارضی

ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیر مخلوق اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم مخلوق ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم متناہی ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کا علم کسی کے زیر قدرت نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مقدور ہے

(یعنی اللہ تعالیٰ کے زیر قدرت ہے)

۷۔ اللہ تعالیٰ کا علم واجب البقا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم جائز الفناء ہے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ کا علم متبع التبع اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ممکن التبعہل۔

۹۔ تمام مخلوقات کے علم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں وہ نسبت ہے جو قطرے

کو سمندر سے ہے یعنی تمام مخلوقات کا علم بمنزلہ قطرہ ہے اور ان کے مقابلے میں حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا علم بمنزلہ سمندر ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے

علم کے ساتھ ایسی بھی نہیں ہے۔ جیسے قطرے کو سمندر سے ہوتی ہے۔ ہاں ضرور ہے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حادث و عطا کی اور محمد و علم اتنا محدود نہیں جتنا بعض افراد نے سمجھ رکھا ہے

اس کی وسعتوں کو دینے والا جانتا ہے یا لینے والا یا سکھانے والے کو پتہ ہے یا سیکھنے والے کو، ہم تم

کس گنتی میں ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام بھی وہاں دم مارنے کی مجال نہیں رکھتے قادیانی عہدہ

ماوی (القرآن الکریم) اس نے وہی فرمائی اپنے بندے کی طرف جو وہی فرمائی۔ علم و معرفت کی

وہ وسعتیں اور بے کرانیاں جن پر بیان کا ہر جامہ تنگ ہے اس کی حد برآری ہم کرنے لگے تو

شوکرین نہیں کھائیں گے تو اور کیا ہوگا۔

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کلی کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کل علم آپ کو

حاصل ہے بلکہ مخلوق کا کل علم آپ کو عطا کیا گیا ہے اور اسکی تکمیل نزول قرآن کے ضمن میں

تدریجاً ہوتی ہے

۱۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی بات جاننے کیلئے توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ توجہ

کا محتاج نہیں۔

مصنف رضا خانی مذہب کی علم غیب کی نفی میں پیش کردہ آیات کا مفہوم

• علامہ سید محمود آلوسی بغدادی (م ۱۲۷۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یعنی حق بات یہ ہے کہ جس علم غیب کی نفی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا

اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص خود بخود نہیں جان سکتا۔ (روح المعانی جلد دوم)

• قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۳۵ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ تقدیر عبارت یوں ہے کہ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور سکھانے کے بغیر غیب کو نہیں جان سکتا۔ (تفسیر مظہری، سورہ نمل طبع دہلی)

• امام ابن حجر مکی (م ۹۷۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اس کی امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الہیہ کو کوئی نہیں جان سکتا۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ نمبر ۱۱ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

جبکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ جمیع معلومات الہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کسی مخلوق کا محیط ہو جانا عقلاً و نقلاً دونوں طرح محال ہے۔ بلکہ اگر تمام اولین و آخرین کے سب علوم جمع کر لئے جائیں تو ان کے مجموعے کو علوم الہیہ سے اصلاً کوئی نسبت نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو ایک یونہی کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ دس لاکھ یونہیوں سے ہے۔ (الدلائل الحکمیہ، صفحہ نمبر ۱۰ طبع کراچی، از اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی)

• نیز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے قاسم خزائن الہیہ ماننا ان مسائل ہمہ سے ہے کہ جن کا تعلق عظمت نبوت و رسالت سے ہے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو ان مسائل کو شرک قرار دیتے ہیں، قرآن و حدیث سے واضح طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالک نعماء ہونا ثابت ہے۔ اس عقیدہ کو شرک کہنے والے اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ اذن الہی اور عطاء خداوندی کے ساتھ شرک کا تصور جمع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ نعمت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمانے اور ایجنہ میں اپنی حکمتوں کے مطابق تصرف کا اذن دینے پر قادر ہے۔ اور ہر مقدور ممکن ہے اور امر ممکن کا اعتقاد کسی حال میں شرک نہیں ہو سکتا۔ شرک جب ہوگا کہ ان امور میں محال ذاتی کا اعتقاد ہو، جیسا کہ عطاء الوہیت من عظمیٰ اور محال بالذات ہے لیکن اپنی نعمتوں کے تقسیم کرنے کا اذن دینا تو محال نہیں بلکہ امر واقع بلکہ شاہد ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار کی نفی جن دلائل سے لوگ ثابت کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب کا مفاد صرف یہ ہے کہ حکم خداوندی کے

خلاف اور مشیت الہیہ کے منافی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کوئی حکم اور اختیار نہیں ہے اور عطاء الہی سے کل اختیارات حضور پر نور سید عالم کیلئے حاصل و ثابت ہیں۔

الزام نمبر ۶۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”سند پکڑنا جائز ہے“

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث کے صریح احکامات کو چھوڑ دینا کہ پس پشت ڈال دو، پس صرف بزرگوں کے قول کو سند پکڑو (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ ہو، ”قرآن و حدیث کے خلاف بزرگوں کے قول کو سند پکڑنا جائز ہے۔“

(الاستدایہ صفحہ نمبر ۶۳)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۵۲ حصہ دوم)

الجواب: مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: تنویر العین از مولوی اسماعیل دہلوی میں ہے: ایک امام کی پیروی کہ اس کے قول کو سند پکڑے اگرچہ حدیث و کتاب کے خلاف ہی دلیلیں ثابت ہوں اس قول کے موافق ان کی تاویل کرے یہ نصرانی ہونے کا میل اور شرک کا حصہ ہے۔ ”تم ڈرتے نہیں کہ تو نے اماموں کو اللہ کا شریک کر دیا“ تو اہل سنت چاروں مذہب والے معاذ اللہ مشرک و نصرانی ٹھہرے۔

چاروں آئمہ اربعہ کے مذاہب میں بعض قول ایسے ہیں کہ خواہر کتاب و سنت سے ان کے خلاف پر استدلال ہوتا ہے اور اس کے علماء اتباع امام مذہب ان میں تاویل کرتے ہیں۔ (الاستدایہ حواشی و تعلیقات صفحہ نمبر ۵۰، ۱۳، طبع لاہور ۱۳۹۶ھ)

(نوٹ) اس کے بعد مفتی صاحب نے حضرت مجدد الف ثانی کے ایک قول کی طرف اشارہ کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

قبلہ مفتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو لوگ اکابر دین کو اصحاب رائے کہتے ہیں اگر مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ نصوص شرعیہ کو نظر انداز کر کے اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے تو (افتراء اور بہتان کے علاوہ) یہ بھی لازم آتا ہے کہ اہل اسلام کا سوا اعلیٰ عظم گرامہ اور مبتدع ہو بلکہ جو کہ اہل اسلام سے خارج ہو، کوئی

جائیں یا زندگی ہی اس قسم کا عقیدہ رکھ سکتا ہے جو دین کے ایک بڑے گروہ کو براہ کرا چاہتا ہے یہ لوگ چند حدیثیں یاد کر کے سمجھتے ہیں کہ دین کے تمام مسائل انہیں میں منحصر ہیں جو ان کو معلوم نہیں وہ گویا موجود ہی نہیں۔ ان تعصب پرستوں کے تعصب پر اور ان کی نظر کوتاہی پر افسوس صد افسوس ارح (علماء ہند کا شاندار مبنی مؤلف نمبر ۱۴، حصہ اول)

یاد رہے کہ مصنف رضا خانی مذہب نے ایک غلط نظریہ خود ساختہ بنا کر اہل سنت کی طرف منسوب کیا ہے: جب کہ ہمارے نزدیک اولاد بعد یہ ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، قیاس اور اجماع امت۔

(نوٹ) "فاتحہ کا صحیح طریقہ" کوئی معتبر اور مستند کتاب نہیں جس کے "مصنف رضا خانی مذہب حوالے دیتے ہیں۔"

الزام نمبر ۶۹: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔" (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۵۶، حصہ دوم)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ سب کو اپنا بندہ بنادے اور فرمادے کہ میرے گنہگار بندو مجھ سے ناامید نہ ہو، اصل عبارت ملاحظہ ہو:

اللہ جل شانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ بنادے اور ان سے یوں ارشاد فرمادے کہ اے میرے گنہگار بندو! (فلا سمیرے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو)۔

(الاستد ۱۵۵ نمبر ۷۵)

بریلوی ملاؤں کا یہ خدا تعالیٰ کی ذات پر افتراء و بہتان ہے خدا تعالیٰ نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا۔ (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۵۶، حصہ دوم)

الجواب: علماء دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں: عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل یا عباد الذین الایہ مرجعکم کلکم کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (ترجمہ) مولوی اشرف علی تھانوی قل یا عباد الذین الایہ آپ کہہ دو کہ میرے بندو۔ (رسالہ توحید ترجمہ ثانی امدادیہ مؤلف نمبر ۱۳۵)

(ماصو جو اکلم تہو جوانا)

الزام نمبر ۷۰: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"کن فیکون اللہ کی شان نہیں۔"

رضا خانی جن عقائد کی نشر و اشاعت کو خدمت اسلام سمجھتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ کن اولیاء اللہ کی شان ہے اولیاء اللہ جس چیز کو کن کہیں فوراً ہو جاتی ہے اپنے اختیار اور ارادہ سے اپنی مرضی اور پسند سے تمام جہاں میں جس طرح چاہیں تعریف کرتے ہیں جسے چاہیں نہ دیں۔ (شرح الاستد ۱۵۵ نمبر ۱۸)

۱۔ آنکہ کرام فرماتے ہیں اولیاء میں ایک مرتبہ اصحاب کون کا ہے، جو چیز جس وقت چاہے ہیں فوراً موجود ہو جاتی ہے جسے کن کہہ اولی ہو گیا۔ (رضا خانی مذہب مؤلف نمبر ۷۷، حصہ دوم)

الجواب: حضرت سیدنا خٹم اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"..... یہ وہ توحید ہے اور حالت نحویت فی الذات ہے جو اولیاء ابدال کا خاصہ ہے یہاں بندہ کو کون یعنی خلقت و پیدا نش اشیاء کی قوت عطا فرمائی جاتی ہے اور باذن الہی اس کے حکم کن سے عجائب و غرائب ظہور میں آتے ہیں اور وہ خلق خدا کا ٹکڑا و ماویٰ بن جاتا ہے اسے اشراق ہند ہوتا ہے اور ان کا ذکر خیر دونوں جہانوں میں بلند ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بعض کتابوں میں اس کا ارشاد موجود ہے کہ اے نبی آدم! میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں جس شے کو کہہ دوں کہ کن (ہو جا) وہ فوراً ہو جاتی ہے پس میری وحدانیت میں خفا ہو کر تو بھی جس شے کو کہہ دے گا کہ کن (ہو جا) وہ تیرے اذن سے ہو جائے گی۔" (فتوح غیب مؤلف نمبر ۱۳۸)

• مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: دوسرے وہ (اولیاء) ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح، اصلاح معاش و انتظام امور دنیویہ و دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن الہی ان امور کی درستی کرتے ہیں اور یہ حضرات اہل کون کہلاتے ہیں جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں ارح (الاصح مؤلف نمبر ۱۳۷، طبع دہلی)

”مصنف رضا خانی مذہب“ ذرا مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق بھی قلم کو حرکت دیں اور حق منصفی ادا کریں۔

الزام نمبر ۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:
”اللہ تعالیٰ مالک نہیں۔“

آسمان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے اور عارف کی ملک فرش سے عرش تک۔
(شرح استد او صفحہ نمبر ۳۱)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ حدود)
الجواب: صاحب بیچہ الاسرار حضرت سیدی ابودین شعیب رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: ملک: ۱۔ من السماء الی الارض و ملک العارف من العرش الی الفرش۔ (بیچہ الاسرار)
مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں: یہ بلند منصب والے تمام عالم میں تصرف کے مختار مطلق ہوتے ہیں اور انہیں یہ کہنا چہنچتا ہے کہ عرش سے فرش تک ہماری حکومت ہے۔
(مراۃ المستقیم صفحہ نمبر ۹۹ طبع لاہور)

(ما جو بکرم فوجو جایتا)

الزام نمبر ۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:
”دونوں جہان میں حق تعالیٰ کا تصرف نہیں۔“

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں زمین و آسمان دونوں جہاں میں حضور کا تصرف جاری ہے ہر نعمت حضور ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے۔ (شرح استد او صفحہ نمبر ۱۰۳)
۲۔ ہر شخص جانتا ہے کہ قدرت والے کا نائب کام کرے گا، اس کی طاقت اسے دی جائے گی۔ (شرح استد او صفحہ نمبر ۱۰۶)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۸ حدود)

الجواب: علامہ قسطلانی شارح بخاری (م ۹۲۳ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزانہ راز الہی ہیں جائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے وہ بارے کوئی نعمت نہیں ملتی کسی کو مگر حضور کی سرکار سے۔
(مواہب لدنی صفحہ نمبر ۵۶ جلد اول)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
معلوم شد کہ تصرف وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ تصرف الہی جل جلالہ و عم نوالہ زمین و آسمان را شامل ہست پھر آگے فرماتے ہیں: روز روز است بہ حکم حکم اوست بحکم رب العالمین۔ (مدارج النبوة)

”المواہب اللدنیہ باب الحمد“ کا مقام

• یہ شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی التوفیقی ۹۲۳ھ کی مشہور تالیف ہے۔ اس کے متعلق حاجی غلیفہ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں:
یہ بلند پایہ اور نہایت مفید کتاب ہے اور اپنے موضوع پر بے نظیر ہے۔
• عبدالقادر عیدروی (المتوفی ۱۰۳۸ھ) لکھتے ہیں:
یہ جلیل القدر عظیم المرتبت اور کثیر المنفعت کتاب ہے اور اپنے موضوع پر نظیر نہیں رکھتی۔ (النور السمرقندی صفحہ نمبر ۱۱۳ طبع بغداد ۱۹۳۳ء)

(نوٹ) شیخ محمد عبدالباقی ماکلی التوفیقی ۱۱۳۳ھ نے اس کی نہایت مبسوط شرح لکھی ہے جو مصر سے ۱۳۲۸ھ میں آٹھ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

بعض اولیاء ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولہا نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے۔
(الاقاۃ الیومیہ صفحہ نمبر ۸۸ جلد ۱ طبع لبنان)

الحمد للہ! جن عقائد نظریات پر ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے طعن و تشنیع کی ہے وہ ان جلیل القدر علماء اسلام کے نظریات ہیں۔

الزام نمبر ۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”دافع البلاء کون؟“

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واقع البلاء ہیں اور ہر آنے والی مصیبت کو دور فرماتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... "حضور علیہ السلام کو واقع البلاء کہنا بھی بمعنی حقیقی عطائی ہے۔"

(شرح استد او صفحہ نمبر ۱۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ حقیقی طور پر مصیبتیں اور بلائیں دور کرنے والے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حقیقی طور پر بلائیں اور مصیبتیں دور کرنے والے ہیں اسلئے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۷ ص ۷۷)

الجواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا میرا نام احید ہے میں اپنی امت سے آتش دوزخ کو دفع فرماتا ہوں (الاستد او (شرح) صفحہ نمبر ۳۰، طبع لاہور، ۱۳۹۶ھ)

ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ میں اس لئے سرکار میں حاضر ہوا ہوں کہ میری سختیاں دور فرمائیں۔ (شرح استد او صفحہ نمبر ۳۰)

- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش پر فرمایا:
- یا حمزہ یا کاشف الکربات: اے حمزہ واقع البلاء۔ (شرح استد او صفحہ نمبر ۳۰)
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام احید ہے میں اپنی امت سے آتش دوزخ کو دفع فرماتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر واقع البلاء اور کیا ہے۔ نیز آپ کے وجود مبارک کی برکت سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔ سابقہ امتوں کی طرح گناہوں کی وجہ سے آپ کی امت کے چہرے مسخ نہ ہوں گے۔

نیز حقیقی کی دو قسمیں ہیں، ذاتی کہ خود اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو۔

اور عطائی کہ دوسرے نے اسے حقیقتاً متصف کر دیا ہو خواہ وہ دوسرا خود بھی اس

بے غیر قبیل رواہ احمد بن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

وصف سے متصف ہو۔

زیر بحث عبارت میں "حقیقی عطائی" دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

"مصنف رضا خانی مذہب" نے خط کشیدہ الفاظ کی زیادتی کر کے بدویاتی کا

ارتکاب کیا ہے۔ (لعلہ اللہ علی الکاذبین)

عبارت نمبر ۵۲: روزاول سے لے کر روز آخر تک کے ذرے ذرے کا علم حضور کو عطا ہوا

تمام جہان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے دلوں کے خطروں یعنی خیالات سے آگاہ ہیں (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۳ ص ۸۳)

(بحوالہ الاستد او (شرح) صفحہ نمبر ۱۰۵، انوری کتب خانہ لاہور)

(بحوالہ الاستد او (شرح) صفحہ نمبر ۱۱۶، برج منڈی لاہور)

اس کے بعد مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں سر دست یہی چار آیتیں سنئے۔

- ۱۔ علم الغیب فلا ینظہر علی غیبہ احدا۔ الامن او قضی من رسول۔
- ۲۔ وما ہو علی الغیب بضمن۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔

- ۳۔ و علمہ من لدنا علما۔

ہم نے خضر علیہ السلام کو اپنے خاص غیب کا علم دیا۔

- ۴۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبی من رسلہ من

یشاء۔

اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے

جنہ لیتا ہے جسے چاہے۔ (شرح استد او صفحہ نمبر ۱۱۶، برج منڈی لاہور)

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے میرے لئے دنیا

کو اٹھالیا ہے پس میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے

دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی اس ہتھیلی کو۔ (مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۲۸ جلد ۸ طبع بیروت)

• حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آج میں نے اپنے بزرگ و برتر پروردگار کی زیارت کی ہے بڑی حسین اور پیاری صورت میں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا عالم بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں، میں نے عرض کی تو بہتر جانتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ہتھیلی میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھی جس کی ٹھنک میں نے سینے میں محسوس کی، پھر میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں تھا اور زمین میں تھا۔

(مشکوٰۃ باب المساجد صفحہ نمبر ۶۹)

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں پس جو چیز آسمانوں میں تھی اسے بھی میں نے جان لیا اور جو چیز زمینوں میں تھی اسے بھی میں نے جان لیا (پھر فرماتے ہیں) کہ اس ارشاد نبوی کا مقصد یہ ہے کہ تمام علم جزوی اور کلی مجھے حاصل ہو گئے اور ان کا میں نے احاطہ کر لیا۔ (نور المصباح صفحہ نمبر ۳۲۳ جلد اول)

• ملا علی قاری حنفی (م ۱۰۱۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجر کا قول نقل کرتے ہیں، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمام کائنات جو آسمانوں میں تھی بلکدان کے اوپر بھی جو کچھ تھا اور جو کائنات سات زمینوں میں تھی بلکدان کے نیچے بھی جو کچھ تھا وہ میں نے جان لیا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو تو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھائی تھی اور اسے آپ پر منکشف کیا تھا اور مجھ پر اللہ تعالیٰ نے غیب کے دواڑے کھول دیئے ہیں۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک روز ہم سے فرمایا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرا منہ (قبلہ) کی طرف ہے لیکن خدا کی قسم! تمہارا رکوع اور خشوع اپنی پشت سے بھی (میں) دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔

(بخاری کتاب الاذان جلد اول)

عبارت نمبر ۵۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ پر بے بنیاد الزام“۔ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۸۳ حصہ دوم)

رضائانیوں کا عقیدہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سب کو اپنا بندہ کہو، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”خود خدا نے حکم دیا اے محمد سب کو اپنا بندہ کہو“۔ (شرح استدواء صفحہ نمبر ۱۳۵)

(نوٹ) اس عبارت کا جواب ہم اور اہل گزشتہ میں دے چکے ہیں۔

عبارت نمبر ۵۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”جبرئیل علیہ السلام نے بیٹا دیا“

رضائانی ملاں مصطفیٰ رضا خاں بریلوی اپنی تصنیف شرح استدواء صفحہ نمبر ۱۳۳ پر لکھتے

ہیں:

..... ”جبرئیل امین نے حضرت مریم کو بیٹا دیا قرآن مجید میں مسیح علیہ السلام کو رسول

بخش کہا“۔ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۸۳ حصہ دوم)

الجواب: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

انما اتانا رسول ربک لایحکم علیکم فی شئ من شئ انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے

پروردگار کا بھیجا ہوا یعنی فرشتہ ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں۔

• علامہ درغاب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

یہاں فرشتے کا لڑکا بخشنے کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنا محض سبب ہونے کی بنا پر ہے اور درحقیقت بخشنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور ایک قرأت میں لیسب بھی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے۔ تو یہ نسبت حقیقی ہوگی اور پہلی یعنی فرشتے کی طرف مجازی۔

(مفردات القرآن صفحہ نمبر ۱۳۳ طبع لاہور)

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ مولوی اسماعیل دہلوی کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

مجازی طور پر کسی کو رسول بخش یا احمد بخش وغیرہ کہنا نام رکھنا جائز ہے جیسا کہ مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہے اور مولوی اسماعیل دہلوی کا اس کو شرک سے تعبیر کرنا سراسر جہالت ہے۔

عبارت نمبر ۵۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ حکم مانتا ہے۔“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۴ حصہ دوم)

۱۔..... خدا بھی حضور علیہ السلام کا حکم مانتا ہے، اطاعت کرتا ہے۔

(شرح الاستداد صفحہ نمبر ۱۰۸)

۲۔..... بے شک حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم میں تمنا حاکم ہیں۔ (شرح الاستداد صفحہ نمبر ۱۰۸)

الجواب: عبارت نمبر ۱، درج ذیل حدیث کا ترجمہ ہے جس کو بکا ذکر پیش کیا گیا ہے، صحیحین میں ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتی ہیں، میں حضور کے رب کو حضور کی خواہش میں جلدی ہی کرتا دیکھتی ہوں یعنی جو حضور چاہے میں جلد وہی کر دیتا ہے۔ (شرح الاستداد صفحہ نمبر ۱۱۸)

عبارت نمبر ۲، درج ذیل ہے جس کو غلط رنگ دے کر پیش کیا گیا ہے۔

شرح شفا امام قاضی عیاض سے گزرا (ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالم میں تمنا حاکم ہیں اور جہان بھر میں کسی کے حکوم نہیں۔ یہ ہیں مسلمانوں کے اعتقاد۔

(شرح الاستداد صفحہ نمبر ۱۱۸)

عبارت نمبر ۵۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور علیہ السلام کو خدائی قوت دی گئی۔“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۴ حصہ دوم)

..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری خدائی طاقت دی گئی ہے جب ہی تو خدا کی

طرح مختار کل اور تائب کل۔ (شرح الاستداد)

۱۔ بخاری صفحہ نمبر ۶۶۰، ۶۶۱ جلد ۲ طبع کراچی، مسلم صفحہ نمبر ۴۷۳ جلد اول طبع کراچی، سنائی صفحہ نمبر ۵۵، ۶۷ جلد ۲ طبع کراچی (ابوالکلیل فیضی غفرلہ)

الجواب: اصل عبارت درج ذیل ہے جس میں خیانت کی گئی ہے۔

مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ عز وجل آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے فرشتوں سے فرماتا ہے۔ انسی جاعل فی

الارض خلیفہ (بے شک میں زمین میں نائب مقرر کرنے والا ہوں) اور فرماتا ہے ید اؤد

انسا جعلناک خلیفہ فی الارض (اے داؤد بے شک ہم نے تمہیں زمین میں نائب

مقرر کیا) ہر شخص جانتا ہے کہ قدرت والے کا نائب کام کرے گا اس کی طاقت اسے دی جائے

گی جسے نہ کسی کام میں غل نہ اس کی طاقت وہ پھر ہوگا اور پھر پھر ہی کا نائب ہو سکتا ہے نہ کہ

قادرا کا۔ تو یہ صرف انبیاء کی نہیں بلکہ ان کے رب کی تو ہیں ہے۔ (شرح الاستداد صفحہ نمبر ۱۱۷)

عبارت نمبر ۵۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”نور مجسم لباس بشریت میں۔“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۰۰ حصہ دوم)

رضا خانی ملاں محمد بشیر کو ملی لوہاراں والے لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت میں نور ہیں اور لباس آپ کا بشریت ہے آپ نور

مجسم ہیں اور بشریت کے لباس میں تشریف لائے۔ (کتاب تاجانور کا صفحہ نمبر ۲۱۸)

جواب نمبر ۱: مولوی محمد قاسم نانوتوی ہائی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت

نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

(قصائد قاضی صفحہ نمبر ۶)

(ماہر جو کلمہ نہ جانتا)

جواب نمبر ۲: حضرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب نور الہی (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) جنس شخص میں بند ہوا تو اس بندش کے

باعث وہ نور زیادہ ہوا اور حجم کے صغیر ہونے کے باعث دیکھنے والوں کی نظروں میں آسان

ہو گیا، جیسے کہ آفتاب جب اُبر میں ہوتا ہے تو دیکھنے والے اسے آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ جب اللہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور قلب آدم میں سرکب کیا تو اس کے باعث حضرت آدم علیہ السلام بخود ملائکہ کے مستحق ہوئے۔ (محررات فرائی صفحہ نمبر ۲۳۳ طبع لاہور)

حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ذرا چہرہ سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

(کلمات امدادیہ صفحہ نمبر ۲۰۵ طبع کراچی)

عبارت نمبر ۵۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”احمد رضا بریلوی کا غلو خیال“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۰ حصہ دوم)

آ رہا ہے آدمی بن کر فرشتہ نور کا
پڑ گیا ہے طائرِ سدرہ کو چکا نور کا

(حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ نمبر ۱۸)

الجواب: حدائق بخشش حصہ سوم ہمارے نزدیک غیر معتبر ہے جس پر ہم نے اوراقِ گزشتہ میں سیر حاصل بحث کر دی ہے۔

عبارت نمبر ۵۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”انبیاء ایک ولی کی مجلس وعظ میں“

..... مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں تمام اولیاء، انبیاء جو زندہ تھے وہ اپنے جسموں کے ساتھ اور جو زندہ نہ تھے اپنی روحوں کے ساتھ موجود ہوتے تھے اسی طرح آپ کی تربیت و تائید کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجلی فرماتے۔ علیٰ ہذا اکثر اوقات حضرت خضر علیہ السلام بھی مجلس میں آتے اور حضرت خضر علیہ السلام کی جس ولی سے بھی ملاقات ہوتی تو آپ کی مجلس میں حاضر باشی کی نصیحت فرماتے۔ (اخبار الاخیار صفحہ نمبر ۲۰۹)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ سننے آتے ہیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دینا بہت بڑی حماقت ہے اسلئے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۰ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: اخبار الاخیار حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ”احوال اولیاء“ پر ایک معتبر و مستند تالیف ہے۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحبِ حضور کی کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی میں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے۔

(الاقاضات الیومیہ صفحہ نمبر ۱۰۸ جلد ۱ طبع ملتان)

ایسے برگزیدہ اور جلیل القدر عالمِ دین کے عقائد و نظریات پر طعن و تشنیع کرنا خدا تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی امان و پناہ میں رکھے۔ آمین)

الجواب نمبر ۲: شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) نور اللہ مرقدہ اپنی دوسری تالیف زبدۃ الآثار میں تحریر فرماتے ہیں: مشائخ نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ شیخ قدوہ ابی سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں چند انبیاء اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بار جنابِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تشریف فرما دیکھ چکا ہوں۔ جس طرح آقا اپنے غلام کو شرف بخشتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کرام کے ارواح آسمان و زمین کی وسعتوں میں سیر فرماتے ہیں..... حضرت خضر علیہ السلام کو مجلس میں دیکھا گیا میں نے ان سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا، ملاحظہ و کامرانی کیلئے اس مجلس میں آنا بڑا ہی ضروری ہے۔

(۱)..... (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۶۵ (مترجم) طبع لاہور ۱۳۱۳ھ)

(۲)..... (تجلیۃ السرار (مترجم)، از ابوالحسن خطیبی شافعی)

(۳)..... (صفحہ نمبر ۷۷ طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

• حضرت ابی سعید قلیوی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

آپ حسن النسب سید اور عراق کے بلند پایہ شیوخ میں سے تھے۔ حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے دست اقدس سے خرقہ خلافت و ارادت حاصل کیا۔ ۵۵۷ھ ۱۱۳۱ء میں وصال ہوا۔ (طیۃ الاولیاء صفحہ نمبر ۸۲ طبع لاہور)

مسئلہ نور و بشر اور اہل سنت کا مسلک

(جاء الحق، مقیاس حقیقت وغیرہ کتب کی عبارات کا جواب)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۱۹ تا ۲۲۰ حصہ دوم)

قرآن وحدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لفظ نور بھی وارد ہوا ہے اور لفظ بشر بھی، مثلاً قرآن مجید میں ہے۔ "قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین" (المائدہ آیت نمبر ۱۵)۔ یہاں نور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ نیز قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قل سبحان ربی هل کنت الالبشر ارسولا۔ (نبی اسرائیل آیت ۹۳)

"آپ فرما دیجئے میرا رب پاک ہے میں نہیں ہوں مگر بشر (اللہ کا) بھیجا ہوا

(رسول)" (البیان)

لہذا قرآن وحدیث پر ایمان لانے کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بھی مانیں اور بشر بھی تسلیم کریں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا بشر نہ مانیں جس میں بشریت کا کوئی عیب ہو، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی معنی میں "محمد" ہیں اور لفظ محمد کے معنی ہیں "بے عیب" اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بھی ضروری ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا نور تسلیم کرے کہ بے عیب بشریت کے منافی نہ ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وجود ہیں۔

ایک اول جو نور ہے دوسرا آخر جو بشری اور روحانی ہے۔ بشری وجود سے مراد عام

لوگوں جیسا نہیں، بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بشری، بشریت کے ہر نقص وعیب سے مبرا، انتہائی لطیف اور پاکیزہ ہے۔ جس کا تصور ہی کسی بشر کیلئے ناممکن ہے۔ آپ کی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نور حسی اور نور معنوی دونوں کا پیکر ہے۔

دوسرا یہ کہ آپ کی ذات اقدس کو فقط لفظ بشر سے پکارنا تو چونکہ اس میں آپ کی تعظیم و توقیر نہیں پائی جاتی اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو قرآن کریم میں آپ کی تعظیم و تکریم کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے "لفظ بشر" سے آپ کو پکارنے سے گریز کرنا چاہیے۔ نیز قرآن کریم نے کفار مکہ کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ وہ انبیاء کرام کو نظر حقارت سے بشر کہتے تھے۔ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا (سورۃ یس آیت نمبر ۱۵) ولئن اطعتم بشرا مثلكم انکم اذا الخسرون (سورۃ المؤمن آیت نمبر ۳۳) (انہوں نے کہا تم نہیں ہو مگر ہم جیسے بشر)، (اور اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی اطاعت کر لی تو اس وقت یقیناً تم ضرور خسارہ پانے والے ہو گے) (البیان) لہذا انبیاء کرام کو حقارت کی نظر سے بشر کہنا حرام ہے۔

• فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "ہذا الرجل" یہ مرد اہانت کی نظر سے کہے تو کافر ہے۔

• قبلہ عالم سید مہر علی شاہ گولڑوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ اہل ایمان کیلئے ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ طریق تکریم و تعظیم واجب اور ضروری ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ بشر کے معنی میں یہ حسب لغت عربیہ عظمت و کمال پایا جاتا ہے یا حقارت، میری ناقص رائے میں لفظ بشر مقبوضاً و مصداقاً حصصاً بکمال ہے۔ مگر چونکہ اس کمال تک ہر کس و ناکس سوائے اہل تحقیق و عرفان کے رسائی نہیں رکھتا۔ لہذا اطلاق لفظ بشر میں خواص بلکہ اخص الخواص کا حکم عوام سے علیحدہ ہے۔ خواص کیلئے جائز اور عوام کیلئے بغیر زیادت لفظ وال تعظیم ناجائز ہے۔ (فتاویٰ مہر یہ صفحہ نمبر ۱۱۰)

یعنی عوام الناس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خیر البشر، افضل البشر اور اکمل البشر کہہ کر

یاد کریں۔

عبارت نمبر ۶۰: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"احمد رضا تمام لغزشوں سے محفوظ"۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۸ حصہ دوم)

اس کے بعد "الشاہ احمد رضا" مؤلفہ مفتی غلام سرور قادری سے ایک عبارت نقل کر کے اس پر جاہلانہ تبصرہ کیا ہے۔

الجواب: اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام معصوم عن الخطا ہوتے اور اولیاء کرام (بطور کرامت) محفوظ عن الخطا ہوتے ہیں۔ چونکہ مولانا احمد رضا بڑی غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد بات کہتے اس پر عمل کرتے اور تحریر میں لاتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور بطور کرامت قول، فعل اور تحریر کی لغزش سے محفوظ رہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

لوح محفوظ است پیش اولیاء !

ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

عبارت نمبر ۶۱: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سانپ سے تشبیہ دینا۔"

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی حضور علیہ السلام کو انسانیت سے نکالنے کیلئے آپ کو سانپ سے تشبیہ دینا درست سمجھتا کہ کسی طرح آپ کی بشریت کا انکار ہو سکے۔

لکھتے ہیں: عصائے موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ نکل گیا تھا۔ ہمارے حضور نوری بشر ہیں۔ کھانا پینا، نکاح اس بشریت کے احکام تھے۔

(مرآۃ المناجیح صفحہ نمبر ۲۲۸ جلد اول)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۸ حصہ دوم)

الجواب: مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بن کر جادو گروں کے تمام سانپ نکل گیا چونکہ سانپ کا وصف ہی کھانا پینا ہے۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور لباس بشر میں آیا، کھانے پینے اور نکاح کرنے کا تعلق بشریت سے ہے، ایسا کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔

• حافظ ابن قیم جوزی (م ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں: لا یلزم من تشبیہ النبی بالشیء مساواتہ لہ۔ (المنار الحنفی صفحہ نمبر ۲۰ طبع بیروت)

• تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پر لے درجے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔ (تخاضاۃ معریہ صفحہ نمبر ۲۳ فارسی) مطبوعہ لاہور طبع چارم ۱۹۸۳ء)

عبارت نمبر ۶۲: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے بدن پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔"

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح امام الانبیاء حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے جسم پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ "حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی" (کرامات نویدہ صفحہ نمبر ۲۵) (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۶ حصہ دوم)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی ذات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قیاس کرنا جو غیر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد کی علامت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جو غیر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص سے محفوظ فرمائے الخ

الجواب نمبر ۱: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر کبھی کا نہ بیٹھنا آپ کا مجزہ تھا اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے جسم پاک پر کبھی کا نہ بیٹھنا بطور کرامت تھا اور کرامات اولیاء کا انکار معتزلہ کا مذہب ہے۔

• حضرت شیخ ابی عبداللہ محمد بن الحضر بن عبداللہ الحسینی الموصلی سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے بتایا کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی حیرہ سال تک خدمت کرتا رہا۔ مجھے ایک دن بھی نظر نہیں آیا کہ آپ کے ناک یا گلے سے پانی بہہ نکلا ہو اور میں نے اس

مولوی محمود الحسن دیوبندی، مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات کے موقع پر مرثیہ میں لکھتے

ہیں۔

جدھر آپ مائل تھے اور ہی حق بھی دائر تھا

مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ نمبر ۹۸، شریکب خانہ اعجازیہ دیوبند)

الزام نمبر ۷۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ کی بادشاہی یا پھر جماعت علی کی“۔ (رضا خانی مذہب مؤرخہ ۱۹۷۹ء ص ۱۰۰)

پھر جماعت علی کا ایک غالی عقیدت مند اپنے پھر صاحب کی مدح کرتے ہوئے لکھتا

ہے کہ دونوں جہان میں آپ کی بادشاہت ہے۔ شعر ملاحظہ ہو۔

تم ہو مختار دو عالم دافع رنج و بلا

دین و دنیا میں شاہا بادشاہی آپ کی

(رسالہ الوار صوفیہ)

الجواب:

حل لغات: مختار: پسندیدہ، دافع رنج و بلا: مصائب و آلام کو دور کرنے والے۔

(۱) حدیث مسلم میں ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا چاہتا ہے تو

جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ آسمانوں میں منادی کرو کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا

ہے تم بھی اس سے محبت کرو اسی طرح زمین میں منادی کی جاتی ہے۔ (منہج، برواہ المسلم

(۲) ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس عالم کا بھلا علماء عاملین اور

صالحین کے وجود کی برکت سے ہے۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)

(۳) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محدث محامی (۱۳۳۰ھ)

کے حالات میں لکھتے ہیں محمد بن الحسین نے جو اس عہد کے بزرگ شخص ہیں یہ بیان کیا کہ میں

نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے حق تعالیٰ اہل بغداد سے بظلیل و برکت محامی بلا کو

رفع کرتا ہے۔ (بتان احمد شین (مترجم) صفحہ نمبر ۱۲۲ طبع کراچی)

تو شعر کا مطلب یہ ہوا: اے میرے پیر و مرشد آپ دونوں جہان والوں کے نزدیک

پسندیدہ ہیں اور آپ کی ذات بابرکات سے بلائیں اور سختیاں دور ہوتی ہیں۔ ویندار ہوں یاد دینا

دار سب آپ کو اپنا سردار، پیشوا اور رہبر و رہنما مانتے ہیں۔

الزام نمبر ۷۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”کیا انبیاء علیہم السلام پھر جماعت علی کے خادم ہیں“

پھر جماعت علی کا ایک غالی عقیدت مند مرید اپنے پیر کی مدح کرتے ہوئے انبیاء

کرام کی ہائیں الفاظ تو ہیں کرتا ہے، شعر ملاحظہ ہو۔

حور و ملک فلک پر فرش زمیں پہ سارے

خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۱۸ ص ۱۰۰)

الجواب: حور و ملک: حور اور فرشتے۔ فلک: آسمان۔ خادم: غلام، خدمت کرنے والا۔

چاروں کتاب والے: یعنی چاروں کتابوں کو ماننے والے، مسلمان، یہودی، عیسائی، زبور کو

ماننے والے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت

کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس

سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس

سے پھر آسمان والے فرشتے محبت کرتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ (رواہ المسلم، کتاب البر والصلہ)

شاعر کہتا ہے اے میرے پیرو مرشد آپ حوروں، فرشتوں اور زمین پر بسنے والوں کے نزدیک مخدوم اور قابل صدا احترام ہیں ہر ایک کی توجہ آپ کی طرف ہے اور آپ کی محبت میں سرشار ہیں۔

الزام نمبر ۷۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”کہے جارہے ہیں“

پیر جماعت علی شاہ کا ایک عالی مرید اپنے پیر کی مدح سرائی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے بارے میں یوں ہڈیاں کا مرکب ہوتا ہے شعر ملاحظہ ہو۔
فرشتے تیرے چاہ سے سیراب ہو کر
کہے جارہے ہیں جماعت علی شاہ

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۰ حصہ دوم)

الجواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ دونوں حضرات اس کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سیکڑ ان پر نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنی مجلس (یعنی فرشتوں) میں تقاضا کے طور پر کرتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

مندرجہ بالا حدیث نبوی کی روشنی میں شاعر کہتا ہے اے میرے شیخ کامل جب آپ محفل ذکر و فکر منعقد کرتے ہیں تو ایک کثیر تعداد آدمیوں کی اس میں شمولیت کرتی ہے اور فرشتے اس مجلس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور جب محفل ختم ہو جاتی ہے تو فرشتے بھی لطف اندوز ہو کر واپس چلے جاتے ہیں اور زبان حال سے کہتے ہیں اے جماعت علی شاہ آپ نے خوب محفل ذکر و فکر قائم کی۔

الزام نمبر ۷۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”پیر جماعت علی شاہ مدینہ ہیں“

پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں کا اپنے پیر کے بارے میں عقیدہ خبیثہ ملاحظہ فرمائیں
سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ
پردانہ سا وہ عشق محمد میں فنا ہے

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۵ حصہ دوم)

الجواب: شاعر کہتا ہے کہ میرے پیرو مرشد جماعت علی شاہ پر وانہ کی طرح عشق رسول میں فنا ہیں زندگی کا اکثر حصہ مدینہ منورہ میں گزارتے تھے اور اپنا رہائشی مکان بھی تعمیر کر لیا تھا جس کو ”جماعت منزل“ کہتے تھے۔ جس طرح علی پور شریف کے باسیوں کے آپ سردار و پیشوا تھے اسی طرح مدینہ منورہ میں اپنے ہم عصر علماء و مشائخ کے سردار اور رہبر و راہنما تھے۔

عبارت نمبر ۶۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متارکل ہیں“

اس ضمن میں ایک عبارت بہار شریعت حصہ اول سے اور دوسری سلطنت مصطفیٰ صفحہ

نمبر ۱۳ سے نقل کی ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۳ حصہ دوم)

الجواب: اس مسئلہ پر ہم اوراق گزشتہ میں سیر حاصل بحث کر چکے ہیں۔

عبارت نمبر ۶۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ یا حضرت حسین“

..... حضرت امام حسینؑ میں طاقت تھی کہ کربلا میں حوض کوثر منگا لیتے۔

(جاہل بن صفحہ نمبر ۲۰۳)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اختیار تھا کہ کربلا کے میدان

میں حوض کوثر مٹکا لیتے اور رضا خانیوں کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے الخ
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۲ حصہ دوم)

الجواب: قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے یہ بات کہی ہے اور محض نے مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ ہم اعتراض اور اس کا مکمل جواب لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں جس سے قارئین اس مسئلہ کو آسانی سے سمجھ سکیں گے۔

اعتراض: حضرت علی اور امام حسین میں اگر کچھ طاقت ہوتی تو وہ خود دشمنوں سے کیوں شہید ہوتے جب وہ اپنی مصیبت دفع نہ کر سکے تو تمہاری مصیبت کیا دفع کریں گے؟ رب تعالیٰ فرماتا ہے وان یسلبہم الذباب شیئاً لا یستقدوا منه۔

جواب: ان میں دفع مصیبت کی طاقت تو تھی مگر طاقت کا استعمال نہ کیا کیونکہ رب تعالیٰ کی مرضی ہی ایسی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا فرعون کو بھی کھا سکتا تھا۔ مگر وہاں استعمال نہ کیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ میں طاقت تھی کہ کربلا میں حوض کوثر مٹکا لیتے فرات کی کیا حقیقت تھی مگر راضی برضا الہی تھے۔ دیکھو رمضان میں پانی ہمارے پاس ہوتا ہے مگر حکم الہی کی وجہ سے استعمال نہیں کرتے۔ بخلاف بتوں کے کہ ان میں طاقت ہی نہیں۔ لہذا یہ آیت انبیاء واولیاء کیلئے پڑھنا بے دینی ہے یہ بتوں کیلئے ہے۔ حضرت حسین کے تاتانے بار بار اپنی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہائے یہ پانی جنت سے آتا تھا۔ (ہدایہ صفحہ نمبر ۲۱۳)

الترجمہ نمبر ۷۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا حاجت روایا ہر جماعت علی“

تجھے میں تو مشکل کشا ہی کہوں گا

میری تجھ سے مشکل کشائی ہوتی ہے

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۱۳ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۸: مسئلہ استغانت انبیاء واولیاء پر ہم گزشتہ اوراق میں گفتگو کر چکے ہیں۔

دوبارہ دہرانے کی حاجت نہیں۔

الجواب نمبر ۲: علمائے دیوبند کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ اپنے پیرو مرشد نیاں جیونور محمد کی شان میں لکھتے ہیں۔

سرور عالم شد دنیا و دیں عاشق و معشوق رب العالمین
یعنی پیرو اور مرشد اور مولیٰ میرے حضرت نور محمد نیک پے
ہیں وہ بے شک مظہر انوار حق سر سے پا تک صدر انوار حق
دیکھ لے ہے چشم دل کی کھول کر ہر جگہ نور محمد جلوہ گر
جس کو ہوئے شوق دیدار خدا ان کی مرقد کی کرے زیارت وہ جا
دیکھنے کو حق کے یہ آنکھیں ہیں دو بے حجاب ہو دیکھ ان سے یار کو
(ماہو جوا کیم فہو جوا بنا)

عبارت نمبر ۶۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے: رضا خانی احمد یار بریلوی لکھتے ہیں:

کہ سوال کو مطلق فرمانے سے کہ فرمایا کچھ مانگ لو کسی خاص چیز سے مقید نہ فرمایا الخ
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۶ حصہ دوم)

الجواب: مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے مشکوٰۃ شریف سے ایک حدیث اور قصیدہ بردہ سے ایک شعر نقل کر کے اس سے جو مفہوم اخذ کیا ہے ”مصنف رضا خانی مذہب“ نے فقط اس کو لکھ کر حسب عادت بددیانتی کا ارتکاب کیا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

مشکوٰۃ باب السجود وفضلہ میں ربیعہ ابن کعب السہمی سے بروایت مسلم ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کچھ مانگ لو میں نے کہا کہ میں آپ سے جنت میں آپ کی ہر اہی مانگتا ہوں۔ فرمایا کچھ اور مانگتا ہے میں نے کہا صرف یہ ہی فرمایا کہ اپنے نفس پر زیادہ نوافل سے میری مدد کر۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ربیعہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جنت مانگی تو یہ نہ فرمایا کہ تم نے خدا کے سوا مجھ سے جنت مانگی تم مشرک ہو گئے بلکہ فرمایا وہ تو منظور ہے کچھ اور بھی مانگو۔ یہ غیر خدا سے مدد مانگنا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں اے ربیعہ تم بھی اس کام میں میری اتنی مدد کرو کہ زیادہ نوافل پڑھا کرو یہ بھی غیر اللہ سے طلب مدد ہے۔ اسی حدیث پاک کے تحت بعض المصنفات میں ہے "واز اطلاق سوال کہ فرمودہ سل و تخصیص نہ کرو بطلو بے خاص معلوم سے شود کہ کار بہم بدست و کرامت اوست ہر چہ خواہد ہر کار خواہد باذن پروردگار خود بدد۔"

فان من جودک الدنیا و ضررتھا
و من علوک علم اللوح و اھم

سوال کو مطلق فرمانے سے کہ فرمایا کچھ مانگ لو۔ کسی خاص چیز سے مقید نہ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سارا معاملہ حضور ہی کے ہاتھ کریمانہ میں ہے جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے رب کے حکم سے دے دیں کیونکہ دنیا و آخرت آپ ہی کی سخاوت سے ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہے اگر دنیا و آخرت کی خیر چاہتے ہو ان کے آستانے پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو۔ (جاہ الحق صفحہ نمبر ۱۹۵)

عبارت نمبر ۶۷: "مصنف رضا خانی مذہب"

لکھتا ہے کہ مفتی احمد یار خان گجراتی جاہ الحق صفحہ نمبر ۱۹۸ پر لکھتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یاد دیگر انبیاء کرام سے مدد مانگنے میں تو کسی کا اختلاف نہیں قیود اولیاء سے مدد مانگنے میں اختلاف ہے۔ علماء ظاہرین نے انکار کیا۔ صوفیاء کرام اور فقہاء اہل کشف نے جائز فرمایا۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۶ حصہ دوم)

الجواب: حسب عادت "مصنف رضا خانی مذہب" نے مکمل عبارت نقل کی ہے۔

قارئین کرام!

مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں جس سے مسئلہ خود بخود کچھ میں آ جائے گا۔
حاشیہ مشکوٰۃ باب زیارۃ القبر میں ہے:

نبی علیہ السلام و دیگر انبیاء کرام کے علاوہ اہل قبور سے مدد مانگنے کا بہت سے فقہاء نے انکار کیا اور مشائخ صوفیاء اور بعض فقہاء نے اس کو ثابت کیا ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ موسیٰ کاظم کی قبر قبولیت دعا کیلئے آزمودہ تریاق ہے اور امام محمد غزالی نے فرمایا جس سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے۔ اس سے بعد وفات بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد مفتی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یاد دیگر انبیاء کرام سے مدد مانگنے میں تو کسی کا اختلاف نہیں۔ قیود اولیاء سے مدد مانگنے میں اختلاف ہے علماء ظاہرین نے انکار کیا اور فقہاء اہل کشف نے جائز فرمایا۔ (جاہ الحق صفحہ نمبر ۱۹۸، ۱۹۹)

عبارت نمبر ۶۸: "مصنف رضا خانی مذہب" نے جاہ الحق سے طواریہ عبارت لکھی ہے، کہ مفتی صاحب فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی۔ (جاہ الحق صفحہ نمبر ۳۳)

الجواب: قبلہ مفتی علیہ الرحمۃ نے جاہ الحق صفحہ نمبر ۳۳ پر مسئلہ علم غیب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اہل سنت کا مسلک ہے کہ "حضور علیہ السلام کو قیامت کا علم بھی ملا کہ کب ہوگی پھر آپ نے جاہ الحق صفحہ نمبر ۱۱۴ تا ۱۱۷ پر اس کے دلائل پیش کیے ہیں جن کو مصنف مذکور شیر مادر سمجھ کر ہڑپ کر گیا ہے۔

عبارت نمبر ۶۹: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں"

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان و مایکون کا علم حاصل ہے حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی آپ کو دیا گیا۔ اب آپ بریلوی کتب کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ”جن اشیاء کو ہم عالم غیب میں تصور کرتے ہیں وہ خدا کا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے فضل و کرم سے جانتے ہیں اور ان کی نگاہ دور بین سے ہرگز ہرگز مخفی و اوچھل نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیب کو جانتے ہیں۔ (سید المرسلین صفحہ نمبر ۳۵)
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۹۲ حصہ دوم)

الجواب: بے شک اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ دلائل کیلئے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

- ۱۔ الدولۃ المکیہ، از مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ
- ۲۔ خالص الاعتقاد، از مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ
- ۳۔ نجم الرحمن، از مولانا غلام محمود چٹا نوالی نور اللہ مرقدہ
- ۴۔ جاء الحق، از مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- ۵۔ مقیاس حقیقت، از مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ
- ۶۔ علم خیر الانام، از مولانا عبدالسلام سیالکوٹی (وغیرہ)

عبارت نمبر ۷: (مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں) یا یہاں نبی اور نبی کے معنی ہیں خبر دینے والا..... یعنی فرشتوں کی اور عرش کی خبریں دینے والا، جہاں تار، اخبار کا مہ آسکیں وہاں نبی کا علم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کے معنی میں داخل ہے۔ (جاء الحق صفحہ نمبر ۸۵)
(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۹۳ حصہ دوم)

الجواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب و حل جانے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی جب سلام پھیر چکے تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا کہ اس سے پہلے بہت سے بڑے بڑے امور ہیں پھر فرمایا کہ جو کچھ پوچھنا چاہو وہ پوچھ لو، خدا کی قسم! میں جب تک اپنی اس جگہ پر ہوں جو کچھ بھی تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے جاتے ”سلونی“ کہ مجھ سے

پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے داخل ہونے کی جگہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا دوزخ۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے آپ پھر برابر فرماتے جاتے تھے ”سلونی سلونی“ کہ مجھ سے پوچھو، پوچھو۔ الخ (بخاری کتاب الاقسام بالکتب والنسب)

مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کلی کا علم حاصل تھا ورنہ سلونی کا اعلان عام نہ فرماتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علوم غیب کو اپنے اعلان میں مستثنیٰ فرما دیتے جب آپ نے پانچوں کو مستثنیٰ نہیں فرمایا تو دوسرا کون ہے جو آپ کے اعلان سے علوم غیب کو ممتاز کرے اور شارع کے عموم کی تخصیص کرے۔ الخ

بخاری شریف کی جس حدیث سے مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے جو استدلال کیا ہے وہ بالکل صحیح و درست ہے اس کو ”غلط استدلال“ سے تعبیر کرنے والا خود ضال اور مضل ہے۔

الزام نمبر ۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:
”پیر جماعت علی حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل ہیں“

ایک رضا خانی مرید اپنے پیر جماعت علی کی مدح سرائی کرتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کی بایں الفاظ توہین کرتے ہیں کہ

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے

یوسف سے تجھ پہ قربان شریں مقال والے

(انوار علی پور صفحہ نمبر ۱۰)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۲ حصہ دوم)

الجواب: شاعر کہتا ہے کہ اے میرے پیر و مرشد تمام جہاں کے حسین آپ خادم ہیں اور آپ کی

ذات مخدوم کا درجہ رکھتی ہے۔ نیز جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام اپنے عہد میں تمام انسانوں سے سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے اسی طرح آپ کے عہد و زمانہ میں جتنے انسان حسن کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے یعنی نہایت ہی حسین و جمیل تھے وہ بھی اسے میٹھی بولی بولنے والے آپ پر فدا اور قربان تھے۔

دامن کو ذرا دیکھ

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ گنگوئی صفحہ نمبر ۸ طبع دیوبند)

(نوٹ) مرثیہ گنگوئی، مولوی محمود الحسن دیوبندی نے مولوی رشید احمد گنگوئی کی وفات پر لکھا تھا۔ اس شعر کو جب شاعر کا نام بتائے بغیر مدرسہ مظہر العلوم کراچی بطور استثناء بھیجا تو وہاں کے مفتی محمد اسماعیل دیوبندی نے درج ذیل جواب لکھا:

”اس قسم کے اشعار کو شریعت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس قسم کے اشعار کی وجہی سے شریعت نے شعراء کو گمراہ لکھا ہے کہ وہ خیالات کی دادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں دیکھئے سورہ شعراء کا آخری رکوع پارہ ۱۹ شریعت کی نظر میں شعر وہی درست ہے جس سے دین کی خدمت ہو اور موافقت ہو اور باقی جو وہی جابہی اشعار ہیں ان کی شریعت میں سخت مذمت ہے یہ شعر بھی انہیں اشعار میں شامل کر لیں جو شریعت کو ناپسند ہے۔“

واللہ اعلم بالصواب محمد اسماعیل غفرلہ

مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی پاکستان ۱۲/۱۲/۱۳۹۳ھ

ناظرین کرام!

انصاف کیجئے کہ بقول حضرات دیوبند، ہم سنیوں نے انہیں بدنام کیا، یا کہ خود ان کے آوارگی قلم نے انہیں تباہ کیا۔ کہنے والے نے کتنے پتے کی بات کہی ہے۔

آپ کہتے ہیں کیا ہم کو غیروں نے تباہ

بندہ پرور یہ کہیں انہوں کا ہی کام نہ ہو

عبارت نمبر ۱: ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت بریلوی کا اپنا مقولہ نقل کرتے ہیں کہ احمد رضا خود فرمایا کرتے تھے، کہ میرے استاد کہ جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا مجھے سبق پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دو مرتبہ میں کتاب دیکھ کر کتاب بند کر دیتا جب سنتے تو حرف بحرف لفظ بلفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے ایک دن مجھ سے فرمانے لگے احمد میاں یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن۔ (حیات احمد رضا جلد اول، نمبر ۳۲)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۱۱ حصہ اول)

الجواب: ہمارے دیار میں جب کوئی شخص اپنی ہمت و قوت سے زیادہ کام سرانجام دے تو اس کی قوت و ہمت کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں بھائی جان! آپ جن ہیں یا انسان یعنی آپ نے اپنی ہمت سے زیادہ کام کیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے مولانا احمد رضا بریلوی کو حد درجہ کی قوت حافظہ عطا فرمائی تھی اس لئے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ان کی قوت حافظہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مولانا بریلوی نے اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے تحصیل علوم کی۔ ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے مولانا بریلوی کہتے ہیں۔

میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتب پڑھتا تھا جب مجھے سبق پڑھایا کرتے ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا۔ جب سبق سنتے تو حرف بحرف لفظ بلفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے ایک دن مجھ سے فرمانے لگے ”احمد میاں یہ تو کہو کہ تم آدمی یا جن، مجھ کو پڑھانے میں دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرنے میں دیر نہیں لگتی۔“

(حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی صفحہ نمبر ۹۳، ۹۴)

بتائیے اس میں کون سی بات قابل اعتراض ہے، یا کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے فقط بغض رضا ہے جس نے ”مصنف رضا خانی مذہب“ کی فکری صلاحیتوں کو مفلوج کر دیا ہے۔

عبارت نمبر ۲۷: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"دروود ابراہیمی نامکمل درود ہے۔" (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳۱ حصہ دوم)

بریل یوں کا عقیدہ ہے کہ درود ابراہیمی نامکمل درود ہے الخ

الجواب: مصنف مذکور نے حسب عادت نامکمل عبارت نقل کی ہے ہم مکمل عبارت نقل کرنے پر استغنا کرتے ہیں جس سے مسئلہ خود بخود سمجھ میں آ جائے گا۔

(اللہ تعالیٰ فرشتوں) کیلئے صرف صلوٰۃ کا ذکر ہوا ہے اور ہم کو صلوٰۃ و سلام دونوں کا حکم ہوا۔ تیسرے یہ کہ درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں۔ نماز میں درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ سلام التیات میں ہو چکا اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے۔ مگر نماز سے باہر وہ درود پر نحو جس میں یہ دونوں ہوں۔ حضور نے درود کی جو تعلیم درود ابراہیمی سے فرمائی وہاں نماز کی حالت میں درود مراوی ہے۔ غرضیکہ درود ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں۔ (نور العرفان صفحہ نمبر ۶۸، از مفتی احمد یار خاں)

• حضرت ابوسلیمان رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں فرمایا اے ابوسلیمان! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو درود بھیجتا ہے سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ وسلم کے چار حروف ہیں ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ہیں تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔

(القول البدیع صفحہ نمبر ۳۳۳ مترجم شعب الہدایہ ۱۹۹۸ء، از علامہ سجاد شافعی (م ۹۰۲ھ)

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز کے (قدہ میں) یہ درود پڑھا کرتے تھے، السلام علی جبرئیل و میکائیل السلام فلاں و فلاں، تو (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تو خدایا سلام ہے (اس پر سلام بھیجنے کی کیا ضرورت) لہذا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو کہے التحیات فلو الصلوٰۃ و الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علیہا و علیٰ عباد اللہ الصالحین الخ (بخاری کتاب الصلوٰۃ جلد اول)

۲۔ علامہ شوکانی نے منقولہ (م ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں: اس حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ابراہیمی پڑھنے کا نماز کے ساتھ عقیدہ یہ کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درود ابراہیمی نماز ہی سے حاصل ہے الخ (تحفہ الذاکرین صفحہ نمبر ۱۱۱)

عبارت نمبر ۲۸: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے حضور کے حرام کرنے کیلئے کتے بے رکھے۔"

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۷ حصہ دوم)

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ خنزیر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا۔ کتے بے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے رکھ چھوڑے تاکہ وہ اس کو حرام فرمائیں۔

الجواب: مصنف مذکور کی مندرجہ بالا عبارت کا طرز بیان نہایت ہی گستاخانہ ہے حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے ہرگز ایسا ثابت نہیں ہوتا۔

عبارت ملاحظہ ہو۔

قبلہ مفتی علیہ الرحمۃ آیت کریمہ النما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر الخ کے تحت حاشیہ پر لکھتے ہیں: یہاں انما کا حصر اضافی ہے حقیقی نہیں یعنی جن جانوروں کو تم نے حرام سمجھ رکھا ہے جیسے بکیرہ وغیرہ وہ حرام نہیں، حرام صرف یہ ہیں جو ہم نے فرما دیئے اس آیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ کتابا حلال ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا رب کے حرام کئے ہوئے کی طرح ہے۔ سور کے تمام اجزاء گوشت مغز گردہ وغیرہ۔ رب فرماتا ہے اندر جس اور جس یعنی پلید چیز حرام ہی ہوتی ہے لیکن رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کروں اور اس کے باقی اجزاء میرے حبیب حرام فرمائیں جیسے اس نے صرف سور کو حرام کیا یعنی باقی کتابا وغیرہ اس کے حبیب نے۔ (حاشیہ نور العرفان صفحہ نمبر ۳۹، ۴۰)

الترام نمبر ۸۱: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"نبی معصوم نہیں"

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں یوں گستاخی کرتے

ہیں۔

..... حضرت آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ بنے تھے مگر غلطیہ اللہ تھے۔

(نور العرفان صفحہ نمبر ۲۳۳)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۱۳ حصہ دوم)

رضا خانیوں کے پاس کون سا ایسا آلہ ہے کہ جس سے معلوم کیا گیا کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدائش سے پہلے بھی متقی نہ تھے؟

الجواب: حضرت قبلہ مفتی احمد یار خان مگرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ متقی ہو کر ولی بنتے ہیں اور بعض لوگ ولی ہو کر متقی بنتے ہیں یعنی پیدائش ولی ہوتے ہیں..... حضرت مریم نے حضرت زکریا علیہ السلام کے پاس پہنچ کر ۴۳ سال کی عمر میں تقویٰ اختیار نہیں کیا تھا (یعنی بالکل معصوم بنی تھیں) مگر ولی تھیں (یعنی پیدائش ولیہ تھیں) اور حضرت آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ تھے (جب وجود ہی نہ تھا تو تقویٰ اختیار کرنے کا کیا معنی؟) مگر خلیفہ اللہ تھے یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں منصب خلافت پر فائز تھے۔

”مصنف رضا خانی مذہب“ کا یہ کہنا کہ اہل سنت و جماعت انبیاء کرام کو معصوم نہیں مانتے سراسر دجل و فریب ہے۔

الزام نمبر ۸۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔“ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۱۳ حصہ دوم)

رضا خانی ملاں احمد یار مگرانی لکھتے ہیں کہ نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔ عبارت

ملاحظہ ہو۔

..... کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سارے فرزند نبی تھے اور نبی کا نبوت سے

پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (نور العرفان صفحہ نمبر ۱۶۳)

الجواب: مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم کی آیت و او حینا الی ابراہیم و اسماعیل و اسحق و یعقوب و الاسباط و عیسیٰ و ایوب و یونس و ہرون و سلیمان الخ (پ ۶ سورۃ النساء) کے لفظ ”الاسباط“ کے تحت لکھتے ہیں: بعض علماء نے اس آیت کی بنا پر فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سارے فرزند نبی تھے اور نبی کا نبوت سے

پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں ان صاحبوں سے جو خطائیں ہوئیں وہ عطا نبوت سے پہلے تھیں۔ دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ وہ سب نبی نہ تھے اور یہاں اسباط سے مراد ان سب کی اولاد ہے۔ کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بعد سارے اسرائیلی نبی آپ ہی کی اولاد میں ہوئے۔ اس صورت میں آئندہ عبارت والاسباط کی تفصیل یا تفسیر ہے۔ ان علماء کے نزدیک نبی نبوت سے پہلے اور بعد میں گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ (حاشیہ نور العرفان صفحہ نمبر ۱۱۳)

اہل سنت و جماعت کا مسلک

۱۔ (اعلان نبوت کے وقت) آپ معصوم اور منزہ تھے۔ یہ ایسی بات ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ (الفتاویٰ صفحہ نمبر ۱۶۳ جلد ۲ مترجم طبع لاہور)

۲۔ عقیدہ قلبی میں سے انبیاء علیہم السلام کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا بھی ہے چنانچہ اس خصوص میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ اور مذہب حق و صواب یہی ہے کہ انبیاء کرام نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس میں شک کرنے سے معصوم ہوتے ہیں۔ اور ان کی ولادت کے وقت سے نہایت قوی و مضبوط آثار و اخبار ہو پدا ہوتے ہیں اور وہ ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ ہوتے ہیں الخ (الفتاویٰ صفحہ نمبر ۱۶۳ جلد ۲ مترجم طبع لاہور)

الزام نمبر ۸۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور کا دہن مبارک راقط کی طرح تھا۔“

رضا خانی احمد یار مگرانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین میں اس قدر آگے نکل گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک کیلئے ایک توہین آمیز تشبیہ ایجاد کی۔ رضا خانی ملاں لکھتے ہیں۔

..... ”قل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان شریف کی طرف اشارہ ہے یعنی اے میرے محبوب دعا ہماری بتائی ہو اور زبان تمہاری ہو، کار توں راقط سے پوری مار کرتا ہے۔“

(نور العرفان صفحہ نمبر ۸۵۵)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۵ حصہ دوم)

الجواب: قبلہ مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دعائیہ کلمات اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے ہوں اور محبوب کبریٰ کی زبان اقدس سے ادا ہوں تو وہ دعا ضرور بالضرور قبول ہوگی جس طرح کہ کارتوس رائل سے مار کرتا ہے اس جگہ کارتوس رائل کی تشبیہ سے مراد دعا کا جلدی قبول ہونا ہے۔

• حافظ ابن قیم جوزی (م ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

لا یلزم من تشبیه العشی بالنعی مساوئہ۔ (النار المہیئہ صفحہ نمبر ۶۰ طبع بیروت)

• حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ اور مشبہ بہ سے برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت (بے وقوفی) ہے۔ (تخذ ثاثر یہ صفحہ نمبر ۲۱۳ قاری مطبوعہ لاہور طبع چہارم ۱۹۸۳ء)

• حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

(المعجم رک صفحہ نمبر ۳۹۲ جلد اول)

دعا کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جس طرح ہتھیار سے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں اسی طرح دعا سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے یعنی لفظ مقابلہ کی وجہ سے تشبیہ دی ہے یہ نہیں کہ دعا ہتھیار ہے۔ (کتاب الدعاء والدعاء صفحہ نمبر ۱۵ طبع لاہور از صدیق حسن بھوپالی)

الزام نمبر ۸۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۷۵ حصہ دوم)

(ابلیس نے کہا) کیونکہ میں پرانا صوفی، عابد، عالم فاضل دیوبند ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی، یعنی آگ خاک سے افضل ہے اور جو افضل سے بنے وہ بھی افضل۔ (نور العرفان صفحہ نمبر ۷۳)

الجواب: مصنف مذکور نے عبارت نقل کرنے میں خیانت کی ہے۔ فاضل دیوبند کے الفاظ

اصل عبارت میں نہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

(شیطان نے کہا) کیونکہ میں پرانا صوفی عالم فاضل ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی۔ یعنی آگ خاک سے افضل ہے اور جو افضل سے بنے وہ بھی افضل ہے۔ (نور العرفان صفحہ نمبر ۷۳)

(ف) کیونکہ شیطان فرشتوں کا معلم رہ چکا تھا۔

الزام نمبر ۸۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو علم غیب دیا“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۹ حصہ دوم)

رضا خانی ملاں مفتی اعظم احمد یار گھراتی خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے ہوئے ابلیس کے علم غیب کا یوں اقرار کرتے ہیں کہ

..... ”معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا ہے کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے۔ جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے نمی ولی علاج ہیں اور شیطان بیماری“۔ (نور العرفان صفحہ نمبر ۱۵۳)

الجواب: زیر بحث عبارت مفتی علیہ الرحمۃ نے ۸ کے تحت حاشیہ پر لکھی ہے۔ اس سے مشتر قرآن کریم میں شیطان کے مختلف طریقوں سے بہکانے کا قصیداً ذکر موجود ہے اور جو کچھ اس نے کہا آج وہ پورا ہو رہا ہے (یعنی آئندہ زمانے کی جو اس نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی خبریں دیں مفتی صاحب نے ان کو علم غیب سے تعبیر کیا ہے)

پھر لکھتے ہیں:

معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب (آئندہ زمانے کی خبروں کا علم) دیا ہے کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے، جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے، نمی ولی علاج ہیں شیطان بیماری۔

(نور العرفان صفحہ نمبر ۱۵۳)

(ف) یعنی انبیاء و اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی قوت اور شان و رفعت بخشی ہے جن کو انسان عقل کے ترازو سے تولنے سے قاصر ہے۔

عبارت نمبر ۷۴: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”شیطان موحّد ہے“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۲۲ حصہ دوم)

رضا خانی مذہب کے مطابق (نعموہ باللہ) اللہ تعالیٰ مشرک ہے ہی لیکن شیطان ملعون پکا موحّد ہے۔ چنانچہ رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی اپنی تفسیر نور المعرفان میں لکھتے ہیں:

..... ”شیطان لوگوں سے شرک کراتا ہے خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحّد ہے ایسا موحّد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ تحیّہ نہ کیا“۔ (نور المعرفان صفحہ نمبر ۳۱۱)

الجواب: مصنف مذکور نے حسب عادت نامکمل عبارت نقل کی ہے قبلہ مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ ضرورت نبوت و مقام نبوت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان لوگوں سے شرک کراتا ہے خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحّد ہے، ایسا موحّد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو سجدہ تحیّہ نہ کیا۔ کیونکہ اس کو اس سجدہ سے شرک کی بو آتی تھی، یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کا انکار کر کے ساری ایمانی چیزوں کا ماننا ایمان نہیں۔ شیطان رب تعالیٰ کی ذات صفات، جنت، دوزخ، حشر، نشر سب کا قائل تھا مگر کافر رہا، کیونکہ صرف اس لئے کہ نبی کا منکر تھا جس پر مدار ایمان ہے وہ نبوت کا عقیدہ ہے۔ (نور المعرفان صفحہ نمبر ۳۱۱)

عبارت نمبر ۷۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”تحریف قرآن کا بدترین مظاہرہ“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۹ حصہ دوم)

..... ”کہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ بشر کلام نہیں کر سکتا سوائے ان تین مذکورہ طریقوں کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ بالمشافہ ہمکلام ہوئے بغیر پردے کے اور بغیر

جبرئیل کے“۔ (مقیاس حلیہ صفحہ نمبر ۲۳۹)

الجواب: خدا جانے اس عبارت میں کونسی قائل گرفت بات ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”نہیں طاقت ہے کسی بشری کہ اس کو اللہ کلام کرے، مگر وحی سے (یعنی القاء سے) یا پردے کے پیچھے یا جبرئیل بھیج کر تو وحی کرتا ہے وہ اللہ کے اذن کے ساتھ جو چاہتا ہے۔ بے شک وہ اللہ بڑا جاننے والا بڑا دانہ ہے“۔ (سورہ شوریٰ آیت نمبر ۵)

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ بشر کلام نہیں کر سکتا سوائے ان تین مذکورہ طریقوں کے، اور نبی کریم سے اللہ تعالیٰ بالمشافہ ہمکلام ہوئے بغیر پردے کے اور بغیر جبرئیل کے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فلا وحی الی عبدہ ما اوحی۔ (سورہ النجم آیت نمبر ۱۰)

”مصنف رضا خانی مذہب“ بتائے کہ اس عبارت میں کون سی تحریف قرآن کی بات ہے، کذب بیانی اور دروغ گوئی سے تو پہ کرو، ابھی تو پہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اسلام میں الزام تراشی انتہائی مین بزم ہے۔

الزام نمبر ۸۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بریلوی امت کا سلام“

رضا خانی اپنے نام نہاد نبی (علیہ السلام) پر بایں الفاظ سلام پڑھتے ہیں آپ بھی وہ سلام ملاحظہ فرمائیں۔

امام برحق احمد رضا سلام علیک

جناب نائب غوث الوری سلام علیک

الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۵ حصہ دوم)

الجواب: مولوی عبدالمالک دیوبندی مدفن ایک مینار مسجد خانیوال کا ایک مرید دار اللہ لکھتا ہے:

السلام اے آفتاب نقشبند السلام اے انتخاب نقشبند
السلام اے بحر کامل السلام السلام اے شیخ فاضل السلام
السلام اے شیخ ایمان السلام السلام اے عاشق خیر الانام
(تجلیات صفحہ نمبر ۱۰۹)

(ماحولیاتی نظم جو ابنا)

عبارت نمبر ۷۶: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”اللہ کے بندے یا حضور کے بندے“

..... ”غرض کہ ہر عرشی فرشی اس قاہر حکومت کا بندہ ہے زر“۔

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام عرشی فرشی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں
ہیں حالانکہ یہ عقیدہ رکھنا سراسر جہالت و گمراہی ہے (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۰ حصہ دوم)
الجواب: حسب عادت مصنف مذکور نے نامکمل عبارت نقل کی ہے۔ مکمل عبارت ملاحظہ
فرمائیں۔

غرضیکہ کہ ہر عرشی فرشی اس قاہر حکومت کے بندہ ہے زر، مسلمانو! معلوم ہے وہ
در بار کس کا ہے؟ وہ دونوں جہان کے مختار، حبیب کردگار، کونین کے شہنشاہ، دارین کے مالک و
مولیٰ، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربار ہے۔ دوستو!
آؤ ہم تم کو قرآن کی سیر کرائیں اور دکھائیں کہ اس نے اس سچے شہنشاہ، کونین کے دولہا
(پیارے) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کے کیا ادب سکھائے۔ اس کے بعد قبلہ مفتی علیہ
الرحمۃ نے دربار نبوی کے آداب پر بحث کی ہے۔ (سلطنت مصطفیٰ صفحہ نمبر ۲)

(ف) اس عبارت میں بندہ کا لفظ بمعنی غلام استعمال ہوا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاَنْتُمْ اِلَیَّ مَرْجِعٌ وَ اُنْصَلِحُوا لِنَفْسِكُمْ وَاَنْتُمْ اِلَیَّ مَرْجِعٌ وَ اُنْصَلِحُوا لِنَفْسِكُمْ
عبادت مراد غلام ہے عربی میں غلام کو عبد کہا جاتا ہے اس مذہب عبد اللہ کہا جائے تو پھر عبد کا معنی بندہ ہوگا (ابراہیم الخلیل
فیض خضر)

عبارت نمبر ۷۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”رب ذو الجلال مالک و مختار نہیں“

..... ”سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم بحکم پروردگار، کونین کے مالک و مختار، زمین کے
مالک آسمان کے مالک اپنے رب کی عطا سے مجیم (یعنی کہ دوزخ) کے مالک، جنت کے مالک
رب کے احکام کے مالک، انعام کے مالک“۔ (سلطنت مصطفیٰ صفحہ نمبر ۱۸)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانی حق تعالیٰ کو چھوڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالق و مالک سمجھتے ہیں
حالانکہ ہر مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ زمین و آسمان اور جنت و دوزخ غرضیکہ ہر چیز کے مالک
خدا تعالیٰ ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام کائنات مالک سمجھنے کا عقیدہ رکھنا سراسر باطل
ہے۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۱، ۸۲ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: اہل سنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالق کائنات نہیں مانتے، مصنف
مذکور نے کذب بیانی سے کام لیا ہے۔

”وجوب وجود، استحقاق عبادت، خالقیت یا اختیار خود تدبیر کائنات کلی و جزوی اس
کی ذات مقدس سے مختص ہیں۔ (معاذ اہل سنت صفحہ نمبر ۲، از مولانا شمس علی خاں علیہ الرحمۃ)
الجواب نمبر ۲: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مالک دو جہاں ہونے کا نہ تو یہ مطلب

ہے کہ رب تعالیٰ کسی چیز کا مالک نہ رہا اور نہ یہ مطلب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب تعالیٰ کی
مش مالک ہیں۔ جس سے لازم آجائے کہ عالم کے وہ مستقل مالک ہیں بلکہ رب تعالیٰ کی
ملکیت حقیقی قدیم اور ازلی ابدی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت عطائی حادث ہے،
جیسے دنیوی بادشاہ اپنی سلطنت کے مالک ہم لوگ اپنے گھر بار کے مالک ہیں، حضرت سلیمان
روئے زمین کے مالک ہوئے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رب تعالیٰ ان چیزوں کا مالک نہ رہا،
بلکہ وہ حقیقی مالک ہے ہم مجازی، اس کی ملکیت ذاتی ہے ہماری عطائی ہے۔ اسی طرح حضور علیہ

اصول و اسلام کی ملکیت خدا تعالیٰ کی نسبت سے ہے۔ (سلطنت مصلیٰ صفحہ نمبر ۱۵)

اس کے بعد اس مسئلہ پر مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ نے کتاب وحدیث کی روشنی میں تفصیلاً بحث کی ہے۔ قارئین کرام اصل کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

ایک شعر کی تشریح: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا حقاریا غوث مختار“

یا غوث معظم نور ہدی مختار نبی مختار خدا !

سلطان اوعالم قطب علی حیران زجلالت ارض و سما

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۶ حصہ دوم)

لغات: معظم: تعظیم کے لائق۔ نور ہدی: ہدایت کے نور۔ مختار: پسندیدہ۔

یہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سہری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی شان میں کہی ہوئی منقبت کا ایک شعر ہے جس پر طر کرنا سراسر جہالت و بے دینی ہے۔

فرماتے ہیں: اے غوث معظم آپ نور ہدایت ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ ہیں۔ آپ سلطان عالم قطب علی ہیں اور آپ کی شان و رفعت دیکھ کر زمین و آسمان حقیر ہیں۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ نمبر ۱۲۳ محمد بن کلیم طبع لاہور ۱۹۸۵ء)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مختار نہیں ہو سکتا، اور مخلوق کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرح مختار کل ہونے کا عقیدہ رکھنا بہت بڑی جہالت ہے۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۸۶ حصہ دوم)

(نوٹ) خدا تعالیٰ کی طرح مختار کل، اہل سنت کسی نبی، ولی کو نہیں مانتے، گزشتہ اوراق پر ہم نے اپنے عقیدہ کی تشریح کر دی ہے۔

عبارت نمبر ۷۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا کن کو اور کہاں ملتا ہے“

خدا کے سب ہیں بندے پر خدا ملتا نہیں ان کو

خدا ملتا ہی ان کو ہے جو ہیں بندے محمد کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہم تنہا کارحاضری دیویں تو ہمیں خدا مل جاتا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں، کوئی دروازہ نہیں، کوئی دوسرا دربار نہیں، جہاں سے خدا مل سکتا ہو، اگر محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار نہ کی جائے تو خدا نہیں مل سکتا۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۵۱، ۱۵۰ حصہ دوم)

الجواب: اس شعر اور عبارت کا مطلب یہ ہے کہ توحید باری تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد جب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد ان کی غلامی اتباع اور اطاعت نہ کی جائے خداوند تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جو کہ انسانی تخلیق کا اولین مقصد ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

۱۔ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون۔ (سورۃ الذاریات آیت نمبر ۵۶)

”اور میں نے جن اور انسان کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت

کریں۔“ (البیان)

۲۔ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)

”اے محبوب اہل کتاب سے (فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو میری

فرمانبرداری کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔“ (البیان)

”وہ لوگ جو میرے محبوب رسول کا اتباع نہیں کرتے اس کے نقش پا کو اپنا خطرہ

نہیں بناتے اور اس کے ارشادات کے سامنے سمعنا و اطعنا کہتے ہوئے سر تسلیم خم کر دیتے اور پھر

کہتے ہیں کہ اے رب! ہمارے دل تیری محبت سے سرشار اور سینے تیرے نور عشق سے معمور

ہیں۔ دو جہنم لے لیں، ان کا تو مجھ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر واقعی انہیں مجھ سے الفت ہے تو

میرے رسول کا اتباع کریں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ میں بھی ان سے محبت کرنے لگوں گا یعنی پہلے وہ صرف محبت تھے اور اس دعویٰ محبت کی صداقت پر ان کے پاس کوئی دلیل بھی نہیں تھی لیکن جب میرے رسول کی غلامی کا شرف انہیں حاصل ہو جائے گا تو ان کا دعویٰ بھی مسلم اور انہیں خلعت محبوبیت بھی مبارک۔

۳۔ ومن يطع الله ورسوله يدخله جنت (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳)

”اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔“ (البیان)

معلوم ہوا اطاعت کیش اور پاکباز جنت کی ابدی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اور اس شعر میں لفظ بندے بمعنی غلام استعمال ہوا ہے اور غلام کا کام ہے آقا کی تابعداری کرتا۔

کعبۃ اللہ کا اولیاء کی زیارت کو جانا

اہل سنت کے نزدیک خانہ کعبہ کا بطور کرامت ولی اللہ کی زیارت کیلئے جانا درست ہے مگر ”مصنف رضا خانی مذہب“ اس کو نجس عقیدہ سے تعبیر کرتا ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ رضا خانی چکا ڈروں کا خانہ کعبہ کے بارے میں نجس عقیدہ۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۹۴ حصہ دوم)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: انصاف کی بات وہی ہے جو امام نسفی نے اس وقت کہی جب کہ ان سے سوال کیا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ کعبہ ولی کی زیارت کرنے جاتا ہے کیا یہ کہنا جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کیلئے خلاف عادت کام کرامت کے طریقہ پر اہل سنت کے نزدیک جائز ہے۔ (رد المحتار علی الدر المنثور ج ۱ ص ۱۰۱ طبع مکتبۃ امدادیہ ملتان)

۱۔ مفتی محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں (سوال نمبر ۱۳۹۱) باب استقبال قبلہ شامی و بحر الرائق و خطاویٰ و برمراتی القلاح و باب ثبوت نسب در مختار و شامی و غیرہ معتبرات فقہیہ سے جو جو آئے بیت اللہ شریف کا واسطے اولیاء اللہ کے بلکہ طواف اولیاء کرنے کیلئے ممکن و مجملہ کرامات ہوتا کھتا ہے اور روض الریاحین امام یافعی و غیرہ میں وقوع اس کا اور بقید حاشیہ اگلے صفحہ پر

عبارت نمبر ۷۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا عقیدہ توحید“

حضرت پیران پور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نے بوقت مرض الموت اپنے بیٹے عبدالوہاب کو وصیت فرمائی۔ اللہ کے تقویٰ اور اس کی عبادت کو اپنا شعار بنانا اور کسی سے نہ ڈرا اور نہ امید رکھنا تمام حائضیں بزرگ و برتر اللہ کے سپرد کرنا اور اسی سے مانگ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور پر بھروسہ نہ کرنا اور نہ اعتماد کہ پاک ہے وہ ذات، توحید کو لازم پکڑ، توحید کو لازم پکڑ، تمام چیزوں کا مجموعہ توحید ہے۔ (تذکرہ سیدہ غوث اعظم صفحہ نمبر ۲۰۹)۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۵۸ حصہ دوم)

الجواب: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔

بقید حاشیہ پچھلے صفحہ کا

دیکھنا ثبات آئمہ و علماء کا اس کرامت کو مقبول ہے اس کو غیر مقلدین لغو غلط کہتے ہیں ان کا قول و خیال ہے کہ کعبہ ایسا معتمد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اشرف المخلوقات سے ہیں اس کی تعظیم طواف سے کی وہ دوسرے اپنے سے کم درجہ کے طواف و زیارت کرے یہ قلب موضوع ہے اور ناممکن امر ہے۔ ہاں اگر قرآن و حدیث سے یہ امر مدلل کیا جائے تو قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ لہذا علمائے احناف کی جناب میں گزارش ہے کہ اس عقیدہ کو لخصوص احادیث و قرآن سے مدلل فرمائیں۔

(الجواب) قال اللہ تعالیٰ فی قصۃ مریم کلمۃ اذ علیہا زکریا لم یلمح اب و بعد عند حارز قال یا مریم انی کذبہ اقات ہو من عند اللہ الایہ فی القان و فی ذہ الایہ دلیل علی جواز کرامات الاولیاء و بطور خوارق العادات علی ایدہم الخ و فی الدر المنثور عن الامام الشافعی و سئل عن عاتق ان کعبہ کانت تزور واحد امن الاولیاء علی یحوز القول بہ فقل خرق العودۃ علی سبیل المکرمة لاجل الاولیاء جائز عند اہل السنۃ الخ و الیہس بالہجرۃ الخ قولہ و الیہس بالہجرۃ الخ جواب من قولہ استخرجہ لکنہ یکرہ الامات الاولیاء الخ (شامی) معلوم ہوا کہ مذہب اہل سنت و جماعت ثبوت کرامات اولیاء اللہ ہے کانت ماکانت غیر باعث بالہدیل عدم امکانہ کما قال فی رد المحتار و المعتمد الجواز مطلقا الا فيما بالہدیل عدم امکانہ کانتان بسورۃ الخ انکار کرامات محذولہ کا مذہب ہے جس کا جواب دیا گیا ہے اور خرق عادت کے یہی معنی ہیں کہ اگرچہ اس سے قلب موضوع لازم آوے مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت و مدد ہے جس کے ہاتھ پر جو چاہے ظاہر فرماوے واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۵۳۷ ۵۳۸ جلد اول طبع دارالاشاعت کراچی ۱۴۰۰ھ) (۱۰) الخلیل فیضی عفرہ

• شفاۓ مریض، عطاءۓ رزق، ازالہ تکالیف و مصائب بطور استقلال و مطلق اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

• طیب، بادشاہ و دیگر اسباب ظاہری و باطنی محل دعا و ہمت انبیاء و اولیاء پہ عطاءۓ الٰہی بطور تسبب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔

• حکیم علی الاطلاق کی صفت حکمت کا تقاضہ ہے کہ یہ صفات و افعال الٰہیہ درپردہ اسباب ظہور فرماتے ہیں جیسا کہ بدلیہ معلوم ہے کہ بے شمار معاش و تدابیر، مہمات و مدافعت مظاہر رزاقیت و غیرہ صفات قدیمہ کے ہیں۔ ایسا ہی شرعاً و کشفاً ثابت ہے کہ مقرران درگاہ حق کی دعا و ہمت و برکت و جودات مبارکہ مظہر فیضانِ معائنات الٰہی ہے۔ صرف اسباب کو مد نظر رکھنا اور مسبب جل شانہ کی قدرت کاملہ کا نہ ماننا یا قدرت کاملہ کو بعض اسباب میں ہی منحصر و محدود کرنا کفر ہے۔ اور اسباب ظاہری و باطنی (اولیاء و مقررین) کو جلوہ گاہ صفات الٰہیہ مان کر ان سے مستفید اور مستفیض ہونا بصیرت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔

عبارت نمبر ۸۰: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”خدا تعالیٰ متصرف یا ولی“

”اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے۔“ (مہر چشمہ صفحہ ۱۸۷)

اعتراض: مذہب اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی متصرف نہیں ہو سکتا تمام کائنات پر حق تعالیٰ کا تصرف جاری ہے اس (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۶۶ حصہ دوم)

الجواب: خدا تعالیٰ متصرف مطلق ہے اور ولی اللہ کو یہ طاقت عطا کی جاتی ہے اور ان کا یہ مقام دائمی نہیں بلکہ عارضی ہوتا ہے جس پر غنی آتی ہے اور ولی اللہ، خدا تعالیٰ کے حکم، رضا اور نشاء و مشیت کے تحت کائنات میں تصرف فرماتا۔

• سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری لکھتے ہیں:

اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی طرف سے مدبران ملک اور جہان پرگزیدہ حضرات ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں عاکمان جہاں بنا کر اس کا حل و عقد، بسط و کشادان کے ساتھ وابستہ کیا ہے الخ (کشف المحجوب صفحہ نمبر ۲۱ طبع لاہور)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

لیکن جو اولیاء مشکلات کو حل کرنے والے اور حل شدہ کو بند کرنے والے بارگاہ حق تعالیٰ کے لشکری ہیں وہ تین سو افراد ہیں ان کو اختیار کہتے ہیں۔ چالیس اور ہیں جن کو ابدال کہتے ہیں اور سات اور ہیں ان کو ابدال کہتے ہیں اور چار اور ہیں ان کو ابدال کہتے ہیں اور تین اور ہیں ان کو نقباء کہتے ہیں اور ایک وہ ہوتا ہے جسے غوث اور قطب بھی کہتے ہیں یہ سب وہ ہیں جو ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور معاملات اور امور میں ایک دوسرے کی اجازت کے محتاج ہیں۔ اس پر مروی صحیح حدیثیں ناطق ہیں۔ اور اہل سنت جماعت کا ان کی صحت پر اجماع ہے۔ (کشف المحجوب صفحہ نمبر ۲۰ طبع لاہور)

• مولوی محمد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

پس جو کچھ تعمیرات و انقلابات عالم یا بنی آدم میں پیدا ہوتے ہیں کوئی بھی ان کی قدرت سے نہیں ہوتے اور نہ ہی ان میں بذاتہ کسی تصرف کی طاقت ہے بلکہ اللہ رب العزت نے ان کو تصرف عالم کے آثار کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کار و بار ان کے سپرد کر دیئے ہیں پس یہ ہنگام خدا اپنی طاقت صرف کرتے اور گونا گوں تصرفات اور رنگارنگ تعمیرات عالم کون میں ظاہر کرتے ہیں۔ الخ (منصب امامت صفحہ نمبر ۱۱۳)

• سید عبدالعزیز دہلوی مفری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر غوث و قطب جو اصحاب تصرف ہیں جو کام یا تصرف بھی کرتے ہیں وہ اللہ ہی کے حکم سے کرتے ہیں۔

ان کے تصرف کرنے سے اللہ تعالیٰ کے متصرف ہونے کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ حق

تعالیٰ کی یہ عفت ازلی ابدی اور ذاتی ہے جبکہ اولیاء کی یہ عفت عطائی اور حادث ہے۔

(الامریز اردو ترجمہ خزینہ معارف صفحہ نمبر ۴۱ مطبوعہ لاہور)

• حضرت سیدی ابوبکر بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ملک الابدال من السماء الى الارض“۔ (بیچہ الاسرار علامہ شافعی (م ۷۰۳ھ)

آسمان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے (اور وہ اللہ کے اذن اور مشیت کے تحت تصرف فرماتے ہیں)

• مولوی محمد اسماعیل دہلوی کہتا ہے:

یہ بلند منصب والے تمام عالم میں تصرف کے مختار مطلق ہوتے ہیں اور انہیں یہ کہنا پہنچتا ہے کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔ (سراج مستقیم صفحہ نمبر ۱۹۹ طبع لاہور)

• مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

..... دوسرے (اولیاء) وہ ہیں جن کے متعلق خدمت اصلاح معاش و انتظام امور دنیویہ و دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن اللہ ان امور کی درستی کرتے ہیں اور یہ حضرات اہل تکوین کہلاتے ہیں، جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں اور ان میں سے جو اعلیٰ و اتوی ہو وہ دوسروں پر حاکم ہوتا ہے اس کو قطب التکوین کہتے ہیں۔ اور ان کی حالت مثل حضرات ملائکہ ہوتی ہے جن کو مدبرات امر فرمایا گیا ہے۔ (المکلف صفحہ نمبر ۹۳ طبع دہلی)

عبارت نمبر ۸۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے:

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقہ درود و سلام کا بتلایا ہے وہ بقول رضا خانوں کے نامکمل ہے۔ لیکن جو ۷۸۱ھ میں ایجاد ہو مکمل ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نیا دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مانا علیہ و اصحابی کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں مولوی احمد رضا خان بریلوی احکام شریعت میں لکھتے ہیں..... اذان کے بعد (یا پہلے) صلوٰۃ و سلام پڑھنا ۷۸۱ھ میں ایجاد ہوا۔ (احکام شریعت حصہ اول صفحہ نمبر ۱۳۳)۔ (رضا خانی خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳۲ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: چونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے درود اور سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(سورہ احزاب)

نماز کے علاوہ درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے۔ اس لئے اس سے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہیں ہوتی، اور نماز کی حالت میں التحیات میں سلام آجاتا ہے۔ نیز درود ابراہیمی نماز کیلئے مخصوص ہے جیسا کہ کتب حدیث سے ثابت ہے۔ اور علامہ شوکانی کا قول بھی گزر چکا ہے۔ اس لئے نماز کے باہر وہ درود شریف پڑھیں جس میں درود و سلام دونوں ہوں۔

الجواب نمبر ۲: مصنف مذکور لکھتا ہے کہ مولانا احمد رضا بریلوی کہتے ہیں کہ اذان سے قبل یا بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنا ۷۸۱ھ میں شروع ہوا۔

مگر مولانا احمد رضا بریلوی نے اس درود شریف کی نشاندہی تو انہیں کی فقط درود و سلام کے پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس بدعت کا اشارہ درود شریف اصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ کی طرف ہے اور اس کا اس درود شریف کو بناوٹی کہنا مطالعہ کی کمی اور جہالت ہے۔ اس درود شریف کا پڑھنا جبرئیل امین، صحابہ کرام اور جلیل القدر اولیاء کرام سے ثابت ہے۔

• محدث ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ۔ (بیان الامیاء و ملقبی از محدث ابن جوزی صفحہ نمبر ۲ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

• علامہ احمد شہاب بن محمد خفاجی مصری (م ۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں:

”اصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ“ علی (حسین الریاض صفحہ نمبر ۵۵ جلد ۳ طبع لبنان)

• سیدنا حمزہ و جعفر رضی اللہ عنہما نے فرمایا لا الہ الا اللہ کے بعد سب سے افضل و عظیم یہ ہے مفتی محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں: صلوٰۃ و سلام کے حکم کی تعمیل ہر اس سینے سے ہو سکتی ہے جس میں صلوٰۃ و سلام کے الفاظ ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعید محض بھی ہوں بلکہ جس عبارت سے بھی صلوٰۃ و سلام کے الفاظ ادا کئے جائیں اس حکم کی تعمیل اور درود شریف کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے (معارف القرآن صفحہ نمبر ۲۳۲ جلد ۷ طبع کراچی) (ابو الجلیل فیضی غفرلہ)

ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ (افضل اسلوات للنبیانی صفحہ ۱۱۰)

مشہور بزرگان دین کے اسماء گرامی جو زیر بحث درود شریف پڑھتے رہے ہیں:

- ۱۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت (م ۷۷۸ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۲۔ امام الاولیاء سید علی ہمدانی (م ۷۸۶ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۳۔ حضرت سلطان سید محمود ناصر الدین بخاری (م ۸۱۵ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۴۔ حضرت سید راجل قتال بخاری (م ۸۲۷ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۵۔ حضرت محمد ابوالموہب شاہی (م ۸۸۱ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۶۔ صاحب تفسیر روح المعانی علامہ اسماعیل حق آفندی (م ۱۱۱۳ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۷۔ سید شیخ برہان الدین ابراہیم الموبہی الشاہی (م ۱۱۰۵ھ) (نویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ ہیں)۔

- ۸۔ حضرت اخوند درویشہ (م ۱۰۳۸ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۹۔ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۰۔ شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی (م ۱۳۰۰ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۱۔ حاجی امداد اللہ مہاجر کی چشتی صابری (م ۱۳۱۰ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۲۔ قطب عالم سید محمد علی شاہ گولڑوی چشتی (م ۱۳۵۶ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۳۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیروی علیہ الرحمۃ۔
- ۱۴۔ حضرت خواجہ محمد عظمت اللہ تھکیری (م ۱۲۵۳ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۵۔ خواجہ سلطان محمود تھکیری (م ۱۳۶۱ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۶۔ حضرت خواجہ غلام رسول تھکیری (م ۱۲۸۳ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۷۔ حضرت خواجہ کمال الدین تھکیری (م ۱۳۳۸ھ) علیہ الرحمۃ۔
- ۱۸۔ حضرت مولانا غلام محمد کھٹوی قدس سرہ (م ۱۳۳۸ھ) علیہ الرحمۃ۔

۱۹۔ حضرت مولانا امیر شاہ قادری گیلانی پشاور علیہ الرحمۃ۔

۲۰۔ قطب عالم حضرت فضل شاہ قادری (م ۱۹۷۸ء) علیہ الرحمۃ۔

۲۱۔ علامہ یوسف بن اسماعیل مہمانی فلسطینی (م ۱۳۵۰ھ) علیہ الرحمۃ۔

۲۲۔ قبلہ عالم سید جماعت علی شاہ لاٹانی (م ۱۹۳۹ء) علیہ الرحمۃ۔

ان تمام نمبر ۸:

”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل درود (جو جعاً مولانا احمد رضا بریلوی) پر لکھا گیا اللھم صل و مسلم و بارک علیہ و علی المولیٰ الھمام امام اھل السنۃ مجدد ملت رسول اللہ وارث علوم رسول اللہ سیدنا اعلیٰ حضرت الشیخ عبدالمصطفیٰ احمد رضا رضی اللہ عنہ۔

(رضا خانی مذہب صفحہ ۲۳۰ نمبر دوم)

الجواب: محققین علمائے اہل سنت سلف و خلف کے نزدیک غیر نبی پر درود مستطاب منع اور جعاً جائز ہے چونکہ عربی شجرہ میں جعاً درود کا استعمال ہوا ہے اس لئے اس پر اعتراض کرنا کم علمی ہے۔

• امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ۔

وقالت طاکتہ بکوز جعاً مطلقاً ولا بکوز استقلالاً ولا بکوز قول ابی حنیفہ وجماعۃ۔

• امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔

وقالت طاکتہ بکوز استقلالاً ولا جعاً وروی عن احمد۔

• امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔

وحنکی عن الامام مالک کما تقدم وقالت طاکتہ لا بکوز مطلقاً استقلالاً ولا بکوز جعاً۔ (القول البدیع صفحہ ۵۵، از شمس الدین محمد بن عبد الرحمن شافعی ۹۰۲ھ)

رہا ”مصنف رضا خانی مذہب“ کا یہ لکھنا: مولوی حشمت علی بریلوی نے جعاً

مریدوں کو شجرہ طریقت عطا کیا جس میں مذکورہ درود مذکور ہے اور وصیت فرمائی کہ

”قبر میں طاق بنا کر اس میں یہ درود رکھ دو، منکر تکبیر و کچھ کرواپس چلے جائیں گے اور

سوال بھی نہ کریں گے۔ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۰ حصہ دوم)

یہ سراسر مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ پر بہتان عقیم ہے۔ اے اللہ علی الکاذبین۔

ایک خواب اور اس کا جواب

(فقیر غلام جہانیاں معینی قریشی) نے دوسری رات پھر خواب دیکھا کہ شہر سے باہر خیمے نصب کئے ہوئے ہیں اور اعلان ہوا ہے کہ محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، یہ غلام بھی دوڑا ہوا پہنچتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ انور پر نقاب ڈالا ہوا ہے اس غلام نے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر سوار کر لیا اور اپنے گھر لے آیا جس وقت حضور پٹنگ پر تشریف فرما ہوئے، نقاب کھولا تو عین مولانا معین الدین کا چہرہ مبارک تھا۔ (فتاویٰ نقاب صفحہ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹)۔ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۵ حصہ دوم)

مصنف رضاخانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانیوں نے خواب معین الدین اجمیریؒ کی فضیلت ظاہر کرنے کیلئے اس من گھڑت واقعہ کا سہارا لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کا ذرہ بھر خیال نہ کیا کہ ہم ولی اور حضور کے امتی کو بلند مقام دے کر پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں اسخ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۵ حصہ دوم)

جواب نمبر ۱: مصنف مذکور کو یہ پتہ بھی نہیں کہ اس میں خواب معین الدین علیہ الرحمۃ کا تذکرہ نہیں۔ بلکہ مولانا معین صاحب سجادہ نشین کوٹ مٹھن شریف والوں کا ذکر ہے۔ مولوی سعید احمد (دیوبندی) نے قارئین کرام کو دھوکا دینے کی ناپاک کوشش کی ہے۔

جواب نمبر ۲: مفتی عبدالقادر (دیوبندی) دارالعلوم کبیر والا (خانوال) کے حالات میں لکھا ہے:

بندہ (مرتب) کے ایک ہم جماعت مولوی عبداللطیف نے خواب میں دیکھا کہ

لوگ دارالعلوم کی طرف دوڑے جا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ دارالعلوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہوئے ہیں خبر کا وقت ہے یہ بھی دوڑے، دارالعلوم کی مسجد میں پہنچے لوگوں کا بڑا جھوم تھا ایک شخص نے اشارہ سے بتایا کہ وہ حضور علیہ السلام منتیں ادا کر رہے ہیں۔ ہم نے فور سے دیکھا تو ہمیں وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت مفتی صاحب نظر آئے۔ پھر لوگ کہنے لگے کہ حضرت مفتی صاحب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ہم شکل ہیں۔ (مختصر حالات مفتی عبد القادر صفحہ نمبر ۳۵، طبع دارالعلوم کبیر والا ۲۰۰۳ء)

(ماحو جوا کچھ جواب دینا)

الزام نمبر ۸۸: ”مصنف رضاخانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہا و پورا آیا کرتے تھے“

اس کے بعد ”مصنف سید المرسلین“ کا واقعہ خود ان کی زبانی لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: موسم گرمی کی سخت گرم دوپہر کا وقت تھا، حسب استطاعت ڈاکٹروں اور طبیوں سے علاج کروایا، مگر مایوسی ہی مایوسی نظر آئی۔ میں نے دل ہی دل میں حضور بنور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کیا۔ بھری نگاہ سے مدینہ منورہ کی طرف دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بندہ کی بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے۔..... بستر کے گرد ایک چکر لگایا، سایہ رحمت سے نوازش فرمائی، چند ہدایات فرمائیں۔ بیماری کا نام و نشان نہ رہا اسخ (رضاخانی مذہب صفحہ نمبر ۳۳۸ تا ۳۵۰ حصہ دوم)

الجواب: حضرت ابو سعید قیلوی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک انبیاء علیہم السلام مولوی عبدالواحد نے ایک یہ خواب دیکھا کہ ایک جنازہ ہے اور اس کے پیچھے اتنا بڑا جھوم ہے کہ شہر کا بھی ممکن نہیں تعلق جنازہ کے پیچھے دوڑ رہی ہے اور جھوم بڑھتا ہی جا رہا ہے میں بھی اس جھوم میں شریک ہو گیا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے بتایا گیا کہ یہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ ہے جسے لوگ جھوم کا اور حصول پرکت کیلئے کا نہ دھاویئے کیلئے دوڑ رہے ہیں میں نے جھوم سے کہا ذرا ٹھہر و ٹھہر میں جناب رسول اکرم کے چہرہ انور کی زیارت کرنا چاہتا ہوں میری بے قراری پر جنازہ مبارک زمین پر رکھ دیا گیا اور جھوم نقش مبارک کے قریب سننے لگا میں نے چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی تو وہ بیہوش چہرہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا تھا (حیات کشمیری صفحہ نمبر ۶۸ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (ابوالخلیل فیضی غفرلہ)

السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسا پکڑ لگاتی ہیں جیسے کے زمانہ میں ہوا میں آگ
(پہلے الاسرار صفحہ نمبر ۳۷۳ مترجم طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

• علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً زندہ ہیں اپنے بدن اور روح کے ساتھ قبر میں اور
سیر و تصرف فرماتے ہیں زمین و آسمان میں اور آپ کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا۔

(تہذیب المحکمات صفحہ نمبر ۵ طبع ترکی)

• علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) لکھتے ہیں اسی طرح کا ایک واقعہ ابن بطحوال نے

عبدالواحد ابن زید سے روایت کر کے لکھا ہے فرماتے ہیں میں حج کے ارادہ سے گھر سے نکلا

ایک شخص اٹھتے بیٹھتے آتے جاتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا تھا میں نے اس

سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کئی سال پہلے میں مکہ شریف کا ارادہ کر کے نکلا میرا والد بھی میرے

ساتھ تھا، جب ہم واپس لوٹے تو کسی جگہ ہم نے قیلولہ کیا، میں سویا ہوا تھا ایک آنے والا آیا اور

کہا اٹھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو موت دے دی ہے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ وہ کہتا

ہے میں اٹھا پریشانی کے عالم میں، میں نے اپنے والد کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا وہ مردہ تھا اور چہرہ

بھی سیاہ تھا دیکھ کر مجھ پر عرب طاری ہو گیا۔ اسی قسم کی حالت میں مجھے پھر نیند آگئی اچانک میں

نے دیکھا کہ چار آدمی ہاتھوں میں گرز لئے ایک سر کی جانب ایک پاؤں کی طرف ایک دائیں

اور ایک بائیں جانب کھڑے تھے تو فوراً ایک شخص سفید کپڑوں والے خوبصورت چہرے والا آیا

اس نے اس کو کہا ہٹ جاؤ پھر خود میرے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اپنا ہاتھ ان کے چہرے

پر پھیرا پھر میرے پاس آیا اور کہا اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کے چہرہ کو سفید کر دیا ہے۔ میں

نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو کون ہے؟ اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں۔ میں نے اپنے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ بالکل سفید تھا میں نے اس کو درست

کر کے دفن کر دیا۔ (القول البدیع صفحہ نمبر ۲۶۹ مترجم طبع لاہور)

اسی کی مثل ایک واقعہ مولانا محمد زکریا سہارنپوری دیوبندی نے بھی فضائل درود میں

لکھا ہے۔

(ما صوجوا بحکم فہو جواہر)

• عبارت نمبر ۸۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت“

..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک بیویوں اور اپنی آل اطہار کیلئے یہ جائز قرار

دیا کہ وہ بحالت حیض و جنابت مسجد میں بیٹھیں۔ (مقام رسول صفحہ نمبر ۵۹۵)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

مذکورہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہرگز منقول نہیں۔ اسی قسم کی تمام لغویات

رضا خانوں کی ہی زبان بے لگام سے نکلا کرتی ہیں۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۶۵ حصہ دوم)

الجواب: مولانا منظور احمد فیضی لکھتے ہیں: کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواج مطہرات

اور خاتون جنت کو بحالت عارضہ ماہانہ مسجد مبارک میں آنا جائز فرمادیا۔ (مقام رسول صفحہ نمبر ۳۶۳)

• اس کے بعد آپ نے درج ذیل احادیث نقل کی ہیں، جن کو ”مصنف رضا خانی

مذہب“ شیر مادر سمجھ کر ہڑپ کر گیا ہے۔

۱۔ الا ان هذا المسجد لا يحل لجنب ولا لحائض الا للنبي صلی اللہ

علیہ وسلم وازواجه و فاطمة بنت محمد وعلی الابیت لکم ان

تصلوا۔ (طبرانی)

۲۔ و اخرج البيهقي عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی اللہ علیہ

وسلم لا يحل هذا المسجد لجنب ولا لحائض الا لرسول الله صلی اللہ علیہ

وسلم وعلی و فاطمة والحسن والحسين۔ (الخصائص الکبریٰ صفحہ نمبر ۳۳۲ جلد ۲)

اور ترمذی و بیہقی و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و فعل پر تمسخر اڑانا کفر ہے۔

(دیکھئے انتقام از قاضی عیاض اندکی رحمۃ اللہ علیہ)

• عبارت نمبر ۸۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بحالت جنابت مسجد میں“

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی حضور علیہ السلام اور حضرت علیؑ کی شان میں یوں گستاخی کرتے ہیں کہ

..... ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علیؑ کیلئے بھی مباح کہ حالت جب مسجد میں رہیں۔“ (مقام رسول صفحہ نمبر ۵۹۵)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانی اکابر چونکہ مساجد میں مخصوص کاروبار کرنے کے عادی ہیں اس لئے ایسی ایسی بکواس کر رہے ہیں اٹخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۱۶ حصہ دوم)

الجواب: و اخروج البیهقی عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل هذا المسجد لجنب ولا لحائض الا لرسول الله صلى الله عليه وعلى و فاطمه والحسن والحسين۔ (خصائص کبریٰ صفحہ نمبر ۲۳۳ جلد ۲)

نیز مصنف مذکور کا یہ کہنا کہ رضا خانی اکابر چونکہ مساجد اللہ میں مخصوص کاروبار کرنے کے عادی ہیں۔ اس لئے ایسی بکواس کر رہے ہیں اٹخ جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (عزیز اللہ علیؑ کا ذہن) اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام پاک کو خط کشیدہ و الفاظ سے تعبیر کرتا کفر ہے۔

عبارت نمبر ۸۳: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بغیر رضا کے عورت سے نکاح“

روسائے زمانہ رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اختیار تھا کہ بغیر حق مہر اور بغیر گواہی کے عورت سے نکاح کرتے، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”آپ کو یہ بھی اختیار تھا کہ بلا مہر و بلا گواہی اور بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح کر لیتا۔“ (مقام رسول صفحہ نمبر ۵۵۱)

الارہ بعلی علیؑ۔ (ابو بکر لیل فیضی غفرلہ)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

قارئین کرام! رضا خانی ملاؤں کا امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر صریح بہتان ہے اٹخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۱۶ حصہ دوم)

الجواب: اخروج البیهقی فی سننہ عن ابی سعید قال لا نکاح الا بولی و شہود و مہر الا ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے نبی ہم نے آپ کیلئے آپ کی وہ بیویاں حلال فرمادیں جنہیں آپ ان کا مہر دے چکے ہیں اور (کثیریں) جن کے آپ مالک ہیں جو اللہ نے عنیت میں آپ کو عطا فرمائیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور ایمان والی عورت اگر (بلا عوض) اپنے آپ کو نبی کیلئے دے دے اگر نبی اسے اپنے نکاح میں لینا چاہیں یہ حکم آپ کیلئے خاص ہے بغیر دوسرے مسلمانوں کے بے شک ہم جانتے ہیں جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر فرمایا ان کی بیویوں اور کثیروں (کے بارے) میں (آپ کی یہ خصوصیت) اس لئے (ہے) کہ آپ پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔ (البیان)

(سورہ احزاب آیت نمبر ۵۰)

تشریح نمبر ۱: معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کیلئے اس مومنہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شرط نکاح اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے۔ کیونکہ وقت نزول آیت حضور کی ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعے مشرف زوجیت ہوئی ہوں۔ (تفسیر امجدی بحوالہ تفسیر خزائن العرفان)

تشریح نمبر ۲: یعنی نکاح بے مہر خاص آپ کیلئے جائز ہے۔ امت کیلئے نہیں۔ امت پر بہر حال مہر واجب ہے۔ (نور العرفان) اور جو عورت بخشنے نبی کو اپنی جان یعنی بلا مہر کے نکاح میں آنا چاہے وہ بھی حلال ہے اگر آپ اس طرح نکاح میں لانا پسند کریں یہ اجازت خاص پیغمبر

کیلئے ہے۔ بغیر پر سے اللہ تعالیٰ نے یہ مہر کی قید انھادی تھی برخلاف مؤمنین کے کہ ان کو نہ چارے زائد کی اجازت نہ بدوں مہر کے نکاح درست۔ (تفسیر مہنی صفحہ نمبر ۵۵)

عبارت نمبر ۸۵: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”بغیر رضا کے نکاح کریں“

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی اختیار تھا کہ جس عورت کا جس مرد کے ساتھ بغیر عورت کی رضامندی کے نکاح کریں کر سکتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار تھا کہ جس عورت کا جس مرد سے چاہیں بغیر اس کی اجازت و رضا اور بغیر اس کے وارث کی اجازت کے نکاح کر دیں۔“

(مقام رسول صفحہ نمبر ۵۵)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

میرے سنی بھائیو! مذہب اسلام میں اس بات کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا کہ بغیر عورت کی رضامندی کے نکاح جائز ہو! (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۶ حصہ دوم)

الجواب: اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا داد یہ اختیار اور ملکیت و تصرف حاصل ہے کہ جس عورت کا جس سے چاہیں نکاح کر دیں نہ کوئی مسلم چوں کر سکتا ہے اور نہ کوئی مسلمہ چہ اگر سکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضامندی کو فوقیت و برتری حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: ”اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ کسی مسلمان عورت کو یہ حق ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول ایک کام کا فیصلہ فرمادیں تو ان کیلئے اپنے (اس) کام میں کوئی اختیار ہو۔“ (البیان)

شان نزول: یہ آیت ننب بن جمش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جمش اور ان

کی والدہ امیہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی۔ امیہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھوٹی تھیں۔ واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ننب کیلئے ان کا پیام دیا۔ اس کو ننب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہ کیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت ننب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہو گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا۔

اس آیت و واقعہ سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں (اگرچہ رشتہ کے بارہ میں بھی ہو) واجب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں اپنے نفس کا خود بھی نہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔ (تفسیر خزائن العرفان صفحہ نمبر ۶۷)

(۲)۔۔۔۔۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۲۲)

(۳)۔۔۔۔۔ (تفسیر ابن جریر جلد ۲۲)

(۴)۔۔۔۔۔ (تفسیر مظہری جلد ۷)

عبارت نمبر ۸۶: ”مصنف رضا خانی مذہب درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام“

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی حضور اقدس کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس عورت کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رغبت ہو جاتی تو اس عورت کے خاوند کیلئے ضروری تھا کہ اس کو طلاق دے تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عورت سے نکاح کریں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

..... ”جب آپ کو کسی شادی شدہ عورت سے رغبت ہو جائے تو اس کے خاوند پر

لازم تھا کہ اس کو طلاق دے تا کہ حضور علیہ السلام اس عورت سے نکاح کر سکیں۔“

(مقام رسول صفحہ نمبر ۵۵)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

قارئین کرام! رضا خانیوں کو گستاخیوں میں داد دینے کے بغیر دو عالم پر کس قدر الزام ہے! (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۷۷ حصہ دوم)

الجواب: ایک استفتاء کے جواب میں دیوبندی مکتبہ کے دارالعلوم کراچی نے جو کچھ لکھا ہے ہم اسے ہی نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

استفتاء: ایک صاحب علم نے امام عبدالوہاب شعرانی کی کتاب کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۴۹ مطبوعہ مصر کے حوالہ سے لکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ بلا مہر و بلا ولی اور بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح کر لیتا۔ نیز جب آپ کو کسی شادی شدہ عورت سے رغبت ہو جائے تو اس کے خاوند پر لازم تھا کہ اس کو طلاق دے تاکہ حضور علیہ السلام اس عورت سے نکاح کر سکیں۔ کیا یہ صحیح ہے یا غلط۔ ایک شخص (جو امام بھی ہے) مترجم تاقل پر اور کشف الغمہ پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ شیعہ کی کتاب ہے کیا شعرانی شیعہ تھے یا سنی۔ اہل سنت و جماعت (حضرات دیوبند) کے نزدیک شعرانی معتد ہیں یا نہیں۔ معترض کا اعتراض صحیح ہے یا غلط اگر غلط ہے تو کس درجہ۔ کیا اس معترض کے پیچھے نماز درست ہے جس نے مذکورہ عبارت پر طعن و تشنیع کر کے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے الخ

مسائل عبدالعزیز رحمانی

۱۳ اشوال ۱۳۹۵ھ

الجواب: حامداً و مضلماً۔

علامہ شعرانی علماء اہل سنت و جماعت میں سے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے غلط نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بلا مہر، بلا ولی، بغیر گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح کا جائز ہونا یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔ علماء اہل سنت کا اس میں غالباً کوئی اختلاف نہیں۔ اسی طرح آپ کو کسی عورت سے رغبت ہونے کی صورت میں اس عورت کے شوہر پر طلاق دینا واجب ہونے کا مسئلہ بھی غلط نہیں ہے۔ علماء کی تصریحات کے علاوہ قرآنی آیت ان

اراد النبی ان یستکحها خالصة لک من دون المؤمنین کا تقاضا بھی یہی ہے۔ بہر حال یہ مسائل صحیح ہیں غلط نہیں ہیں۔ معترض کا اعتراض غلط ہے۔ بے چارے معترض کو ان مسائل کا علم نہیں ہے۔ اس لئے یہ الجھن پیش آئی۔ چونکہ اعتراض علم عدم کی وجہ سے ہے اس لئے اس معترض کے پیچھے نماز درست ہے۔ لیکن آئندہ کو تو بہ کرے۔ واللہ سبحانہ اعلم

کتبہ محمد عبدالغفار اراکانی عقائد اللہ عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی نمبر ۱۳

۱۱/۸/۹۵ھ، الجواب صحیح محمد عاشق الہی

(مقام رسول صفحہ نمبر ۵۸۶)

بقول مفتی عبدالغفار دیوبندی مذکورہ بالا مسائل میں غالباً علماء اہلسنت کا کوئی اختلاف نہیں۔ معلوم ہوا ”مصنف رضا خانی مذہب“ اور درج ذیل علماء دیوبند جنہوں نے اس کتاب پر تصدیقات کی ہیں۔ دائرہ اہل سنت و الجماعت سے خارج ہیں۔

۱۔ مولوی محمد شریف (سابق استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث خیر المدارس ملتان)۔

۲۔ مولوی قاضی غس الدین (سابق مدرس دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ)۔

۳۔ مولوی محمد مالک کاندھلوی (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)۔

۴۔ مولوی حبیب اللہ رشیدی (سایہ وال)۔

۵۔ مولوی عبید اللہ انور (لاہور)۔

۶۔ مولوی مفتی محمد عینی (استاذ الحدیث انصاریہ دارالعلوم گوجرانوالہ)۔

۷۔ مولوی محمد دین (صدر مدرس جامعہ فضلیہ لاہور)۔

۸۔ پروفیسر نور الحسن خاں (پنجاب یونیورسٹی لاہور)۔

۹۔ مولوی ضیاء القاسمی (فیصل آباد)۔

۱۰۔ مولوی محمد اجمل خان (لاہور)۔

عبارت نمبر ۸۷: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جلسہ کی طرف بلاتے ہیں“

رضا خانی ملاں بدنام زمانہ منظور احمد فیضی اپنی دستار بندی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب ”مقام رسول“ میں امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں الفاظ توہین کرتا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”ماہ و شوال ۱۳۷۸ھ کا واقعہ ہے جس سال اس فقیر کی دستار بندی ہوئی رازی دوران شیخ الحدیث حضرت قبلہ علامہ سیدی استاذی سید احمد سعید شاہ کاظمی مدظلہ العالی کے مدرسہ انوار العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ تھا۔ حضرت مرشد کریم شاہ بنانی رحیم کے بعض مریدوں نے انوار العلوم کی مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے بحالت تشہد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدرسہ انوار العلوم سے جلسہ گاہ انوار العلوم باغ لائے خان کی طرف جاتے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہدک ہاتھ کے اشارہ سے لوگوں کو جلسہ کی شمولیت کیلئے بلاتے تھے۔ قللہ اللہ (مقام رسول صفحہ نمبر ۵۶۳)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۵۳ حصہ دوم)

الجواب: اگر آقا کے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلام پر کرم فرمائیں تو کوئی بعید بات نہیں۔ سینکڑوں ایسے واقعات اسلامی کتب معتبرہ میں منقول ہیں۔

• علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً زندہ ہیں اپنے بدن اور روح کے ساتھ قبر میں اور سیر و تصرف فرماتے ہیں زمین و آسمان میں اور آپ کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا۔

(عبر الملک صفحہ نمبر ۹ طبع احتیول (ترکی)

• امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کسی ولی کی حکایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ کسی فقیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو اس فقیہ نے ایک حدیث بیان کی۔ ولی نے اس فقیہ سے فرمایا یہ حدیث باطل ہے۔ فقیہ نے کہا تجھے کیسے پتہ چل گیا کہ یہ حدیث باطل ہے ولی نے

فرمایا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے سر پر قیام فرما ہیں، اور فرما رہے ہیں یہ حدیث میں نے نہیں کہی۔ پھر فقیہ سے بھی پردے ہٹائے گئے، چنانچہ اس فقیہ نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا (الہادی للفتاویٰ صفحہ نمبر ۳۱۳ جلد ۲ طبع فاروقی کتب خانہ ملتان)

الزام نمبر ۸۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ لکھتا ہے: یہی نظریہ حلول آج نام نہاد دین تصوف کی رگوں کا خون بنا ہوا ہے اور اسی نظریے کی بنا پر بریلوی کہتے ہیں۔

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر

اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۸۳ حصہ دوم)

الجواب: یہ شعر کسی مقتدر عالم دین اہل سنت کا نہیں، اس لئے اس کی نسبت ہماری طرف کرنا کذب بیانی ہے۔

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ انور جمال الہی کا آئینہ ہے اور اس کے غیر متناہی انوار کا مظہر ہے۔ (مدارج المنہج جلد اول)

غرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عکس ہیں انوار ربانی کے اور عکس ہیں تجلیات و کمالات الہیہ کے، ہاں معاذ اللہ! حلول وغیرہ کا تحیل پیدا نہ کریں۔ کیونکہ آئینہ میں اصل خود حلول نہیں کر سکتا اس کا عکس اور عکس جلوہ گر ہوتا ہے۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اور اس کا جواب

”مصنف رضا خانی مذہب“ نے رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۰۵ حصہ دوم پر جو فتویٰ نقل کیا اس کا جواب یہ ہے:

اللہ تعالیٰ کی طرح مخلوق کی صفات کو ذاتی، قدیم اور لا متناہی مان کر ان سے استغانت و ادا و طلب کرتا اور یہ سمجھتا کہ وہ ذاتی طور پر لا متناہی علم غیب جانتے ہیں واقعی کفر

ہے۔ اگر مقبرہ عون الہی اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کو (جس قدر اس نے ان کو عطا کی ہیں) مد نظر رکھتے ہوئے ان سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی مشیت کے تحت امداد فرماتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کرام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ متناہی، عطائی اور حادث علم غیب جانتے ہیں عینِ واقعہ ہے۔

الزام نمبر ۹: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”رضا خانی ملاؤں کی شہادت“

..... ”ساتھ سال تک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نجات آخرت کا علم نہیں

تھا“۔ (العیاذ باللہ) (رسالہ و ماوری صفحہ نمبر ۶ مصدق مولوی ابوالبرکات و مولوی ابوالحسنات لاہور)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۰۷ حصہ دوم)

الجواب: صاحب رسالہ ”وما ادری“ ان منکرین کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں جو یہ کہتے ہیں: ”ساتھ سال تک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نجات اخروی کا علم نہیں تھا۔ منکرین کے قول کو ”صاحب رسالہ و ماوری“ کا قول کہہ کر ایک سنی عالم دین پر طعن و تشنیع کرنا سراسر قارنِ کین کرام کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”من غش فلیس منا“۔ (المنا مع الصغیر صفحہ نمبر ۷۵ جلد ۲)

”جو کسی مسلمان کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔“

قطب عالم سید مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں:

نیز اس شرح عقائد میں ہے جو شخص حبیب ازلی اور شاہدِ یزلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انما انا بشر مثلكم، و ما ادری ما یفعل بی ولا یفعل فی و قل انی ارجو انی اور اس کے نظائر و امثال پر نظر کر کے تمام انسانوں کے برابر خیال کرے اور عقیدہ رکھے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے وہ اتنا بھی نہیں سمجھتا کہ مسلّم کے بعد یوحی الہی نے کس قدر امتیاز پیدا کر دیا ہے اور و ما ادری اور لا املک تو با اعتبار ذات نفس ذات وارد ہوئی ہیں ورنہ اگر اللہ کی وحی کرنے کا لحاظ کیا جائے اور اعلام الہی کو مد نظر رکھا جائے اور تمسک الہی کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو علم بالفعل بی

ولا یم بھی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مالک بنانے کا لحاظ کرنے سے ضرر اور رشد کا ملک بھی واضح ہے۔ (اعلام اللہ صفحہ نمبر ۱۷۹)

(نوٹ) کرامات غوثیہ ہمارے نزدیک معتبر کتاب نہیں ہے ہم اس میں سے صرف وہ باتیں مانتے ہیں جن کا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ”زبدۃ الامار“ میں ذکر کیا ہے۔

(صفحہ نمبر ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳ کا جواب مکمل ہوا)

شعر: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”مقارن کل کون“

خدا جس کو پکڑے چھڑا لیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو پکڑیں چھڑا کوئی فی سبکد

جاہلانہ تبصرہ اور اہل سنت پر الزام

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مقارن کل ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ پکڑیں تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو چھڑا لیں گے اور جس کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پکڑ لیں تو اس کو خدا تعالیٰ بھی نہیں چھڑا سکتے کیونکہ حق تعالیٰ کا اپنے پیغمبر کے آگے بس نہیں چلا۔

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۱۶ حصہ دوم)

الجواب نمبر ۱: مصنف مذکور نے اہل سنت کی طرف جو عقیدہ منسوب کیا ہے کذب

بیانی اور دروغگوئی پر مبنی ہے۔ (لعمریہ اللہ علی الکاذبین)

الجواب نمبر ۲: شاعر کہتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کا بروز محشر گناہوں کا پلڑا اچھک گیا اور

اسے سزا کا حکم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دربارِ خداوندی میں اس کی شفاعت کر کے اس کی سزا کو منسوخ کرا دیں گے۔ اور وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

• حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ قیامت کے دن سقاہ کر دیں گے۔ انبیاء، پھر علماء، پھر شہداء۔

(رواہ ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۸ جلد ۳ مترجم)

• حضرت عبدالرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا گزشتہ رات میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرا ایک امتی بل صراط پر کبھی گھٹنوں کے بل اور کبھی پیٹ کے بل رینگ کر چل رہا ہے اور کبھی نیچے لٹک جاتا ہے پس اس کا درود مجھ تک پہنچا (جو دنیا میں مجھ پر پڑھا کرتا تھا) پس میں نے اس کے ہاتھ سے پکڑا اور بل صراط پر سیدھا قائم کر دیا حتیٰ کہ وہ صحیح و سلامت (بل صراط) سے گزر گیا۔ (القول البدیع صفحہ ۲۱۹ مترجم طبع لاہور ۱۹۹۸ء)

• حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) حضرت آدم علیہ السلام پکاریں گے یا احمد یا احمد! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے، بلکہ اے ابوالبشر، آدم علیہ السلام کہیں گے آپ کا یہ امتی دوزخ میں جا رہا ہے پس میں بڑی جستی کے ساتھ تیز تیز فرشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا اے میرے رب کے فرستادو! ظہر وہ کہیں گے ہم سخت فرشتے ہیں جس کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے اے میرے پروردگار کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے اپنی امت کے بارے میں رسوا نہ کرے گا عرش سے ندا آئے گی اے فرشتو! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اسے لوٹا دو پھر میں اپنی گود سے سفید کاغذ انگلی کے پورے کی مانند ٹکالوں گا اور اسے دائیں میزان کے پلڑے میں ڈال دوں گا اور میں کہوں گا بسم اللہ! پس وہ نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی خوش بخت ہے سعادت یافتہ ہو گیا۔ اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے اسے جنت میں لے جاؤ۔ (مقبولاً) (القول البدیع صفحہ ۲۱۹ مترجم طبع لاہور ۱۹۹۸ء)

(نوٹ) گو اس کی سند میں کلام ہے مگر ضعیف ہے موضوع نہیں اور بقول امام سخاوی کے شیخ الاسلام ابو ذر کریم النوسی "الاؤکار" میں لکھتے ہیں کہ علماء حدیث (یعنی محدثین) اور فقہاء و غیرہ فرماتے ہیں کہ فضائل، اعمال، ترغیب اور ترہیب میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز اور مستحب ہے بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہو۔ (القول البدیع صفحہ ۳۴۰ مترجم)

دوسرے مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی تنقید میں رسالت کا مرکب ہو تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ درمختار باب المرتدین میں ہے کہ جو کوئی شان خداوندی میں گستاخی کرے وہ کافر ہے واجب القتل ہے مگر توبہ کر لے تو توبہ سے معافی ہو جائے گی، لیکن جو شخص بارگاہ رسالت میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور اگر بعد میں توبہ بھی کرے تو بھی قتل کیا جائے گا، کیونکہ وہ حق اللہ تعالیٰ کا تھا اور یہ حق نبی اور توبہ سے حق اللہ معاف ہوتا ہے نہ کہ حق معبد۔ (شان حبیب الرحمن صفحہ ۹۷)

مدائح اعلیٰ حضرت، اور باغ فردوس کے اشعار کا جواب

(جو حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی شان میں کہے گئے ہیں)

• حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس میں ذرہ بھر کلام نہیں ہے کہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مرکز ولایت ہیں اولیاء اللہ میں ان کو برتری حاصل ہے ان کی برکات کا آفتاب روز و شب تک دنیا باریاں کرتا رہے گا۔

(تذکرہ مشائخ قادریہ صفحہ ۳۱۹ مترجم طبع لاہور ۱۹۵۸ء، محمودین کلیم)

• حضرت شیخ حماد دہاس رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اگرچہ عبدالقادر (علیہ الرحمۃ) ابھی نوجوان ہیں مگر میں ان کے سر پر دو جھنڈے لگے دیکھ رہا ہوں یہ جھنڈے ولایت کے ہیں ان جھنڈوں کی فرمانروائی تحت الطری سے لے کر ملک اعلیٰ تک ہے میں نے اپنے کانوں سے ملکوت اعلیٰ پر سنا کہ انہیں ان القابات سے نوازا جاتا ہے جن سے صدیقین کو نوازا جاتا ہے۔

(زبدۃ الآثار، صفحہ ۷۳ طبع لاہور ۱۳۰۶ھ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

• شیخ عارف بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تمام عالم کے سردار اور تمام اولیاء میں منفرد ہیں، اور آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عالم موجودات اور نظام تکوینی میں تصرف کے

ابو عیسیٰ علی الرواسی صفحہ ۳۰۰ جلد ۳ طبع اہلبیت (ابو یحییٰ فیضی غفرلہ)

اختیارات عطا فرمائے ہیں وہ شخص خوش قسمت ہے اور بشارت ہے اس کیلئے جو آپ کی صحبت میں بیٹھا، یا جس کے قلب میں آپ کا تصور آیا۔
(علامہ الجہاد بر محمد نجی نادنی
صفحہ نمبر ۲۳ طبع کراچی ۱۹۷۸ء)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوالبرکات بن صحر اموی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر گیلانی ہر ولی کے ظاہری و باطنی احوال پر نظر رکھتے ہیں کوئی ولی اللہ اپنے ظاہری و باطنی احوال میں آپ کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا۔ (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۹ طبع لاہور)

• عارف باللہ ابراہیم غارب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ہمارے سرتاج محققین کے شیخ صدیقین کے امام، عارفین کے محبوب اور سالکین کے پیشوا ہیں۔ (خلاصۃ الفاخر صفحہ نمبر ۱۸، امام یاقینی)

• حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

راہ ولایت میں فیوض و برکات جس کو بھی ہو خواہ وہ اقطاب و نجباء ہوں آپ (سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کے واسطے ہی سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو میسر نہیں ہوا۔ (مکتوبات جلد ۳ مکتوب نمبر ۱۲۳)

• شیخ قدوۃ ابی سعید قلیوی (م ۵۵۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ میں چند انبیاء کرام اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بار جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف فرما دیکھے چکا ہوں۔ جس طرح آقا اپنے غلاموں کو شرف بخشے ہیں۔

(۱)۔ (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۹۵ طبع لاہور)

(۲)۔ (نہجۃ الاسرار صفحہ نمبر ۷۳ طبع لاہور)

• حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بالمفید نے شیخ ابو سعید علیہ الرحمۃ سے قطب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو،

ولایت کے تمام بوجھ اس کی لپیٹ میں ہوتے ہیں اور تمام کائنات کے انتظام و انصرام آپ کے ذمہ ہوتا ہے۔

میں نے پوچھا کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ۔ (نہجۃ الاسرار صفحہ نمبر ۹۶ طبع فیصل آباد)

• حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو، جو کوئی شخص مصائب و مشکلات میں مجھے پکارتا ہے اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور ہو جاتی ہے اور جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے۔ (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۱۱۵ طبع لاہور ۱۹۸۳ء)

• مولوی محمد احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی لکھتے ہیں:

حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب امام الاولیاء وحی المملۃ والدین غوث اعظم ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی حسی قدس سرہ سلسلہ قادریہ کے بانی اور سرخیل اولیاء کرام ہیں جو مقام غوثیت اور مقام قطبیت اور مقام فردانیت سے عروج کر کے مقام محبوبیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ (غوث اعظم صفحہ نمبر ۵ تا ۷ تالیف کتب خانہ لاہور ۱۹۷۸ء)

نیز لکھتے ہیں صاحب نعمات نے لکھا ہے کہ چار اولیاء ہیں جو اپنے مزارات میں زندہ بزرگوں کی طرح روحانی تصرف میں مشغول رہتے ہیں۔ مخلوق خدا کی اصلاح و ہدایت کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ایک حضرت معروف کرنی دوسرے شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی تیسرے شیخ عقیل ثانی چوتھے شیخ حیات حرانی رحمۃ اللہ علیہم۔

(غوث اعظم صفحہ نمبر ۵ تا ۷ تالیف کتب خانہ لاہور ۱۹۷۸ء)

صاحب مدائح اعلیٰ حضرت اور صاحب بارغ فردوس نے بزرگان دین کے انہی ارشادات کو نظم کی صورت میں پیش کیا ہے۔ نیز مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی کے تاثرات نقل کر دیے ہیں۔

”مدائح اعلیٰ حضرت“ اور ”باغ فردوس“ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شان

میں کہے ہوئے اشعار کا جواب

علمائے دیوبند کے پیر و مرشد حائلی امداد اللہ مہاجر کی اپنے پیر و مرشد میاں جیو نور محمد

صحیفہ نوی کی شان میں لکھتے ہیں:

سرور عالم شہ دنیا و دیں عاشق و معشوق رب العالمین
بانی دریائے توحید خدا مظہر حق ، مصدر سز خدا
واقف اسرار حق دانائے راز بے نیاز عالم سے حق سے بایناز
شاہ دیں سرخیل جملہ اولیاء تاج بخش اصفیاء و اقیاء
آخر چرخ جدی ماہ عطا بحر علم معرفت ثنم الہدی
قبلہ ارباب و اصحاب یقین کعبہ عباد و زہاد و اہل دیں
یعنی پیر اور مرشد اور مولیٰ مرے حضرت نور محمد غیک پے
حضرت نور محمد اولیاء پیر و مرشد ہیں مرے اور رہنما
ہیں وہ بے شک مظہر انوار حق سر سے پا تک مصدر انوار حق
دیکھ تک جلوہ ذرا اس نور کا جس سے ہیں پر نور یہ ہر دوسرا
سارے عالم پر ہے اس کا پرتو کون سی جا وہ نہیں جلوہ نما
جس کے سر پر خاص سایہ اس کا ہو ملک غیبی کا ہوا سلطان وہ
دیکھ لے ہے چشم دل کی کھول کر ہر جگہ نور محمد جلوہ گر
چاہیے تجھ کو اگر وصل خدا سایہ نور محمد میں تو آ
گرچہ یہاں سے کز گئے ہیں انتقال فیض باطنی ہے دے ان کا بحال
۱۲۵۹ھ میں کر کے انتقال اس جہاں سے جا ملے بازو الجلال
جس کو ہو دے شوق دیدار خدا ان کے مرقد کی کرے زیارت وہ جا

اعتقاد دل سے جو جاوے وہاں اس پہ سب اسرار باطن ہوں عیاں
دیکھتے ہی اس کے مجھ کو ہے یقین اس کو ہو دیدار رب العالمین
کرتے ہی زیارت مزار پاک کی ہوویں ظاہر اس پہ اسرار
کیوں پھرے ہے جا بجا سربارتا سایہ نور محمد میں تو

نیر برج کرم ماہ عطا گوہر ذریعہ نعم بحر
صاحب ارشاد و تلقین ہدا عاشق رب نائب خیر ولوری
عالم و زاہد ولی اہل مقام متقی و پارسا و نیک نام
یعنی ہیں حافظ محمد ضامن اب فیض کی طالب ہے جن سے علی سب
(ماہوجوا یکم فوجوانتا)
(کلیات امداد پیر مولیٰ مرے ۱۵۹، ۱۶۰)

دامن کو ذرا دیکھ

مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پر مرثیہ

از قلم مولوی محمود الحسن کے چند اشعار
حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی
زہاں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعلیٰ و جہل شاید
آٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا طانی
قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی
خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلافت کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

جدھر کو آپ مائل تھے اور ہی حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی
چھپائے جامہ فانوس کیوں کر شمع روشن کو
تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہی عربیانی
شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی نادانی
وفات سرور عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی مگر نظیر ہستی محبوب سبحانی
رہے منہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی
تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کیوں ہوں بار بار رانی میری دیکھی بھی نادانی
نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
اس کا جو حکم تھا سیف قضاے مہرم
مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم
پھرتے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

”مصنف رضا خانی مذہب“ مندوبہ بالا مرثیہ گنگوہی کے اشعار بار بار پڑھ کر

جواب دے کیا یہ اشعار درست ہیں؟

عبارت نمبر ۸۸: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وزیر اعظم ہیں“

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے وزیر اعظم ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”مگر اس کلمہ محمد کو اللہ کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے جس سے معلوم ہوا کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم ہیں۔“ (شان حبیب الرحمن صفحہ نمبر ۱۴۱)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳۵ حصہ دوم)

الجواب: مصنف مذکور نے ”شان حبیب الرحمن“ سے عبارت نقل کرتے وقت خیانت سے کام لیا ہے، مکمل عبارت ملاحظہ ہو۔

کلمہ محمد حضور علیہ السلام کا اسم ذاتی ہے اور باقی اسمائے طیبہ اسمائے صفاتیہ جیسے کلمہ اللہ، خدا کا اسم ذاتی، باقی اسماء صفاتیہ ہیں، مگر اس کلمہ محمد کو اللہ کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے۔ محمد میں حرف چار ہیں، اللہ میں بھی چار، محمد میں تشدید ایک، اللہ میں بھی ایک، مگر لفظ اللہ کی تشدید پر الف ہے اور یہاں، انیس جس سے معلوم ہوا کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم، پھر اللہ بولوتو دونوں لب متحدہ علیحدہ ہو جائیں اور محمد بولوتو نیچے کا ہونٹ اوپر سے مل جاوے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی ذات بلند و بالا کہ ہم بندوں کی وہاں تک رسائی ناممکن مگر محمد رسول اللہ ان بچوں کو اس بلند و بالا تک پہنچانے والے ہیں۔ (شان حبیب الرحمن صفحہ نمبر ۱۴۱)

• حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مطلق اور نائب کل ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور جو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں (چونکہ ما ذون من اللہ ہیں)۔

(بعض ملذعات جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۱۵ قری)

• حضرت قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انبیاء و رسل اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں جو کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے احکامات، منہیات اور وعدہ و وعید پہنچاتے ہیں اور انہیں وہ باتیں بتاتے ہیں جو وہ نہیں جان

سکتے۔ (الافتاء، مترجم) مؤرخہ نمبر ۱۲۱ جلد ۱۱ طبع ۱۴۰۱ھ

قارئین کرام!

حضرت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ نے عوام الناس کو پیش نظر رکھتے ہوئے "خلیفہ مطلق اور نائب کل" کا ترجمہ و زیرِ اہتمام کیا ہے۔

عبارت نمبر ۸۹: "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنادیں"

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنا دیتے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

..... "حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جسے جو چاہیں بنادیں اگر چاہیں تو گجرات (شہر) کو مدینہ بنادیں"۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ مؤرخہ نمبر ۵۲۸ جلد ۸)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ

رضا خانوں کا خیال ہے کہ مدینہ منورہ گجرات شہر میں ہونا چاہیے تھا تاکہ یہ لوگ روضہ کے مجاور بن کر خانقاہی کرشمے دکھا سکتے۔ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رضا خانی عقیدے کے مطابق (نعوذ باللہ) بہت بڑی غلطی کی ہے اس لیے (رضا خانی مذہب مؤرخہ نمبر ۲۶۶ حصہ دوم) الزام کا جواب:

ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصبِ عقارت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: غزوہ بدر میں شریک ہونے والے حضرات ان صحابہ سے افضل ہیں جو شریک نہ ہوئے۔ خیال رہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بدر میں حکم شریک تھے (یعنی بنفس نفیس موجود نہ تھے)۔ کہ ان کا گھر ان کیلئے میدان بدر بنادیا تھا کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے حکم سے گھر میں رہے جناب رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حارِ رواری کیلئے (مگر پھر بھی ان کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے) (معلوم ہوا کہ) حضور جسے جو چاہیں بنادیں، اگر چاہیں تو گجرات کو

(اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت کے تحت) مدینہ بنادیں ہر مومن کی قبر انشاء اللہ مدینہ (راحت کا گھر) ہوگی۔ (مرآۃ شرح مشکوٰۃ مؤرخہ نمبر ۵۳۸ جلد ۸ نمبر ۸۹ کتب خانہ گجرات)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہیں تو گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنا دیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق اور خلیفہ اعظم ہیں اور اس بیان سے فقط آپ کا منصب عقارت ظاہر کرنا مقصود ہے۔ اس عبارت سے یہ اخذ کرنا کہ اہل سنت کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ گجرات میں ہونا چاہیے تھا سراسر دروغ و گلوئی کذب بیانی اور بہتان عظیم ہے۔

دامن کو ذرا دیکھ

محمد اقبال دیوبندی (ساکن مدینہ منورہ) لکھتے ہیں:

۱۰۔ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء آج بعدِ عشاء ایک بزرگ نے روضہ اقدس پر صلوٰۃ و سلام کے بعد حضرت (مولانا محمد زکریا) کی صحت اور رمضان شریف کے بارے میں جہاں خیر ہو وہاں کیلئے دعا اور توجہ کیلئے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوت فرمایا تھوڑی دیر بعد موصوف نے پھر عرض کیا اور یہ بھی کہ ان کے (حضرت شیخ) دل میں پاکستان آ رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دل میں تو اللہ ہی کی طرف سے آ رہا ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی طرف سے بھی کچھ چاہیے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسی دعا فرمائی شروع کر دی۔ کافی دیر تک متوجہ رہے اور پھر فرمایا "رحلۃ الخیر الکثیر الی پاکستان ان شاء اللہ" اس عبارت کو دو تین بار بہت سنجیدگی سے فرمایا۔ پھر جیسے فیصل آباد کا دارالعلوم نظر آیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مکلا اور مقدان میں انشاء اللہ ریاض الجہنم بن ہی جائے گا گوڑ کر کثیر کی طرف اشارہ فرمایا الخ

(بجہ القلوب مؤرخہ نمبر ۳۰ مرتبہ محمد اقبال طبع لاہور ۱۳۰۱ء)

• ۲۳ رجب ۱۳۰۱ھ ۲۶ جون ۱۹۸۰ء آج بعدِ عشاء عزیز عبد الحفیظ نے صلوٰۃ و سلام کے بعد میری (حضرت شیخ) طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں حرمین

کارمضان چھوڑ کر پاکستان (فیصل آباد) اس لئے جا رہا ہوں کہ وہاں جا کر لوگوں کو اللہ اور اس کے حبیب کا نام لینا آ جائے اس کیلئے دعا فرمائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے بڑھ کر کون سا کام ہو سکتا ہے پھر فرمایا کہ حرمین کا ثواب تو انشاء اللہ کہیں گیا نہیں۔ پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے (بجہ القلوب صفحہ نمبر ۳۱ طبع ۱۴۰۱ھ)

”مصنف رضا خانی مذہب“ ذرا غلط کشیدہ الفاظ کو پڑھیں کیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام مختاریت ثابت نہیں ہوتا۔

عبارت نمبر ۹۰: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”فرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں“

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے بارے میں بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور عورتوں سے ہمستری بھی کرتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

..... ”فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ (عورتوں سے صحبت بھی کر سکتے

تھے)۔“ (مرآۃ المناجیح صفحہ نمبر ۲۳ جلد اول)، (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳۱ حصہ دوم)

الجواب: حضرت قبلہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ حدیث جبرئیل کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت جبرئیل کے بال کالے کپڑے سفید (چنے) ہونا شکل بشری کا اثر تھا ورنہ وہ خود نوری ہیں لباس اور سیاہ بالوں سے بری ہاروت و ماروت فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ صحبت بھی کر سکتے تھے عصا موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ کھل گیا تھا ایسے ہی ہمارے حضور نوری بشر ہیں کھانا پینا نکاح اس بشریت کے احکام تھے روزہ وصال میں نورانیت کی جلوہ گری ہوتی تھی بغیر کھائے پئے عرصہ دراز گزار لیتے تھے آج صد ہا سال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر کھائے پئے آسمان پر جلوہ گر ہیں یہ نورانیت کا ظہور ہے۔

(مرآۃ المناجیح صفحہ نمبر ۲۳ جلد اول)

ہاروت و ماروت کے قصہ کو طویل القدر صحابہ کرام تابعین اور مفسرین سلف و خلف نے

نقل کیا ہے حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ہاروت و ماروت کا یہ قصہ تابعین میں سے بھی اکثر لوگوں نے بیان کیا ہے جیسے مجاہد، سدی، حسن بصری، قتادہ، ابوالعالیہ، زہری، ربیع بن انس، قتیل بن حیان وغیرہ وغیرہ رحمہم اللہ اجماعین اور حقدین اور مفسرین نے بھی اپنی اپنی تفسیروں میں اسے نقل کیا ہے لیکن اس کا زیادہ تر دار و مدار بنی اسرائیل کی کتابوں پر ہے کوئی صحیح مرفوع متصل حدیث اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ قرآن کریم میں اس قدر ربط و تفصیل ہے۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ جس قدر قرآن میں ہے صحیح اور درست ہے اور حقیقت حال کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (قرآن کریم کے ظاہری الفاظ، مسند احمد، ابن حبان (بیہقی وغیرہ کی مرفوع حدیث، حضرت علی، حضرت ابن عباس) ابن مسعود وغیرہ کی موقوف روایات، تابعین وغیرہ کی تفسیر وغیرہ ملا کر اس واقعہ کی بہت کچھ تقویت ہو جاتی ہے اس میں کوئی محال عقلی ہے نہ اس میں کسی اصول اسلامی کا خلاف ہے۔ پھر ظاہر سے بے جا ہٹ اور تکلفات اٹھانے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ واللہ اعلم (فتح البیان)، (تفسیر ابن کثیر مترجم صفحہ نمبر ۱۷۱ جلد اول طبع لاہور)

عبارت نمبر ۹۱: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”ابلیس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی آواز نکال سکتا ہے“

مولوی احمد رضا بریلوی کے خلیفہ رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ ”شیطان

اپنی آواز حضور کی آواز کے مشابہ کر سکتا ہے“۔ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۲۳)، (مواعظ ضعیفہ جلد ۲)

جواب: اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن راقم کے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ اس سلسلہ میں جو مختلف روایات پائی جاتی ہیں۔ ان میں اضطراب ہے جو کہ قائل استدلال نہیں۔ نیز ان روایات میں ایسی روایات موجود ہیں جو کہ مجاہل اور متعمم بالکذب ہیں۔ طوالت کے پیش نظر مختصر اور جامع و مدلل جواب دینے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

علامہ فتاحی حنفی (م ۱۰۶۹ھ) علیہ الرحمۃ شرح شفا میں لکھتے ہیں:

(۱)۔ (واکثر الطرق) التي روايات منها (عنهم فيها) اي في هذه القصة

(واہیہ) ماقطعہ الخ۔

(۲) - واختلاف کلماتہ ، هو قریب من الاضطراب الخ۔

(۳) - وفي سيرة مغلطائی : ان الشيطان القاه في امنیته كما ذكره الكلبي عن ساذان عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ، وقد قالو : انه باطل نقلًا و عقلاً ومبانی مافی منده۔

(۴) - کلبی کے متعلق علامہ جرجانی اور ابن معین فرماتے ہیں:

انه يضع الاحادیث و کذاب لا یحتج به۔

(۵) - محدث بزار فرماتے ہیں:

انه کذاب وضاع لا یوثق به (نیم الریاض سنہ ۲۶۲ تا ۲۶۶ جلد ۵ طبع بیروت ۱۴۲۱ھ)

(نوٹ): علماء سے سہو ہو جانا ممکن ہے مگر اس وجہ سے ان پر طعن کرنا بدبختی ہے۔ نیز مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ کو مولانا احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا خلیفہ لکھنا سراسر بہتان تراشی اور کذب بیانی ہے۔

عبارت نمبر ۹۲: ”مصنف رضا خانی مذہب“ درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

”روضہ رسول تین روز خالی رہا۔“

رضا خانی مولوی احمد رضا بریلوی کی شان بیان کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی بایں طریقہ توہین کرتے ہیں

..... ایک عورت عالم خواب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئی وہاں اس نے (حضرت محمد)

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا۔ الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۴۵ حصہ دوم)

جواب: اس واقعہ کا تعلق خواب سے ہے اس پر شریعت کا حکم نافذ نہیں ہوتا۔ بخاری شریف میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ

دیوانے سے جب تک وہ ہوش میں نہ آئے اور بچے سے جب تک بالغ نہ ہو جائے۔ اور سونے

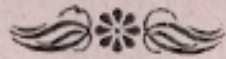
والے سے جب تک بیدار نہ ہو جائے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ (بخاری (مترجم) صفحہ ۶۳ جلد ۳)

نیز جس کتاب کا حوالہ دیا ہے وہ ہمارے کسی بھی جدید عالم کی کتاب ہی نہیں۔

اور مقام الحمد یہ مصنفہ مولانا عبد العزیز مبارکپوری میں یہ عبارت منقول ہی نہیں۔

اس لئے اس خواب کے پیش نظر مذہب حقہ اہل سنت پر طعن و تشنیع کرنا سراسر

جہالت ہے۔



مصنف رضا خانی مذہب کے دس سوال اور ان کا جواب

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۴۱ حصہ دوم)

سوال کی دس شکلیں

- ۱۔ اگر اللہ کے سوا کوئی اور ہستی مشکل حل کر سکتی ہے تو بتائیے کہ سائل اور مشکل کشا کے درمیان ہزاروں میل کی دوری پر وہ زندگی میں یا زندگی کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے؟
- ۲۔ بالفرض اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اپنے فاصلوں پر آواز سن سکتا ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ دنیا کی ہرزبان سے واقف ہے یا نہیں؟
- ۳۔ اگر یہ بات بھی ثابت کر دی جائے کہ وہ ہستی ہرزبان سے واقف ہے تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ ایک لمحہ میں سینکڑوں یا ہزاروں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ سن اور سمجھ لے گا یا اس کیلئے قطار بنانے کی ضرورت پیش آئے گی؟
- ۴۔ کیا اس ہستی کو کبھی نیند بھی آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے اگر کبھی نیند آتی ہے تو پھر ہمارے پاس ایک لسٹ ہونی چاہیے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جب کہ وہ سو نہ رہا ہو یا وہ نیند میں بھی سنتا ہے؟
- ۵۔ ایک شخص بولنے سے قاصر ہے وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلا بند ہو چکا ہے۔ اگر وہ دل میں اپنی مشکل پیش کرے تو کیا وہ اس کی دلی فریاد بھی سن لے گا؟
- ۶۔ انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اگر وہ تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کر سکتا ہے تو پھر غیر کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر غیر ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی کیا حاجت؟
- ۷۔ اگر غیر اللہ مشکل کشا، تمام مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں، تو ہو سکتا ہے کہ کچھ مشکلات حل کرنے کا بیڑہ خدا نے اٹھایا ہو اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر کو دے رکھے ہوں۔ ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ فہرست ہونی چاہیے کہ کون سی مشکلات

ضمیمہ

خدا تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کون کون سی مشکلات غیر حل کر سکتا ہے تاکہ سائل اپنی مشکل اسی کے سامنے پیش کر سکے جو اس کو حل کرنے پر قادر ہو؟

۸۔ کیا خدا کے سوا جو ہستی مشکل سے نکال سکتی ہے وہ مشکل میں ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل حل کر سکتی ہے تو پھر ڈالنے والا کون ہے؟

۹۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ، مشکل ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا، بالفرض ایک ہستی مشکل ڈالنے پر مقرر ہو اور دوسری مشکل حل کرنے پر توفیق دونوں میں سے کون سی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے گی؟

۱۰۔ کسی بھی برگزیدہ یا گنہگار ہستی کا جنازہ پڑھنا ہو تو اس کی بخشش کیلئے اللہ کو آواز دی جائے یا کسی مشکل کشا کو؟ (رضائانی مذہب صفحہ نمبر ۱۳۱ تا ۱۳۳ حصہ دوم)

یہ ہے سوال کی مکمل عبارت جو ہم نے لفظ باللفظ نقل کی ہے۔ جو شتر اس کے کہ ہم ان کا تفصیلی جواب لکھیں۔ دو باتیں ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

اولاً: دوست، مددگار، کارساز، فریادرس، مشکل کشا، یہ الفاظ اگرچہ علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن مفہوم اور مدلول ان سب کا ایک ہی ہے۔ یعنی بچاؤ کی حالت میں کسی کی چارہ گری کرنا۔ اس مفہوم کیلئے قرآن مجید میں لفظ ولی استعمال ہوا ہے جو کہ مذکورہ بالا تمام الفاظ کو شامل ہے۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی نے لہم دار السلام عند ربہم وھو ولیہم کا یوں ترجمہ کیا ہے۔

”اللہ تعالیٰ یاری کرنے والا اور کارساز اور مددگار اُن کا ہے۔“

ثانیاً: اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بالا صالت ہیں۔ مخلوق کے کسی بھی فرد میں کوئی صفت بالا صالت ماننا شرک ہے۔ البتہ بعض اوصاف خداوندی ایسے ہیں جو کہ اس کے مقبول و محبوب بندوں کو بالنیابت (تابع کی حیثیت سے) حاصل ہوتے ہیں۔

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ایمانداروں کا ولی یعنی دوست، مددگار، کارساز ہونا خاصہ خداوندی ہے یا اس میں نیابت جاری ہے۔ قرآن مجید اور احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ

دوستی، مددگاری، کارسازی، بالا صالت تو اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے البتہ از روئے نیابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے کامل متبعین بھی اسی صفت سے متصف ہیں۔

ثالثاً: بعض لوگ ہر بات میں اہل سنت کو یہ کہتے ہیں کہ یہ بات قرآن مجید میں دکھایا حدیث شریف میں دکھادی۔ یہ ان لوگوں کی جہالت ہے کسی معاملے کو حل کرنے کی صرف یہ دو ہی راہیں نہیں بلکہ ایک تیسری راہ بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من عرض له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما في كتاب الله عز وجل ، فان جاءه ماليس في كتاب الله فليقض بما قضى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فان جاءه ماليس في كتاب الله ولم يقض به رسول الله صلى الله عليه وسلم فليقض بما قضى به الصالحون۔ (دارمی شریف ج ۱ اول صفحہ نمبر ۵۵ مطبوعہ قاہرہ)

ترجمہ: ”آج سے لے کر قیامت تک اگر کسی کو معاملے کا فیصلہ درپیش ہو تو وہ قرآن مجید کے مطابق اس معاملے کا فیصلہ کرے اگر قرآن مجید میں اس کا فیصلہ نہ پائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق فیصلہ دے۔ اگر معاملہ ایسا ہے کہ اس کا فیصلہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات میں نہ پائے تو صالحین امت کے مطابق اس معاملے کا فیصلہ کرے۔“

مذکورہ حدیث شریف سے پتہ چلتا کہ جس طرح قرآن و حدیث کی شہادت مقبول ہے اسی طرح اولیاء امت کی شہادت بھی دنیا اور آخرت میں مقبول ہے۔ ان تینوں میں کسی ایک بھی شہادت کو رد کرنا سراسر نا انصافی ہے۔

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ جو معاملہ ہمیں درپیش ہے (یعنی کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا بھی ہمارا مددگار، کارساز ہے یا نہیں) اس کے بارے میں مذکورہ تینوں شاہد قرآن، حدیث اور اولیاء امت اثبات میں جواب دیتے ہیں یا نفی میں۔

شاہد اول قرآن مجید کی شہادت

ارشاد ربانی ہے:

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا۔ (پارہ ۶، المائدہ آیت نمبر ۵۵)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور اولیاء تمہارے مددگار کارساز ہیں۔“

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کارسازي بالاصالت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کا مددگار ہونا بالنبیاء ہے۔ آیت مبارکہ میں ترتیب اس پر شاہد ہے کہ اولیاء کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں۔

لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کے نائب نہیں۔ وہ اصلی اور حقیقی کارساز ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اولیاء کرام کی کارسازي غیر خدا کی کارسازي نہیں بلکہ مددگاری، فریادری، کارسازي میں تینوں کا ایک ہی حکم ہے۔

گہری گواہی

محمد بن عبد اللہ غزنوی غیر مقلد و بابی تفسیر جامع البیان کے حاشیہ میں لکھتا ہے:

مذکورہ بالا آیت میں لفظ ولیکم ہے اور اولیاء کم نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔

لسم یقل اولیاء اشارۃ الی ان المجموع فی حکم واحد والی التنبیہ علی ان الولاية علی الاصالۃ لله تعالیٰ وللباقین تبع۔

(تفسیر جامع البیان حاشیہ نمبر ۹۰ صفحہ نمبر ۱۷۱، جز اول)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ولیکم کی بجائے اولیاء کم نہیں فرمایا اس لئے کہ مجموعہ مذکورہ یعنی اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء از روئے مددگاری، کارسازي، فریادری کے ایک کا ہی حکم رکھتے ہیں اور اس میں یہ بھی تنبیہ ہے کہ ولایت اللہ تعالیٰ کیلئے بالاصالت ہے اور دوسروں کیلئے بالتبع۔

اس مذکورہ تقریر سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اولیاء کی کارسازي، فریادری، مشکل کشائی کو غیر خدا کی کارسازي یا فریادری یا مشکل کشائی قرار دینا مصنف رضا خانی مذہب کی جہالت ہے۔

شاہد دوم حدیث شریف کی شہادت

ان الله تعالى عباده اختصهم بحوائج الناس يفرع الناس اليهم في حوائجهم۔ (الجامع الصغير صفحہ نمبر ۹۳ جلد اول)

(طب) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے

ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روائی کا منصب عطا فرمایا ہے۔ لوگ اپنی حاجت روائی کیلئے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔“

یہ حدیث طبرانی شریف میں ہے اور حافظ حدیث امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو سند کے اعتبار سے حسن کا درجہ دیا ہے۔

اولیاء اللہ دین اور دنیاوی نعمتوں کے خزانے ہیں

حدیث عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

خصصهم بالنبیاء عنه فی خلقہ وجعلہم خزائن نعمہ الدنیۃ والدنیویۃ

لینفقوا علی المحتاجین۔ (فیض القدر جلد ۲ صفحہ نمبر ۷۷)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی مخلوق میں اپنا نائب کیا ہے اور ان کو اپنی دینی اور دنیاوی

نعمتوں کے خزانے بنایا ہے تاکہ وہ ان خزانوں کو کھتا جوں پر صرف کریں۔“

جب حدیث پاک سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو مخلوق کی

حاجت روائی کا منصب عطا کیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ حاجت روائی کے تمام لوازمات

سے بھی وہ مقبول بندے متصف ہیں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ حاجت روائی کے تمام لوازمات

حاجت روا کو عطا فرمائے بغیر اسے اس منصب پر مقرر فرمادے تو یہ تکلیف والا ایطاق ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ بلند اور برتر ہے۔

حاجت روائی کے لوازمات

حاجت روا کیلئے ضروری ہے:

- ۱۔ کہ وہ دور و نزدیک، حیات اور بعد از وفات ہر حالت میں برابر رہے۔
- ۲۔ کہ وہ ہر فریادی کی زبان کو سمجھے۔ کیونکہ وہ مخلوق کا حاجت روا ہے اور مخلوق کی مختلف زبانیں ہیں۔

۳۔ کہ وہ (حاجت روا) ہر وقت ہر ایک محتاج کی رہے۔

۴۔ کہ وہ ہر وقت اپنے منصب (حاجت روائی) پر قائم اور دائم ہو نیند یا اونگھ اسے محتاجوں سے غافل نہ کرے۔ جیسا کہ سرور انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں:

تمام عینی ولا ینام قلبی۔

یعنی میری آنکھ سوتی ہے میرا قلب نہیں سوتا۔ اس کی بھی یہ وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق کے مادی اور مروج ہیں۔ ولی بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل طور پر قبیح ہونے کی وجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہے۔

۵۔ کہ وہ اس بات کا محتاج نہ ہو کہ سائل زبان سے ہی اپنی حاجت پیش کرے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ اس بات کا محتاج نہیں کہ سائل زبانی ہی عرض کرے تو سنتا ہے بلکہ دل کی بات بھی سنتا ہے۔ یہی وہ وصف اس کے نابینوں کو از روئے نیابت حاصل ہونا چاہیے مگر نہ تو وہ بعض کا حاجت روا ہوگا اور بعض کا نہ ہوگا۔ لیکن اس بات کو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما والی حدیث رد کرتی ہے کیونکہ اس میں ہے کہ ان مقبول بندوں کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی حاجت روائی پر مقرر فرمایا ہے۔ لوگوں میں ہر قسم کے انسان ہیں۔ گونگے اور بولنے والے بھی۔

یہاں تک سوال کی پانچ شکلوں کا جواب ہو گیا ہے۔ اب صرف اتنا باقی ہے کہ جو

پانچ باتیں لوازمات مشکل کشائی ہیں اور ان کے بغیر حاجت روا اپنے فرض منصبی کو نہیں نبھاسکتا۔ کیا از روئے قرآن مجید یا حدیث شریف یا اکابرین امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ان تمام باتوں کا ان نابینوں کو ملنا ثابت ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روائی پر معین و مقرر فرمایا ہے۔

حدیث شریف کی شہادت

ما یزال عبدی یقرب الی بالنوال حتی احبته فاذا احبته فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یمس بہا ورجلہ الذی یمشی بہا۔ (مختلہ شریف، صفحہ ۱۹۷)

ترجمہ: ”میرا بندہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں جب میں اس کو محبت کرتا ہوں تو میں اس کی قوت سامع بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ چمکتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔“

یہ حدیث قدسی ہے۔

اس حدیث مبارکہ پر ہم زیادہ حاشیہ آرائی نہیں کرتے صرف اتنا اشارہ ہی کافی ہے کہ جس انسان کے کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں خدائی قدرت ہوں اس کی طاقت کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ خدائی قدرت کی کوئی انتہا ہے ہی نہیں۔

حضرت امام رازی کا فرمان

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

العبد اذا واطب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ کنت لہ سمعاً وبصراً فاذا صار نور جلال اللہ سمعاً لہ سمع القریب والباعد واذا صار ذالک النور بصراً لہ رأى القریب والباعد واذا صار ذالک النور یداً لہ قدر علی التصرف فی الصعب والسهل والباعد والقریب (تفسیر کبیر ج ۲ صفحہ ۹۱)

ترجمہ: ”جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر کفلی اختیار کرتا ہے تو وہ اس مقام کو پہنچ جاتا ہے جو اللہ نے فرمایا کہ میں اس کی سچ اور بصر ہوتا ہوں۔ سو جب اللہ کے جلال کا نور اس کی صبح بن جاتا ہے تو وہ بندہ قریب اور دور سے برابر سنتا ہے۔ جب یہ ہی نور اس کی بصر ہو جاتا ہے تو قریب اور دور سے برابر دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا یہ ہی نور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ کفلی و تری میں قریب و بعید میں تصرف پر برابر قادر ہوتا ہے۔“

حضرت عبدالعزیز دباغ کا فرمان

عارف کامل حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے ایک ایسے ولی کو دیکھا جو بہت بڑے مرتبہ تک پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ اسے تمام مخلوقات جاندہ اور رہے جان و وحوش و حشرات آسمان ستارے زمینیں اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب کا مشاہدہ حاصل تھا اور تمام کردہ عالم اس سے مدد لیتا تھا وہ ایک لمحہ میں تمام کردہ عالم کی آواز اور کلام کو سن لیتا تھا۔ اور ہر ایک کو اس کی ضرورت اور مصلحت کی چیز عطا کرتا۔ بغیر اس کے کہ کوئی ایک اسے دوسرے سے روک رکھے بلکہ جہان کا اوپر کا حصہ اور نیچا حصہ اس کیلئے ایک جیسے تھے۔ (کتاب الامریہ عربی صفحہ نمبر ۳۶۶، خزینہ معارف صفحہ نمبر ۲۶۸)

حضرت شاہ ولی اللہ کا فرمان

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب فرماتے ہیں:

الکمال المطلق عبارة عن مقام ولی فیہ یعطى الکامل حقائق الاشياء حقها بالتعمام والکمال فی نصف بسائر صفات الربوبية وبجميع صفات العبودية فی آن واحد۔ (انفاس العارفين قاری صفحہ نمبر ۱۵۱)

ترجمہ: ”کمال مطلق کو ولی اللہ کے اس مقام سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں ولی کامل کو تمام اشیاء کی حقیقت سے کامل طور پر آگاہی کی جاتی ہے پس وہ ولی ایک ہی وقت میں ربوبیت اور عبودیت کی تمام صفات سے متصف ہوتا ہے۔“

از روئے حدیث شریف اور اقوال بزرگان سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس انسان کو اپنی مخلوق کی حاجت روائی، مشکل کشائی، فریادری کا منصب عطا فرماتا ہے اسے اس منصب کے بھی لوازمات بھی عطا کرتا ہے۔

چھٹا سوال:

مصنف رضا خانی مذہب کے سوال کی چھٹی شکل کا مفہوم:

مصنف رضا خانی مذہب کہتا ہے کہ اگر تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کرتا ہے تو غیر اللہ کی کیا حاجت؟ اگر تمام مشکلات غیر اللہ حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ کی کیا حاجت؟

جواب: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کیا تمہارا سے نزدیک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے پالنے والا ہے یا نہیں۔ اگر جواب نفی ہے تو یہ بات قرآن کریم کے سراسر خلاف ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے پالنے والا ہے تو اس عقیدے کے مطابق جب ہمارے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی پرورش پر ہی چھوڑ دینا چاہیے۔

بچے کو ماں اور باپ کی کیا حاجت، اگر پرورش ماں باپ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو سب کے پالنے والا ماننے کی کیا حاجت؟ اس بات کا جو جواب تم سوچو گے وہی جواب مشکل کشائی کے مسئلے کا سمجھ لینا۔

ساتواں سوال: مصنف رضا خانی مذہب کے سوال کی ساتویں شکل:

کیا غیر اللہ مشکل کشاء تمام مشکلات حل کرنے پر قادر ہے یا بعض؟

جواب: اس کا جواب وہ حدیث شریف جو ہم صفحہ نمبر ۵۶۱ پر تحریر کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے بعض مقبولات کو لوگوں کی حاجت روائی پر مقرر کیا ہوا ہے۔ لوگ اپنی حاجتوں میں ان مقبولان پارگاہ ایزدی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں بعض وکل کی کوئی تقسیم نہیں۔ واللہ یهدی من یشاء۔

آٹھواں سوال: مصنف رضا خانی مذہب کے سوال کی آٹھویں شکل:

کیا مشکل کشاء مشکل ڈالتا بھی ہے یا یہ صرف مشکل کشائی کرتا ہے اور ڈالتے والا

کوئی اور ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کسی کو مشکل میں نہیں ڈالتا اور نہ ہی اس کا نائب کسی کو مشکل میں ڈالتا ہے کیونکہ جو مشکل کشا ہے وہ کسی کو مشکل میں کیوں ڈالے گا۔ مشکلات میں تو انسان خود بخود پھنستا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما اصابکم من مصيبة فبما كسبت ايديكم۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۰)

”یعنی تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ تمہارے برے عملوں کے سبب آتی ہے۔“

من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها۔ (سورۃ حم آیت نمبر ۳۶)

”یعنی جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کی ذات کو ہے اور جو برائی کما تا ہے۔ اس کی عقوبت میں وہی پھنستا ہے۔“

ثابت ہوا کہ انسان اپنی بد عملی کی عقوبت میں خود پھنستا ہے۔ پھر عقوبت میں پھنسا ہوا انسان ان برگزیدہ ہستیوں کی طرف رجوع کرتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی مشکل کشائی پر مقرر فرمایا ہوا ہے۔ نہ تو اللہ تعالیٰ خود کسی پر مشکل ڈالتا ہے اور نہ ہی اس نے اپنے کسی مقبول بندے کو لوگوں پر مشکلات ڈالنے پر مقرر کیا ہوا ہے۔

مصنف رضا خانی مذہب کی بے شعوری اور نویں سوال کا جواب

مصنف رضا خانی مذہب کو اتنا شعور بھی نہیں کہ جو بت ممکن ہیں وہ بت پرست کیسے ہو سکتے ہیں اور جو بت پرست ہیں وہ بت فکفی کیونکر کر سکتے ہیں۔ اس لئے جو مشکل کشا ہیں وہ مشکل ڈالنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں اور جو مشکل ڈالے گا۔ وہ مشکل کشائی کیوں کرے گا۔

مشکل کشا کا کام تو مشکل کشائی کرنا ہے۔ مشکلات میں انسان خود پھنستے ہیں لیکن اتنا ضروری ہے کہ کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ سب مشیت ایزدی کے تحت ہوتا ہے۔

ہماری اس تقریر میں سوال نمبر ۹ کا جواب بھی ہو گیا۔

سوال سوال: مصنف رضا خانی مذہب کے سوال کی دسویں شکل۔

مصنف رضا خانی مذہب کہتا ہے کہ اگر کسی کا جنازہ پڑھنا ہو تو بخشش کیلئے اللہ کو آواز دی جائے گی یا کسی مشکل کشا کو؟

جواب: اگر مصنف رضا خانی مذہب ذرا تدبر سے کام لیتا تو اسے سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ موصوف ذرا یہ بتائیے کہ مشکل کشائی کے مسئلہ کو بخشش کے مسئلہ سے کیا واسطہ؟

مشکل کشائی، فریادری، حاجت روائی، اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت ہے جس میں نیابت جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ بالاحصاء مشکل کشا، فریادرس اور حاجت روا ہے اور اولیاء اللہ بالتبع ہیں لیکن شان غفاری تو خاصہ خداوندی ہے جس میں نیابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

من يغفر الذنوب الا الله۔

”یعنی کون ہے گناہ بخشنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔“

جس کام میں نیابت نہیں اس میں ایمان و راصل کو ہی پکارے گا اور جس میں نیابت جاری ہے وہاں نائب کی طرف ہی رجوع کیا جائے گا، جس طرح ہم نے قرآن مجید سے ثابت کر دیا کہ شان غفاری خاصہ خداوندی ہے لہذا کسی دوسرے کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح اگر کوئی دوست قرآن و حدیث سے یہ ثابت کر دکھائے کہ مشکل کشائی فریادری، حاجت روائی خاصہ خداوندی ہے اور یہ صفت از روئے نیابت کسی میں بھی نہیں پائی جاتی۔ ایسے صاحب کو ایک ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

(کتاب النواہیت صفحہ نمبر ۲۳۳ (بخیر قلیل) از امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ تاج محمد اللہ علیہ)

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

خواص عباد کی صفات کو باطل نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت واقعہ کا اظہار ہے۔

جس سے صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہوتا ہے۔

صفات عبودیت کو صفات ربوبیت میں شریک کرنے والا مشرک ہے اور ان کا مطلقاً

مگر گمراہ اور مبتدع ہے اور ہر ایک کے حقوق پر ٹکا رکھنے والا صراطِ مستقیم پر ہے۔

(از اقاوات علامہ سید احمد سعید کاشمی علیہ الرحمۃ)

اللہ تعالیٰ جو کسی مخلوق کو کوئی کمال عطا فرماتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ اعتقاد مومن ہونے کیلئے کافی نہیں کہ یہ کمال اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اتنی بات تو مشرکین بھی اپنے معبودوں کے حق میں تسلیم کرتے تھے بلکہ مومن ہونے کیلئے ضروری ہے کہ عطاء خداوندی کا عقیدہ رکھتے ہوئے یہ اعتقاد بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ جو کمال کسی مخلوق کو عطا فرماتا ہے وہ عطا کے بعد حکم خداوندی اور ارادہ مشیت ایزدی کے ماتحت ہے ہر آن خدا تعالیٰ کی مشیت اس کے ساتھ معلق ہے اور اس بندے کا ایک آن کیلئے اللہ تعالیٰ سے بے نیاز اور مستغنی ہونا قطعاً محال ہے۔ (از اقاوات علامہ سید احمد سعید کاشمی علیہ الرحمۃ)

نیز مشکل کشا ایسا نام نہیں جس کا استعمال قرآن و حدیث نے باری تعالیٰ کیلئے مخصوص قرار دیا ہو اور دوسروں کیلئے شرک بنایا ہو۔ بلکہ یہ لفظ خالق و مخلوق دونوں پر بولا جاسکتا ہے۔ البتہ خالق کیلئے استعمال ہونے کی صورت میں اس کے جو معنی ہوتے ہیں، مخلوق کیلئے وہ معنی مراد نہیں لئے جاتے جس طرح رؤف، رحیم، کریم، سمیع بصیر ہوتے ہیں مگر ہر جگہ معنی الگ الگ ہیں۔

مصنف رضا خانی مذہب سے سولہ (۱۶) سوالات

اہل سنت و جماعت کا یہ اسلامی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعارفات عطا فرمائے ہیں جن کی ایک مثال ”قرآن پاک“ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے احیٰ حضرت آصف بر خیاء کی ہے۔ جنہوں نے سینکڑوں میل دور سے ملکہ بلقیس کے تخت کو آنکھ جھپکے سے قبل حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش فرما دیا تھا۔ اس قرآنی حقیقت سے انکار نے والوں سے چند سوالات:

۱۔ کیا شیطان مخلوق ہے اور وہ بھی جنات سے؟

- ۲۔ کیا شیطان ہر جگہ موجود ہوتا ہے؟
- ۳۔ کیا شیطان نے مختلف ملکوں کے دورے کیلئے فہرست بنا رکھی ہے اور اوقات مقرر کر رکھے ہیں؟
- ۴۔ کیا شیطان، انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے؟
- ۵۔ کیا شیطان انسانوں کے دلوں کے مجید اور خواہشات کو بھانپ جاتا ہے اور اسی لمحہ آپہنچتا ہے؟
- ۶۔ کیا شیطان کو واقعی نیند، نہ اٹھ آتی ہے؟
- ۷۔ کیا شیطان تمام زبانیں جانتا ہے یا سمجھ لیتا ہے؟
- ۸۔ کیا شیطان انسان کو عیاشیوں میں اور بعض اوقات مشکلوں میں بھی مبتلا کر دیتا ہے؟
- ۹۔ کیا باری تعالیٰ (جل شانہ) شیطان پر قادر نہیں ہے؟
- ۱۰۔ کیا جن، انسانوں میں داخل ہو کر انسان کی حرکات اور سکنت کو اپنے تابع بنا لیتا ہے؟
- ۱۱۔ کیا چور، ڈاکو، راہزن اور ظالم جو شیطان کے روپ ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کی بجائے تمنا دار، مجسٹریٹ یا جج کے پاس مدد کیلئے جانا شرک ہے؟
- ۱۲۔ کیا روحانی یا جسمانی مریض اپنی مشکل سے نجات کیلئے اللہ تعالیٰ کی بجائے ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتا ہے؟
- ۱۳۔ کیا ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ سے ناچ گانے کے پروگرام بھی واقعی اللہ تعالیٰ (جل شانہ) کے حکم سے چلتے ہیں؟ اور اسی وجہ سے کیا ہزاروں میل دور دیکھے یا سنے جاسکتے ہیں؟
- ۱۴۔ کیا انسانوں کے بنائے ہوئے آلات سے ہزاروں میل دور سے گفتگو اور بغیر تار کے ریڈیو اور ٹی وی سے آوازیں اور تصاویر لاکھوں گھروں میں بیک وقت سنی اور دیکھی جاسکتی

ہیں؟

۱۵۔ اگر آپ تمام مندرجہ بالا غیر اللہ کے تصرفات کو مانتے ہیں تو کیا صرف انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے تصرفات سے ہی انکار ہے؟

”بخاری شریف“ و ”مشکوٰۃ شریف“ کی حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے قریب ہوتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس سے محبت فرماتا ہوں اور جب میں اسے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔“ (الفتح)

۱۶۔ درج بالا حدیث شریف کو مد نظر رکھیں اور انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے تصرفات کی حدود متعین کریں۔ کیا یہ کام آپ کر سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ایمان اور عقائد کی درستی عطا فرمائے۔ آمین

کتاب ”اوراق غم“ کی عبارتوں کا جواب

خدا شرے برائے خیرے دران باشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ و صلی علیٰ رسولہ الکریم

سنگ بدگوہر اگر کا سہ زرین خلعت

قیمت سنگ نیراید وزر کم نشود

عرض حال

اوراق غم میری ایک تاریخی کتاب ہے۔ جسے تالیف کے آج سات سال ہو جاتے ہیں۔ اور یہ میری تالیف ہے جو فن تاریخ میں لکھی تھی۔ چونکہ مجھے ریاست الور کے قیام میں روافض کی حقیقت اتنی ظاہر تھی کہ یہ جماعت قرآن کی منکر ہے خلفاء راشدین کو گالیاں دیتی

ہے۔ میں نے قیام الور میں ان کا رد شروع کیا عوام جہل محرم میں تعزیہ داری وغیرہ اس کثرت سے وہاں کرتے تھے کہ روافض کے صرف دو یا تین تعزیہ نکلتے تھے۔ اور سنیوں کے سینکڑوں کی تعداد میں مجالس ماتم میں زیادہ اجتماع سنیوں کا ہی ہوتا تھا۔ مہندی جتنی زیادہ تعداد نکلتی۔ وہ عام طور پر سنی جہال کی طرف سے غرضیکہ اس کا سد باب کرنے میں اس قدر مساعی کی گئیں کہ عشرہ کے جلسے مقرر کئے جس سے بفضلہ سنی راہ راست پر آئے لیکن پھر بھی تعزیہ داری کا سلسلہ باقی رہا۔ اسی حالت میں مجھے فرمائش کی گئی۔ کہ ایک کتاب تاریخ شہادت پر لکھوں چنانچہ جو کتابیں مجھے وہاں میسر آئیں۔ ان سے میں نے اس کتاب کو جمع کیا جس کی فہرست دیا چہ کتاب میں لکھ چکا ہوں۔ اسکے ساتھ معذرت بھی پیش ناظرین کی ہے۔ کہ اگر کسی مقام پر کہیں غلطی یا لغزش ملاحظہ فرمائیں۔ تو دامن کرم سے اسے مخفی فرما کر زبان طعن دراز نہ کریں۔ بلکہ فقیر کو اس غلطی سے مطلع فرما کر مشکوریت کا موقعہ بخشیں۔

چنانچہ اس پر اگر عمل کیا تو دہلی سے میرے ایک قلمی دوست نے کیا کہ مجھے برادران یوسف علیہ السلام اور فضائل صحابہ کے اندر ایک عبارت کی اصلاح کیلئے لکھا۔ اس واقعہ کو دو سال گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب کہ مفتی عبدالقادر عبدالحمید کے پردہ میں مجھے الوری رافضی لکھ رہے تھے میں نے اسی وقت ایک دو ورقہ میں عبدالحمید وغیرہ کی شرانگیزی دکھاتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اور اوراق غم کے ساتھ وہ پرچہ جانے لگا۔ ان کی حسد پروری کی سزا خدا نے انہیں دی۔ اور وہ انجام ہوا۔ جو اہل ایمان لاہور نے دیکھا۔

پھر ہاشم علی نامی ایک شخص نے شامی جنتری والد قبلہ کو لا کر دکھائی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر علماء احتاف سے اس پر یو یو کرایا چونکہ اس جنتری میں کوئی بے دینی نہ تھی۔ سب نے ریو یو کر دیا۔ پھر ۳۳ء اور ۳۴ء کی جنتری میں وہ کھیل کھیلا اور اس نے غلط حوالہ کتابوں کے لکھ کر صدیق و قاروق رضی اللہ عنہما کے ایمان پر چوٹ کی۔ حضرت امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں وہ گستاخیاں کیں کہ اعیانہ باللہ۔ حتیٰ کہ حضرت علی کو مجسم اللہ علی لکھ مارا۔ بڑھتے بڑھتے

یہاں تک بڑھا کہ حضور سے حضرت علی کو افضل لکھ گیا۔ اس پر والد قبلہ نے اس کا رد کیا۔ پھر کیا تھا۔ وہ والد قبلہ کے منہ آتے آتے مجھ پر بھی حملہ کرنے لگا۔ حالانکہ مجھے نہ اس کی جنتی کا علم تھا۔ نہ میں اسے جانتا تھا لیکن جب ”باپ بیٹا“ عنوان کا پرچہ نظر سے گزرا تو اس کی جنتی دیکھی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ تو کوئی رافضی ہے لیکن اس کے حملوں پر سکوت کیا گیا کیونکہ بہت سے اعتراضات محض لائینی تھے۔ اور ایسے لائینی کہ اردو عنوان خود انہیں دیکھ کر اس کی جہالت کا اندازہ کر سکتا تھا۔ منجملہ اس کے اس نے لکھا تھا کہ اوراق غم کے صفحہ نمبر ۱۱ پر وفات سید المرسلین میں تمہیدی مضمون جو میں نے لکھا ہے۔ اسے کاٹ کر لکھا ہے۔ اور اصل مضمون یہ ہے:

”جس سر دہی نے چمن وجود میں بلندی حاصل کی۔ اسے اڑھ خانے فتح وین سے کاٹا جس نہال تازہ نے گلشن حیات میں نشوونما پائی تیرمات نے اسے نکالیا۔

کدائی سرد را داد او بلندی
کہ بادش غم نہ کرد از درد مثنوی“

اس پر آپ جہالت میں آکر مجھے لکھتے ہیں ”مودی مغتری مؤلف اوراق غم من اور کان کھول کر سن۔ نیز امام اہل سنت ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تو کذاب دریدہ وہاں ہے۔“ اس غرضیکہ ایسی ایسی بیہودہ چیزیں وہ لکھ کر اپنی جہالت دکھاتا رہا۔ میں نے التفات نہ کیا اور اذاخطہم الجاہلون قالو سلاما پر عمل کیا۔

پھر جب فیصلہ کن مناظرہ مسجد وزیر خان میں ہوا اور تمام مسلمانان لاہور پر واضح ہو گیا کہ فرقہ واپس اور دیوبندی اور ثناء اللہ امرتسریہ یہ سب ایک ہی قبیلے کے چنے بٹے ہیں۔ اور اثناء مناظرہ میں مولوی ثناء اللہ کو جب مولوی احمد علی کی جماعت نے اسٹیج پر براجمان کرایا تو لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ جمعیت الاحناف حقیقۃً جمیعۃً الثنائیہ ہے۔

اس میں میرا کیا قصور تھا جیسا کیا ویسا پایا!!

دوسرے جمعیۃ الاحناف کے سیکرٹری نے تحریر میں یہ لکھا تھا کہ مناظرہ کیلئے مولوی

اشرف علی کو لائیں گے۔ یا ان کے وکیل مناظرہ کو اور مناظرہ حفظ الایمان، براہین قاطعہ مولوی ظلیل احمد، صراط مستقیم اور تجذیر الناس کی عبارات کفریہ پر ہوگا۔ مگر مولوی اشرف علی کو تو نہ آتا تھا نہ آئے اور چونکہ وہ کم از کم عالم ہیں سمجھتے تھے کہ میں اپنے کفر کا وکیل شرعاً کیسے بنا سکتا ہوں۔ انہوں نے بہت کچھ ٹالا جب یہ نمائندے مصر ہوئے تو مجبوراً انہوں نے ایک رقعہ لکھ دیا جس میں لکھا کہ حفظ الایمان کی عبارت کی تفسیم کیلئے فلاں فلاں کو میں بھیجتا ہوں۔ چنانچہ اسی معاملہ میں دو دن نکل گئے کہ اخیر میں مولوی ثناء اللہ کی مدد لینے نے ان کا رہا سہا بھرم خاک میں ملا دیا۔ کافی رسوائی ہو گئی میں بوجہ بیماری البیہ اپنی پریشانی میں تھا۔ اس وجہ سے ایام مناظرہ میں شریک مناظرہ بھی نہ ہوسکا۔ اور ناظم جمعیۃ الاحناف نے جب بات بگڑتی دیکھی۔ فوراً کو تو ال صاحب سے کہا کہ اب نقص امن کا خوف ہے۔ انہوں نے قانوناً جلسہ بند کر دیا۔

پھر کیا ہوا؟

یہ سب جماعت مذہبی حرکات کیلئے رخصت کی متلاشی رہی کہ ہاشم علی کی آواز جو ہمارے خلاف سنی بلا خوف مذہب اس کی پیٹھ چاٹھوڑی جب دیکھا کہ اس پر بھی ہمارا کام نہ بنا اور سمجھا کہ جمعیۃ الاحناف کا نام تو بدنام ہو چکا ہے فوراً جماعت المسلمین نام رکھ کر چند خوارج شریک کر کے اس کے پردہ میں مجھ پر حملہ شروع کر دیے۔ لیکن ان حملوں میں یہ ضرور کہوں گا کہ بعض حملہ میرے حق میں مفید ہوئے کہ مجھے میری غلطی پر اطلاع ملی۔

اس امر میں، میں جماعت المسلمین کا مشکور ہوں

اس لئے کہ نہ صرف میں بلکہ ہماری جماعت بغض ہمیشہ سے حق کو اور حق نوش و حق نبوش رہی ہے۔ قبول حق میں ہمیں کبھی عار نہ ہوئی اور خدا کرے کہ کبھی مش مولوی اشرف علی یا دیوبندی وہابیوں کے ہمیں ضد نہ آئے۔ خدا حق نوشی کو حق نبوشی پر ہی خاتمہ فرمائے۔

آمین

یہ جملہ کیوں کیا اور اوراق غم کیوں اٹھایا؟

مجلس اس خیال خام میں کہ اس میں تقریباً عظیم مولوی سید احمد اور حضرت قبلہ کی ہیں وہ بدنام ہوں اور خاک بدہن بدخواہ حزب الاحناف کو قوی صدمہ پہنچے جس میں اس وقت کافی تعداد منتہی طلباء کی دورۂ حدیث کر رہی ہے اور ستر (۷۰) کے قریب دیگر علوم منطق فلسفہ دینیات کے طلباء ہیں مگر

ایں خیال است و محال است و جنون

اور یہ خیر نہیں کہ وہ اپنی تقریبوں میں صاف لکھ رہے ہیں۔ کہ اگرچہ من اولیٰ الاخرہ نہ دیکھ سکا۔ مگر بعض مضامین مختلف مقامات سے دیکھے۔ عمدہ تحقیق کی ہے۔ اور محض الفین بد آئین کو دندان شکن جواب دیئے ہیں۔ پھر آگے تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں بوجہ رعایت فصاحت و بلاغت و طرز ناول جو فی زمانہ عام پسند ہے۔ مسلک ادب عالمانہ کا اہلہ بعض جگہ خیال نہیں رہا ہے۔ رہیں وہ روایتیں جن میں حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی گریہ و زاری کا فراق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ذکر گریہ و زاری اہل بیت کرام کا حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے غم میں کیا گیا ہے وہ روایتیں اول تو مختلف فیہ ہیں۔ الخ

اسی طرح عزیز از جان مولوی ابوالبرکات سید احمد لکھتے ہیں۔ اس کتاب کو فقیر نے چند روز تک اپنے پاس اس غرض سے رکھا کہ میں اس کو از اول تا آخر بغور پڑھوں۔ اور خط اٹھاؤں۔ اور اگر بعض امور مرے فہم ناقص سے بالاتر ہوں تو حضرت مؤلف مدوح کی خدمت میں گزارش کروں۔ لیکن ایک جانب تو دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کی مفوضہ اسباق دوسری جانب فتوحی نویسی۔ الخ

غرضیکہ ہر دو حضرات بالاحتیاب نہ دیکھ سکے۔ لہذا ان پر اعتراض بے جا ہے اور مخلصانہ تحقیق ہوتی تو میری ابتدائی معروض کے مطابق مجھے مطلع کرتے مگر جہاں اپنی رسوائی کا انتقام لینا مقصود ہو وہاں حقائق حق کہاں۔ اور چونکہ میں زمانہ تالیف میں انسداد وقت ارتداد میں

بھی مشغول تھا۔ جلدی جلدی مسودہ لکھ کر یہاں لاہور بھیجا۔ اور یہاں کی عدم القرصتی اس کے مطالعہ سے مانع رہی۔ انہوں

مہ نوری فشانہ و مگ بانگ ی زند
مگ رہبرس خشم تو با ماہتاب صیبت
خیر مختصر یہ کہ مجھے قبول حق میں کبھی عارض نہیں۔ میں ان غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں اور جو اوراق غم میں ہوئیں۔

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد

ناظرین کرام کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر اوراق غم میں اصلاح فرمائیں:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	شکار تیر نذرت	مرلت ز سے ہے۔ فاز لہما الشیطان کی طرف اشارہ ہے
۶۳	۳	اتالیق سینہ کوٹنا ہوا آیا	روتا ہوا آیا
۱۷۱	۱۷	تو اب نظر سفلہ میں	تو اب ہماری نگاہوں سے اوچھل ہو کر اس کا اپنے مبداء اصلی کی طرف لوٹنا ضروری ہوا
۱۷۱	۸	ولادت علی کرم اللہ وجہہ	یہ ایک روایت ہے نہ معلوم کہاں تک صحیح ہے اسے بھی کاٹ دیں
۱۷۳	۱	علی علا سے شتیق ہے	اس میں برائی بھی نہیں بلندی کے معنی ہیں
۳۰	۱۷، ۱۸	یہ تو قوفوں بے رحمیں	ناپسندیدہ ہو کاٹ دیں
			انہوں نے لکھ لیں

۱۷۶ ۱۷ خلافت پراترے اٹھ اس سے اوپر کی عبارت یوں پڑھیں
صاحب حدیقہ ائمہ اہلب نے رافضیوں
کے مذہب کی تردید میں اپنی مسدس میں
خوب لکھا ہے

۲۹۲ ۵ زہر ماتم آل محمد اس شعر کو کاٹ دیں
۳۰۸ سطر اول ہم تو سرنگے ہیں یہ کسی کا مسدس رقت آمیز لکھ دیا تھا اس
سارے مسدس کو نہ پڑھیں

غرضیکہ جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو ہمارے اوراق غم کا غلط نامہ سمجھیں اور
اصلاح کر لیں۔ دوسرے ایڈیشن میں ہم کافی تحقیق کے ساتھ خود مضامین بدل دیں گے۔ اور
جماعت المسلمین نے اپنے بدعت کے جام جم میں سلسلہ حنفیہ کے متعلق جو اعتراض کیا ہے۔
اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جماعت المسلمین درحقیقت ایک نمائشی نام ہے ورنہ یہ وہی ہیں جو
تنقیص شان سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے
عقیدہ میں حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظاہر الہی مختار عالم ہیں اور یہی تمام اہل سنت و
جماعت کا عقیدہ ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اوراق غم کی غلطیاں جن سے جماعت المسلمین مجھے شیعہ لکھ رہی
ہے۔ اس سے مجھ پر کیا حکم لگتا ہے۔ علماء احناف سے اگر استفتاء کیا جائے گا۔ تو غایت مافی
الباب ان اغلاط کی صحت پر اصرار کرنے والے کو گتہ گار کہہ سکیں گے۔ اور میں تو ان غلطیوں کو
تسلیم کر رہا ہوں کیا اس قسم کا غلط پروپیگنڈہ پھیلانے سے وہ اپنے دیوبندی مولویوں کے کفر کو
اٹھانا چاہتے ہیں۔

مجھے رافضی لکھ کر

تو رافضی کہنے والے خود رافضی بنے۔ اس لئے کہ رافضی وہ ہے جو سب شیخین

کرے۔ قرآن کریم کو مخرف مانے، ماتم کرنے والا، تخریب نگاہنے والا گتہ گار ہوگا۔ نہ کہ خالص
رافضی بے دین ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ افعال کرنے والا عاصی اور سخت گتہ گار ہے۔ روافض کا
کفر تو ان کے اعتقادات کی وجہ میں ہے۔ خیر اب دعا ہے کہ جس طرح ہم نے اپنی غلطیاں تسلیم
کیں۔

خدا کرے کہ اسی طرح

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ ان کے علماء حفظ الایمان وغیرہ کی عبارتوں سے
رجوع کا اعلان کر دیں۔ اور ہمیشہ کیلئے تائب ہو کر زمرہ مسلمین میں داخل ہو جائیں۔ آمین ثم
آمین۔ اور خدا کرے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی اب آخری وقت اپنے چالیس وجہ کے کفر
سے توبہ کر لیں۔ جو ان کے اساتذہ اور نجدی مولویوں کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اب

آخری عرض یہ ہے کہ

اوراق غم محض ایک تاریخی کتاب ہے۔ اس کو اعتقادات سے کوئی تعلق نہیں یہی وجہ
ہے کہ میں نے جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو اپنے اوراق غم کا غلط نامہ تسلیم کیا ہے۔ اس
واسطے کہ اگر اس کی تمام روایات کی بھی کوئی مخالفت کرے تو کرے ہمیں اس پر کوئی اعتراض
نہیں۔ ہاں شرکیہ تعلیم کی سرفی جو بدعت کے جام جم میں قائم کی ہے۔ اور ہمارے سلسلہ
دینیات کے پہلے نمبر پر حملہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لکھا
ہے۔ وہی ہمارا مذہب ہے۔ اور ان کا اعتراض بالکل غلط ہے۔ باقی صرف اوراق غم کے متعلق
جو بھی لکھیں۔ اس پر ہمیں عذر نہیں۔ مگر انصاف یہ چاہتا تھا کہ وہ انصاف سے کام لے کر جہاں
بعض اشعار میں سے چند الفاظ لے کر نقل کر دیے ہیں۔ وہاں اوراق غم کی وہ عبارتیں بھی درج
کر دیے جن میں رافضیوں کا میں نے رد کیا ہے۔ جو مٹے نمونہ از خروارے درج ذیل ہیں۔

اوراق غم صفحہ نمبر ۱۰۸ ”اے پر عارف محض آنسوؤں سے رونا تو سب رحمت ہے۔
میں نے جو منع کیا ہے وہ منہ اور سینہ کو شے کپڑے پھاڑنے کو کیا ہے“ آگے حدیث ہے۔

اور اوراق غم صفحہ نمبر ۱۷۸ اس کے (خلافت) متعلق حضرات شیعہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی عداوت باطنی کی وجہ سے بہت لمبا چوڑا قصہ بنا گئے ہیں۔
اور اوراق غم صفحہ نمبر ۱۸۹ ”مگر ہاں سب دشمن کی وہی جرأت کر سکتا ہے جو رفض امر شیر خدا کرے اور حضرت علی کو اپنا پیشوا زبانی سے ہی مانے اور دل میں ان کی کوئی وقعت نہ رکھے۔“
اور اوراق غم صفحہ نمبر ۱۸۰ ”اب وہ حضرات جو سب شیخین کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم اس رسالہ میں کچھ لکھ کر لطف مضمون کو خراب کرنا نہیں چاہتے، مگر ہاں اتنا کہنا ہے جا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ شیر خدا کو دروازہ عرفان سمجھ کر اس محل عرفان کی دو دیواریں منہدم کر کے اس محل کو غیر محفوظ کر چکے ہیں۔ جس مکان جس قلع میں دروازہ مستحکم ہو اور دیواریں منہدم وہ قلعہ کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہی سبب ہے کہ ان حضرات نے اس ضد میں کہ جامع قرآن عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں قرآن کریم تک سے انحراف کر کے قرآن کریم کو محرف مان کر اپنا حصہ اسلام سے بھی چھوڑ دیا۔“

اس قسم کے بہت سے مضامین تھے

جو اوراق غم میں ہیں۔ مگر جہاں حسد و عناد ہو۔ وہاں حق گوئی سے کیا تعلق۔ فداک کے مسئلہ پر میں نے اوراق غم کے صفحہ نمبر ۱۶۳ میں کافی بحث کی ہے۔ مگر جہالت و حسد کا براہو۔ کہ محض باقتضائے مضمون جو اشعار رقت آمیز لکھے۔ انہیں جوش انتقام میں فتویٰ بنا کر عوام میں فتنہ پھیلا دیا۔

اب ذرا جماعت المسلمین اور دیوبندی جماعت کے عقائد کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم تھا

براہین قاطعہ صفحہ نمبر ۴۷، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک

معصنف مولوی غلیل احمد اشعوی

ثابت کرتا ہے۔

صحابہ کرام کو معاذ اللہ کافر کہنے والا سنی ہے

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۲، جو صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

حضور جیسا علم معاذ اللہ بچے پاگلوں اور جانوروں کو ہے

حفظ الایمان صفحہ نمبر ۷، پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا۔ اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے۔

خدا معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے

براہین قاطعہ صفحہ نمبر ۳، امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے۔ بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے اور بہت سی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شد و مد سے لکھا ہے۔

رحمۃ للعالمین حضور کی صفت خاص نہیں

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۳، رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہے۔

علاوہ اس کے ان حضرات کی بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو کفر و اسلام کا سوال پیدا کرتی ہیں۔ جو انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر نذر ناظرین کی جائیں گی۔

معصنف مولوی رشید احمد کنگوی

معصنف مولوی غلیل احمد اشعوی

آخری معروض

ہم بفضلہ تعالیٰ حقیقی سنی ہیں، ربی غلطی تو انسان مرکب من الخطاء و المنسیان، ہمارا یہ کام نہیں کہ قبول حق میں عار کی جائے۔ اب اس جماعت والوں کو بھی اللہ توفیق توبہ دے جو دیوبندی مولوی کی طرف داری میں ایمان کی طرف سے بے پرواہ ہیں۔ میں نے اراکین دائرۃ الاصلاح کو حقیقت حال سے مطلع کر دیا ہے۔ اور میری تصدیق پر انہوں نے اپنا اطمینان کر کے ایک اشتہار بعنوان "عزاداری حسین کی حقیقت" شائع بھی کر دیا ہے جس سے حق پسند طوائف حقیقت حال معلوم کر لیں گی اور آئندہ میری نسبت غلط فہمی میں نہ پڑیں گی۔

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد
خطیب مسجد وزیر خان لاہور

عرض ضروری

از جانب سیکرٹری بزم عظیم مسجد وزیر خان لاہور

چونکہ ہاشم علی کی اشتہار عزاداری حسین میں نہایت چالاکی سے کام لیا گیا تھا۔ یعنی مشہر کا نام نہایت باریک قلم سے لکھ کر عوام کو چلی خط سے حضرت مولانا نام دکھا دیا۔ لیکن الحمد للہ اس کی فریب کاری بہت جلدی ظاہر ہو گئی اور دائرۃ الاصلاح نے اس کا رد چھاپ دیا۔

اب بالخصوص برادران ملت سے گزارش ہے کہ اس پروپیگنڈہ میں سیکرٹری جمعیت الاحناف اور وہ جماعت جو مناظرہ میں شک اٹھا کر گئی ہے۔ شریک ہے میں نے خود جمعیت الاحناف کے سیکرٹری کو ہاشم علی کے ساتھ ساز باز کرتے دیکھا ہے۔ لہذا ان کے دام میں آکر آپ اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ لہذا بغرض اطلاع یہ پمفلٹ حاضر کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ ہاشم علی کے پردہ میں اس پمفلٹ پر بھی انہیں صبر نہ آئے اور پھر بھی زہرا کھٹے رہیں تو ہم مطلع کر دینا چاہتے ہیں کہ جو چاہیں لکھیں ہم آئندہ جواب دے کر قوم کا پیسہ برباد اور حضرت مولانا کا قیمتی وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ ہم وہ کام کرنا چاہتے ہیں جس سے قوم کا بہلا ہو اور

عنقریب اور اق غم کا دوسرا ایڈیشن آپ کے سامنے حاضر کیا جائے گا جس کے مطالعہ سے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جس سنی کے پاس اور اق غم ہوگی وہ اپنے آپ کو مذہب شیعہ کا بہترین مناظرہ سمجھے گا۔ اس لئے کہ دوسرے ایڈیشن میں تمہیدی مضمون خصوصیت سے رؤشیدہ کا علیحدہ لکھا جائے گا۔ یہ ایڈیشن زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو ماہ میں انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا اور

ہاشم علی کی جنٹری ۲۴

میں اس قدر بڑا عقادیاں ہیں جن کے پڑھنے سے ایک سنی مسلمان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ یہ جنٹری والا یقیناً رافضی ہے۔ اگر ملاحظہ کرنا ہو۔ تو دفتر بزم عظیم میں شریف لا کر ملاحظہ فرمائیں۔

والسلام

سیکرٹری بزم عظیم

بادبان، جسارت اور اسلامی جمہوریہ کی غلط بیانی کا پردہ چاک ہو گیا

فیصل آباد میں مولانا نورانی کے بارے میں اسٹیج سیکرٹری سے غلط الفاظ منسوب کئے گئے

جامعہ انیسویں فیصل آباد کے جناب غلام رسول نے جسارت کے ایڈیٹر کو ایک مکتوب تحریر کیا ہے۔ آزادی صحافت کے دعویداروں کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس کو شائع کریں یا نہ کریں بہر حال مکتوب نگاری درخواست پر ہم اس خط کا متن افاق میں شائع کر رہے ہیں

کمری جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ جسارت کراچی!

جسارت کے حالیہ شمارہ کا ادارہ یہ پڑھ کر از حد افسوس ہوا کہ آپ جیسا سنجیدہ متین صحافی بھی ملکی سیاسیات میں الجھ کر صحافتی اصولوں کو فراموش کر بیٹھا۔

۲۲ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء فیصل آباد میں مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی

(رحمۃ اللہ علیہ) کے والد ماجد مبلغ اسلام علامہ شاہ عبدالعظیم صدیقی (رحمۃ اللہ علیہ) کا عرس

قہار۔ مہمان خصوصی علامہ شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) تھے۔ میں نے اسٹیج سیکرٹری کی حیثیت

سے مولانا کی تقریر سے پہلے یہ کلمات کہے تھے کہ موجودہ دور میں حضرت نورانی کا چہرہ دیکھنا

کفار و گناہ ہے مجھے یہ کہنے میں ذرہ بھی پاک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سچے غلام کا چہرہ دیکھنا گناہوں کے معاف کرانے کے مترادف ہے۔ میں یہ واضح کاف الفاظ میں بتا دیتا چاہتا ہوں کہ میں نے ہرگز ہرگز مندرجہ ذیل الفاظ ادا نہیں کئے کہ ”مولانا نورانی کی زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے“

جب میرا ایمان یہ ہے کہ مولانا نورانی سمیت کل کائنات کو جو بھی مقام ملا ہے وہ سب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاک پا کی غلامی کے صدقہ میں ملا ہے۔ یہ منسوبہ الفاظ کہنے کی کس طرح جرأت کر سکتا ہوں۔

میں ایک بار پھر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں منسوبہ الفاظ کو سرور کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں صراحۃً گستاخی سمجھتا ہوں اور ایسے الفاظ سے اپنی برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور خداوند قدوس کے دربار میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ”اے الٰہی جو الفاظ میری طرف منسوب کئے گئے ہیں ان پر میں اپنی طرف سے اسلامی جمہوریہ کے رپورٹر، مفت روزہ پادبان اور روزنامہ جبارت کے مدیر صاحبان کی طرف سے تیرے دربار میں معافی کا طلبگار ہوں خدا یا تو ہی گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے اور سیدھا راستہ دکھا کر حسد اور کینہ سے بچانے والا ہے۔

فقط والسلام

غلام رسول غازی ایم اے

معرفت جامعہ امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

(ہفت روزہ افق ۲۳ اکتوبر تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء ۱۹ ذی قعدہ تا ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ صفحہ نمبر ۱۶)

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

مودودی، وہابی رسائل، اسلامی جمہوریہ، نقیب ملت، بادبان اور جسارت کی شرمناک

صافتی غنڈہ گردی

فیصل آباد میں مولانا شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے بیان سے قبل شیخ سیکرٹری

نے کہا ہے۔ کہ معاذ اللہ ”مولانا نورانی کی زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے۔“ ولا حول ولا قوة الا باللہ

پہلے ہفت روزہ اسلامی جمہوریہ میں یہ خبر شائع کرائی گئی۔ پھر رسالہ بادبان نے بڑھا چڑھا کر بیان کی۔ اور بادبان کے حوالہ سے نقیب ملت اور جسارت کراچی نے اس کو اچھالا۔ اور پھر بغیر کسی تحقیق و حقیقت کے اس خود ساختہ جعلی خبر کو نہایت ڈھنکی و سید زوری کے ساتھ مولانا نورانی و سٹیج سیکرٹری کی گستاخی قرار دے کر فی الواقع بے ادب گستاخ دیوبندی، مودودی اور غیر مقلد و ہادیوں نے تحریری و تقریری طور پر ملک بھر میں طوفان بدتمیزی برپا کر دیا۔ اور صافی غنڈہ گردی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا کہ خود ہی جھوٹی خبر گھڑی۔ اپنے ہی راوی تیار کئے اور اپنے ہی مودودی، وہابی خاندان کے رسائل سے یکے بعد دیگر نقل کرتے اور بات کا بے بنیاد بناتے چلے گئے۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالہی اسب

حالانکہ مفتی مختار احمد صاحب سے منسوب جعلی بیان کی طرح اس جھوٹی خبر کے تیار
ہی ہمارے تھے۔ کہ یہ بے نکی سی بات ہے اور نجد و دیوبند کے گستاخوں کو لالکارنے والے کسی سنی
بریلوی سے ایسی جسارت کی ہرگز توقع نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور شیخ سیکرٹری صاحب
کے وضاحتی بیان نے اچھرہ و دیوبند کے گستاخوں کو بے نقاب کر دیا اور جھوٹوں کا منہ کالا ہو گیا۔
مولانا قاضی غلام رسول صاحب نے فیصل آباد سے اطلاع دی ہے کہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۸ء بعد
نماز عشاء فیصل آباد میں مولانا شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے والد ماجد مبلغ اسلام علامہ شاہ
عبدالحلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس تھا۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا شاہ احمد نورانی
(رحمۃ اللہ علیہ) اور شیخ سیکرٹری میں تھا۔ میں نے مولانا نورانی کی تقریر سے پہلے یہ کلمات کہے
تھے کہ موجودہ دور میں حضرت نورانی کا چہرہ دیکھنا کفارہ گناہ ہے۔ میں یہ واضح الفاظ نہیں
بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے ہرگز ہرگز مند و بد ذیل الفاظ ادا نہیں کئے کہ ”مولانا نورانی کی

زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے۔ جب میرا ایمان یہ ہے کہ مولانا نورانی سمیت کل کائنات کو جو بھی مقام ملا ہے وہ سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کے صدقہ میں ملا ہے۔ تو میں منسوبہ الفاظ کہنے کی کس طرح جرأت کر سکتا ہوں۔ میں ایک بار پھر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں منسوبہ الفاظ کو سرور کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں صراحتاً گستاخی سمجھتا ہوں اور ایسے الفاظ سے اپنی برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ اس وضاحت سے یہ واضح ہو گیا کہ مودودی دہائی رسائل کا پروپیگنڈہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے اس وضاحت میں "کفارہ گناہ" کے لفظ میں قیل وقال اور اتفاق و عدم اتفاق الگ چیز ہے لیکن وہ بات ہرگز نہیں جس کا وہابیہ نے تاثر دیا ہے۔ (ماہنامہ رمضان، معیضہ کوثر، نوالہ نومبر ۱۹۷۸ء، ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۰۸ھ)

بخت روزہ اسلامی جمہوریہ، اہل سنت و جماعت کا مخالف رسالہ تھا اور مخالف کی روایت قبول کرنا اصول حدیث کے بھی خلاف ہے اور عقل کے بھی خلاف ہے۔ لیکن ہم رعایت دیتے ہیں اور مخالف کو کنز العمال شریف کی ایک حدیث سناتے ہیں۔

من زار العلماء فقد زارنی۔ (کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۸۷۰)

ترجمہ: "یعنی جس نے علماء کی زیارت کی تو بے شک اس نے میری زیارت کی۔"

مولانا نورانی ہی کیا جتنے علماء حق ہیں سب کی زیارت کے بارے میں یہ حدیث

ہمیں کچھ بتا رہی ہے۔ کیا معترض بتائیں گے کہ یہ حدیث کیا بتا رہی ہے؟

(حالات پر حاکم ان کہتم صادقین)

نورث الحق

الحمد لله رب العالمين
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

Nusxatulhaq@Yahoo.Com

محمد رضا سلطان بنوری قادری (رحمہ اللہ)

04-04-2012

(5)

جندبہ جلیبہ اور فتویٰ انور ۱۴۰۰ء
حال بالذات والا ۱۴۰۰ء

مستب باشی ۱۵۰/۱۵۲
مولوی برکت احمد ۱۵۸-۱۶۲
عبد الرحمن انصاری ۱۶۹
تشریح فی فہم مولانا ۱۸۹

نشیخ ۲۵۲
فتوت فاضل ۲۵۷
وہاب شاہ جبرہ ۲۵۷

نصیر دارا افرام ۲۹۶
نصیر کاکور ۲۴۹
نوری مادودہ ۲۵۲

نورانی تعلیم صلا ۲۵۸
نورانی کتب ۲۵۹
نورانی نظر غریبی ۲۶۲

نورانی واد ۲۷۳
نورانی کو جھوٹا ۲۸۴
نورانی لکھنؤ ۲۹۵

نورانی واد ۴۱۵
نورانی واد ۴۱۹
نورانی واد ۴۲۶

نورانی واد ۴۱۵
نورانی واد ۴۱۹
نورانی واد ۴۲۶

نورانی واد ۴۱۵
نورانی واد ۴۱۹
نورانی واد ۴۲۶

نورانی واد ۴۱۵
نورانی واد ۴۱۹
نورانی واد ۴۲۶

نورانی واد ۴۱۵
نورانی واد ۴۱۹
نورانی واد ۴۲۶

نورانی واد ۴۱۵
نورانی واد ۴۱۹
نورانی واد ۴۲۶

بیت الله صبح کو چوکا ص 331
 صفی الرحمن کمالی کا ص 333
 معدن اسرار علم اللہ ص 337
 سے صحت خطاب جس کا فقہ ص 341
 متکلموں میں خودت کا جواب ص 343
 اعلیٰ خودت کی بابت ص 345
 علی اولیٰ امی ص 348
 لیسے کی جوت سے ص 349
 ے میان اہل ان کے جموع نظر ص 350
 ے علی نور حق امی ظلی رب ص 358
 باب نوین کے اس غنی ص 361
 ے حل میں تم سے گوئی ص 362
 ے فتح باب نور شریہ ص 363
 ے زاید سجاد مدی ص 364
 ے آنے سے انبیاء کما قبلہ ص 366
 ے شکل بشری نورانی ص 367
 ے نوری باری جمالی ص 369
 ے حبیب خدا کو خدا ص 381
 ے تبرا اور سب کا خدا ص 381
 ے امام برحق ص 382
 ے جامع کو تر کار ص 383
 ے گناہ کو نا بخش ص 386
 ے حق و وقت ص 387
 ے سائنس کا حق ص 388

1. امداد کو دیگا ص 59
 2. اور لیا لائے گا ص 60
 3. دیو بند پر ص 157
 4. ہوتے بلات ص 166
 5. حق و اور اور تہ ص 181
 6. نظر اپنی سے نور ص 375
 7. اعلیٰ خودت و مال ص 378
 8. پیر بر وقت ص 379
 9. رنگی ص 381
 10. کیا تو انسان کے والا ص 391
 11. صد پندرہ ص 392
 12. کی خیل ص 394
 13. ایدل کا حق و مال ص 395
 14. رنگ کا مال ص 397
 15. جماع کے وقت ص 398
 16. حق و ص 405
 17. اللہ ص 406
 18. سلطان ص 410
 19. یا تو لہ ص 415
 20. الہ ص 438
 21. کلب ص 441
 22. اولیاد ص 447
 23. اگر حق ص 449
 24. حق خان ص 452
 25. رنگ ص 456

خواتین کا دین و 54-53
 60
 54
 67
 53
 62
 528
 510
 510
 511
 512
 513
 514
 519
 520
 527
 68

1. خواتین کا دین و 54-53
 2. 60
 3. 54
 4. 67
 5. 53
 6. 62
 7. 528
 8. 510
 9. 510
 10. 511
 11. 512
 12. 513
 13. 514
 14. 519
 15. 520
 16. 527
 17. 68

کتاب فرائد فرید
جوانان 44
1
46
47
48
49
50
51
52
53
54
55
56
57
58
59
60
61
62
63
64
65
66
67
68
69
70
71
72
73
74
75
76
77
78
79
80
81
82
83
84
85
86
87
88
89
90
91
92
93
94
95
96
97
98
99
100
101
102
103
104
105
106
107
108
109
110
111
112
113
114
115
116
117
118
119
120
121
122
123
124
125
126
127
128
129
130
131
132
133
134
135
136
137
138
139
140
141
142
143
144
145
146
147
148
149
150
151
152
153
154
155
156
157
158
159
160
161
162
163
164
165
166
167
168
169
170
171
172
173
174
175
176
177
178
179
180
181
182
183
184
185
186
187
188
189
190
191
192
193
194
195
196
197
198
199
200
201
202
203
204
205
206
207
208
209
210
211
212
213
214
215
216
217
218
219
220
221
222
223
224
225
226
227
228
229
230
231
232
233
234
235
236
237
238
239
240
241
242
243
244
245
246
247
248
249
250
251
252
253
254
255
256
257
258
259
260
261
262
263
264
265
266
267
268
269
270
271
272
273
274
275
276
277
278
279
280
281
282
283
284
285
286
287
288
289
290
291
292
293
294
295
296
297
298
299
300
301
302
303
304
305
306
307
308
309
310
311
312
313
314
315
316
317
318
319
320
321
322
323
324
325
326
327
328
329
330
331
332
333
334
335
336
337
338
339
340
341
342
343
344
345
346
347
348
349
350
351
352
353
354
355
356
357
358
359
360
361
362
363
364
365
366
367
368
369
370
371
372
373
374
375
376
377
378
379
380
381
382
383
384
385
386
387
388
389
390
391
392
393
394
395
396
397
398
399
400
401
402
403
404
405
406
407
408
409
410
411
412
413
414
415
416
417
418
419
420
421
422
423
424
425
426
427
428
429
430
431
432
433
434
435
436
437
438
439
440
441
442
443
444
445
446
447
448
449
450
451
452
453
454
455
456
457
458
459
460
461
462
463
464
465
466
467
468
469
470
471
472
473
474
475
476
477
478
479
480
481
482
483
484
485
486
487
488
489
490
491
492
493
494
495
496
497
498
499
500
501
502
503
504
505
506
507
508
509
510
511
512
513
514
515
516
517
518
519
520
521
522
523
524
525
526
527
528
529
530
531
532
533
534
535
536
537
538
539
540
541
542
543
544
545
546
547
548
549
550
551
552
553
554
555
556
557
558
559
560
561
562
563
564
565
566
567
568
569
570
571
572
573
574
575
576
577
578
579
580
581
582
583
584
585
586
587
588
589
590
591
592
593
594
595
596
597
598
599
600
601
602
603
604
605
606
607
608
609
610
611
612
613
614
615
616
617
618
619
620
621
622
623
624
625
626
627
628
629
630
631
632
633
634
635
636
637
638
639
640
641
642
643
644
645
646
647
648
649
650
651
652
653
654
655
656
657
658
659
660
661
662
663
664
665
666
667
668
669
670
671
672
673
674
675
676
677
678
679
680
681
682
683
684
685
686
687
688
689
690
691
692
693
694
695
696
697
698
699
700
701
702
703
704
705
706
707
708
709
710
711
712
713
714
715
716
717
718
719
720
721
722
723
724
725
726
727
728
729
730
731
732
733
734
735
736
737
738
739
740
741
742
743
744
745
746
747
748
749
750
751
752
753
754
755
756
757
758
759
760
761
762
763
764
765
766
767
768
769
770
771
772
773
774
775
776
777
778
779
780
781
782
783
784
785
786
787
788
789
790
791
792
793
794
795
796
797
798
799
800
801
802
803
804
805
806
807
808
809
810
811
812
813
814
815
816
817
818
819
820
821
822
823
824
825
826
827
828
829
830
831
832
833
834
835
836
837
838
839
840
841
842
843
844
845
846
847
848
849
850
851
852
853
854
855
856
857
858
859
860
861
862
863
864
865
866
867
868
869
870
871

۱۱۹ نامین الرحمن ابنا ص
 ۱۲۴ موشی سیرات ص
 ۱۲۸ شراب و منہ و مجذوبانی
 ۱۳۱ ستھای بنو اوالا را فیکہ در
 ۱۳۷ حضرت جنید دلا و انہ
 ۱۴۱ بحال بلذات بیہوشی ص
 ۱۴۹ ویا یا ایہ و خراکتہ کی
 ۱۵۰ شب باشی
 ۱۵۵ غیر کی برادر
 ۱۵۸ حرکات احرار کا رجوع
 ۱۶۲ عیسیٰ کی زیارت کا شیوہ
 ۱۶۷ عبدالرحمن قاری
 ۱۶۹ محمد الی نقشب حقہ
 ۱۷۸ مودان الیہا کا جواب
 ۱۸۰ حضرت عیسیٰ کی زیارت کا شیوہ
 ۱۸۶ حضرت یونس کا شیوہ
 ۱۸۸ شہید ہونے کا شیوہ
 ۱۹۱ نام شیعہ
 ۱۹۷ اکھاڑت کی کنز
 ۲۰۲ عصر افغانیان کا بیان
 ۲۰۴ حضرت وایران کے بزرگ کا نام
 ۲۲۶ اہل اولاد کے بزرگ کا نام
 ۲۳۱ اہل اولاد کے بزرگ کا نام
 ۲۳۴ اہل اولاد کے بزرگ کا نام
 ۲۳۸ اہل اولاد کے بزرگ کا نام
 ۲۴۱ اہل اولاد کے بزرگ کا نام
 ۲۵۸ اہل اولاد کے بزرگ کا نام

۱۱۸۲
 ۲۶۶
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷

285
 286
 287
 288
 289
 290
 291
 292
 293
 294
 295
 296
 297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525
 526
 527
 528
 529
 530
 531
 532
 533
 534
 535
 536
 537
 538
 539
 540
 541
 542
 543
 544
 545
 546
 547
 548
 549
 550
 551
 552
 553
 554
 555
 556
 557
 558
 559
 560
 561
 562
 563
 564
 565
 566
 567
 568
 569
 570
 571
 572
 573
 574
 575
 576
 577
 578
 579
 580
 581
 582
 583
 584
 585
 586
 587
 588
 589
 590
 591
 592
 593
 594
 595
 596
 597
 598
 599
 600
 601
 602
 603
 604
 605
 606
 607
 608
 609
 610
 611
 612
 613
 614
 615
 616
 617
 618
 619
 620
 621
 622
 623
 624
 625
 626
 627
 628
 629
 630
 631
 632
 633
 634
 635
 636
 637
 638
 639
 640
 641
 642
 643
 644
 645
 646
 647
 648
 649
 650
 651
 652
 653
 654
 655
 656
 657
 658
 659
 660
 661
 662
 663
 664
 665
 666
 667
 668
 669
 670
 671
 672
 673
 674
 675
 676
 677
 678
 679
 680
 681
 682
 683
 684
 685
 686
 687
 688
 689
 690
 691
 692
 693
 694
 695
 696
 697
 698
 699
 700
 701
 702
 703
 704
 705
 706
 707
 708
 709
 710
 711
 712
 713
 714
 715
 716
 717
 718
 719
 720
 721
 722
 723
 724
 725
 726
 727
 728
 729
 730
 731
 732
 733
 734
 735
 736
 737
 738
 739
 740
 741
 742
 743
 744
 745
 746
 747
 748
 749
 750
 751
 752
 753
 754
 755
 756
 757
 758
 759
 760
 761
 762
 763
 764
 765
 766
 767
 768
 769
 770
 771
 772
 773
 774
 775
 776
 777
 778
 779
 780
 781
 782
 783
 784
 785
 786
 787
 788
 789
 790
 791
 792
 793
 794
 795
 796